اس میں سے کوئی بھی موتی آپ کے دل کی دنیا بدل سکتا ہے

مجموعۂ افادات

حکیم الاُمّۃ مجدّد الملّۃ تھانوی رحمہ اللہ
حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ
شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ
شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی
مُبلّغ اسلام مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہ العالی
ودیگر اکابرینِ اُمّت رحمہم اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ایک ہزار
انمول موتی
جلد ۔۳

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
رأس الحكمة مخافة الله
(حکمت کی جڑ بنیاد اللہ کا خوف ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دینی کتب کی ورق گردانی کی توفیق ملتی رہتی ہے دوران مطالعہ ایسی مختصر اور اصلاح افروز باتیں جمع کرنیکا معمول ہے جو قاری کے دل و دماغ پر فکر عمل کی دستک دے اور عملی جذبہ متحرک کرنے میں مجرب ہو۔

اسی طرح اپنے اکابر و مشائخ کے حالات اور ملفوظات سے وہ باتیں جن کی عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کو زیادہ ضرورت ہے انہیں بھی نشان زدہ کیا جاتا رہا۔ اس طرح مختصر لیکن اصلاح افروز ملفوظات.... حکایات اور تاریخی اسلام سے ماخوذ ان واقعات کا خاطر خواہ مجموعہ تیار ہو گیا جس کی روشنی میں ہم اپنے تابناک ماضی سے بہت کچھ سیکھ کر اپنے حال کو درست کر سکتے ہیں۔ حالت کی یہی درستگی ان شاء اللہ مستقبل کو روشن اور آخرت کو منور کرنیکا ذریعہ ہوگا۔

زیر نظر کتاب دوران مطالعہ منتخب ملفوظات.... حکایات' مجرب وظائف و عملیات اور اصلاح افروز واقعات اور عبرت و نصیحت سے مزین حکایات کا گلدستہ ہے جو سابقہ سلسلہ ''ایک ہزار انمول موتی'' کی پانچویں جلد ہے۔ آج کے مصروف حضرات جو طویل مضامین سے گریز کرتے ہیں وہ بھی فرصت کے چند لمحات میں ایسی کتب کے ایک صفحہ کا مطالعہ کر کے اپنے دل و دماغ کو معطر کر سکتے ہیں۔

اس کتاب کے تمام مضامین ترغیبی ہیں اگرچہ کوشش کی ہے کہ ہر بات باحوالہ ہو لیکن مآخذ سب کے مستند ہیں اسی طرح ان چیزوں سے دینی احکام پر عمل پیرا ہونیکی ترغیب تو حاصل کی جا سکتی ہے لیکن ان سے مسائل کا استنباط اور دلیل پکڑنا مناسب نہیں۔ یہ کام اہل علم کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی پہلی جلدیں بھی کافی مقبول ہوئیں زیر نظر جدید مجموعہ بھی ان شاء اللہ قارئین کی دینی و دنیاوی صلاح و فلاح میں معین ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس پُرفتن دور میں اپنے اسلاف و اکابر کی تعلیمات اور ان کے نقش قدم پر چلنے اور ہم سب کو دین اسلام کی معتدل تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق سے نوازیں آمین۔

والسلام .... محمد اسحٰق غفرلہ .... ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہل ربنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَا اسم اعظم ہے

اللہ تعالیٰ کے ۱۹۹ اسماءِ حسنیٰ مشہور ہیں۔ اور بڑے پیارے، عظیم اور بابرکت، ہر نام کا ایک امتیاز ہے اور خصوصی اثرات اور تاثیر ہیں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اسماءِ حسنیٰ میں اسم اعظم بھی ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ اس کے ساتھ دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔ وہ کیا ہے؟ بڑی بحثیں ہوئی ہیں مستقل کتابیں لکھی گئیں، کسی نے کہا لفظ ''اللہ'' ہے، کوئی کہتا ہے کہ ''ربنا'' ہے۔ کسی کے خیال میں ''یاحی یا قیوم'' ہے ''الصمد'' ''الاحد'' کو بھی اسم اعظم کہا گیا ہے۔ فیصلہ کن بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں انبیاء علیہم السلام کا علم مستند ان کا ایک ایک لفظ سب سے بڑی سند، ان کا ہر انداز جاذب، ان کی ہر ادا محبوب، خاص طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں اولین و آخرین کا علم دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرما دیا جو انداز اختیار کیا، امت کیلئے سب سے بڑا وثیقہ یا دستاویز ہے۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ام الموحدین، خدا تعالیٰ کے یہاں ان کا وہ مقام کہ خلیل اللہ سے مشہور ہیں۔ خلیل وہ جس کی محبت اور تعلق دل کی گہرائیوں میں اتر گیا ہو، خدا تعالیٰ کے یہاں ان کی اور ان کے خاندان کی ہر ادا نے وہ مقام حاصل کیا کہ دین کا جز بنا دیا گیا۔ نماز کا درود لیجئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی درود موجود ہے حج تو گویا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خانوادے کی حسین یادگاروں کا مجموعہ ہے۔ مقام ابراہیم پر نوافل پڑھنا اور قربانی انہیں کی یادگار ہے۔ پانی کی تلاش میں ہاجرہ علیہا السلام

صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان دوڑیں۔ تو سعی بین الصفا والمروہ اہم رکن ہے، لخت جگر کی قربانی دینے کے لئے باپ ''ابراہیم'' چلے تو ملعون ابلیس نے اپنا مشہور کام بہکانے کا شروع کیا، ابراہیم نے دھتکارتے ہوئے کنکریاں ماریں تو آپ کو بھی حج میں یہ کرنا ہے۔

اس سے آپ سمجھئے کہ ابراہیمؑ اور ان کے خاندان کی کیا عظمتیں ہیں، ابراہیمؑ عموماً اپنی دعا میں ''ربنا'' فرماتے ہیں۔ اور دوسرے انبیاء بھی رب کا تعارف رب کون ہے؟ جس نے شکم مادر میں آپ کی پرورش کی، اور کس نرالے انداز میں، آپ نے دنیا میں پہلا قدم رکھا، پرورش اور تربیت کے سارے مناسب اور ضروری انتظامات، ایک ایک عضو کو دیکھ لیجئے، تربیت کا نیا انداز لئے ہوئے ہے۔ دماغ کس قدر قیمتی ہے اسے کھوپڑی میں محفوظ کیا، مزید حفاظت کے لئے بال جمائے، آنکھیں نازک ترین عضو ہیں، ان کی حفاظت کے لئے غلاف، تاکہ گرد وغبار بینائی کو متاثر نہ کرے پلکوں کا سائبان کہ گرد وغبار پہنچنے نہ پائے، پھر بھی پہنچ جائے تو آنکھوں کی گردش جھاڑو دے کر اسے ایک کونے میں جمع کر دے، ناک میں گرد وغبار داخل نہ ہو تو اندرون ناک بالوں کی جھاڑن موجود، پھر بھی پہنچ جائے تو آلائش نکال دیجئے۔ دانت کی حفاظت، دل کی حفاظت، گردوں کی حفاظت، یہ سب پرورش و تربیت کے انتظامات ہیں۔ پھر لہلہاتی ہوئی کھیتیاں وسبزیاں، ترکاریاں، پھل پھلواری' بارشوں کا انتظام، پانی کے ذخیرے، ہواؤں کی سرسراہٹ، حرارت کے لئے سورج، ٹھنڈک کے لئے چاند، سورج پکاتا ہے۔ چاند مٹھاس پیدا کرتا ہے۔ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دماغ کی تفریح کے لئے چمن زار میں کھلے ہوئے پھول، بند شگوفے، نسیم سحری کے جھونکے یہ سب کچھ کون کر رہا ہے؟ پوری کائنات کا رب یا ''ربنا'' کہیا ور ربوبیت کو اپنی طرف متوجہ کیجئے یہ ربنا دل سے اٹھے گا تو ربوبیت آپ کی دستگیری کے لئے تیار ہوگی صرف زبان سے نکلے گا تو وہ بھی بے اثر نہیں۔

چہل رَبَّنَا

قرآن پاک میں مختلف مقامات پر لفظ رَبَّنَا آیا ہے انسان اس کو اگر پورے خشوع خضوع یعنی مکمل توجہ کے ساتھ پڑھے تو دل میں ایک عجیب رقت والی کیفیت محسوس کرے گا اس لئے نماز فجر سے پہلے یا بعد ان کو پڑھ لینا چاہئے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرمایئے بلاشبہ آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنالیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ کی مطیع ہو نیز ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجئے۔ اور ہمارے حال پر (مہربانی سے) توجہ کیجئے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری کیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچایئے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ؕ

اے ہمارے پروردگار ہم پر استقلال (غیب سے) نازل فرمایئے اور ہمارے قدم جمائے رکھئے اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کیجئے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ

اے ہمارے رب ہم پر دارو گیر نہ فرمایئے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا یا آخرت کا) نہ ڈالئے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور درگذر کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو اور رحمت کیجئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں (اور کارساز طرفدار ہوتا ہے) سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت (خاصہ) عطا فرمایئے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○

اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد بیشک آپ سننے والے ہیں دُعا کے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کردیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیجئے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ان چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (اُن) رسول کی سو ہم کو اُن لوگوں کے ساتھ لکھ دیجئے جو تصدیق کرتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دیجئے اور ہم کو ثابت قدم رکھئے اور ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار آپ نے اُس کو لایعنی پیدا نہیں کیا ہم آپ کو منزہ سمجھتے ہیں سو ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیجئے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اے ہمارے پروردگار بے شبہ آپ جس کو دوزخ میں داخل کریں اُس کو واقعی رسوا ہی کردیا اور ایسے بے انصافوں کا کوئی بھی ساتھ دینے والا نہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان لانے کے واسطے اعلان کر رہے ہیں۔ کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے اور ہماری بدیوں کو بھی ہم سے زائل کر دیجئے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ چیز بھی دیجئے جس کا ہم سے اپنے پیغمبروں کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے روز رسوا نہ کیجئے یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم مسلمان ہو گئے تو ہم کو بھی اُن لوگوں کے ساتھ لکھ لیجئے جو تصدیق کرتے ہیں۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمایئے کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور بعد ہیں سب کیلئے ایک خوشی کی بات ہوجاوے اور آپ کی طرف سے ایک نشان ہوجاوے اور آپ ہم کو عطا فرمادیجئے اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہوجاوے گا۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

اے ہمارے رب ہم کو اُن ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجئے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے درمیان فیصلہ کردیجئے۔حق کے موافق اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکالئے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کا صدقہ ان کافروں سے نجات دے۔

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اے ہمارے رب اور میری (یہ) دُعا قبول کیجئے اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے۔ اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مؤمنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○

اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمایئے۔ اور ہمارے لئے (اس) کام میں درستی کا سامان مہیا کر دیجئے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ○ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○

ہمارے پروردگار ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ (کہیں) وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت نہ کرنے لگے۔ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمایئے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

اے میرے رب (میری خطائیں) معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھئے کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ بیشک وہ جہنم برا ٹھکانہ اور برا مقام ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی راحت عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ

تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو اُن لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے (شرک و کفر سے) توبہ کر لی ہے۔ اور آپ کے راستہ پر چلتے ہیں اور اُن کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار اور اُن کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے اُن کے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے اور اُن کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد نے جو (جنت کے) لائق (یعنی مؤمن) ہوں اُن کو بھی داخل کر دیجئے بلاشک آپ زبردست حکمت والے ہیں اور اُن کو (قیامت کے دن ہر طرح کی) تکالیف کے بچائیے اور آپ جس کو اُس دن کی تکلیف سے بچالیں تو اس پر آپ نے (بہت) مہربانی فرمائی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے باپ کو عطا فرمائی ہے اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمابردار ہوں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف

سے کینہ نہ ہونے دیجئے۔ اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○

اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ

إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کردیجئے بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

اے ہمارے رب ہمارے لئے اس نور کو آخیر تک رکھئے یعنی وہ گل نہ ہوجائے اور ہماری مغفرت فرمادیجئے آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ ۚ

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ع

آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام ترخوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

رحمت خداوندی کی اُمید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے ابن آدم تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک کیوں نہ پہنچ جائیں تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کردوں گا اے ابن آدم مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر تو زمین کے برابر گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت عطا کروں گا (رواہ الترمذی)

اسی طرح انسان جب صدق دل سے توبہ کرتا ہے اگرچہ وہ گناہ بار بار کرے پھر بھی اللہ اس کے گناہ کو معاف کرنے والا ہے.... بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اس وقت تک عذاب نہ دے جب تک وہ شرک نہ کرے....

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں اس بات کی "من قال لا اله الاالله دخل الجنة" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں لوگ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے....

اس حدیث کے بارے میں ابن رجب حنبلیؒ نے فرمایا کہ علماء کا اس بارے میں قول یہ ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روکنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ رخصت والی احادیث پر عمل کرنا شروع کردیں گے اور دوسری احادیث کو ترک کردیں گے....(اعمال دل)

بیماری سے شفا

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (سورۃ الانعام:۱۷)

ہر قسم کی بیماری سے شفا حاصل کرنے کیلئے ۷ یا ۱۱ دفعہ جس جگہ تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور تھتکلا دیں....(قرآنی مستجاب دعائیں)

پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو

کسی دانا نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے ہٹ کر جس کے پاس چاہے بیٹھا کرو... مگر ان پانچ کے قریب بھی نہ پھٹکنا....

۱- جھوٹے کے پاس کبھی نہ بیٹھو کہ جھوٹے کا کلام سراب کی مانند ہے جو قریب کو دور اور دور کو قریب کرتی رہتی ہے.... ﴿دھوپ میں چمکتی ہوئی ریت جو دیکھنے میں پانی محسوس ہوتی ہے اور جوں جوں قریب پہنچو دور ہوتی جاتی ہے﴾

۲- کسی احمق کے پاس کبھی نہ بیٹھو کہ وہ اپنے خیال میں تجھے نفع پہنچاتا ہے اور واقع میں نقصان ہوتا ہے....

۳- کسی حریص کے پاس ہرگز نہ بیٹھو کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا ایک گھونٹ کے عوض بھی بیچ دیگا....

۴- کسی بخیل کے پاس کبھی نہ بیٹھو.... کہ وہ تجھے عین اس وقت تنہا چھوڑ دے گا جبکہ تجھے اس کی سب سے یادہ ضرورت ہوگی....

۵- کسی بزدل کی صحبت بھی کبھی اختیار نہ کرنا کہ وہ تجھے اور تیرے والدین کو گالیاں دے گا اور ذرا پرواہ نہیں کرے گا.... (بستان العارفین)

تعلق مع اللہ

زمانہ حال میں یا کوئی بات ناگوار پیش آرہی ہوگی یا پسندیدہ..... ناگوار بات پر صبر اور پسندیدہ بات پر شکر کی عادت ڈالو..... زمانہ ماضی کا خیال آئے..... تو اس پر استغفار کرتے رہو..... اور مستقبل میں کسی ناگوار بات کا اندیشہ سامنے آئے استعاذہ کرو..... (یعنی اس سے اللہ کی پناہ مانگو) اور خیر کی دُعا کرو..... اس طرح انسان کی زندگی کا کوئی لمحہ..... ان چار اعمال باطنہ سے خالی نہیں ہونا چاہیے..... اور اگر ان اعمال کو ہمہ وقت انجام دینے کی مشق کر کے..... ان کی عادت ڈال لی جائے تو وہ..... ''تعلق مع اللہ''..... جس کے حصول کے لیے لمبے چوڑے مجاہدات کیے جاتے ہیں..... وہ خود بخود حاصل ہو جائے گا..... (ان اعمال باطنہ کی تفصیل حضرت کے رسالہ ''معمولات یومیہ''..... میں موجود ہے) (ارشادات عارفی)

اصلاح خلق میں نیت کی درستگی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ فرماتے ہیں: میں جودھ پور گیا تھا وہاں وعظ ہوا.... وعظ سے پہلے ایک صاحب نے میرے کان میں کہا کہ یہاں بہت سے مفتری لوگ ہیں تم لوگوں پر دو تہمتیں لگاتے ہیں ایک تو یہ کہ تم لوگ وہابی ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نعوذ باللہ) فضائل کے منکر ہو اور دوسرے یہ کہ تم غیر مقلد ہو اس لیے مناسب یہ ہے کہ وعظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور امام صاحب کے فضائل بیان کیے جائیں تاکہ شبہات جاتے رہیں لیکن الحمدللہ! میری سمجھ میں آ گیا کہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہم کو اچھا سمجھنے لگیں....اس سے ان غریبوں کا کیا فائدہ ہوا....میں نے کہا کہ وعظ طب ہے طبیب دوا وہ بتلا دے گا جو مرض کے مناسب ہو کہ اس میں مریض کی مصلحت ہے....اگر کوئی طبیب اس بات میں بدنام ہو جائے کہ یہ کڑوی دوا لکھتے ہیں تو اگر وہ اس عار کے دھونے کے واسطے حلوا لکھ دے جس کی مریض کو ضرورت نہ ہو وہ طبیب نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنی مصلحت کو مریض کی مصلحت پر ترجیح دی اس لیے میں اس وقت فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور فضائل امام کو بیان کرنے میں ان مخاطبین کی تو کوئی مصلحت نہیں دیکھتا اس لیے اس کا بیان نہ کروں گا کہ اس میں صرف میری مصلحت ہے کہ میری بدنامی جاتی رہے بلکہ میں وہ امراض بیان کروں گا جو ان لوگوں کے اندر ہیں کہ اس میں ان لوگوں کی مصلحت تو ہے....

صاحبو! غیر ضروری موقع پر مذمت تو درکنار مدح بھی زیبا نہیں....(امثال عبرت)

نرینہ اولاد کے حصول اور زندگی کی تنگی کیلئے نسخہ

وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

اگر آپ کے یہاں اولاد نرینہ نہیں ہے تو حمل ٹھہرتے ہی نو مہینے تک گیارہ مرتبہ روزانہ یہ آیت پڑھئے....رزق کی تنگی کو دور کرنے کیلئے بھی اس آیت کو روزانہ سات مرتبہ پڑھئے.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

نماز کی اہمیت

حدیث شریف میں ہے...... کہ وصال کے وقت آخری وصیت...... جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے...... اُمت کے لیے فرمائی...... وہ یہ تھی: "الصّلٰوۃ الصّلٰوۃ وما ملکت ایمانکم" یعنی نماز کی پابندی کرو...... اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھو...... یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی.... اس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ لگائیے...... کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم...... آخری وقت میں نماز ہی کی تاکید فرما رہے ہیں...... معلوم ہوا کہ ہمارا ایمان...... "صلوٰۃ" ہی کی پابندی سے محفوظ ہے.... اس کی بڑی قدر کرو....(ارشادات عارفی)

قناعت پسندی

آدمی قناعت پر اکتفا کرے...... اور ضروری سامان کے ساتھ رہے تو تھوڑی آمدنی میں بھی رہ سکتا ہے...... اور فرض منصبی کو بھی ایسا ہی تقویٰ والا ادا کرسکتا ہے....(ارشادات مفتی اعظم)

عقل دو درجے

عقل میں دو درجے ہیں..... ایک درجہ تو تقلید کا ہے...... اور ایک درجہ تحقیق کا...... دنیا کے جس عقل مند کی بات ہو...... عقل مقلد نہیں ہے...... کیونکہ اس میں بھی عقل ہے...... ایک بات ارسطو نے کہی...... یا افلاطون نے یا ابن سینا نے تو ان کو ماننا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے...... کیونکہ ہمارے اندر بھی عقل ہے...... ممکن ہے کہ ہم یہ ثابت کردیں کہ ان کا کہا ہوا غلط ہے...... اور یہ صحیح ہے جو ہم ثابت کررہے ہیں...... اور یہی وجہ ہے کہ فلسفے کے نظریات بدلتے رہتے ہیں...... اگلا فلسفی پچھلے والے کو احمق بتاتا ہے...... کہ اس نے نہیں سمجھا...... میں نے سمجھا ہے....(خطبات حکیم الاسلام)

اسلام وعلم کے آثار

علم کا اثر قلب میں اور قلب سے جوارح (ہاتھ پاؤں) میں اثر امتیاز کا آنا چاہیے...... من حیث المسلم اور من حیث المولوی جوارح میں سنجیدگی.... متانت.... وقار.... قلب میں حلم.... ایثار.... فتوت.... توکل.... قناعت وغیرہ صفات حسنہ قلبیہ.... روحانیہ آنے چاہئیں...... یہ فصل علم جوں جوں بڑھتی جائے گی فصل قلبی اخلاق حسنہ بڑھتے چلے جائیں گے....(خطبات مسیح الامت)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار تھے.... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان کی عیادت کرنے گئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رونے لگ پڑے.... حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ تو (انتقال کے بعد) اپنے ساتھیوں سے جاملیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر جائیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں انتقال ہوا کہ وہ آپ سے راضی تھے....

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہ تو موت سے گھبرا کر رو رہا ہوں اور نہ دنیا کے لالچ کی وجہ سے بلکہ اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ وصیت فرمائی تھی کہ گزارے کے لئے تمہارے پاس اتنی دنیا ہونی چاہئے جتنا کہ سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور (میں اس وصیت کے مطابق عمل نہیں کر سکا کیونکہ) میرے اردگرد یہ بہت سے کالے سانپ ہیں یعنی دنیا کا بہت سا سامان ہے.... راوی کہتے ہیں کہ وہ سامان کیا تھا؟

بس ایک لوٹا اور کپڑے دھونے کا برتن اور اسی طرح کی چند اور چیزیں تھیں....

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ ہمیں کوئی وصیت فرمادیں جس پر ہم آپ کے بعد بھی عمل کریں.... انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب آپ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرنے لگیں اور کوئی فیصلہ کرنے لگیں اور جب آپ اپنے ہاتھ سے کوئی چیز تقسیم کرنے لگیں تو اس وقت اپنے رب کو یاد کرلیا کریں یعنی کوئی بھی کام کرنے لگیں تو اللہ کا ذکر ضرور کریں.... (حلیۃ الاولیاء)

بلڈ پریشر کے مریض کا علاج

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آل عمران:۱۳۴)

جو بلڈ پریشر کا مریض ہو وہ اس دعا کو ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے.... ان شاءاللہ ضرور فائدہ پہنچے گا....

(قرآنی مستجاب دعائیں)

عورتوں کی دو مثالی صفات

عورت کو مطیع بنانے کی یہی تدبیر کام کی ہے کہ اس کو خوش رکھے اور یہی شوہر کو راضی رکھنے کی تدبیر ہے.... عورتیں قابل تعریف و ترحم ہیں ان میں دو صفات تو ایسی ہیں کہ مردوں سے بھی کہیں بڑھی ہوئی ہیں....

خدمت گاری اور عفت.... عفت تو اس درجہ کی ہے کہ مرد چاہے افعال سے پاک ہوں.... لیکن وسوسوں سے کوئی بھی خالی نہیں اور شریف عورتوں میں سے اگر سو کو لیا جائے تو شاید سو کی سو ایسی نکلیں گی کہ وسوسہ تک بھی ان کو عمر بھر نہ آیا ہو.... (پرسکون گھر)

جسم ادھار مال ہے

یہ جسم ہمیں مستعار ملا ہے ادھار کا مال ہے یہ ہماری ملکیت نہیں ہے.... یہ اس پیدا کرنے والے کی ملک ہے.... مالک وہ ہے ہمیں کچھ دیر استعمال کے لیے پروردگار نے عطا فرما دیا اور جو اُدھار کے مال پر فریفتہ ہوتا پھرے اسی کو پاگل اور دیوانہ کہتے ہیں کہ ادھار کے مال پر فریفتہ ہوا پھر رہا ہے ہم اس جسم کو نیکی کے کاموں میں جتنا استعمال کر سکتے ہیں اتنا کرلیں.... دستور یہی ہے کہ اگر گھر میں استری خراب ہو جائے اور ہم بھائی کے گھر سے منگائیں کہ جی ہمیں دفتر جانا ہے تو بیوی ایک جوڑا استری نہیں کرتی وہ اپنے بھی کرلیتی ہے بچوں کے بھی کرلیتی ہے دو چار دن کے کرلیتی ہے کہ اپنی استری آنے میں ٹائم لگ جائے گا تو ادھار لیا ہے بار بار مانگی بھی نہیں جاتی.... اب تھوڑی دیر میں جتنا کام نکال سکتے ہو نکال لو جس طرح ادھار کی چیز پر تھوڑی دیر میں زیادہ سے زیادہ کام لوگ نکال لیتے ہیں ہمیں بھی چاہیے یہ جسم ادھار کا مال ہے تھوڑے وقت میں اس سے زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کرلو....

ایک اہم ادب

مصائب کو گناہوں کی سزا سمجھ..... یا ایمان کی آزمائش..... مگر یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو گئے ہیں..... کیونکہ یہ خیال خطرناک ہے..... اس سے تعلق ضعیف ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ زائل ہو جاتا ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

دنیا جال ہے

صاحب صید الخاطر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا جال ہے اور جاہل پہلی ہی مرتبہ پھنس جاتا ہے.... رہا سمجھدار متقی! تو وہ بھوک پر صبر کر لیتا ہے اور دانہ سے دور رہتا ہے کیونکہ سلامتی دور ہی رہنے میں ہے.... کتنے صبر کرنے والے سالہا سال جدوجہد کرتے رہے لیکن آخر کار شکار ہو گئے....

لہٰذا (اس جال سے) بہت دور رہو اور بچنے کی کوشش کرو.... ہم نے بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو زندگی بھر ٹھیک راستہ پر رہے پھر قبر کے کنارے پھسل گئے.... (مجالس جوزیہ)

حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ

حارثہ بن سراقہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی اور صحابی کے بیٹے.... شہید اور شہید کے بیٹے.... حضرت حارثہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے اور حضرت سراقہ غزوہ حنین....

فتح الباری باب فضل من شہد بدرا.... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حارثہ بدر میں شہید ہوئے اور وہ نوجوان تھے.... جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس تشریف لائے تو حارثہ کی والدہ ربیع بنت نضر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا

یارسول اللہ! آپ کو خوب معلوم ہے کہ مجھ کو حارثہ سے کس قدر محبت تھی پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھوں اور اگر دوسری صورت ہے تو پھر آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کروں گی یعنی خوب گریہ وزاری کروں گی....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا دیوانی ہو گئی.... ایک جنت نہیں اس کیلئے بہت سی جنتیں ہیں اور تحقیق وہ بلاشبہ جنت الفردوس میں ہے.... (۳۱۳ روشن ستارے)

کثیر المنافع قرآنی دُعا

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ (سورۃ القمر: ۱۰)

اگر کسی شخص کو کوئی بیماری ہو اور ڈاکٹر کی سمجھ سے باہر ہو یا کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو.... یا کوئی شخص مظلوم ہو اور ظالم کا ظلم انتہا تک پہنچ چکا ہو تو روزانہ ۳۱۳ دفعہ پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے پھونکیں اور مریض کو پانی پر دم کر کے پلائیں یہ عمل ۲۱ روز تک کریں.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

سلام کہنے کا ضابطہ

عطاؒ فرماتے ہیں کہ چلنے والے کو بیٹھے ہوئے پر چھوٹے کو بڑے پر سوار کو پیدل پر سلام کہنا چاہیے.... اگر کوئی پیچھے سے آرہا ہے تو اسے سلام کہنا چاہئے.... اور دو آدمی آمنے سامنے سے ملیں تو ہر ایک کو ابتدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے.... حسن بصریؒ فرماتے ہیں ایک طرف افراد تھوڑے ہوں تو ان کو پہلے سلام کہنا چاہئے....

زید بن وہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سوار پیدل پر چلنے والا بیٹھنے والے پر اور قلیل کثیر پر سلام کہا کریں....

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ایک جماعت کسی جماعت کے پاس پہنچے تو اگر کسی نے بھی سلام نہیں کہا تو سب گنہگار ہونگے.... اور اگر ایک شخص نے بھی سلام کہہ لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا اگر سب سلام کہیں تو افضل ہے.... ایسے ہی اگر کسی نے بھی سلام کا جواب نہیں دیا تو تمام گنہگار ہونگے.... اگر ایک نے جواب دیا تو سب کیطرف سے کافی ہے.... ہاں اگر سب ہی جواب دیں تو افضل ہے.... بعض علماء کا قول ہے کہ جواب دینا تمام افراد پر واجب ہے.... اور یہی اصح ہے....

سلام کہنے میں جمع کا صیغہ استعمال کرو

سلام کہنے والے کو چاہئے کہ سلام کہتے وقت جمع کا صیغہ استعمال کرے اور یہی بات جواب دینے والے کو مناسب ہے....

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص پر بھی سلام کہو تو السلام علیکم (یعنی جمع کے صیغہ کے ساتھ) کہو کیونکہ اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں....

ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت دربار نبوت میں حاضر ہوئی اور علیک السلام کہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سلام مردوں کو قبرستان میں کہا جاتا ہے اس وقت تجھے السلام علیکم کہنا چاہئے تھا.... (بستان العارفین)

پردہ کی ضرورت

بے پردگی بڑھتی جا رہی ہے...... اس منکر کی اصلاح کی بڑی فکر کی ضرورت ہے...... کیوں صاحب جب آپ لوگ ایک پاؤ گوشت خریدتے ہیں...... تو اس کو چھپا کر کیوں لے جاتے ہیں...... تاکہ چیل نہ اڑا لے جائے...... اور سو روپے کے نوٹ کو اندر کی جیب میں سینے کے ساتھ کیوں رکھتے ہیں...... تاکہ جیب کترا نہ اڑا لے جائے...... اور روٹی کو ڈھک کر کیوں رکھتے ہیں تاکہ چوہا نہ لے جائے...... اچھا صاحب یہ بتائیے کہ...... گوشت اڑ کر چیل کے پاس...... یا نوٹ اڑ کر جیب کترے کے پاس...... یا روٹی اڑ کر چوہے کے بل میں جاسکتی ہے یا نہیں...... ظاہر بات ہے کہ نہیں...... اگر چیل گوشت اڑا کر لے جائے اور پھر آپ کے گھر پر گرا دے...... تو آپ اسے دھو کر کھائیں گے...... یا عیب دار سمجھ کر پھینک دیں گے...... ظاہر ہے کہ اس گوشت میں کیا...... عیب آیا اور شکر یہ بھی چیل کا ادا کیا...... چلو گھر تک لانے سے بچے...... خود پہنچا گئی اسی طرح چوہا روٹی لے گیا اور آپ نے اس کے بل میں دیکھا کہ...... روٹی کا ایک حصہ بل میں...... اور تین حصہ بل کے باہر ہے آپ نے ہاتھ سے کھینچ کر...... اس کے کترے ہوئے حصہ کو کاٹ کر...... باقی حصہ کو کھالیا...... تو کیا عیب ہوا...... اسی طرح نوٹ سو روپے کا جیب کترا لے گیا...... مگر تھانہ والوں نے اسے پکڑ کر پیٹا...... اور اس سے چھین کر آپ کو دیدیا تو اس نوٹ میں کیا عیب آیا ظاہر ہے کہ وہ بے عیب رہا اور آپ کے کام کا اب بھی ہے....

اب عورت کے معاملہ میں سنجیدہ ہو کر غور کیجئے...... کہ اگر اس کو کوئی اڑا لے جائے...... اور واپس کر دے...... یا آپ تھانے کی مدد سے یا عدالت کی مدد سے واپس کرا لائیں...... تو وہ عورت آپ کیلئے عیب دار ہوگئی یا نہیں...... اور عورت میں خود اڑنے کی صلاحیت ہے یا نہیں...... آپ لوگ خود فیصلہ کیجئے...... جو عقلائے زمانہ بنے ہوئے ہیں کہ...... کیا عورت کی قیمت آپ کے نزدیک ایک پاؤ گوشت...... ایک سو کے نوٹ اور ایک روٹی سے بھی کم تر ہے...... کہ ان سب کو پردہ میں رکھیں اور عورت کو بے پردہ کر دیں...... اور جبکہ ان چیزوں میں خود اڑنے کی صلاحیت نہیں...... اور عورت جو خود بھی نفسیاتی طور پر متاثر ہو کر بھاگ سکتی ہے...... اس کیلئے

پردہ کی ضرورت نہیں...... ڈوب مرنے کی بات ہے...... اور کس قدر بے غیرتی کا مقام ہے ...... اس پرناز ہے کہ...... ہم ترقی یافتہ ہیں...... اورعقلائے زمانہ ہیں...... "اذاسئلتموھن متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھرلقلوبکم وقلوبھن" ...... حضرات صحابہؓ کو یہ حکم ہورہا ہے کہ...... جب پیغمبر علیہ السلام کی ازواج مطہرات سے...... کچھ بات کرنا ہو پوچھنا ہوتو...... پردے میں سے پوچھو...... یہ توان پاکیزہ نفوس کیلئے حکم ہے...... تو ہمارا کیا حال ہے...... جو ہم اس حکم سے اپنے کو مستغنی سمجھتے ہیں.... (مجالس ابرار)

پُرخلوص سجدہ

ایک نکتہ کی بات ہے...... کہ اہتمام کرکے اگر آخری سجدہ بھی اخلاص سے کرلیا...... تو پوری نماز مقبول ہوجائے گی...... اخلاص پر فرمایا کہ بس استحضار کہ...... میرا یہ سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے...... فرمایا کہ اگر نماز کا آخری جزو بھی ایسے اخلاص سے ہوگیا...... تو بھی پوری نماز مقبول ہے.... (ارشادات عارفی)

گناہوں سے بچنے کا نسخہ

کم گوئی اور لوگوں سے کم میل جول کی عادت ڈالے گا...... تو وقت بھی بچے گا...... اور ان شاءاللہ...... بہت سے گناہوں سے نجات بھی مل جائے گی.... (ارشادات مفتی اعظم)

صبر کے متعلق حضرت عمرؓ کی تدبیر

جب کوئی مصیبت آئے تو...... سب سے پہلے یہ غور کرو کہ...... یہ مصیبت میرے دین پر آئی ہے یا دنیا پر...... اگر دین محفوظ ہے...... تو خوش ہونے کی بات ہے...... کہ اصل سرمایہ محفوظ ہے...... بس اس خیال کے ساتھ صبر آجائے گا...... باقی دنیا یہ تو خود ہی جانے والی ہے...... بعض دفعہ زندگی میں یہ چھن جاتی ہے...... ورنہ موت سے تو چھن جانا ضروری ہے...... تو جو چیز چھننی تھی وہ چھن گئی...... وہ جانے ہی والی تھی...... اور جو چیز رہنے والی تھی وہ الحمدللہ محفوظ ہے...... اس طرح صبر آجائے گا کہ بڑی چیز قبضے میں ہے اور چھوٹی چیز چلی گئی.... (خطبات حکیم الاسلام)

جب گم شدہ مال مل گیا

ایک شخص مال دفن کر کے جگہ بھول گیا....اپنی مشکل کے حل کیلئے امام ابوحنیفہؒ کے پاس پہنچا....آپ نے فرمایا: یہ کوئی فقہی مسئلہ تو نہیں کہ میں تمہیں کوئی حیلہ بتا دوں....اچھا تم آج ساری رات نماز میں گزارنا.... چوتھائی رات ہی نماز میں گزری تھی کہ اسے جگہ یاد آ گئی اور مال نکال لایا....صبح امام سے ذکر کیا تو فرمایا: کہ میں نے یہ اس خیال سے کہا تھا کہ شیطان تمہیں رات بھر عبادت کی مہلت نہیں دے گا اور جگہ یاد دلا دے گا لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ باقی رات شکر کے طور پر نماز پڑھتے....(یادگار ملاقاتیں)

عورت کے مقابلہ میں مرد کا مقام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: مردوں) کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے یعنی بڑی فوقیت بڑی اونچائی حاصل ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات ہے تو مرد کو چاہئے کہ اس کے خلاف طبیعت ہونے پر متحمل ہو....برداشت کرے....خلاف پیش آنے پر صبر کرے....

ایک طالب تربیت نے حضرت تھانویؒ کو لکھا کہ میری بیوی بڑی زبان دراز ہے ایسا ویسا کہتی سنتی رہتی ہے میں کیا کروں....حضرت والاؒ نے لکھا کہ تمہاری طرف سے اس کے ساتھ عدل اور اس کی بے عدلی پر صبر ہونا چاہئے....

اب کوئی پوچھے کب تک ایسا کروں تو زندگی بھر تک....تا حیات یہی عمل ہو....اگر تم نے بھی اس جیسا ہی معاملہ کیا تو پھر درجہ کا کیا سوال! تم بھی عورت وہ بھی عورت....جب تمہارا درجہ اونچا ہے تو اس کے ساتھ تمہاری طرف سے تو عدل ہی ہے اور اس کی بے عدلی پر صبر ہے.... (ماخوذ مجالس مسیح الامت)

برائے دفع ظلم

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الانعام: ۴۵)

ظالم کو دفع کرنے کیلئے ۳ دن تک ۲۱ دفعہ پڑھنا مفید ہے.... یہ آیت بڑی جلالی ہے....اس کو ناجائز پڑھنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے.... جب ظالم کا ظلم ناقابل برداشت ہو جائے جب اس دعا کا استعمال کریں....(قرآنی مستجاب دعائیں)

کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہت سے لوگ ایسے معاملات میں سہل انگاری اور تسامح سے کام لیتے ہیں جنہیں وہ معمولی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اصولی غلطیاں ہیں.... مثلاً طلبہ وعلماء کتاب مانگ کر لیتے ہیں پھر واپس نہیں کرتے یا بعض لوگ کسی کھانے والے کے پاس اس نیت سے جاتے ہیں کہ کھانے کو ملے گا یا ایسی دعوتوں میں شرکت کر لیتے ہیں جن میں ان کو بلایا نہ گیا ہو یا کسی مخالف کی آبروریزی ہوتے دیکھ کر محض اپنی لذت کے لیے اور اس جیسے گناہ کو معمولی خیال کر کے نظر بچا جانا یا مثلاً حرام موقع پر گناہ کو معمولی خیال کر کے نظر کو آزاد چھوڑ دینا وغیرہ....

ایسے لوگوں کے ساتھ سب سے کمتر سزا کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ ان کو ان لوگوں کے مرتبہ سے جو صحیح وغلط میں تمیز رکھنے والے ہیں نیچے اتار لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی مرتبہ کی بلندی سے محروم کر دیا جاتا ہے.... کبھی ایسے لوگوں سے زبان حال سے کہا جاتا ہے کہ ''اے وہ شخص! جس پر ایک معمولی سی چیز میں بھروسہ کیا گیا تھا لیکن اس نے خیانت کر دی وہ اپنے مرتبہ سے اتر جانے کے باوجود اللہ کی رضاء کی امید کیونکر رکھتا ہے؟''

بعض سلف کا قول ہے کہ ''میں نے ایک لقمہ تسامح سے کام لیتے ہوئے کھالیا تو چالیس سال سے آج تک میں پیچھے ہٹتا جا رہا ہوں....'' لہٰذا خدا تعالیٰ سے ڈرو! اور ایسے شخص سے سنو جسے خوب تجربہ ہو چکا ہے کہ اپنے ایک ایک فعل کی نگرانی کرو نتائج کو سوچ لیا کرو اور گناہوں سے روکنے والی ذات کی عظمت کو پہچانو اور صور کی اس پھونک سے ڈرو جسے معمولی سمجھا جاتا ہے.... لہٰذا اس چنگاری سے بھی بچنے کی کوشش کرو جسے معمولی خیال کیا جاتا ہے کیونکہ کبھی وہ پورا پورا شہر جلا ڈالتی ہے....

یہ مضمون جسے میں نے اشارۃً بیان کیا ہے گو دیکھنے میں مختصر ہے لیکن اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے.... گویا یہ ایک نمونہ ہے جس کو دیکھ کر دوسرے وہ تمام گناہ بھی سمجھ میں آ جائیں گے جن کو حقیر اور معمولی خیال کیا جاتا ہے....

علم اور مراقبہ تمہیں ان چیزوں کی معرفت کرا دیں گے جنہیں تم بھول چکے ہو اور تمہیں گناہوں کی نحوست کا اثر بتلا دیں گے.... بشرطیکہ تم نگاہِ بصیرت سے کام لو.... گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے کرنے کی قدرت اللہ کی توفیق سے ہو سکتی ہے.... (مجالس جوزیہ)

فتنہ ارتداد کی روک تھام

مشہور مدعی نبوت مسیلمہ کذاب حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کا ہم وطن تھا....اس نے حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا....لیکن آفتاب حقیقت پر اس کی تاریکی غالب نہ آسکی....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسیلمہ بڑے زور و شور کے ساتھ اٹھا اہل یمن اس کے دام تزویر میں پھنس کر مرتد ہو گئے اور مسیلمہ نے یمن پر قبضہ کرلیا....اس زمانہ میں ثمامہ وطن ہی میں موجود تھے انہوں نے اہل یمامہ کو ارتداد سے بچانے کی بہت کوشش کی....ہر شخص کے کانوں تک یہ آواز پہنچاتے تھے کہ لوگو! اس تاریکی سے بچو جس میں نور کی کوئی کرن نہیں ہے لیکن مسیلمہ کی آواز کے سامنے ان کی آواز صدا الصحرا ثابت ہوئی....جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے پند و نصائح کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور لوگ مسیلمہ کے دام میں پھنس چکے ہیں تو خود یمامہ چھوڑ دینے کا فیصلہ کرلیا....

اسی دوران میں علاء بن حضرمی جو مرتدین کے استیصال پر مامور ہوئے تھے.... یمامہ کی طرف سے گزرے ثمامہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بنی حنیفہ کے ارتداد کے بعد میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا....عنقریب خدا ان پر ایسی مصیبت نازل کرے گا کہ ان سے اٹھتے....بیٹھتے نہ بنے گا....مسلمان اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے آئے ان سے نہ بچھڑنا چاہئے تم میں سے جس کو چلنا ہو وہ فوراً تیار ہو جائے....غرض اپنے ہم خیال اشخاص کو ساتھ لے کر علاء کی مدد کو پہنچے جب مرتدین کو یہ معلوم ہوا کہ کچھ بنی حنیفہ بھی علاء کی امداد پر آمادہ ہیں تو وہ کمزور پڑ گئے یمامہ کی مہم خالدؓ کے سپرد تھی اور علاء بحرین کے مرتدین پر مامور تھے....چنانچہ ثمامہ بھی علاء کے ساتھ بحرین چلے گئے اور مرتدین کے استیصال میں برابر کے شریک رہے....

مرتدین کے استیصال کے بعد بنی قیس کے مرتد سردار حطیم کا حلہ اس کے قاتل سے خریدا اور اسے پہن کر چلے....بنو قیس نے ان کے بدن پر حطیم دیکھ کر سمجھا کہ ان ہی نے حطیم کو قتل کیا ہے اور یہ حلہ انہیں سلب میں ملا ہے اس شبہ میں ثمامہ کو شہید کر دیا....(سیر صحابہؓ)

صبر اور اس کی تشریح

نعمت سے مسرت ہوتی ہے..... اور مسرت کی وجہ سے منعم کے ساتھ..... محبت ہو جاتی ہے..... بخلاف مصیبت کے..... کہ اس میں ناگواری ہوتی ہے..... اور صبر کا موقع مصیبت ہے..... اور مصیبت کہتے ہیں..... اس حالت کو جو نفس کو ناگوار ہو..... اس کی دو قسمیں..... ایک صورت مصیبت..... دوسری حقیقت مصیبت..... جس سے انقباض اور پریشانی بڑھے..... وہ تو گناہوں کی وجہ سے ہے..... اور حقیقت مصیبت ہے..... اور جس سے تعلق مع اللہ میں ترقی ہو..... تسلیم و رضا زیادہ ہو..... وہ حقیقت میں مصیبت نہیں..... گو صورت مصیبت کی ہے..... عارفین کو مصیبت کا احساس..... تو ہوتا ہے بلکہ بوجہ ادراک لطیف ہونے کے..... دوسروں سے زیادہ احساس ہوتا ہے..... مگر ان کا رنج و غم حد سے نہیں بڑھتا..... کیونکہ اس میں ان کی نظر..... اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے.....

مصیبت کے وقت اول تو..... اپنے گناہوں کو یاد کریں..... تا کہ اپنی خطاؤں کا استحضار..... ہو کر مصیبت سے پریشان نہ ہو..... کیونکہ اپنی خطاؤں پر..... جو سزا ہوتی ہے..... اس سے دوسرے کی شکایت نہیں ہوتی..... بلکہ انسان خود نادم ہوتا ہے کہ..... میں اسی قابل تھا..... پھر اجر کو یاد کریں کہ..... اللہ تعالیٰ نے مصیبت کا بہت ثواب رکھا ہے..... یاد کر کے غم کو ہلکا کریں..... اور مصیبت میں ثابت قدم رہیں..... خدا تعالیٰ کی شکایت نہ کریں..... کوئی بات ایمان اور اسلام کے خلاف..... زبان و دل پر نہ آئے..... اور یہ مت سمجھیں کہ..... اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو گئے ہیں..... کیونکہ یہ خیال خطرناک ہے..... اس سے تعلق ضعیف ہوتا ہے..... اور رفتہ رفتہ زائل ہو جاتا ہے.....

مصائب کو سزا سمجھیں..... یا آزمائش سمجھیں..... اور اس کے ثواب کو یاد کریں..... شریعت نے مصیبت کے وقت..... صبر و تحمل کی تعلیم دی ہے..... (خطبات مسیح الامت)

صحبت نیکاں

اللہ والوں سے محبت کے نتیجے میں ان شاء اللہ..... دنیا میں کسی نہ کسی وقت اصلاح حال اور آخرت میں نجات کی توقع ہوتی ہے..... لہٰذا جس حال میں بھی ہو انسان کو چاہیے..... کہ اللہ والوں سے اپنے آپ کو لگا لپٹا رکھے..... (ارشادات عارفی)

فرزدق کی ہشام کے سامنے حق گوئی

ہشام بن عبدالملک بن مروان اپنی خلافت کے زمانے میں ایک سال حج کے لئے آیا اور خانہ کعبہ کے طواف کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لئے اس کی طرف بڑھا لیکن ہجوم کی وجہ سے حجرِ اسود تک نہ پہنچ سکا.... جب وہ منبر پر کھڑا ہوا تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ تشریف لائے.... آپ اجلے کپڑوں میں ملبوس اور عطر کی خوشبو سے مہک رہے تھے اور آپ کا چہرۂ مبارک چمک رہا تھا.... طواف کے بعد جب آپ حجرِ اسود کی طرف بڑھے تو تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے اور جب تک حجرِ اسود کے بوسے سے فارغ ہو کر خود پیچھے نہیں ہٹ گئے باقی لوگ پیچھے ہٹے رہے.... ہشام کے ساتھ جو لوگ دمشق سے آئے ہوئے تھے انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی اور ان میں سے ایک نے ہشام سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہے؟

لوگوں نے آپ کی تو کوئی پرواہ نہیں کی حالانکہ آپ امیر المومنین ہیں اور اس کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں.... ہشام نے اپنی سبکی پر پردہ ڈالنے کے لئے از راہ تجاہل عارفانہ جواب دیا کہ: میں تو اسے نہیں پہچانتا کہ یہ کون ہے؟

فرزدق جو اس کا درباری شاعر اور قصیدہ گو تھا اس کی غیرت ایمانی جو پڑی سو رہی تھی.... ہشام کے منہ سے یہ اہانت آمیز کلمات سن کر فوراً جوش میں آ گئی اور اس نے کہا کہ اگر آپ کو نہیں معلوم کہ یہ کون ہے تو لو غور سے سنو! میں بتاتا ہوں کہ یہ کون ہے؟

اور اس کے بعد فی البدیہہ حسب ذیل اشعار امام زین العابدینؒ کے تعارف میں کہے:

هذا الذى تعرف البطحاء وطاته　　هذا التقى النقى الطاهر العلم

یہ وہ ہے جس کے قدموں کے نشان تک وادی بطحاء پر یہ سب سے پرہیزگار.... سب سے پاکیزہ صفت اور سب سے زیادہ بے داغ نشان والا ہے....''

والبيت يعرفه والحل والحرم　　هذا ابن خير عبادلله كلهم

گھر اور حل اور حرم سے باہر کے علاقے سب پہچانتے ہیں.... یہ خدا کے بندوں میں سے بہترین بندے کا فرزند ہے....

هذا ابن فاطمة الزهرآء ان كنت جاهله　　بجده انبياء الله قد ختم

''اگر تو اسے نہیں جانتا تو یہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کا نور نظر ہے.....
یہ وہ ہے جس کے جدامجد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خدا کے انبیاء کا سلسلہ ختم ہوا.....''

یبیں نور الدجیٰ عن نور طلعته   کالشمس ینجاب عن اشراقها الظلم

''یہ وہ ہے جس کی پیشانی کے نور سے ظلمت اسی طرح بھاگتی ہے جیسے سورج کے طلوع ہونے سے تمام اندھیرے چھٹ جاتے ہیں.....''

یغضی حیاء و یغضیٰ من مهابة   فما یکلم الاحین یبتسم

''یہ وہ ہے جو حیا کی وجہ سے آنکھ ہمیشہ نیچی رکھتا ہے اور لوگ اس کی ہیبت کی وجہ سے اس کے روبرو آنکھ اونچی نہیں کرسکتے اور بات کرتا ہے تو منہ سے پھول جھڑتے ہیں.....''

اذرأته قریش قالَ قائلها   الیٰ مکارهم هذا ینتهی الکرمه

''یہ وہ ہے جسے قریش (مکہ معظمہ کے لوگ) جب دیکھتے ہیں تو ہر ایک بول اٹھتا ہے کہ بخشش وعطا اور خصائل حمیدہ اس پر ختم ہیں.....''

ینمی الیٰ ذروة العزالتی قصرت   عن نیلها عرب الاسلام و العجم

''یہ عزت وشوکت کی ان چوٹیوں پر چڑھا ہے جن پر عرب وعجم کے مسلمانوں میں سے کوئی دوسرا نہیں چڑھ سکا ہے.....''

من جده دان فضل الانبیاء له   و فصل امته دانت له الامم

''یہ وہ ہے جس کے جدامجد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار اور جس کی امت تمام امتوں سے افضل ہے اور تو بھی انہی کی امت ہے.....''

کادیمسکه عرفان و احته   رکن الحطیم اذا ماجاء یمتلم

''یہ وہ ہے کہ بعید نہیں کہ جب وہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھے تو حجر اسود بھی اس کی خوشبو کو پہچان کر اس کا ہاتھ تھام لے.....''

فی کفه حیز و ان ریحه عبق   من کفه ار و فی عرنینه شمم

''اس کے ہاتھ میں بید مشک کی چھڑی ہے اور اس کی خوشبو خوب پھیل رہی ہے اسکی ناک بلند ہے اور اسکے ہاتھوں ظاہر ہونے والے کارنامے جرأت وجمال میں حیرت انگیز ہیں.....''

سلسل الخليقة لا يخفيٰ بوادره   يزينه ائنان حسن الخلق و الشمم

''وہ بہت نرم خو ہے اور اس کی خوبیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں وہ حسن خلق اور بلندی کردار کی دونوں خوبیوں سے مزین ہے....''

مشتقة عن رسول الله نبعته   طابت عناصره و الخيم و الشيم

''اس کی تمام عادات اور اس کے خصائل وعناصر جو سب کے سب اس نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پائے ہیں بہت ہی عمدہ ہیں....''

فليس قولک؟ من هذا يضائره   العرب تعرف من انكرت و العجم

''اس لئے تیرا یہ کہنا کہ (تو نہیں جانتا کہ) یہ کون ہے اسے کچھ نقصان نہیں دے سکتا جبکہ جس کا تو انکار کر رہا ہے اسے عرب وعجم سب جانتے ہیں....''

كلتايديه غياث عم نفعهما   تستو كفان و لا يعروهما العدم

''اس کے دونوں ہاتھ ایسے ہیں جن کا فیض بارش کی طرح عام ہے ان کی بخشش ہر وقت جاری رہتی ہے حتیٰ کہ سخت بدحالی میں بھی ختم نہیں ہوتی....''

عم البرية بالاحسان فالقشعت   عنها الغباية و الاملأق و الظلم

''تمام مخلوقات پر ان کا احسان عام ہے اور ان کی بدولت جہالت وغفلت.... تنگدستی اور ظلم وزیادتی سب دور ہو گئے....''

لا يستطيع جواد بعدغا يتهم   ولا يدانيهم قوم و ان كرم

''کوئی بڑے سے بڑا سخی بھی ان کی برابری کی استطاعت نہیں رکھتا اور کوئی گروہ بھی خواہ وہ کتنا ہی بخشش کرنے والا ہو ان کے مرتبے کے قریب نہیں پھٹک سکتا....''

هم الغبوث اذاما ازمة ازمت   والاسد اسد الشرى والناس محتدم

''یہ وہ لوگ ہیں جو اس وقت بھی بارش کی طرح برستے ہیں جبکہ قحط سالی کے آثار رونما ہوتے ہیں اور جو اس وقت بھی شیر بیشہ ہوتے ہیں جبکہ لوگ لڑائی کے میدان میں آگ جلانے والے ہوں....''

من معشرحبهم دين و بغضهم   كفرو قربهم ينجى و معتصم

''یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی محبت دین ہے اور جن سے بغض کفر ہے اور جن کا قرب نجات اور پناہ دینے والا ہے....''

ان عداهل التقیٰ کانوا ائمتهم وقیل من خیر اهل الارض قیل هم

''اگر اہل تقویٰ اور خدا ترس لوگوں کو جمع کیا جائے تو یہی ان کے امام ہوں گے اور اگر یہ پوچھا جائے کہ دنیا میں افضل ترین لوگ کون ہیں تو بھی جواب ملے گا کہ یہی لوگ....''

سیاںٰ ذالک ان اشرو او ان عدموا لا ینفض العسر بسطاً من اکفهم

''ان کے لئے صاحب ثروت اور نادار ہونا دونوں برابر ہیں ان کے ہاتھوں کی فراخی کو ان کی تنگ دستی بھی کم نہیں کر سکتی....''

الله فضله کرماً و شرفه جریٰ بذالک فی لوح له القلم

''اللہ تعالیٰ نے اسے بزرگی اور شرف سے نوازا ہے اور لوح و قلم میں یہ حکم جاری ہو چکا ہے....''

مقدم بعد ذکر الله ذکرهم فی کل بدو و مختوم به القلم

''ان کا ذکر اللہ کے ذکر کے بعد ہر جگہ مقدم ہے اور اس کے حکم کے بعد قلم نے ہر جگہ لکھنا بند کر دیا ہے....''

من یعرف الله یعرف اولیته والدین من بیت هذا ناله الامم

''جو شخص اللہ کو جانتا ہو اسے اس شخص کو بدرجہ اولیٰ جاننا چاہئے کیونکہ اس کا دین اسی شخص کے گھر سے امت تک پہنچا ہے....''

ای القبائل لیست فی رقابهم امالاً باء هذا اوله نعم

''وہ کون سے قبیلے ہیں جن کی گردنوں پر اس کے بزرگوں کی یا اس کی نعمتیں اور بخششیں لدی ہوئی نہیں ہیں....''

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اس تعارف کے ساتھ فرزدق نے دوسرے اہل بیت میں سے بھی بعض کی شان بیان کی....ظاہر ہے کہ ہشام کے تو پسینے چھوٹ گئے اس نے فوراً حکم دیا کہ اسے عسفان (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ) میں قید کر دیا جائے....

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ فرزدق کی اس جرات ایمانی اور بے باکی سے خوش ہوئے اور اس ابتلاء میں اس کی مدد اور دلجمعی کے لئے بارہ ہزار درہم و دینار اس پیغام کے ساتھ بھجوائے کہ: اے ابوفراش! ہم معذور اور محتاج ہیں اگر اس سے زیادہ مال ہمارے پاس ہوتا تو وہ بھی ہم تجھے دیتے....

فرزدق نے وہ مال واپس کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے یہ کام کسی دنیوی لالچ یا انعام و کرام کے لئے نہیں کیا بلکہ میں بادشاہوں کے جھوٹے قصیدے اور ان کی جھوٹی مدح سرائیاں کر کر کے گناہوں کا پلڑا بہت بھاری کر چکا ہوں میں نے اسی کے کسی حد تک کفارے کے طور پر یہ کام کیا ہے اور خدا ہی سے اجر کے لئے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی دوستی اور محبت کی طلب رکھتا ہوں....(کشف الجواب)

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت کا بوسہ لے لیا (جماع نہیں کیا) پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قصور بیان کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ ہود کی یہ آیت نازل فرمائی ’’اے پیغمبر دن کے دونوں کناروں اور رات کے وقتوں میں نماز پڑھا کر بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں‘‘ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ کیا یہ حکم میرے لئے خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ ساری امت کیلئے خاص ہے....(صحیح بخاری)

دوسری حدیث شریف میں مذکور ہے جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور اس کی موت پر اللہ اس کو خوشخبری دیتا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے ’’اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ‘‘ (فصلت)

اس شخص کو خوشخبری دی گئی ملائکہ کے اترنے کے ساتھ اور واپس اس کی روح اس کی حفاظت کرتے ہوئے اوپر جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کو جنت میں پہنچا دیتے ہیں....(اعمال دل)

گھر کا انتظام بیوی کے ہاتھ میں ہونا چاہئے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ فتویٰ تو نہیں دیتا لیکن مشورہ ضرور دوں گا کہ گھر کا انتظام بیوی کے ہاتھ میں رکھنا چاہئے یا خود اپنے ہاتھ میں....اوروں کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہئے چاہے وہ بھائی ہو، بہن ہو ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں....اس سے بیوی کی بڑی دل شکنی ہوتی ہے یا تو خاوند اپنے ہاتھ میں رکھے ورنہ اور رشتہ داروں میں سب سے زیادہ مستحق وہی ہے.... بیوی کا صرف یہی حق نہیں کہ اس کو صرف کھانا کپڑا دے بلکہ اس کی دلجوئی بھی ضروری ہے....دیکھئے فقہاء نے بیوی کی دلجوئی کو یہاں تک ضروری سمجھا کہ اس کی دلجوئی کیلئے جھوٹ بولنا بھی جائز فرما دیا....اس سے کتنی بڑی تاکید اس امر کی ثابت ہوتی ہے یہاں سے بیوی کے حقوق کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کی دلجوئی کے لئے خدا نے بھی اپنا ایک حق معاف کر دیا.... (حسن العزیز....اشرف الاحکام)

زندگی کا ہر دن اہم ہے

یہ زندگی بہت اہم ہے.... یہاں لمبی تان کر نہ سوئیں کیونکہ جو بہت سوتے ہیں وہ اپنا وقت کھوتے ہیں....بعض ایسے بھی ہیں کہ چھٹی کے لیے پلان بناتے ہیں کہ اس دن کو کس طرح لہو ولعب میں گزارنا چاہیے....اصولی طور پر تو چھٹی کے دن بھی کوئی تعمیری کام کرنا چاہیے....کسی کا دل خوش کرلیں....عبادت کرلیں....دین کی ضروری باتیں پڑھ لیں....سمجھ لیں....ہمارا ایک ایک منٹ ہیرے موتی اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے....

اللہ تعالیٰ خیر ہی خیر

بادشاہ کے اندر خیر کا غلبہ ہونا چاہیے......اور جب اللہ بادشاہ ہے......تو وہاں خیر ہی خیر ہے......وہاں شر کا نشان ہی کوئی نہیں......پھر وہ خیر ایسی ہونی چاہیے کہ اپنی ذات ہی تک محدود نہ رہے......بلکہ وہ نکل کر دوسروں تک بھی پہنچے......اگر اپنی ذات سے بہت باخیر ہے......ایک شخص......مگر دوسروں کو اس کی خیر سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا......تو دوسروں کے حق میں ہونا نہ ہونا برابر ہوا......لیکن حق تعالیٰ شانہ......کی خیر یہ ہے کہ پورے عالم میں پھیلی ہوئی ہے......ذرّے ذرّے کے اندر پھیلی ہوئی ہے....(خطبات حکیم الاسلام)

عجب اور کبر کا علاج

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معرفت سے محرومی کے باوجود معرفت کا دعویٰ بڑا عجیب ہے.... واللہ خدا تعالیٰ کی معرفت اسی کو حاصل ہے جو اس سے ڈرے اور جو شخص مطمئن ہو رہا وہ عارف نہیں ہو سکتا....

زاہدوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو غفلت میں مبتلا ہیں لیکن دل میں یہ خیال جما رکھا ہے کہ ہم ولی.... محبوب خدا اور مقبول بارگاہ ہیں جس پر لطف یہ کہ کبھی ان پر خدا کے ایسے الطاف وعنایات ہو جاتے ہیں جنہیں وہ اپنی کرامات سمجھ لیتے ہیں اور اس استدراج کا خیال بھی دل میں نہیں لاتے جو سارے لطف و کرم کو سمیٹنے والا ہے.... ایسے لوگ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے مرتبہ کو محفوظ گمان کرتے ہیں.... دو چار معمولی رکعتیں جنہیں وہ ادا کر لیتے ہیں یا وہ عبادت جن میں وہ لگے رہتے ہیں انہیں اپنے متعلق غلط فہمی میں مبتلا کر دیتی ہیں اور کبھی یہ گمان باندھتے ہیں کہ ہم روئے زمین کے قطب ہیں اور ہمارے بعد کوئی شخص ہمارا مقام نہیں پا سکتا.... لگتا ہے انہیں یہ خبر نہیں ہے کہ ابھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی میں مشغول تھے کہ حضرت یوشع علیہ السلام کو نبوت دیدی گئی....

حضرت زکریا علیہ السلام مستجاب الدعوات تھے اس کے باوصف انہیں آری سے چیر دیا گیا....

ایک طرف حضرت یحییٰ علیہ السلام کو سید کہا جا رہا تھا اور دوسری طرف ان پر ایک کافر غالب ہو گیا اور اس نے آپ کا سر جدا کر دیا....

بلعم باعور کے پاس اسم اعظم موجود ہے اس کے باوجود اس کی حالت کتے جیسی ہو جاتی ہے....

ابھی ایک شریعت پر عمل کیا جا رہا تھا کہ وہ منسوخ کر دی گئی اور اس کا حکم باطل ہو گیا....

ابھی دیکھو کہ بدن خوب تندرست وتوانا تھا کہ اس پر ویرانی آ گئی اور اس پر بلائیں مسلط ہو گئیں....

اور دیکھو ایک عالم سخت مشقتیں برداشت کر کے اس مرتبہ تک پہنچا تھا جس کا وہ خواہش مند تھا کہ اسی کے زمانے میں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور ترقی کر کے اس کے عیوب اور اس کی غلطیوں پر تنقید شروع کر دیتا ہے....

کتنے خطیب کہا کرتے تھے کہ میرے جیسا کوئی نہیں حالانکہ اگر وہ زندہ رہتے اور جو فصاحت و بلاغت ان کے بعد ظاہر ہوئی اس کو دیکھ لیتے تو اپنے کو گونگا شمار کرتے.... یہ دیکھو

ابن سماک....ابن عمار اور ابن سمعون کے مواعظ جو ہمارے بعض تلامذہ کے بھی شایان شان نہیں ہیں اور وہ انہیں خاطر میں نہیں لاتے....

پھر کیونکر ہم میں سے کوئی شخص اپنے اوپر عجب اور ناز کرے.... ممکن ہے کہ ہمارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں جو ہمیں کسی گنتی میں نہ لاویں....

پس کسی بھی مرتبہ پر قرار پانے سے اور کسی بھی مقام کی مخالفت کرنے سے اللہ کا لحاظ کرو اور بیدار مغز بیدار طبیعت شخص کو اپنی طاعت کو معمولی خیال کر کے اور اپنے اوپر زمانہ کی گردشوں اور تقدیر کے فیصلوں کے نافذ ہونے کے خوف سے ہمیشہ لرزتے رہنا چاہیے....

خوب سمجھ لو! ایسے مضامین کا مراقبہ جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے عجب کی گردن توڑ دیتا ہے اور تکبر کی اکڑ ختم کر دیتا ہے....(مجالس جوزیہ)

اللہ کو کون قرض دے گا

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بھی حتی الامکان ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے تھے سخاوت و خرچ پر جمے ہوئے تھے....ابوالاحداح کو معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جہاد کی مثل ہے تو جو کچھ پاس تھا اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرنے میں ایک لمحہ بھی توقف نہ کیا....

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں ابوالاحداحؓ کی سخاوت کا قصہ نقل کیا ہے کہ جب آیت من ذاالذی الخ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا پھر اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت سے حصے کر دے اور اللہ کمی کرتے ہیں اور فراخی کرتے ہیں....اور تم اسی کی طرف لے جائے جاؤ گے....'' یہ آیت سن کر ابوالاحداحؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ ہم سے قرض مانگتے ہیں حالانکہ وہ تو اس سے مستغنی ہیں....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں وہ تمہیں اس کے بدلے میں جنت میں داخل کرنا چاہتے ہیں....وہ عرض کرنے لگے کہ اگر میں اللہ کو قرض دوں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو جنت عطا فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور عطا کریں گے....(قرطبی)

حضرت امام محمد شیبانی رحمہ اللہ امام اعظم رحمہ اللہ کے درس میں

علامہ کوثریؒ نے لکھا ہے کہ جب امام محمدؒ سن تمیز کو پہنچے تو امام اعظم ابوحنیفہ کی مجلس میں گئے اور ایک مسئلہ دریافت کیا کہ ایک نابالغ لڑکا رات کو سوگیا اور عشاء پڑھ چکا تھا صبح کو جب اٹھا تو اس کو احتلام ہو چکا تھا تو کیا وہ عشا دوبارہ پڑھے گا؟

امام صاحب نے فرمایا کہ دوبارہ قضا پڑھے گا اس لئے کہ اس نے سونے سے پہلے عشا پڑھی تھی.... چونکہ اس وقت وہ نابالغ تھا اب رات کو جب وہ بالغ ہوگیا تو وہ یقیناً نماز قضا پڑھے گا.... امام محمد کو یہ جواب بڑا پسند آیا اور مجلس سے جانے پر امام صاحب نے فرمایا کہ یہ مسئلہ انہوں نے اپنے لئے پوچھا ہے ان کے ساتھ یہ واقعہ خود ہوا ہے آگے جا کر انہوں نے نماز قضا پڑھی اور واپس آئے اور کہا کہ حضرت میں آپ کے پاس علم پڑھنا چاہتا ہوں تو امام صاحب نے فرمایا کہ آپ نے قرآن مجید حفظ کیا ہے؟

فرمایا نہیں.... فرمایا پہلے حفظ کرلو پھر آؤ.... وہ چلے گئے ایک ہفتہ کے بعد اپنے والد صاحب کے ساتھ امام صاحب کی مجلس میں آگئے انکے والد صاحب نے کہا کہ حضرت جی! یہ میرا بیٹا ہے اور انہوں نے ایک ہفتہ میں حفظ مکمل کرلیا ہے.... براہ کرم انہیں علم پڑھائیں.... یہ تھے امام محمد بن حسن شیبانیؒ.... جو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے جانشین بن گئے.... (بلوغ الامانی از علامہ کوثریؒ)

عقل کی سلامتی کا وظیفہ

ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ○ وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ○ وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ○ وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ○ وَمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ○ فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ○ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ○ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ○ (سورۃ التکویر: ۲۰ تا ۲۹)

اگر کسی شخص پر شبہ ہو کہ اس کا دماغی توازن بگڑتا جارہا ہے یا اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے.... یا شبہ ہو کہ کسی نے اس پر کچھ کردیا ہے.... تو اس آیت کو ۴۱ دفعہ پانی پہ دم کرکے پلائیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

غیبت کے مفاسد

غیبت کرنے کو...... حدیث پاک میں زنا سے بھی اشد فرمایا...... ہے علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ المغترین میں لکھا ہے...... کہ جو شخص غیبت کرتا ہے...... اپنی نیکیوں کو منجنیق میں رکھ کر منتشر کر رہا ہے...... اور دوسروں کو دے رہا ہے...... اور فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ...... ہم اپنی مجلس میں کسی کو غیبت نہ کرنے دیں...... حضرت سلطان ابراہیم بن ادھمؒ مہمان تھے...... میزبان نے کسی کی غیبت کی فوراً اٹھ گئے...... فرمایا پہلے ہی گوشت کھلا دیا...... اور وہ بھی مردہ بھائی کا...... اگر شرم کی جگہ زخم ہے تو سوائے معالج کے کسی کو دیکھنا یا دکھانا جائز نہیں...... اسی طرح اپنے بھائی کے عیب کو ...... صرف اس کے معالج اور مصلح کے علاوہ کسی سے کہنا حرام ہے...... غیبت کرنا اور اس کا سننا دونوں ہی حرام ہے...... ایسا شخص قیامت کے دن مفلس اٹھے گا...... کیونکہ اپنی نیکیوں کو غیبت کر کے دوسروں کو دے رہا ہے...... جو شخص بدنگاہی نہ کرے اور غیبت نہ کرے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ تمام گناہوں سے بچ جائے گا.... (مجالس ابرار)

عفو و درگزر

حدیث میں ہے...... ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ...... لوگوں کے پاس مال ہے ...... وہ تیرے راستے میں خیرات کرتے ہیں...... میرے پاس مال نہیں ہے...... ہاں آبرو ہے...... میں اسے ہی خیرات کرتا ہوں...... آج تک کسی نے بھی میری آبرو خراب کی مجھے ذلیل کیا...... میں نے ان سب کو معاف کیا...... ان کے نبی پر وحی آئی کہ اس سے کہہ دو...... کہ تیرے سب گناہ معاف کر دیئے گئے...... اس پر فرمایا کہ شدت اختیار کرنا کوئی بہادری نہیں...... اور عزت نہیں ہے.... آخرت میں ذلت ہوگی.... (ارشادات مفتی اعظم)

بیت اللہ کی مرکزیت

بیت اللہ اور مکہ مکرمہ اول عالم بھی ہے...... مرکز عالم بھی ہے...... اور اصل عالم بھی ہے...... اول عالم ہونے کا مقتضی یہ ہے کہ دین کے کاموں کی یہیں سے اولیت ہو...... اس کا مرکز عالم ہونا اس بات کا مقتضی ہے...... کہ یہاں دین کی مرکزیت ہو...... اور اس کا اصل عالم ہونا...... اس کا مقتضی ہے کہ یہیں سے چہار طرف آواز پھیلے گی.... (خطبات حکیم الاسلام)

انسانی وجود اور وقت کی اہمیت

انسانی وجود چکی کے مانند ہے چکی میں گندم پیس لیں تو آپ نے فائدہ اُٹھالیا اور خالی چلتی رہے گی تو نقصان دہ.... ہم بھی اگر اس جسم سے عبادت کرلیں تو ہم نے اس سے فائدہ اٹھالیا ورنہ یہ جسم بے کار رہا... بعض بزرگوں نے کہا کہ انسانی جسم برف کی مانند ہے.... برف کو آپ پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کرلیں تو برف سے فائدہ اٹھالیا... اگر ایسا نہیں کریں گے تو برف نے تو پگھلنا ہی ہے....

ایک بزرگ فرماتے تھے کہ مجھے ایک برف والے نے سبق سکھا دیا انہوں نے کہا وہ کیسے؟ کہنے لگے میں بازار میں گیا.... میں نے ایک برف والے کو دیکھا کہ اس کی برف پگھلتی جارہی ہے اور قدرتاً خریدنے والا کوئی نہیں.... اب اس کو پریشانی لاحق ہے کہ اگر کوئی نہیں خریدے گا برف تو وہ پگھل جائے گی.... میرے پیسے تو ضائع ہو جائیں گے.... بالآخر وہ بازار میں کھڑے ہو کر آواز لگانے لگا.... لوگو! رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ پگھل رہا ہے تو یہ زندگی بھی سرمایہ ہے جو پگھلتی چلی جارہی ہے....

ہو رہی ہے عمر مثل برف کم رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

جو دن آج ہماری زندگی میں غروب ہوا یہ لوٹ کے دوبارہ طلوع نہیں ہوسکتا یہ دن گزر گیا... اب جو دن باقی ہیں وہ گزریں گے اور بالآخر زندگی گزر جائے گی.... انسان یہی سوچتا رہتا ہے.... جب پوچھتے ہیں نا ایک دوسرے سے سناؤ جی کیا حال ہے.... وقت اچھا گزر رہا ہے؟

ہم یہی کہتے ہیں کہ وقت اچھا گزر رہا ہے اور موت کے وقت پتہ چلے گا کہ وقت نے تو کیا گزرنا تھا میں خود ہی گزر گیا.... ہم جیسے کئی آئے اور گزر گئے....

اس لیے کسی عارف نے کہا کہ بیکار انسان سے تو مردہ زیادہ بہتر ہے اس لیے کہ مردہ کم جگہ گھیرتا ہے.... بیکار انسان زیادہ جگہ گھیرتا ہے.... آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو پانی کھڑا ہوتا ہے نا اس میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جس طرح کھڑے پانی کے اندر کیڑے جنم لیتے ہیں اسی طرح فارغ ذہن کے اندر مذموم خیالات جنم لیتے ہیں جو شخص اپنے دل و دماغ کو اللہ کی طرف متوجہ نہیں رکھے گا شیطانی... شہوانی.... نفسانی خیالات خود بخود اس کے ذہن میں آئیں گے....

حفظ اوقات

صاحب صید الخاطر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عامۃً لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے اوقات کو مختلف طریقوں سے برباد کردیتے ہیں....اگر رات لمبی ہوئی تو بے فائدہ باتیں کر کے یا ناول اور فضول تاریخ وغیرہ کے مطالعہ میں اور اگر دن لمبا ہوا تو سوکر پورا کرتے ہیں اور دن کے دونوں کناروں (صبح وشام) کے وقت دریا دجلہ کے کنارے یا بازاروں میں گزارتے ہیں....میں ایسے لوگوں کو ان لوگوں سے تشبیہ دیتا ہوں جو کشتی میں سوار باتوں میں اس طرح مشغول ہوں کہ کشتی چل رہی ہو اور ان کو کچھ احساس نہ ہو....

ایسے لوگ بہت کم ملے جنہوں نے وجود کا معنی سمجھا ہو اور درحقیقت یہی وہ لوگ ہیں جو توشہ کی تیاری اور کوچ کی فکر میں ہیں لیکن ان میں بھی آپس میں تفاوت ہے جس کا سبب آخرت میں چلنے والے سکے کے متعلق معلومات کی کمی اور زیادتی ہے....

کیونکہ جو لوگ بیدار مغز ہیں وہ وہاں چلنے والے سکوں کے متعلق پوری معلومات رکھتے ہیں اس لیے انہیں زیادہ مقدار میں حاصل کرتے ہیں اور جو غافل ہیں انہیں جو ملتا ہے سب لے لیتے ہیں اور بغیر رہبر کے سفر میں نکل پڑتے ہیں....پھر کتنے ایسے ہیں جن پر لوٹ پڑ گئی اور وہ مفلس رہ گئے....زندگی کے موسم میں اللہ کا لحاظ کرو اور موقع کے فوت ہونے سے پہلے تیاری کرلو....علم کو گواہ بناؤ....حکمت سے استدلال کرو....زمانہ سے مقابلہ کرو....لوگوں کے مناقشہ کرو اور توشہ کا سہارا حاصل کرو....قافلہ کا حُدی خواں آواز لگا رہا ہے....اب جس نے اس کی صداء نہیں سنی وہ ندامت اُٹھائے گا....(مجالس جوزیہ)

اولاد کی صحت یابی کا عمل

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (سورۂ یوسف ۵۶)

اگر کوئی بچہ یا شخص بیمار ہو یا کمزور ہو یا سوکھتا چلا جارہا ہو اور بظاہر کوئی بیماری نظر نہ آتی ہو تو اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۲۱ دن تک ۱۴۱ دفعہ اس کو پڑھے....(قرآنی مستجاب دُعائیں)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی امام مالک رحمہ اللہ سے پہلی ملاقات

امام ابوحنیفہؒ بھی اسی شہر کے رہنے والے تھے جس کے بارے میں مشہور تھا "الکوفی لا یوفی" کوفی کبھی وفا نہیں کرتا)....ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہؒ مدینہ طیبہ گئے....وہاں امام مالکؒ رہتے تھے....انہوں نے تعارف پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے کوفے سے آیا ہوں! حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: کوفے کے لوگ تو منافق ہوتے ہیں....کوفہ منافقوں کا گڑھ ہے....حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نہایت ادب سے کہنے لگے حالانکہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے عمر میں بڑے تھے لیکن اخلاق شریفہ کے ساتھ متصف تھے اور مدینے کے زائر تھے....حاضری دینے والے تھے....مدینے کے رہنے والے نہیں تھے....

اہل مدینہ کا ادب کرتے تھے....حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے:

حضرت! اجنبی آدمی ہوں....ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا ہوں....

امام مالکؒ نے فرمایا: کہیے! فرمایا کہ ذرا اس آیت کا مطلب پوچھنا ہے کہ....

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ط وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ط نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ط (التوبہ ۱۰۱)

"تمہارے گردوپیش میں بہت سے منافق رہتے ہیں اور مدینے میں بھی وہ لوگ موجود ہیں جو نفاق رکھے ہوئے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں...."

یہ سن کر امام مالک رحمہ اللہ کا تو رنگ فق ہوگیا....کہنے لگے آپ کا نام کیا ہے؟ آپ کی تعریف کیا ہے؟

حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا مجھے نعمان کہتے ہیں....ابوحنیفہ کہتے ہیں....حضرت امام مالک کھڑے ہوگئے معانقہ کیا اور اس گستاخی کی معافی چاہی....تو امام ابوحنیفہ بھی وہیں کے ہیں ....جیسا وہ مدینہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں....اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں: اہل مدینہ میں بعض لوگ ایسے ہیں جو نفاق میں پکے ہیں...." (واقعات اسلاف)

رضا اور اس کی علامت

اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ بندے کے حق میں کر دیا خواہ وہ فیصلہ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ ہو اس پر راضی رہنا.... مثال کے طور رزق میں تنگی.... بیماری.... پریشانی وغیرہ ان پر صبر کرے اور راضی رہے اور راضی ہو نیکی کی علامت یہ ہے کہ ماموراس کام کو بجالائے جس کا اللہ نے حکم دیا اور رکے جس سے اللہ نے رکنے کا حکم دیا.... (اعمال دل)

میں وہی بچہ ہوں

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ایک عالم نے دریافت کیا کہ آپ کو کبھی اپنے کسی اجتہاد پر افسوس اور پشیمانی بھی ہوئی ہے فرمایا کہ ہاں ایک مرتبہ لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ ایک حاملہ عورت مرگئی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے کیا کرنا چاہئے؟

میں نے ان سے کہا.... عورت کا شکم چاک کر کے بچہ کو نکال دیا جائے لیکن بعد میں مجھے اپنے اجتہاد پر افسوس ہوا کیونکہ بچے کے زندہ نکلنے کا تو مجھے علم نہیں.... تاہم ایک مردہ عورت کو تکلیف دینے کے فتوی پر مجھے افسوس رہا.... پوچھنے والے عالم نے کہا کہ یہ اجتہاد تو قابل افسوس نہیں بلکہ اس میں تو اللہ کا فضل شامل رہا.... کیونکہ آپ کے اس اجتہاد کی برکت سے زندہ نکل کر اس مرتبہ کو پہنچنے والا وہ بچہ میں ہی ہوں.... (حدائق الحنفیہ)

افضل سلام اور اس پر نیکیاں

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے.... اور جواب دینے والے کو بھی یونہی کہنا چاہیے.... کیونکہ ان کلمات کا اجر بہت زیادہ ہے اور وبرکاتہ سے زیادہ کوئی کلمہ نہ کہے....

سہل بن حنیف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں.... اور جو کوئی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اس کیلئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں.... (بستان العارفین)

عورتوں سے حسن سلوک

مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھی پسلی سے پیدا فرمایا ہے....اس کی سرشت میں یہ بات رکھ دی کہ وہ مرد سے مغلوب نہیں ہوتی.... غالب ہی رہنا چاہتی ہے....

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان کے سامنے کسی بات کا جواب دے دیا....یہ ماجرا دیکھ کر حضرت عمرؓ پریشان ہوگئے....انہیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ بیوی شوہر کے سامنے بولے....خیر بیوی کو کچھ نہ کہا....بیوی نے کہا کہ آپ کو اس قدر تعجب ہو رہا ہے ذرا اپنی صاحبزادی (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کی خبر لیجئے....وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھی جواب دے دیتی ہیں....صاحبزادی سے جا کر پوچھا....وہ بولیں ہم تو اس سے بڑھ کر بعض مرتبہ بولنا تک چھوڑ دیتے ہیں....لیکن یہ سب پیار اور ناز کی باتیں ہیں....امہات المومنین کو یقین تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ان باتوں پر ناراض نہ ہوں گے بلکہ ان کی ناز برداری کریں گے....

اس خلق عظیم کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کریم النفس شریف ہوتا ہے وہ بیوی پر غالب نہیں ہوتا....بلکہ بیوی کی ناز برداری کرتا ہے اس سے مغلوب رہتا ہے اور جو ذلیل کم حوصلہ ہوتا ہے وہ بیوی پر غالب رہنے کی کوشش کرتا ہے....بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی درجہ کی نیکی نہیں....آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم سے بہتر شخص وہ ہے جس کا معاملہ اپنی بیوی کے ساتھ درست ہو....بیوی کو دبا کر رکھنا اس پر غالب رہنا کوئی کمال نہیں....(رسائل الرشید)

وقت واقعات کا ایک دریا ہے

وقت گزرتے ہوئے واقعات کا ایک دریا ہے....اس کا بہاؤ تیز اور زبردست ہے.... جونہی کوئی چیز اس کی ضد میں آتی ہے اس کی لہریں اسے اپنے ساتھ بہالے جاتی ہیں....پھر اور کوئی شے اس کی جگہ لے لیتی ہے لیکن وہ بھی اس طرح بہہ جاتی ہے....خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے صدیاں ریت کے ذروں کی طرح گرتی ہیں....

نگہدار فرصت کہ عالم دمے است　　　دمے پیش عالم بہ از عالمے است

ماہیت تواضع

تواضع ..... صرف اس کا نام نہیں ہے ..... کہ زبان سے اپنے کو خاکسار..... نیازمند..... ذرہ بے مقدار کہہ دیا اور بس ..... بلکہ تواضع یہ ہے کہ ..... اگر کوئی تم کو ذرہ بے مقدار کہہ کر ..... برا بھلا کہے اور ذلیل کرے ..... تو تم کو انتقام کا جوش پیدا نہ ہو..... اور نفس کو یوں کہہ کر سمجھاؤ کہ ..... واقعی ایسا ہی ہے ..... پھر کیوں برا مانتا ہے ..... اور کسی کی برائی سے کچھ رنج و اثر نہ ہو ..... یہ تو تواضع کا اعلیٰ درجہ ہے ..... کہ تعریف اور برائی برابر ہو جائے ..... نہ کہ طبعاً ..... کیونکہ طبعاً تو مساوات ..... ہو ہی نہیں سکتی ..... کیونکہ یہ تو غیر اختیاری ہے ..... البتہ اختیاری امور ..... میں تواضع اختیار کرے ..... اور اسی کا انسان ..... مکلّف بھی ہے ..... اتفاق کی اصل تواضع ..... جن دو شخصوں میں تواضع ہو گی ..... ان میں نااتفاقی نہیں ہو سکتی ..... تواضع میں جذب اور کشش ..... کی خاصیت ہے ..... تواضع کی طرف خود بخود کشش ہوتی ہے ..... بشرطیکہ صحیح تواضع ہو.... (خطبات مسیح الامت)

عزت و کمال کا معیار

ہم لوگ اپنے خیال سے ..... اپنی قیمت زیادہ لگا لیتے ہیں ..... اپنی قیمت سنت کی کسوٹی پر لگایئے ..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکری چرا لیتے تھے ..... دودھ بکری کا تھن سے نکال لیتے تھے ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فاخرانہ لباس پہننے سے انکار فرمادیا ..... کہ اپنے نفس میں کچھ محسوس کیا ..... اور فرمایا کہ **نحن قوم اعزنا الله بالاسلام**....

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ..... دسترخوان پر کھانا گر گیا اٹھا کر کھا لیا ..... بعض غیر ممالک کے سفرا بھی تھے ..... بعض لوگوں نے کہا کہ یہ لوگ کیا خیال کریں گے ..... فرمایا ہم ان احمقوں کے سبب ..... اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ..... سنت کو نہیں چھوڑ سکتے .... (مجالس ابرار)

محبت الٰہیہ

محبت الٰہی ..... تو اہل اللہ کی صحبتوں میں سینوں کے اندر منتقل ہونے والی چیز ہے ..... اگر تنہائی میں حاصل کی جائے گی ..... تو جنون ہو جائے گا ..... محبت نہ ہوگی .... (ارشادات عارفی)

اہل علم واہل زہد

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مریض کے حق میں سب سے زیادہ مضر چیز بد پرہیزی ہے اور ہم میں سے ہر ایک خواہش نفس کا مریض ہے....

پرہیزی اصل دوا ہے کیونکہ بد پرہیزی مرض کو بڑھاتی رہتی ہے....

اور ارباب آخرت کی بد پرہیزی دو طرح کی ہے....ایک تو علماء کی بد پرہیزی ہے یعنی امراء وسلاطین سے ملنا جلنا کیونکہ امراء ان کے یقین کی قوت کو کمزور کرتے ہیں اور جب اختلاط یعنی میل جول زیادہ ہوگا تو یہ اپنے مریدین کے حق میں اپنا اعتماد کھو بیٹھیں گے....خود میرا یہ معاملہ ہے کہ جب کسی طبیب کو دیکھتا ہوں کہ وہ بد پرہیزی کرتا ہے اور مجھے احتیاط کا مشورہ دیتا ہے تو یا تو اس کے اس مشورہ میں شک رہتا ہے یا مانتا ہی نہیں ہوں....

دوسری قسم زاہدوں کی بد پرہیزی ہے جو کبھی تو دنیاداروں سے اختلاط کی شکل میں ہوتی ہے اور کبھی خشوع کا مظاہرہ کر کے اپنی ناموس کی حفاظت کی صورت میں ہوتی ہے تاکہ عوام کا اعتقاد حاصل کر سکیں....لہٰذا اللہ سے ڈرو! جزا کو پرکھنے والا دیکھ رہا ہے....اخلاص باطن میں ہوتا ہے.... صدق دل میں ہوتا ہے اور سلامتی کا راستہ اپنے احوال کو چھپا کر رکھنا ہے....(مجالس جوزیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال شفقت

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی....پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نہانے لگے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پردہ کیا....(غسل کے بعد) برتن میں کچھ پانی بچ گیا....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اسی سے غسل کر لو اور چاہو تو اس میں اور پانی ملا لو میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کا بچا ہوا یہ پانی مجھے اور پانی سے زیادہ محبوب ہے....

چنانچہ میں نے اسی سے غسل کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پردہ کرنے لگے تو میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پردہ نہ کریں....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جس طرح تم نے میرے لئے پردہ کیا اسی طرح میں بھی تمہارے لئے ضرور پردہ کروں گا....(حیاۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۸۷)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کمال تقویٰ

تا تاری نومسلم سردار قازان نے شہر دمشق پر دھاوا بول دیا تھا...... پورے شہر میں ہراسانی کی ایک لہر دوڑ گئی...... حاکم شہر ملک ناصر نے راہ فرار اختیار کی...... اوراس کے پیچھے علماء...... فقہاء...... اور تجار وغیرہ سب کے سب دمشق چھوڑ کر مصر کی طرف بھاگنے لگے......

افراتفری کے اس عالم میں حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وفد ترتیب دے کر قازان سے ملاقات کی...... اللہ کے اس شیر نے بڑی بے باکی کے ساتھ کہا ''قازان! تم مسلمان ہو کر ہمارے ساتھ ایسا نازیبا سلوک کر رہے ہو؟

حالانکہ تمہارے کافر باپ دادا نے کبھی ایسا ناروا برتاؤ ہم سے نہیں کیا...... انہوں نے وعدہ کیا...... اوراس کو نبھایا...... تم نے وعدہ کر کے توڑ دیا......'' امام کی گفتگو اتنی تیز...... اور جوشیلی تھی کہ...... وہ بار بار قازان کے قریب ہو جاتے...... اوران کے گھٹنے اس کے گھٹنوں سے ٹکرا جاتے...... اس شدت گفتار کو دیکھ کر اراکین وفد کو اندیشہ ہو گیا تھا کہ...... قازان...... ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کا حکم دے دے گا...... پھر کچھ دیر بعد قازان کے حکم سے دستر خوان چن دیا گیا...... وفد کے تمام لوگ کھانے میں شریک ہو گئے...... لیکن امام موصوف نے انکار کر دیا...... قازان نے وجہ دریافت کی تو آپ نے صاف صاف کہہ دیا......

''دستر خوان کی تمام چیزیں لوٹ مار...... اور غارت گری کے مال سے بنی ہیں...... میں یہ حرام کھانا نہیں کھا سکتا......''...... (واقعات کی دنیا)

بڑوں کا حق ہے

ہرانسان کو لازم ہے کہ اپنے سے بڑے کا حق پہچانے اوراس کی توقیر وتعظیم کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی جب تعظیم وتوقیر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت کسی نوجوان کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے ....

لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ میں طلحہ بن مطرف کے ساتھ چلتا تو وہ میرے آگے چلتے ....اور یہ بھی فرماتے کہ مجھے اگر یہ معلوم ہو کہ تو مجھ سے ایک رات کے بقدر عمر میں بڑا ہے تو میں کبھی تیرے آگے نہ چلوں.... (بستان العارفین)

ہر حال میں خدا پر یقین ہو

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جواں مرد وہ نہیں ہے جس نے امن و سلامتی کے زمانے میں اللہ عزوجل کے ساتھ حسن معاملہ کے ساتھ زندگی گزاری....

ہاں اگر اس پر مصیبتوں کے ایام میں زمانہ کی گردشیں سہل ہو جائیں تو یہ ہے کسوٹی....

بادشاہ مطلق ایک چیز بناتا ہے اور اسے توڑ دیتا ہے کچھ دیتا ہے اور اسے چھین لیتا ہے ایسے وقت میں اس کے ساتھ حسن معاملہ اور اس کے فیصلہ پر رضامندی سے انسان کا مرتبہ ظاہر ہوگا کیونکہ جس پر مسلسل نعمتیں ہی برستی رہتی ہوں وہ نعمتوں کے تسلسل کی وجہ سے راضی اور خوش عیش ہے اور اگر بلاؤ آزمائش کا اسے ایک جھونکا بھی پہنچ جائے تو وہ اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا....

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "لوگ نعمتوں کی حالت میں ایک دوسرے کے بالکل برابر رہتے ہیں لیکن جب کوئی مصیبت اترتی ہے تب ایک دوسرے میں فرق ظاہر ہوتا ہے...."

لہٰذا سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنے لیے ذخیرہ تیار رکھے اور توشہ حاصل کرلے اور بلاؤ مصیبت کی جنگ میں مقابلے کے لیے ہتھیار تیار رکھے کیونکہ بلاؤ آزمائش کا سامنا ہونا ضروری ہے اگر زندگی میں نہیں تو موت کے جھٹکے کے وقت تو ضرور ہی سامنا ہوگا اور ایسے وقت میں جبکہ بلاؤ آزمائش اللہ کی پناہ.... اتر آوے اور وہ اس معرفت کو نہ پاوے جو رضا یا صبر کا سبب بنتی ہے تو کفر کا خطرہ ہو جاتا ہے....

خود میں نے ایک ایسے شخص سے جس کو میں صالح اور نیک سمجھتا تھا سنا کہ وہ اپنے مرض الوفات کی راتوں میں کہہ رہا تھا کہ "میرا رب مجھ پر ظلم کر رہا ہے" بس اسی وقت سے میں ہمیشہ لرزتا کانپتا اور زادِ سفر کے حصول کے لیے اہتمام کرتا رہتا ہوں....

ایسی حالت کیوں نہ ہو؟ جب کہ مروی ہے کہ شیطان اس وقت اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ اسی وقت پکڑ لو اگر چھوٹ گیا پھر کبھی اس پر قابو نہ پاسکوگے....

اور کون سا قلب ہے جو سانس رکنے.... گھٹن پیش آنے.... جان کے نکلنے اور محبوب و پسندیدہ چیزوں کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی طرف جانے کے وقت جنہیں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں.... ثابت قدم رہ سکتا ہے؟ جبکہ بظاہر قبر اور آزمائشوں کے سوا کچھ نہیں ہے....

اس لیے ہم اللہ عزوجل سے ایسے یقین کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں اس دن کے شر سے بچائے تاکہ قضاوقدر کے فیصلوں پر ہم صبر کرسکیں یا (ترقی کرکے) رضا کا مرتبہ حاصل کرسکیں اور ہم سارے معاملات کے مالک کی جانب متوجہ ہوکر عرض کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی اپنے بڑے بڑے وہ انعامات عطا فرمائے جو اپنے دوستوں کو عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ اس کی ملاقات ہم کو اپنی زندگی سے زیادہ محبوب ہوجائے اور تمام معاملات میں اس کی تقدیر پر حوالہ ڈال دینا ہمارے لیے اپنے اختیار سے زیادہ پسندیدہ بن جائے....

اپنی تدبیروں کے کمال کے اعتقاد سے اللہ کی پناہ کہ جب کوئی معاملہ اُلٹ جائے تو تقدیر کے فیصلوں پر ناراض ہونے لگیں کیونکہ یہ تو خالص جہالت اور صریح محرومی ہے....

اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے محفوظ رکھیں.... (مجالس جوزیہ)

تنہائی میں اپنی ذات سے پردہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ حمام (غسل خانہ) میں بے لنگی باندھے نہ جائے....(ترمذی)

معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس موقع پر بدن چھپائی اور کس موقع پر ویسے ہی چھوڑ دیں؟

آپ نے فرمایا سب سے اپنے ستر کو محفوظ رکھو سوائے بیوی یا باندی کے انہوں نے سوال کیا کبھی آدمی تنہائی میں ہوتا ہے آپ نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا مناسب ہے....(ترمذی)

فائدہ:....حدیث مذکور سے یہ معلوم ہوا کہ تنہائی میں بھی بلاضرورت برہنہ (یعنی بالکل ننگا ہونا) جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرشتوں سے شرم کرنا چاہیے....(فروع الایمان ص ۶۸)

بھٹکے آدمی کی اصلاح کا نسخہ

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ (سورۃ الصافات: ۱۱۸)

اگر کوئی سیدھی راہ سے بھٹک جائے....اچھائی....برائی کی تمیز نہ رہے اس کو ۳۱۲ دفعہ پانی پر دم کرکے اس وقت تک پلائیں جب تک اس کی حال سدھر نہ جائے....(قرآنی مستجاب دعائیں)

معاشرت کا ایک ادب

کسی پر بوجھ ڈال کر...... اسکے یہاں کھانا پینا نہ چاہیے...... اس بات کو عمر بھر یاد رکھنا....(ارشادات مفتی اعظم)

صبر اور قانون فطرت

یہ قانون قدرت ہے...... کہ مصائب کے بعد عموماً نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے...... ابتداء میں جو آزمائش ہوتی ہے اس کو آدمی سہہ لے...... پھر فتوحات کے دروازے کھل جاتے ہیں...... اور اگر اسی میں بھاگ نکلا تو پھر مصیبت ہی مصیبت ہے...... باقی حکم یہی ہے کہ مصیبت مت مانگو...... عافیت مانگو...... اور اسی کی دعا کرو...... لیکن اگر مصیبت آ جائے تو صبر کرو....(خطبات حکیم الاسلام)

اعمال کے مطابق ترتیب

تخلیق کی حیثیت سے تو عزت وذلت...... اور ہدایت وضلالت...... سب کچھ اللہ کے دست قدرت میں ہے...... لیکن ان کی تخلیق ہمارے کسب پر مرتب ہوتی ہے...... ہم جیسے اعمال کرتے ہیں...... حق تعالیٰ ویسی ہی تخلیق مرتب فرمادیتے ہیں...... لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف ذلت...... اور ضلالت کی نسبت مت کرنا...... یہ تم اپنی سوءتدبیر سے خود مول لیتے ہو...... بلکہ یوں دعاء مانگو...... کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت بخشیں...... اور سب کی مغفرت فرماویں......(خطبات مسیح الامت)

سنت کا نور اور اس کی ترویج

اپنے بچوں کو کھانے کی سنتیں...... وضو کی سنتیں...... نماز کی سنتیں سکھایئے...... اور اہل مدارس مدرسہ کے بچوں کو سکھائیں...... اور انہیں حکم دیں...... کہ وہ اپنے گھروں میں جا کر اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کو سکھائیں...... اس طرح تمام ملک میں سنتوں کا نور پھیل جائے گا...... اور ان بچوں سے معلوم بھی کیا جائے کہ...... اپنے گھروں میں کہا یا نہیں...... اسی طرح مساجد میں داخل ہونے کی اور مساجد سے نکلنے کی...... سنتوں کی مشق کرایئے...... سنتوں سے بہت نور پیدا ہوتا ہے......(اور یہ سنتیں تعلیم الدین اور بہشتی زیور سے یاد کر لے)(مجالس ابرار)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جانثاروں کی شہادت

واقعہ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جانبازوں کی شہادت کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ صرف چند جان نثار باقی رہ گئے تھے ان کے مقابلہ میں کوفیوں کا ٹڈی دل تھا....

اس لئے ان کے قتل ہونے سے ان میں کوئی کمی نظر نہ آتی تھی لیکن حسینی فوج میں سے ایک آدمی بھی شہید ہو جاتا تو اس میں کمی محسوس ہوتی تھی....

یہ صورتحال دیکھ کر عمرو ابن عبداللہ صاعدی نے امام سے عرض کیا کہ ''میری جان آپ پر فدا ہو اب شامی بہت قریب ہوتے جاتے ہیں اور کوئی دم میں پہنچنا چاہتے ہیں.... اس لئے چاہتا ہوں کہ پہلے میں جان دے لوں.... اس کے بعد آپ کو کوئی گزند پہنچے.... ابھی میں نے نماز نہیں پڑھی ہے.... نماز پڑھ کر خدا سے ملنا چاہتا ہوں''....

ان کی اس درخواست پر حضرت حسینؓ نے فرمایا ان لوگوں سے کہو کہ ''تھوڑی دیر کے لئے جنگ ملتوی کر دیں تا کہ ہم لوگ نماز ادا کر لیں''.... آپ کی زبان سے یہ فرمائش سن کر حصین بن نمیر شامی بولا.... تمہاری نماز قبول نہ ہوگی.... حبیب بن مظہر نے جواب دیا کہ ''گدھے! آل رسول کی نماز قبول نہ ہوگی اور تیری قبول ہوگی''؟ یہ جواب سن کر حصین کو طیش آ گیا اور حبیب پر حملہ کر دیا.... حبیب نے اس گھوڑے کے منہ ایسا ہاتھ مارا کہ وہ دونوں پاؤں کھڑا ہو گیا اور حصین اس کی پیٹھ سے نیچے آ گرا....

لیکن اس کے ساتھیوں نے بڑھ کر بچا لیا.... اس کے بعد حبیب اور کوفیوں میں مقابلہ ہونے لگا.... کچھ دیر تک حبیب نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے.... لیکن تن تنہا کب تک انبوہ کثیر کے مقابل ٹھہر سکتے تھے.... بالآخر شہید ہو گئے....

ان کی شہادت کے بعد حضرت حسینؓ کا ایک اور بازو ٹوٹ گیا.... اور آپ بہت شکستہ خاطر ہوئے.... مگر کلمہ صبر کے علاوہ زبان مبارک سے کچھ نہ نکلا.... حر نے آقا کو غمگین دیکھا تو رجز پڑھتے ہوئے بڑھے اور مشہور جان نثار زہیر بن قیس کے ساتھ مل کر بڑی بہادری اور شجاعت سے لڑے.... لیکن کب تک لڑتے.... آخر میں کوفی پیادوں نے ہر طرف سے حر پر ہجوم کر دیا.... اور یہ پروانہ بھی شمع امامت پر سے فدا ہو گیا.... (سیر صحابہ)

رعایا کا مامون سے مطالبہ

ایک شہر کے لوگوں نے مامون کے سامنے شہر کے والی کی شکایت کی.... مامون نے انہیں جھٹلایا اور کہا کہ مجھے اس کے متعلق یہ بات تحقیق سے معلوم ہوئی ہے کہ وہ بہت عادل ہے اور اپنی رعیت پر احسان کرتا ہے.... شکایت کرنے والے لوگوں کو شرم آئی کہ مامون کی بات رد کریں چنانچہ ان میں سے ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین اس عادل والی نے پانچ سال تک خوب عدل وانصاف کرلیا ہے اب آپ اسے کسی اور شہر بھیجیں تا کہ دوسرے لوگ بھی اس کے عدل وانصاف سے مستفید ہوسکیں اور آپ کو زیادہ سے زیادہ دعائیں ملیں.... مامون ہنس پڑے اور شرمندہ ہوئے اور والی کو اس شہر سے ہٹانے کا حکم دے دیا....

سلام کے جواب کے فرض ہونیکی دلیل

قرآن پاک میں ہے وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ط (اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کر دیا کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو).... آیت میں سلام کا جواب دینے کا حکم ہے.... اور اللہ تعالیٰ کا حکم فرض کا درجہ رکھتا ہے اور بعض علماء نے ابتداء سلام کہنے کو افضل فرمایا ہے اس لئے کہ یہ سابق اور پہل کرنے والا ہے لہٰذا اسے سبقت کی فضیلت حاصل ہوگی.... (بستان العارفین)

گناہوں کا وبال

مردوں پر بے دینی کا یہ وبال ہے کہ خود حاکم ہوتے ہوئے عورت کے محکوم بنے ہوئے ہیں.... دراصل یہ اللہ کے تابع نہیں ہوتے.... اس لئے ان کی عورتیں ان کے تابع نہیں ہوتیں.... مردوں نے اللہ کی نافرمانی کر کے اللہ کو ناراض کر رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ دکھاتے ہیں کہ یہ عورتیں تمہارے تابع پیدا کی تھیں یہ تمہارے اوپر غالب ہو رہی ہیں.... انہیں اللہ نے مسلط کر دیا ہے کہ یہ ہمارا نافرمان ہے.... ذرا اس کا دماغ درست کرو..

نظام الاوقات

لمحے کو زندگی کے لیے کم نہ جانئے　　لمحہ گزر گیا تو سمجھئے صدی گئی
ایک پل کو رُکنے سے دور ہوگئی منزل　　صرف ہم نہیں چلتے راستے بھی چلتے ہیں

طلبہ کو چاہیے کہ رات دن کے اوقات کا نظام بنائیں لیکن بہت افسوس ہوتا ہے کہ طلبہ کا اکثر وقت ضائع ہوتا ہے.... اگر غور سے دیکھا جائے تو عام طور پر مدارس میں تعلیمی وقت چھ سات گھنٹے ہوتے ہیں اور بعد المغرب اور بعد العشاء ایک ایک گھنٹہ تکرار وغیرہ کے لیے اس طرح یہ آٹھ نو گھنٹے ہوئے اور سونے میں چھ گھنٹے اور نمازوں کے لیے دو گھنٹے ایک گھنٹہ شام کو تفریح کے لیے اس اعتبار سے اٹھارہ گھنٹے ہوئے تو باقی چھ سات گھنٹے فضول بات اور لغو باتوں میں گزر جاتے ہیں.... لہٰذا ان اوقات کو تحصیل علم میں ہی لگانا چاہیے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

سورۃ المزمل کی برکات

رزق کی ترقی اور برکت کیلئے یا کوئی کام بس سے باہر ہو اور کوئی وسیلہ نظر نہ آتا ہو یا اگر کسی کام میں آسانی اور جلدی مطلوب ہو تو سورۃ المزمل ایک بیٹھک میں ۴۱ مرتبہ تین دن تک پڑھیں.... اس عمل سے دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود نہیں ہونا چاہئے.... (الدر النظیم)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی مستقل مزاجی

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ احکام القرآن لکھ رہے تھے اسی اثناء میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے استاذ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اسی دوران وہ وقت آیا جو تصنیف کا تھا تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس وقت تصنیف کا معمول ہے اگر اجازت ہو تو کچھ کام کروں تاکہ ناغہ نہ ہو.... پھر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور چند لکیریں لکھیں.... دل نہیں لگا تو پھر واپس آ گئے لیکن بہر حال ناغہ نہ ہونے دیا.... (وقت ایک عظیم نعمت)

دنیا کی فلاح

مسلمان جب تک دین کی حفاظت نہ کرے ......اس کو دنیا کی فلاح ...... کبھی بھی نہ ہوگی.... (ارشادات مفتی اعظم)

موت کا استحضار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: موت کے قریب پہنچ کر افاقہ پا جانا بڑا تعجب خیز اور دلچسپ امر ہے کیونکہ اس وقت وہ اتنا بیدار ہوتا ہے جسے بیان نہیں کیا جا سکتا اور اسے اتنا قلق ہوتا ہے جس کی تحدید دشوار ہے اس لیے کہ وہ اپنے گزشتہ دنوں پر بے حد مغموم ہوتا ہے اور موت کے یقین کے بقدر اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ کاش! اسے چھوڑ دیا جاتا تا کہ وہ مافات کی تلافی کر سکے اور صدق دل سے تائب ہو سکے بلکہ شدت غم کی بناء پر ایسا لگتا ہے کہ مرنے سے پہلے ہی مر جائے گا....

حالانکہ اگر ان احوال میں سے جو قریب الموت کہ پیش آتے ہیں ایک ذرہ بھی عافیت اور صحت کے زمانے میں پالیا جائے تو مقصود یعنی تقویٰ پر عمل حاصل ہو جائے گا....

پس سمجھدار وہی ہے جس نے اس وقت کا تصور کیا پھر اس کے مطابق عمل کیا اور جسے اس وقت کا سچا تصور نہ ہو سکے وہ اپنی بیداری کے بقدر ہی تصور کرے کیونکہ اتنا مراقبہ بھی اسے خواہشات سے روکنے کے لیے اور عمل کی کوشش پر ابھارنے کے لیے کافی ہے اور اگر کوئی ایسا ہو جس کی نگاہوں میں ہر وقت وہ گھڑی پھرتی رہتی ہو تو وہ اس حالت کا قیدی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب صبح کرتے تو اپنی بیوی سے فرماتے کہ اگر آج میں مر جاؤں تو فلاں مجھے غسل دے اور فلاں اُٹھا کر لے جائے....

اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاؤ.... اس نے کہا! اگر ظہر کی پڑھاؤں گا تو عصر کی نماز نہیں پڑھاؤں گا.... آپ نے فرمایا ''اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں امید ہے کہ تم عصر تک زندہ بھی رہو گے طولِ اَمل سے اللہ کی پناہ....''

اور ایک آدمی نے آپ کے سامنے کسی دوسرے کا ذکر غیبت کے طور پر کیا تو اس سے فرمایا ''اس وقت کو یاد کرو جب لوگ تمہاری آنکھوں پر روئی کا ٹکڑا رکھیں گے....'' (جب تم مر جاؤ گے) (مجالس جوزیہ)

جسمانی روحانی امراض کیلئے نسخہ شفا

يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (سورۃ الانبیاء:۶۹)

بخار کی تیزی ختم کرنے کیلئے پڑھ کر مریض پر دم کریں اور غصہ اور ضد کو ختم کرنے کیلئے بھی اس دعا کا استعمال مفید ہے.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

تکبر کے درجات

کبر کے تین درجے ہیں:

(۱)......دل میں ہو یہ......استکبار ہے....

(۲)......دل میں ہو......اور افعال سے بھی ظاہر ہو......یہ مختال ہے....

(۳)......دل میں ہو......افعال سے ظاہر کرتا ہو......اور زبان سے بھی کہتا ہو......یہ فخور ہے....(ارشادات مفتی اعظم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تواضع

تواضع کا خاصہ ہے رفعت اور عظمت......تو جو جتنا رفیع المرتبہ ہوگا اتنی ہی اس کے اندر تواضع ہوگی......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہیں......اور اکمل الخلائق ہیں......اس لئے جتنی بھی آپ کی عظمت اور آپ کا احترام ہو وہ کم ہے......لیکن تواضع کا غلبہ یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر آپ کسی اونچی جگہ کو خود منتخب نہیں کرتے تھے......صحابہ ادھر ادھر بیٹھے ہیں بیچ میں آپ بھی بیٹھے ہیں یہ اللہ کی دی ہوئی بزرگی تھی......کہ جس مجلس میں آپ ہوتے تھے سب سے بلند آپ ہی نظر آتے تھے......آپ چلتے تھے تو یہ نہیں کہ مجمع آپ کے پیچھے پیچھے ہے......بلکہ کچھ آگے ہیں کچھ پیچھے کچھ دائیں کچھ بائیں اس طرح چل رہے ہیں....(خطبات حکیم الاسلام)

صحبت میں نیت کے مطابق اثرات

بزرگوں کی طرف لوگوں کے آنے کی......اور ان کی صحبت میں رہنے....بیٹھنے......اُٹھنے کی اور بیعت ہونے کی......اور تعلق قائم کرنے کی نیتیں مختلف ہوتی ہیں......اسی نیت کے اعتبار سے نفع ہوگا......اگر اس کی نیت حق تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط اور قوی ترین کرنے کی ہے......تو ویسا ہی فائدہ ہوگا......اور اگر کسی دنیوی منفعت حاصل کرنے کی ہے......تو اسی نسبت سے دنیا بھی حاصل ہو جائے گی......کہ لوگوں کی نظروں میں اعتبار و اعتماد قائم کر لیا ہے کہ......یہ صاحب فلاں بزرگ کے پاس بیٹھتے ہیں......فلاں بزرگ کے ساتھ نسبت نسبی و ارادتی رکھتے ہیں......یہ ان کی اولاد میں سے ہیں......ان کے دوستوں میں سے ہیں......ان کے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں......جب دنیا کے حاصل کرنے کی نیت کی ہے تو ان کو دنیا کا نفع پہنچتا رہے گا....(خطبات مسیح الامت)

شہدائے بنو ہاشم کی تعداد اور ان کی تجہیز و تکفین

واقعہ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہتر (۷۲) آدمی شہید ہوئے....
ان میں بیس (۲۰) آدمی خاندان بنی ہاشم کے چشم و چراغ تھے....

۱- حسین بن علی رضی اللہ عنہ
۲- عباس بن علی رضی اللہ عنہ
۳- جعفر بن علی رضی اللہ عنہ
۴- عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ
۵- عثمان بن علی رضی اللہ عنہ
۶- محمد بن علی رضی اللہ عنہ
۷- ابوبکر ابن علی رضی اللہ عنہ
۸- علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ (علی اکبر)
۹- عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ
۱۰- ابوبکر بن حسن رضی اللہ عنہ
۱۱- عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ
۱۲- قاسم بن حسن رضی اللہ عنہ
۱۳- عون بن عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ
۱۴- محمد عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
۱۵- جعفر بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۱۶- عبدالرحمٰن بن عقیل رضی اللہ عنہ
۱۷- عبداللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ
۱۸- مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ
۱۹- عبداللہ بن مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ
۲۰- محمد بن ابوسعید بن عقیل رضی اللہ عنہ

امام کی شہادت کے بعد اہل بیت نبوی میں حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ.... حسن بن حسن رضی اللہ عنہ.... عمرو بن حسن رضی اللہ عنہ اور کچھ شیر خوار بچے باقی رہ گئے تھے.... زین العابدین رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے چھوڑ دیئے گئے اور بچے شیر خواری کی وجہ سے بچ گئے....

شہادت کے دوسرے یا تیسرے دن غاضریہ کے باشندوں نے شہداء کی لاشیں دفن کیں....
حضرت حسینؓ کا لاشہ بے سر کے دفن کیا گیا.... سر مبارک ابن زیاد کے ملاحظہ کے لئے کوفہ بھیج دیا گیا....

ابن زیاد کے سامنے جب سر مبارک پیش ہوا تو چھڑی سے لب اور دندان مبارک کو چھیڑنے لگا.... حضرت زید بن ارقمؓ بھی موجود تھے.... ان سے یہ نظارہ نہ دیکھا گیا.... فرمایا.... ”چھڑی ہٹالو.... خدائے واحد کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک کو ان لبوں کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے“.... یہ کہہ کر رو دیئے.... ابن زیاد بولا.... خدا تیری آنکھوں کو ہمیشہ رلائے.... اگر تو بڈھا پھوس نہ ہوتا اور تیرے حواس جاتے نہ رہے ہوتے.... تو تیری گردن اڑا دیتا....

ابن زیاد کے یہ گستاخانہ کلمات سن کر آپ نے فرمایا کہ ''قوم عرب آج تم نے غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈال لیا...تم نے ابن مرجانہ کے کہنے سے حسینؓ بن فاطمہؓ کو قتل کر دیا...ابن مرجانہ نے تمہارے بھلے آدمیوں کو قتل کیا اور بڑوں کو غلام بنایا اور تم نے یہ ذلت گوارا کر لی...اس لئے ذلیلوں سے دور رہنا بہتر ہے''...یہ کہہ کر اس کے پاس سے چلے گئے...(سیر صحابہؓ)

ابوالحسن نوری رحمہ اللہ کا کمال اخلاص

ابوالحسین نوری (خلیفہ معتضد باللہ کے زمانہ کے بہت بڑے عالم) ایک دفعہ دریا میں سفر کر رہے تھے کشتی میں بہت مٹکے دیکھے...ملاح سے پوچھا ان میں کیا ہے؟

کہا شراب ہے اور خلیفہ معتضد باللہ نے منگوائی ہے...

ابوالحسین نے لکڑی لے کر ایک ایک مٹکے کو توڑنا شروع کیا...تمام حاضرین تھرا گئے کہ دیکھئے کیا غضب ہوتا ہے...معتضد کو خبر ہوئی تو اس نے ابوالحسین کو پکڑ بلوایا یہ گئے تو معتضد ہاتھ میں گرز لئے بیٹھا تھا ان کو دیکھ کر پوچھا تو کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا محتسب: معتضد نے کہا تجھ کو محتسب کس نے مقرر کیا؟

انہوں نے فرمایا جس نے تجھ کو خلیفہ مقرر کیا...

یہ تیسری صدی کے علماء کا حال تھا لیکن پانچویں صدی ہجری میں یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ امام غزالیؒ کو احیاء العلوم میں علمائے سلف کے اسی قسم کے دلیرانہ واقعات بیان کرنے کے بعد لکھنا پڑا...''لیکن آج کل طمع نے علماء کی زبانیں بند کر دی ہیں اس لئے وہ چپ ہیں اور اگر کچھ کہتے ہیں تو ان کی حالت ان کے قول کے مطابق نہیں ہوتی اس وجہ سے کچھ اثر نہیں ہوتا...'' (الغزالی مصنفہ مولانا شبلی نعمانیؒ) پانچویں صدی ہیں امام غزالیؒ کو علمائے عصر سے یہ شکایت تھی آج چودھویں صدی میں تو معاملہ حد سے تجاوز کر چکا...(ناقابل فراموش واقعات)

بھوک اور پیاس

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ○ (سورۃ الشعراء ۷۹۔۸۰)

جسکی بھوک اور پیاس بند ہو جائے بیماری کی وجہ سے...اس دعا کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں...(قرآنی مستجاب دُعائیں)

سلام کا جواب نہ دینا

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ اگر کوئی سلام کا جواب نہ دے تو فرشتے اس کو جواب دیتے ہیں اوران لوگوں پرلعنت کرتے ہیں جنہوں نے جواب نہیں دیا....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو عرض کیا گیا یارسول اللہ ضرور بتایئے ارشاد فرمایا آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ....(بستان العارفین)

اللہ تعالیٰ کا قرب ورضا

ا....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھانا کھائے تو اللہ کی تعریف کرے اور جب پانی پیئے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے....

۲....دوسری حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس وقت تک راضی رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور تفرقہ بازی نہ کریں اور قیل وقال کو مکروہ فرمایا اور کثرت سوال اور مال کے ضیاع کو بھی مکروہ سمجھا....

۳....ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے رب کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے.... ۴....ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور اس میں رب کی رضا ہے....(اعمال دل)

بیوی کو شوہر نہ بنائیں

میاں بیوی کا آپس میں تعلق ایسا ہو کہ شوہر شوہر رہے بیوی بیوی رہے....شادی سے پہلے مرد یہ طے کرلے کہ میں مرد رہوں گا بیوی نہیں بنوں گا....اگر اسی وقت یہ فیصلہ کرلیا تو پوری زندگی راحت اور سکون سے گزرے گی....اگر شروع ہی سے میاں بیوی یہ طے کرلیتے ہیں کہ ہم دونوں اللہ کے بندے ہیں....اس لئے اللہ کے حکم کے مقابلے میں ہم اپنی تمام خواہشات کو قربان کردیں گے تو پھر معاملہ بہت آسان ہوجائے گا....الغرض عورتوں سے خدمت وغیرہ اور حسن معاشرت میں ان کو زیادہ سے زیادہ رعایت کی جائے (بے جا سختی....بدکلامی سے بچا جائے بلکہ محبت سے پیش آئیں) اور حدود اللہ پر قائم رکھنے میں عورتوں کی ذرا بھی رعایت نہ کی جائے....

حضرت اجمیری رحمہ اللہ کے نفع عام کی وجہ

حضرت خواجہ صاحب اجمیریؒ ...... سے نوے لاکھ کافر مسلمانوں ہوئے ...... اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ...... بعض لوگ اسلام نہ لائے ...... اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی ۵ طرح کے ہوتے ہیں ....

ا ...... غافل ...... سائل ...... مائل ...... جاہل ...... مجادل ....

اول ۴ قسم کے لوگوں کو نفع ہوتا ہے ...... پانچویں قسم کے آدمی کو ہدایت نہیں ہوتی خواجہ صاحب سے جو اسلام لائے ...... وہ انہیں چار قسم کے لوگ تھے ...... اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض لوگ جو اسلام نہیں لائے ...... وہ پانچویں قسم کے تھے ...... مجادل کو نفع نہیں ہوتا ...... شیطان مجادل تھا ...... مردود ہوا مجادل کی طبیعت ضدی ہوتی ہے ...... اس کی مثل مشہور ہے پنچوں کا فیصلہ سر پر مگر پرنالہ رہے گا یہیں پر اس تقریر سے اشکال جاتا رہا .... (مجالس ابرار)

نماز معراج مؤمن

ایک دفعہ نماز میں امام کو سہو ہو گیا ...... سلام پھیر کر انہوں نے مؤذن سے پوچھا ...... کیا بے وضو اذان دے دی تھی ...... اللہ اللہ یہ لوگ تھے طہارت کامل والے ...... ان کی نظر کہاں تک پہنچتی تھی ...... ان کے ادراکات کس درجہ لطیف تھے ...... میں نے جو کچھ سنا ہے ...... اپنے حضرت سے ہی سنا ہے ...... ان ہی کے فیض کا اثر ہے ...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر قیامت تک ...... مسلمانوں کو جو کچھ ملا ہے ...... وہ نماز میں ہی ملا ہے اور جو ملے گا نماز میں ملے گا ...... نماز کی حالت سجدہ میں بندہ کا سر خدائے پاک کے قدموں میں ہوتا ہے ...... اس حالت سے بڑھ کر اور کیا حالت ہوگی ...... یہی معراج مؤمن ہے ...... جب اللہ کا قرب حاصل ہو گیا ...... تو جو کچھ بھی ملے وہ کم ہے ...... حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ پاک کی باتیں ہوئیں ...... اللہ پاک نے فرمایا میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو .... (ارشادات عارفی)

حقیقی بالغ

طبعی بالغ وہ ہے ...... جس سے منی نکلے ...... اور حقیقی بالغ وہ ہے ...... جو منی سے نکل جائے ...... (یعنی خودی اور کبر سے نکل جائے) .... (ارشادات مفتی اعظم)

اللہ والوں نے وقت کیسے گزارا؟

(۱)......امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ رمضان المبارک میں ایک قرآن پاک دن میں تلاوت کرتے اور ایک قرآن پاک رات میں تلاوت کرتے اور تین قرآن پاک تراویح میں پورا کرتے تو ٹوٹل ان کے تریسٹھ (۶۳) قرآن پاک ہو جاتے تھے....

(۲)......ایک بزرگ تھے ان کی اسی (۸۰) سال عمر تھی اور اسی سال کی عمر میں روزانہ ستر مرتبہ کعبۃ اللہ کا طواف کیا کرتے تھے....ایک طواف کے سات چکر ہوتے ہیں تو سات طواف کے چار سو نوے چکر اور ہر طواف کی دو رکعت واجب الطواف....ان کو ستر سے ضرب دو تو ایک سو چالیس نفلیں ہو گئیں....اب ہم اگر کسی دن ایک سو چالیس نفلیں پڑھیں نا تو پھر آخر کی سمع اللہ کی جگہ اوئی نکلے گی اور یہ ان کی زندگی کا ایک عمل تھا.... باقی اعمال اور معمولات اس کے علاوہ ہوا کرتے تھے....

(۳)......امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وقت کے چیف جسٹس تھے....عالم اسلام کے اپنے زمانہ میں سب سے بڑے قاضی تھے....وہ سارا دن دین کا کام کرتے....جب رات ہوتی تو ہر رات میں دو سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے....اتنے مصروف بندے اور رات کو اتنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے انہوں نے دین کے لیے اپنی زندگیاں خوب گزاریں....

(۴)......چنانچہ ہمارے ایک بزرگ گزرے ہیں خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں وضو کر کے اپنی زمین میں کام کرنے کے لیے نکلتا تھا اور زبان سے اللہ کا ذکر بھی کرتا تھا.... ہر روز ستر ہزار مرتبہ اسم ذات کا ذکر کرنے کا میرا معمول ہوا کرتا تھا.... ہمارے لیے ایک تسبیح پڑھنی سبحان اللہ کی مشکل ہوتی ہے.... چنانچہ کتنے لوگ ہیں روزانہ دس ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہیں....

(۵)......ایک عالم ایک بزرگ سے بیعت ہوئے تو انہوں نے صبح کے ناشتے کے لیے دعوت دی.... کہنے لگے کہ حضرت میرے والد عاشق قرآن تھے....ہم نے ان سے کہا کہ بھائی اب ہمیں ناشتہ میں اتنی دلچسپی نہیں رہی....ان کے حالات سننے میں دلچسپی زیادہ ہو گئی ہے.... آپ ہمیں اپنے والد کے واقعات سنائیں....وہ کہنے لگے کہ جی ایک واقعہ سناتا ہوں....میرے

والد گرامی کو کسی بزرگ نے بتادیا کہ اگر دو سال تک روزانہ ایک قرآن مجید کی تلاوت کرو گے تو قرآن مجید کا فیض تمہاری آئندہ نسل میں جاری ہو جائے گا.... میرے والد صاحب نے اس کا ارادہ کرلیا اور روز قرآن پاک پڑھنے کا معمول بنالیا.... ایک قرآن مجید روزانہ پڑھنا.... سردی.... گرمی.... خوشی.... غمی.... صحت.... بیماری.... دیس.... پردیس ہر حال میں انہوں نے روزانہ ایک قرآن مجید پڑھا... حتیٰ کہ دو سال مکمل ہوئے.... کہنے لگا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرے والد کے جتنے بیٹے اور جتنی بیٹیاں ان کے آگے جتنے بیٹے جتنی بیٹیاں دس سال سے اوپر کی عمر کے سب کے سب قرآن پاک کے حافظ ہیں.... میرے والد کی نسل میں نرینہ اولاد یا مادینہ اولاد ہمارے خاندان کا دس سال کے اوپر کا ہر بچہ قرآن پاک کا حافظ ہے.... اللہ اکبر! یہ لوگ ابھی زندہ ہیں... فوت شدہ لوگوں کی باتیں نہیں کررہا... اگر یہ لوگ آج کے اس دور میں اتنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرسکتے ہیں تو کیا ہم روزانہ ایک پارے کی تلاوت نہیں کرسکتے....

(۶)...... ہمارے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک بزرگ عالم تھے وہ کہنے لگے جب میں اپنے حضرت سے بیعت ہوا تو انہوں نے مجھے ایک قرآن پاک روزانہ تلاوت کا حکم دیا... خود مجھے فرمانے لگے کہ اس وقت مجھے بیعت ہوئے تینتالیس سال کا عرصہ گزر چکا ان تینتالیس سالوں میں ایک دن بھی قرآن پاک کا ایک پارہ پڑھنا اس میں ناغہ نہیں ہوا تو پھر سوچیں کہ ہم اس دن کیا کریں گے؟ کرنے والے آج کے دور میں بہت کچھ کررہے ہیں ہم نے تو دیکھا حفاظ کو بھی رمضانی حافظ بس رمضان آیا تو دن رات بھاگ دوڑ کرکے کچھ کرلیا اور اس کے بعد ان میں اور عام نوجوان میں کوئی فرق نہیں....

(۷)...... ایک قریبی تعلق والے دوست کی والدہ صاحبہ قرآن مجید کی حافظہ ہیں.... اللہ تعالیٰ کی شان ان کو قرآن مجید اس طرح یاد ہے کہ جس طرح عام لوگوں کو سورۂ فاتحہ یاد ہوتی ہے.... جب چاہیں جس وقت چاہیں جہاں سے پوچھیں ایک لفظ بولیں وہ اسی سے آگے پڑھنا شروع کردیتی ہیں.... اللہ تیری شان وہ حیران ہوتی ہیں کہ کیا حافظ قرآن بھی بھولتے ہیں اور واقعی جو محنت کرتے ہیں اللہ رب العزت ان کو نعمت عطا فرماتے ہیں.... (وقت ایک عظیم نعمت)

عرفان خداوندی ایک عطیہ ہے

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا و آخرت میں عارفین سے بہتر زندگی گزارنے والا کوئی نہیں کیونکہ عارف اپنی خلوتوں میں اللہ سے انسیت حاصل کرنے کا خوگر ہوتا ہے....

اگر اسے نعمتیں ملتی ہیں تو وہ جانتا ہے کہ کہاں سے آئی ہیں اور اگر تلخیاں پیش آتی ہیں تو اس کے پاس پہنچ کر شیریں بن جاتی ہیں کیونکہ اسے مبتلا کرنے والی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اگر وہ کچھ مانگتا ہے اور مقصود کے ملنے میں تاخیر ہوتی ہے تو اس کا بھی مقصود وہی بن جاتا ہے جو تقدیر کا فیصلہ ہو کیونکہ اسے اللہ کی حکمت اور اس کی مصلحت بینی کا علم ہوتا ہے اور اس کی حسن تدبیر پر اعتماد ہوتا ہے....اور عارف کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کے احسانات کا مراقبہ کرتا رہتا ہے اور اس کی نظروں میں ہونے کا تصور رکھتا ہے اور اس کی طرف یقین کی نگاہ سے دیکھتا ہے....پھر اس کی معرفت کی برکت اس کے ایک ایک عضو میں سرایت کر جاتی ہے اور اسے سنوار دیتی ہے....

فَاِنْ نَطَقْتُ فَلَمْ اَنْطِقْ بِغَيْرِكُمْ   وَاِنْ سَكَتُّ فَاَنْتُمْ عَقْدَ اِضْمَارِىْ

''اگر بولتا ہوں تو آپ کے سوا کسی اور کی گفتگو نہیں کرتا اور اگر چپ رہتا ہوں تو آپ ہی میرے دل کے راز ہوتے ہیں....''

جب اس پر کوئی تکلیف آتی ہے تو اس کی نظر سب سے ہٹ کر مسبب تک پہنچ جاتی ہے....لہٰذا وہ اس کی معیت میں خوشگوار زندگی گزارتا ہے اگر چپ رہتا ہے تو اس کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے اور اگر بولتا ہے تو وہی باتیں بولتا ہے جن سے وہ راضی ہو....اس کا دل بیوی بچوں میں نہیں لگا رہتا اور کسی کی محبت کا دامن نہیں پکڑتا....اپنے جسم سے تو وہ مخلوق کے ساتھ رہتا ہے لیکن اس کی روح روح کے مالک کے پاس رہتی ہے....

یہی وہ شخص ہے جس پر دنیا کا کوئی فکر نہیں اور اسے دنیا سے کوچ کے وقت کوئی غم نہ ہوگا قبر میں اسے ذرا بھی وحشت نہ ہوگی اور حشر میں اس پر کچھ خوف نہ ہوگا....

رہا غیر عارف! تو وہ لغزشیں کرتا رہتا ہے اور مصیبتوں میں چیخ و پکار کرتا رہتا ہے کیونکہ اسے مبتلا کرنے والے کی معرفت نہیں ہوتی اور اپنی ضرورت پوری نہ ہونے پر دہشت زدہ

ہوتا ہے کیونکہ اسے مصلحت کی معرفت نہیں ہوتی....اپنے ہم جنسوں سے مانوس ہو جاتا ہے کیونکہ اسے رب کی معرفت نصیب نہیں ہوتی....دنیا کے کوچ سے اس لیے ڈرتا ہے کہ اس کے پاس توشہ نہیں ہوتا اور راستہ کی پہچان نہیں ہوتی....

کتنے علماء اور زہاد ایسے ہیں جنہیں معرفت کا اتنا ہی حصہ ملتا ہے جتنا عام افراد کو ملتا ہے بلکہ کبھی کبھی ناکارہ عامی معرفت میں ان لوگوں سے بڑھ جاتا ہے....

عوام میں سے کتنے افراد ہیں جن کو وہ معرفت مل گئی جو باوجود عالم وزاہد کی کوششوں کے ان کو نہ مل سکی....معرفت خداوندی عطیہ اور تقسیم ہے اور اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے....(مجالس جوزیہ)

دین الٰہی اور عقل

قرآن کریم میں...... جتنے احکام ہیں وہ مدلل ہیں...... اس میں دلائل اور مسائل سب جمع کر دیئے گئے ہیں...... یہ علمی معجزہ ہے...... دلائل کا سمجھنا یہ عقل کا کام ہے...... ان کو سمجھ کر عقل دین کے حقائق کو سمجھے گی...... پھر انہیں حقائق میں سے اجتہاد اور استنباط کر کے...... مسائل نکالے گی جب اجتہاد چلے گا قیاس چلے گا...... استنباط چلے گا تو دین پھیل کر ایک گلدستہ بن جائے گا...... کہ اصول میں سے فروع نکال لئے...... اور بہت سے فروع جمع کر کے اصول بنا لئے...... یہ عقل ہی کا کام ہے...... کہ اس نے بنے بنائے دین کو جو آسمان سے اترا ہے...... اس میں کاوش کر کے اس کی تفصیلات کو کھول دیا...... اس لئے عقل بے کار نہیں...... بلکہ ضروری ہے...... اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو بدعقلوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتا...... وہ جب سمجھ میں آئے گا...... تو عقلمندوں ہی کی سمجھ میں آئے گا...... اس لئے کہ اس میں دلائل ہیں....(خطبات حکیم الاسلام)

گناہوں کا خیال

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ...... (جو حضرت جنید بغدادیؒ کے اساتذہ میں ہیں) کا ارشاد ہے کہ کسی گناہ کا دل میں خیال بھی نہ لاؤ...... یعنی عمل چاہے نہ ہو...... مگر دل میں سوچ کر کسی گناہ سے مزے لینا...... خیال پکانا...... یہ بھی نہ کرو....(ارشادات مفتی اعظم)

معاملات ومعاشرت

نوافل اوراذکار واوراد سے قلب میں جوانوار پیدا ہوتے ہیں ...... اس سے ایک روحانی طاقت پیدا ہوتی ہے ...... لیکن اس طاقت کا استعمال بارگاہ خلوت حق میں نہیں ہے ...... بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا ...... بے جا غصہ کو ضبط کرنا ...... بدنظری سے آنکھوں کو محفوظ رکھنا ...... مخلوق کی خطاؤں کو معاف کرنا ...... شہوت اور غضب سے مغلوب نہ ہونا ...... کسی کو حقیر نہ سمجھنا ...... انتقام نہ لینا ...... اپنے کو مخلوق خدا کا خادم سمجھنا ...... اکرام مؤمن کرنا ...... اپنے کو بڑا نہ سمجھنا وغیرہ وغیرہ میں ہے ...... اگر خلوت میں ذاکر شاغل ہے ...... اور مخلوق خدا پر ظالم اور مغلوب الغضب ہے تو اس شخص نے روحانی طاقت کا صحیح استعمال نہیں کیا .... (ارشادات عارفی)

دین اوراس کی حفاظت

دین مجموعہ ہے عقیدہ اور عمل کا ...... جس شخص نے عقیدہ اور عمل اپنے دل میں محفوظ کر لیا تو اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ امر دینی محفوظ ہوگیا ...... یہ دین کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو مجسمہ یا تصویر ہو اس کی حفاظت کرو ...... یہ تو ہر شخص کے اندر ہے ...... جس نے اپنے اندر محفوظ کر لیا وہ محفوظ ہوگیا ...... اب لوگ اسلام کے تحفظ کی صورتیں تلاش کرتے ہیں ...... اور اسلام کو ایک مجسمہ فرض کر رکھا ہے ...... کہ وہ کھڑا ہے اور الیکشن کے موقعہ پر زیادہ فکر کرتے ہیں ...... کہ یہ کیسے باقی رہے گا اور اس کی تدبیر الگ سے کرتے ہیں ...... کہ اس کی حفاظت کرو حالانکہ وہ اپنے اندر ہے اور وہ عقیدہ اور عمل ہے .... (خطبات حکیم الاسلام)

ذکر وشغل فہم قرآن کیلئے مثل شرط ہیں

ذکر حقیقی ...... وہ قرآن پاک اور حکم احکم الحاکمین کو ماننا ہے ...... تو بطور قاعدہ کلیہ کے سمجھنا چاہیے کہ ذکر واشغال فہم قرآن پاک کے لیے مثل شرط ہے ...... جیسے وضو شرط ہے ...... صحت صلوٰۃ کے لیے جس طرح نماز بلا وضو کے صحیح نہیں ہوسکتی ...... اسی طرح قرآن کے صحیح معانی و مطالب کو سمجھنا بلا ذکر وشغل کے نہیں ہوسکتا ...... کیونکہ ذکر وشغل سے باطنی صفائی حاصل ہوتی ہے ...... جس سے قرآن کے معانی سمجھنا آسان ہوجاتا ہے .... (خطبات مسیح الامت)

کثرت سے شکر کرو

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں.... آج تمہیں اس بات کی قدر نہیں ہوگی جب کبھی اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دیں گے تب تمہیں قدر معلوم ہوگی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کثرت سے کیا کرو.... اس لئے کہ جس قدر شکر وکرو گے امراض باطنہ کی جڑ کٹے گی....

یہ شکر ایسی دولت ہے جو بہت سے امراض باطنہ کا خاتمہ کرنے والی ہے.... حضرت فرماتے ہیں کہ میاں وہ ریاضتیں اور مجاہدے کہاں کرو گے جو پہلے زمانے کے لوگ اپنے شیوخ کے پاس جا کر کیا کرتے تھے.... گڑھے کھایا کرتے تھے.... محنتیں کرتے تھے.... مشقتیں اٹھاتے تھے.... بھوکے رہتے تھے.... تمہارے پاس اتنا وقت کہاں؟ اور تمہارے پاس اتنی فرصت کہاں؟ بس ایک کام کرلو وہ یہ کہ کثرت سے شکر کرو.... جتنا شکر کرو گے ان شاء اللہ تواضع پیدا ہوگی.... اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تکبر دور ہوگا.... امراض باطنہ رفع ہوں گے.... (زلزلہ)

اصلاح مبلغین

بعض لوگوں کو تبلیغ کا شوق تو ہے.... مگر صحیح علم حاصل نہیں کرتے.... سنی سنائی باتوں کو بدون تحقیق غلط سلط روایات پیش کرنا شروع کردیتے ہیں.... حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے یہ ہے.... کہ "بلغ ماانزل الیک" جو آپ کی طرف نازل کیا گیا.... اس کی تبلیغ فرمایئے۔ پس ما انزل کا علم مبلغ کیلئے ضروری ہے اور اگر ما انزل کا علم ہی.... نہیں تو وہ کس بات کی تبلیغ کرے گا۔ (مجالس ابرار)

اہتمام استطاعت

کہ ایک حدیث کا ترجمہ ہے.... کہ مؤمن کی شان یہ ہے کہ.... جو چیز اسکی طاقت میں ہے.... اس میں غفلت نہ کرے.... اور جو نہیں کرسکتا اس پر غمگین رہے.... تاسف کرتا رہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

استقامت کا مقام

ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ جا رہے تھے....دوپہر کا وقت تھا....انہیں نیند آئی....وہ قیلولہ کی نیت سے ایک درخت کے نیچے سو گئے....کچھ دیر لیٹنے کے بعد جب ان کی آنکھ کھلی تو انہیں ایک آواز سنائی دی....انہوں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ اس درخت میں سے آواز آ رہی تھی جس کے نیچے وہ لیٹے ہوئے تھے....جی ہاں....جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تو ایسے واقعات رونما کر دیتے ہیں....درخت ان سے کہہ رہا تھا

"**یاسری ! کن مثلی**" اے سری تو میرے جیسا ہو جا....وہ یہ آواز سن کر بڑے حیران ہوئے....جب پتہ چلا کہ یہ آواز درخت سے آ رہی ہے تو آپ نے اس درخت سے پوچھا...."**کیف اکون مثلک**" اے درخت میں تیرے جیسا کیسے بن سکتا ہوں؟

درخت نے جواب دیا" **ان الذین یرموننی بالاحجار فارمیھم بالاثمار**"

اے سری! جو لوگ مجھ پر پتھر پھینکتے ہیں میں ان لوگوں کی طرف اپنے پھل لوٹاتا ہوں ....اس لئے تو بھی میرے جیسا بن جا....وہ اس کی بات سن کر اور بھی زیادہ حیران ہوئے....

مگر اللہ والوں کو فراست ملی ہوتی ہے لہٰذا ان کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ اگر یہ درخت اتنا ہی اچھا ہے کہ جو اسے پتھر مارے....

یہ اسے پھل دیتا ہے تو پھر اللہ رب العزت نے درخت کی لکڑی کو آگ کی غذا کیوں بنایا؟

انہوں نے پوچھا کہ اے درخت! اگر تو اتنا ہی اچھا ہے تو "**فکیف مصیرک الی النار**" یہ بتا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے آگ کی غذا کیوں بنا دیا؟

اس پر درخت نے جواب دیا اے سری! میرے اندر بھی خوبی بہت بڑی ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک خامی بھی بہت بڑی ہے....اس خامی نے میری اتنی بڑی خوبی پر پانی پھیر دیا....اللہ تعالیٰ کو میری خامی اتنی ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگ کی غذا بنا دیا ہے....

میری خامی یہ ہے کہ "**فاملیت بالھوا ھکذا ھکذا**" جدھر کی ہوا چلتی ہے میں ادھر کو ہی ڈول جاتا ہوں....یعنی میرے اندر استقامت نہیں ہے....(یادگار ملاقاتیں)

رضا کے درجات اور اس کے مراتب اور اس کا حکم

اللہ پاک کی رضا کا مدار نیک اعمال میں کثیر اعمال پر ہوتا ہے اور اس کے مختلف درجات اور منازل ہیں.... مثلاً صوفیا کے منازل.... سالکین کے منازل وغیرہ....

اس کا حکم یہ ہے کہ اصل رضا کا حصول واجب ہے اور بلند منازل کا حصول مستحب ہے رضا کے حصول کیلئے ایک اصل ہے اور اس اصل کے اعلیٰ مراتب ہیں.... لہٰذا ان اصول کے ذریعے سے رضا کا حاصل کرنا واجب ہے.... جس کے پاس اللہ کی رضا اور رسول کی رضا اور دین و شریعت اور احکام کی رضا ہو اگر ان امور کی رضا نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں....

لہٰذا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ موحد ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور رضا کے درجات کے ساتھ ساتھ اور یہ لازم ہیں....

یہاں رضا بالشرع سے مراد یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے بندے پر واجب کی ہے اس کو عمل میں لائے خواہ وہ اس کے نفس پر گراں کیوں نہ گزرے.... اور جن چیزوں سے اللہ نے روکا ہے اس سے رکے اگرچہ اس کے نفس پر گراں گزرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا اور بندوں کے کفر پر بھی راضی نہیں ہوتا.... جس طرح منافقین کو اللہ کا یہ فرمان اچھا نہیں لگتا بلکہ وہ ایسی چیز کی پیروی کرتے ہیں جس پر اللہ ناراض ہوتا ہے ان کو اللہ کی رضامندی ناپسند ہے.... (اعمال دل)

امیر المومنین کی حالت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے...... اندر اس درجہ بے نفسی تھی...... کہ تنہائی میں بیٹھ کر حیرت میں ہیں کہ...... مجھے کس طرح خلیفہ بنا دیا...... مجھ میں تو یہ لیاقت نہیں تھی...... تو ان لوگوں کے قلوب اتنے پاک اور صاف ہیں...... کہ سلطنت اتنی بڑی کہ سلاطین عالم کانپتے ہیں...... حضرت عمرؓ کا نام لے کر.... اور خود حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھو تو ان کے دل میں خطرہ بھی نہیں...... کہ میں کوئی چیز ہوں...... حیرت سے خود ہی کہہ رہے ہیں...... کہ تو امیر المومنین؟ (خطبات حکیم الاسلام)

سفر آخرت کی شان

آخرت کی منزل مہتم بالشان ہے...... کہ ایک غریب آدمی...... مرنے کے بعد بڑے بڑے سلاطین اور بڑے بڑے مشائخ اور علماء کے کندھوں پر قبرستان تک جاتا ہے.... جو مقتدی تھا...... اب امام کے کندھے پر جارہا ہے...... عظیم الشان سفر کا اکرام ہے...... جنازہ کے آگے نہ چلو...... جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے زندہ لوگ نہ بیٹھیں...... • بادشاہوں کی سواری کار ہوتی ہے...... اور مرنے کے بعد اشرف المخلوقات کے کندھوں پر جارہا ہے...... خادم کا جنازہ مخدوم کے کندھوں پر ہے...... جس سفر کی ابتداء کی یہ شان ہے...... تو اس کے اور منازل کی کیا شان ہوگی....

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے ۔۔۔ تا بکے غفلت سحر ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے ۔۔۔ ختم ہر فرد بشر ہونے کو ہے
قبر میں میت اترنی ہے ضرور ۔۔۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
تو برائے بندگی ہے یاد رکھ ۔۔۔ ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔۔۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

(مجالس ابرار)

تقویٰ کا مفہوم

تقویٰ بہت آسان ہے...... سارے گناہوں سے بچنے کا نام...... تقویٰ نہیں.... گناہوں سے بچنے کی کوشش کا نام تقویٰ ہے...... قرآن میں ہے...... جتنا تم کر سکتے ہو...... اتنا کرو....(ارشادات مفتی اعظم)

نماز کا ثمرہ

نماز چونکہ حقیقی عبادت ہے...... اس پر ثمرہ کیا مرتب ہوتا ہے...... تو حقیقی معنیٰ میں جو ثمرہ ہے وہ یہ ہے کہ نماز استعداد پیدا کرتی ہے...... دیدار خداوندی کی...... قیامت میں جو دیدار ہو گا...... اس کی مشق یہاں سے ہوتی ہے...... حدیث میں ہے کہ جب آدمی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے تو ظاہر میں اس کی نگاہ چٹائی پر ہے...... لیکن حقیقت میں وجہ اللہ پر ہے....(خطبات حکیم الاسلام)

بیوی کا پیار والا نام رکھنا سنت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہت ہی محبت کیساتھ پیش آتے تھے....
چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں تم میں سے اپنے اہل خانہ کیلئے سب سے بہتر ہوں“....

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پیالے میں پانی پی رہی تھیں.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور سے فرمایا.... حمیرا! میرے لئے بھی کچھ پانی بچا دینا.... ان کا نام تو عائشہ تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو محبت کی وجہ سے حمیرا فرماتے تھے.... اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کا محبت میں کوئی ایسا نام رکھے جو اسے بھی پسند ہو اور اسے بھی پسند ہو.... ایسا نام محبت کی علامت ہوتا ہے اور جب اس نام سے بندہ اپنی بیوی کو پکارتا ہے تو بیوی قرب محسوس کرتی ہے یہ سنت ہے....

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فرمایا کہ حمیرا! میرے لئے بھی کچھ پانی بچا دینا تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے کچھ پانی پیا اور کچھ پانی بچا دیا.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے پیالہ حاضر خدمت کر دیا.... حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ ہاتھ میں لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے لگے تو آپ رک گئے اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا ”حمیرا! تو نے کہاں سے لب لگا کر پانی پیا تھا؟ کس جگہ سے منہ لگا کر پانی پیا تھا؟“ انہوں نے نشاندہی کی کہ میں نے یہاں سے پانی پیا تھا.... حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالے کے رخ کو پھیرا اور اپنے مبارک لب اسی جگہ پر لگا کر پانی نوش فرمایا.... خاوند اپنی بیوی کو ایسی محبت دے گا تو وہ کیوں کر گھر آباد نہیں کرے گی....

اب سوچئے کہ رحمۃ للعالمین تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے.... آپ سید الاولین والآخرین ہیں.... اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ کا بچا ہوا پانی پیا.... ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچا ہوا پانی وہ پیتیں.... مگر یہ سب کچھ محبت کی وجہ سے تھا.... (اصلاحی خطبات)

لفظ ''اللّٰہ'' کا ذکر نفسیاتی امراض کیلئے بہترین علاج

ہالینڈ کے ماہر نفسیات نے انکشاف کیا ہے کہ لفظ ''اللّٰہ'' کا ذکر افسردگی اور ذہنی تناؤ کے شکار مریضوں کے لئے بہترین علاج ہے بلکہ اُنہیں دیگر نفسیاتی بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے....ڈچ ماہر نفسیات ویندر ہاون نے اپنی نئی دریافت میں اعلان کیا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ اور لفظ ''اللّٰہ'' کا بار بار دہرایا جانا مریض یا عام شخص ہر دو پر اثر کرتا ہے....ڈچ پروفیسر اپنے مطالعہ اور تحقیق سے گزشتہ 3 سال سے مریضوں پر تجربے کر رہے ہیں....ان میں بیشتر مریض غیر مسلم تھے جو عربی نہیں بول سکتے تھے....انہیں لفظ ''اللّٰہ'' صاف طور پر بولنے کی تربیت دی گئی....اس کا غیر معمولی نتیجہ برآمد ہوا....خاص طور اُن مریضوں پر جو افسردگی اور تناؤں کا شکار تھے....

سعودی روزنامہ ''الوطن'' نے لکھا ہے کہ مسلمان جو کہ عربی پڑھ سکتے ہیں اور قرآن مجید کا مطالعہ بلاناغہ کرتے ہیں وہ خود کو نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں....ماہر نفسیات کے مطابق ''اللّٰہ'' کا ہر حرف نفسیاتی امراض کے سدباب میں مؤثر ہے....اپنی تحقیق کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ویندر ہاون نے بتایا کہ لفظ ''اللّٰہ'' کا پہلا حرف ''الف'' نظام تنفس سے خارج ہوتا ہے اور سانس کو کنٹرول میں رکھتا ہے....حرف ''ل'' کی ادائیگی کے لئے زبان کو معمولی سا تالو سے لگا کر تھوڑا توقف کرنے کے بعد اس عمل کو صحیح ادائیگی سے دہرانے اور سانس لینے کا عمل توقف سے جاری رکھنے سے تناؤ کو عافیت حاصل ہو گی انہوں نے مزید کہا کہ لفظ ''اللّٰہ'' کا آخری حرف ''ہ'' کی ادائیگی سے پھیپھڑے اور دل کا رابطہ ہوتا ہے اور بدلے میں یہ رابطہ دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرتا ہے....(ضرب مومن شمارہ-۴۰)

وقت ایک عظیم نعمت ہے

وقت وہ سرمایہ ہے جو ہر شخص کو قدرت کی طرف سے یکساں عطا ہوا ہے جو لوگ اس سرمائے کو معقول طور سے اور مناسب موقع پر کام میں لاتے ہیں جسمانی راحت اور روحانی مسرت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے....وقت ہی کے استعمال سے ایک وحشی مہذب بن جاتا ہے اور ایک مہذب فرشتہ سیرت....اس کی برکت سے جاہل....عالم....مفلس....تو انگر....نادان....دانا بنتے ہیں....وقت ایک ایسی دولت ہے جو شاہ و گدا....امیر و غریب....طاقتور اور کمزور سب کو یکساں ملتی ہیں....

تقویٰ اور استحضار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے تقویٰ کے ذریعہ بلند رُتبہ حاصل کرنے والے شخص! تجھے خدا کا واسطہ تقویٰ کی عزت کو گناہوں کی ذلت کے عوض بیچ نہ دینا اور شہوت کی دوپہر میں خواہشات کی پیاس پر صبر کرنا اگر چہ تپش سخت ہو اور جلا ڈالے.... پھر جب صبر کے مراتب حاصل کر لینا تب، جو چاہنا خدا سے مانگ لینا کیونکہ یہ اس شخص کا مقام ہے جو اگر اللہ پر قسم کھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتے ہیں....

واللہ اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر نہ کیا ہوتا تو زمین کو کوڑے سے مارنے کے لیے ہاتھ اُٹھانے کی جرأت نہ کر پاتے اور اگر انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خواہشات کو ترک کرنے کی مشقت نہ برداشت کی ہوتی (جبکہ ان کے عزم وارادہ کا واقعہ میں نے سنا کہ اگر اللہ نے مجھے کسی جنگ میں حاضر ہونے کا موقعہ عطا فرمایا تو دیکھ لے گا میں کیا کرتا ہوں.... چنانچہ اُحد کے موقع پر جنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ قتل کر دیئے گئے.... پھر صرف اپنی انگلیوں کی پوروں سے پہچانے جا سکے اگر ان کا ایسا عزم نہ ہوتا تو جس وقت یہ قسم کھائی:

واللّٰه لاتکثر سن الربیع.... (خدا کی قسم! ربیع کا دانت نہیں ٹوٹے گا)

اس وقت چہرے پر اس قدر اطمینان نہ ہوتا....

تمہیں خدا کا واسطہ! ذرا ممنوعات سے باز رہنے کی حلاوت چکھ کر دیکھو.... یہ ایسا درخت ہے جس پر دنیا کی عزت اور آخرت کے شرف کا پھل آتا ہے اور جب بھی خواہشات کی طرف تمہاری پیاس بڑھے تو رجاء و امید کے ہاتھ ایسی ذات کے سامنے پھیلاؤ جس کے پاس مکمل آسودگی کا سامان ہے اور اس سے عرض کرو کہ ''بارالہا! طبیعت اپنی خشک سالیوں کے سبب صبر سے عاجز ہوگئی ہے اس لیے وہ سال جلدی بھیج دیجئے جس میں لوگوں کی فریاد رسی کر سکوں اور خوب عرق نچوڑوں....''

تمہیں خدا کی قسم! ان لوگوں کے بارے میں سوچو جنہوں نے اپنی اکثر عمر تقویٰ اور طاعت میں گزاری پھر اخیر وقت میں انہیں کوئی فتنہ پیش آ گیا کیسا ان کی سواری نے دریا

کے لگر پر ٹکر ماری اور وہ چڑھنے کے وقت میں ڈوب گئے....

''واللہ دنیا پر تف ہے نہیں بلکہ جنت پر بھی تف ہے اگر اس کا حاصل ہونا محبوب سے بے رُخی کا سبب بننے لگے....''

عام آدمی اپنے نام اور اپنے باپ کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور اہل تقویٰ حضرات نسبت سے پہلے اپنے لقب سے ہی پہچان لیے جاتے ہیں....

اے وہ شخص! جو ایک لمحہ کے لیے اپنی خواہشات سے صبر نہیں کر پاتا مجھے بتا کہ تو ہے کون؟ تیرا عمل کیا ہے؟ اور تیرا مرتبہ کس مقام تک بلند ہے؟

تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ ''مرد'' کون ہے؟

واللہ مرد وہ ہے جسے کسی حرام شئے پر دسترس حاصل ہو اور تنہائی بھی ہو اور اس کے حصول کی شدید خواہش بھی ہو لیکن اسی حالت میں اس کی نظر اس طرف چلی جائے کہ حق تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں اس لیے حق تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیز کو سوچنے سے بھی شرما جائے اور اس حیاء کی وجہ سے اس کی خواہش ٹھنڈی ہو جائے....

تیری حالت تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ تو ہمارے لیے وہی چیزیں چھوڑتا ہے جن کی تجھے خواہش نہیں ہوتی یا جن میں تیری شہوت سچی نہیں ہوتی یا جن پر تجھے قدرت نہیں ہو پاتی....

اسی طرح تیری عادت یہ ہے کہ جب تو صدقہ کرتا ہے تو روٹی کا وہی ٹکڑا دیتا ہے جو تیرے کام کا نہیں ہوتا یا ایسے شخص کو دیتا ہے جو تیری مدح سرائی کرے....

جاؤ دور ہو! تم ہماری ولایت اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک کہ تمہارے معاملات ہمارے لیے خالص نہ ہو جائیں.... اچھی چیزیں خرچ نہ کرنے لگو.... اپنی خواہشات کو چھوڑ نہ دو اور تکلیف دہ چیزوں پر صبر نہ کرنے لگو....

اگر تم اپنے کو اجیر (مزدور) سمجھ کر عمل کرتے ہو تو اس کا یقین رکھو کہ تم اپنا ثواب ہمارے پاس ذخیرہ کر رہے ہو اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا ہے (جب غروب ہوگا تب مل جائے گا) اور اگر تم محبت کی بناء پر عمل کرتے ہو تو اس اجر کو اپنے محبوب کی رضاء وخوشنودی کے مقابلے میں قلیل سمجھو گے اور ہماری گفتگو کسی تیسرے سے نہیں ہے....(مجالس جوزیہ)

رضا کی تشریح

دنیا کی ہر تکلیف پر..... حق تعالیٰ کی طرف سے اجر مرحمت ہوگا..... اور ہر مصیبت و صدمہ پر..... اس قدر ثواب عطا ہوگا..... جس کے مقابلہ میں اس عارضی تکلیف کی کچھ ..... حقیقت نہیں ہے..... تو اس یقین سے وہ ضرور..... مسرور و شاداں ہوگا..... جس وقت مولائے حقیقی کی جانب سے جو عطا ہوتا ہے..... اس وقت کے وہی مناسب ہوتا ہے..... اس کے خلاف کی تمنا نہ چاہئے..... جب اللہ تعالیٰ بظاہر ہمارے نقصانات ہی کو بہتر سمجھ رہے ہیں..... تو ہم کو اس میں صدمہ کی کون سی بات ہے..... جس کو اللہ تعالیٰ نے جیسا بنا دیا ہے..... اس کے لئے وہی مناسب تھا..... گو ہر شخص دوسروں کو دیکھ کر یہ تمنا کرتا ہے کہ..... میں ایسا ہوتا اور..... اپنی حالت پر قناعت نہیں ہوتی..... لیکن غور کر کے دیکھے اور سوچے تو اس کو معلوم ہوگا..... کہ میرے لئے مناسب حالت وہی ہے..... جس میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو رکھا ہے..... البتہ دعا کرنا خلاف رضا نہیں.....

تنبیہ: شیطان کے خطرے اور شر کو دفع کرنے کے لئے..... معمولی توجہ اور ذکر اور لا حول کا ورد کفایت کرتا ہے..... کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے..... اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا..... یعنی واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے..... اصل علاج شیطانی وساوس کا یہ ہے کہ ..... قطعاً اس طرف التفات نہ ہو..... اور التفات نہ ہونے کی پہچان..... یہ ہے کہ ان وساوس پر..... مغموم و متفکر نہ ہو..... بلکہ وسوسہ سے پہلے جو حال تھا..... اسی طرح رہے..... بلکہ وسوسے کا آنا اپنے مومن ہونے پر دلیل..... سمجھ کر مسرور ہو..... (خطبات مسیح الامت)

گناہوں کے ساتھ وظائف بے اثر رہتے ہیں

ایک صاحب نے رزق کیلئے دعا کرائی..... وظیفہ بھی دریافت کیا..... پھر وظیفہ کے بے اثر ہونے کا شکوہ کیا..... میں نے عرض کیا کہ دوٹرک آمنے سامنے ہیں..... اور زور آزمائی ہو رہی ہے ..... کوئی راستہ نہیں دے رہا تو کوئی منزل تک پہنچے گا..... ادھر وظیفہ جاری ہے..... ادھر گناہ بھی جاری ہیں..... وظیفہ تو جالب رزق ہے..... اور معاصی برعکس تنگی رزق کا اثر رکھتے ہیں.... (مجالس ابرار)

حضرت ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ

معرکہ احد میں مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان جنگ بھڑک اٹھی.... مسلمان بیک آواز امتہ امتہ پکار رہے ہیں.... یہ مسلمانوں کا اس معرکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منتخب کردہ شعار تھا....

حضرت ابوالاحداح مشرکین کی صفوں میں پھر رہے ہیں اور اپنی تلوار سے انہیں نمٹا رہے ہیں.... مسلمانوں کی اگلی صفوں میں چند جانبازوں کی ایک جماعت تھی جن میں حضرت ابوبکرؓ.... عمرؓ.... علیؓ.... زبیرؓ اور ابودجانہؓ.... طلحہؓ اور ان کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر شہسوار و جانباز تھے.... جنہوں نے شجاعت و بہادری کی خوب داد دی.... مگر جب تیر اندازوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی خلاف ورزی کی اور پہاڑی سے نیچے اتر آئے تو جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور اس غیر متوقع گھبراہٹ کی وجہ سے مسلمانوں میں اضطراب اور کھلبلی مچ گئی....

اسی گھبراہٹ کے دوران کسی نے پکار کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے.... یہ آواز مسلمانوں پر بجلی بن کر گری جس نے مسلمانوں کی باقی ماندہ قوت کو بھی ختم کر دیا.... بعض ناامید ہو کر شکست خوردہ ہو بیٹھے کیونکہ ہر طرف پریشانی اور اضطراب کا عالم تھا اور بے خیالی اور حواس باختگی کی وجہ سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا....

جب ابوالاحداحؓ نے دیکھا کہ بعض مسلمان گم سم ہیں اور انہوں نے قتال موقوف کر دیا تو بلند آواز سے پکارا اے انصار کی جماعت میری طرف آ جاؤ میں ثابت بن دحداحؓ ہوں.... اگر نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو چکے ہیں تو کیا ہوا اللہ تعالیٰ تو زندہ ہیں جن پر فنا نہیں ہے....

ان خطرناک لمحات میں حضرت ابوالاحداحؓ نے مشرکین کے شہسواروں کی ایک بڑی جمعیت کا مقابلہ کیا اور پہاڑوں کی طرح جمے رہے مگر شہادت ان کے انتظار میں تھی جو نہیں مل کر رہی....

علامہ واقدیؒ نے ابوالاحداح رضی اللہ عنہ کی شہادت کا قصہ ذکر کیا ہے.... فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں جب مسلمان متفرق تھے تو ابوالاحداح رضی اللہ عنہ آگے بڑھے جب کہ مسلمان حیران و پریشان تھے.... تو وہ پکار پکار کر کہنے لگے اے انصار کی جماعت میری

طرف آ ؤ میں ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ ہوں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالفرض شہید ہو چکے ہیں تو کیا ہوا اللہ تعالیٰ تو زندہ ہیں جن پر موت نہیں آئے گی....اپنے دین کے لئے قتال کرو اللہ ضرور تمہیں غالب کریں گے اور تمہاری مدد فرمائیں گے....

انصار کی ایک جماعت اٹھی اور ان کے ساتھ مل کر مشرکین پر حملہ کرنے لگی....ان کے مقابل ایک بڑی جمعیت تھی جس میں ان کے سردار و شہسوار تھے جیسے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ....عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ (یہ چاروں حضرات بعد میں مسلمان ہو گئے تھے) یہ باہم حملہ آور ہو رہے تھے ....خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو کہ لشکر کفار کیساتھ تھے انہوں نے ان پر نیزے سے حملہ کیا جو پار ہو گیا اور یہ گر پڑے اور ان کے ساتھ جو انصار تھے وہ بھی شہید ہو گئے....کہا جاتا ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں میں سے یہ آخری شہید تھے....

اس طرح حضرت ابوالاحداح رضی اللہ عنہ کی آنکھیں شہادت سے ٹھنڈی ہو گئیں جبکہ یہ جانبازی اقدام اور بہادری کی فہرست میں روشن صفحات رقم کر چکے تھے....

پھر شہادت کی نعمت انہیں حاصل ہوئی جو جنت النعیم اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بشارت و فضل اور شہداء کے درجات کی طرف لے چلی....وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق بھی ملتا ہے اللہ نے محض اپنے فضل کرم اور احسان سے انہیں انعامات سے نوازا....(جرنیل صحابہ)(شہدائے اسلام)

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے والی عورت ملعون ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب عورت اپنے گھر سے شوہر کی رضا اور اجازت کے بغیر نکلے اس پر آسمان کے تمام فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ واپس گھر لوٹ کر نہ آئے''....

اس حدیث سے ان خواتین کو سبق لینا چاہئے کہ جو شوہر کی عدم موجودگی میں گھر سے نکل کر جہاں دل چاہے جس کے ہاں دل چاہے چلی جاتی ہے اس بات کی پرواہ نہیں کرتیں کہ اگر شوہر کو علم ہو گیا تو کہیں وہ ناراض تو نہ ہوگا....

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ایک شخص کی ملاقات

کوفہ میں ایک شخص تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی کہتا تھا اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وجاہت تو سارے کوفہ میں تھی ہر دشمن اور دوست عزت کرتا تھا اور جو بڑا آدمی صاحب اخلاق بھی ہو اور صاحب علم وفضل بھی ہو تو تمام طبقے کے لوگ اس کا احترام کیا کرتے ہیں وہ اپنے اخلاق اور اپنے اعمال کی بنا پر سب کے نزدیک محترم ہوتا ہے تو حضرت امام صاحب رحمہ اللہ اس شخص کے پاس گئے اس نے پوچھا کیسے تشریف آوری ہوئی؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے ایک رشتے کا پیغام لے کر آیا ہوں.... جناب کی صاحبزادی کے رشتے کا پیغام لے کر آیا ہوں....وہ بہت خوش ہوا...لڑکے کے بارے میں بتایا کہ لڑکا بہت اچھا ہے.... برسر روزگار ہے....علامہ ہے....وغیرہ وغیرہ اور دنیا میں جو وجاہت کی چیزیں رائج ہیں ساری گنوا دیں....وہ آدمی کہنے لگا بہت اچھا! منظور ہے.... حضرت فرمانے لگے کہ بھئی میں نے اس کے ہنر بتا دیئے ہیں تھوڑے سے عیب بھی بتا دینے چاہئیں تاکہ دھوکہ نہ ہو....تھوڑا سا اس میں عیب بھی ہے کہ وہ لڑکا یہودی ہے....یہ سن کر اس کو تو آگ لگ گئی.... چہرہ سرخ ہو گیا....کہنے لگا کہ اتنے بڑے امام ہو کر آپ مجھ سے مذاق کرنے کے لئے آئے ہیں؟

وہ بھی میری بیٹی کے معاملے میں! حضرت امام صاحب برافروختہ نہیں ہوئے....بلکہ نہایت متانت سے فرمانے لگے کیوں کیا بات ہے؟

یہ برافروختہ ہونے کی چیز ہے؟

میں نے تو سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو دو بیٹیاں دی تھیں اب اس شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے ہاتھ جوڑے اور کہا آئندہ میں توبہ کرتا ہوں حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا بس یہی مسئلہ سمجھانے کے لئے آیا تھا....تیری بیٹی کے لئے اگر میں یہودی کا رشتہ لاؤں تو تو مجھے قتل کرنے پر آمادہ ہو جائے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے شوہر کو کوئی یہودی کہہ دے تو وہ واجب القتل نہیں؟ (درکامل)

حکمت کے اسرار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اللہ عزوجل کے احکام کی تمام حکمتوں پر مطلع ہونے کے لیے اپنی عقل میں ایک طرح کی منازعت محسوس کی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ احکام کی حکمتوں میں سے کوئی حکمت اس پر ظاہر نہیں ہو پاتی تو وہ حیران ہو جاتی ہے اور اس موقع پر یہ بھی ہوتا ہے کہ شیطان موقع کو غنیمت جان کر وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے کہ بھلا بتاؤ اس میں کیا حکمت ہو سکتی ہے؟

تو میں نے عقل سے کہا اے مسکین! دھوکہ کھانے سے بچو کیونکہ مصنوعات کی مضبوطی دیکھ کر صانع کا حکیم ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو چکا ہے.... لہٰذا اگر کوئی حکمت تم سے مخفی رہ گئی تو وہ تمہارے ادراک کے قصور کی وجہ سے ہے....

پھر یہ کہ دنیاوی بادشاہوں کے بہت سے اسرار ہوتے ہیں (جن پر سب کو اطلاع نہیں ہو پاتی) تو تمہاری کیا حیثیت ہے کہ اس کی تمام حکمتوں پر باوجود اپنے ضعف کے مطلع ہو سکو.... تمہارے لیے تو اجمالی حکمتیں کافی ہیں لہٰذا جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان کے پیچھے پڑنے سے بچو کیونکہ تم بھی اس کے ایک مصنوع ہو بلکہ اس کی مصنوعات کا ایک ذرہ ہو پھر کیونکر تم اس ذات پر حکم چلانے کی جرأت کرتے ہو جس سے تمہارا وجود ہوا ہے اور تمہارے نزدیک جس کا صاحب حکمت اور صاحب سلطنت ہونا ثابت ہو چکا ہے....

پس اپنے آلہ عقل کو اس کی قوت کے بقدر حکمتوں کے معلوم کرنے کے لیے استعمال کرو کیونکہ اس معرفت سے تم کو خدا کا خوف نصیب ہوگا اور جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان سے آنکھیں بند رکھو کیونکہ کمزور نظر والے کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ سورج کی روشنی کا مقابلہ نہ کرے.... (مجالس جوزیہ)

حصول نعمت کا وظیفہ

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○ (سورۃ القصص: ۲۴)

کسی کو کسی بھی نعمت کی خواہش ہو وہ اس نعمت کو ذہن میں رکھ کر اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے پڑھے.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

توبہ کی حقیقت

صغیرہ گناہ..... اللہ پاک نیک کام کرنے سے خود بخود معاف کردیتے ہیں اور کبیرہ..... گناہ بغیر توبہ وندامت اور بغیر چھوڑنے کے عہد کے معاف نہیں ہوتے..... پہلے کیے پر ندامت ہو..... آگے کے لیے عزم کریں..... اور عملاً اس کے پاس آئندہ نہ جائیں.... (ارشادات مفتی اعظم)

حقیقی عبادت نماز

حقیقی معنیٰ میں عبادت نماز ہے..... اس لئے کہ..... عبادت کی حقیقت غایت تذلل ہے..... یعنی انتہائی ذلت اختیار کرنا..... یہ صرف نماز میں پائی جاتی ہے..... زکوٰۃ حقیقی معنیٰ میں عبادت نہیں ہے..... بلکہ تعمیل حکم کی وجہ سے عبادت بن گئی ہے..... کیونکہ زکوٰۃ میں عطا ہے..... یعنی فقراء مساکین کو خیرات دینا..... تو عطا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے..... اس میں ذلت نہیں ہے اس میں تشبہ بالخالق ہے..... اور روزے کے اندر استغنیٰ ہے..... کھانے پینے سے اور بیوی سے..... اور یہ شان ہے اللہ تعالیٰ کی..... کہ وہ بیوی سے بری اور پاک..... کھانے پینے سے بری..... اور پاک ہے..... تو یہ تشبہ بالخالق ہوگیا..... اس میں ذلت کی کیا بات ہے..... یہ تو عین عزت ہے..... تو حقیقی عبادت تو نماز ہے..... مگر دوسری چیزیں تعمیل حکم کی وجہ سے اور نیت سے عبادت بنتی ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

قرآن شریف کی تلاوت کا طریقہ

قرآن شریف..... پڑھنا بڑی عبادت ہے..... اور خدائے تعالیٰ کے قرب کے لئے..... سوائے فرض کے ادا کرنے کے..... اس سے بہتر کوئی چیز نہیں..... اس لئے اس کے آداب و مستحبات..... تلاوت کے وقت..... بہت ہی ملحوظ رکھ کر تلاوت کا ارادہ..... کیا جاوے اور پوری طہارت..... سے نہایت اخلاص کے ساتھ..... کعبہ کی طرف منہ کر کے اعوذ باللہ الخ اور..... بسم اللہ الخ کے بعد خشوع وخضوع سے..... ترتیل کے ساتھ پڑھے..... یعنی اس طرح پڑھا جاوے کہ ہر ہر لفظ..... آسانی سے سمجھ میں آجائے..... ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ ہو..... خلط ملط نہ ہو..... (خطبات مسیح الامت)

عورتوں سے مکمل اصلاح کی امید نہ کرو

مرد کو اتنا سخت مزاج نہ ہونا چاہئے کہ عورت کی ذرا ذرا سی بدتمیزی پر غصہ کیا کرے بیوی پر اتنا رُعب نہ ہونا چاہئے کہ میاں بالکل ہی ہوا ہو جائیں کہ ادھر میاں نے گھر میں قدم رکھا اور بیوی کا دم فنا ہوا.... ہوش وحواس بھی جاتے رہے.... بے چاری کے منہ سے کوئی بات نکلی یا کوئی چیز مانگی اور ڈانٹ ڈپٹ شروع ہوگئی....

اس (بے چاری نے) تمہارے واسطے اپنی ماں کو چھوڑا.... باپ کو چھوڑا.... اب اس کی نظر صرف تمہارے ہی اوپر ہے جو کچھ ہے اس کے لئے شوہر کا دم ہے.... اگر خاوند بھی عورت کا نہ ہوگا تو اس بے چاری کا کون ہوگا.... بس انسانیت کی بات یہی ہے کہ ایسے وفادار کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے اور جو کچھ ان سے بدتمیزی یا بے ادبی ہو جائے اس کو ناز سمجھا جائے کیونکہ ان کو عقل کم ہے.... تمیز نہیں ہے.... ان کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہے.... اس لئے گفتگو میں انداز ایسا ہو جاتا ہے جس سے مردوں کو تکلیف پہنچتی ہے مگر اس کی حقیقت ناز ہے آخر وہ تمہارے سوا کس پر ناز کرنے جائیں.... دنیا میں تمہیں ایک ان کے خریدار ہو....

اگر عورتوں کی جہالت و بدتمیزی سے دل دکھتا ہے.... کلفت بہت ہوتی ہے تو اس کا علاج بھی تو ممکن ہے ان کو دین کی کتابیں پڑھاؤ اس سے ان میں سلیقہ اور تمیز بھی بقدر ضرورت آجاتی ہے کیونکہ دین کی تعلیم سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں.... خدا کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے.... شوہر کے حقوق پر اطلاع ہوتی ہے....

اگر بیوی کی واقعی خطا بھی ہو جب بھی اس سے درگذر کرنا چاہئے.... اس کی ایذاؤں پر صبر کرنے سے درجے بلند ہوتے ہیں.... مزاج پر تحمل پیدا ہو جاتا ہے.... اس تحمل سے دین کا بڑا بھاری نفع ہوتا ہے اور بہت اجر ملتا ہے....

اللہ سے رضا

اللہ سے رضا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ اکیلے محبت کرنے میں.... اس کی اکیلے عبادت کرنے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اپنے آپ کو اللہ کی رضا کیلئے مٹا دے اور بھروسہ توکل اور مدد صرف اسی سے مانگے اور جو فیصلہ اللہ رب العزت نے فرمایا اس پر وہ راضی رہے....

حضرت جندب بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہادری اور شہادت

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی جنگ یرموک میں حاضر تھا.... میں نے جندب بن عامر بن طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ بہادر اور شریف جبکہ وہ جبلہ بن ایہم غسانی کے ساتھ لڑ رہے تھے کسی لڑکے کو نہیں دیکھا.... یہ دوسری بات ہے کہ جب موت آ جاتی ہے تو پھر نہ بہادری کام دیتی ہے نہ کثرت اسلحہ جب انہیں لڑتے لڑتے زیادہ وقفہ ہو گیا تو انہوں نے جبلہ بن ایہم غسانی کے تلوار کا ایک ہاتھ مارا جس نے اسے سست کر دیا مگر جبلہ نے پلٹ کر تلوار ماری تو آپ کی روح اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کر گئی....

مسلمانوں کو حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے صاحبزادے کی وجہ سے نہایت صدمہ ہوا.... قبیلہ دوس نے آپس میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا **الجنة الجنة خذوا ثبار سید کم عامر بولده من اعداء الله**.... لوگو! جنت سامنے ہے جنت سامنے ہے اپنے سردار عامر اور ان کے بیٹے کا بدلہ خدا کے دشمن سے لے لو.... قبیلہ ازدجو اس قبیلے کا حلیف تھا اس کے ساتھ ہوا اور انہوں نے غسان.... لخم اور جذام پر ایک متفقہ حملہ کر دیا اور اشعار پڑھ پڑھ کر اپنے حریفوں کو تہ تیغ کرنے لگا.... حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا لوگو! اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف چلنے میں جلدی کرو اور جنات نعیم میں جہاں حوریں تمہاری ملاقات کے لئے منتظر ہیں جلدی پہنچو.... اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وطن سے زیادہ محبوب وطن اور کوئی نہیں ہے یاد رکھو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے صابرین کو ان کے غیر پر اسی وجہ سے فضیلت بخشی ہے کہ وہ ان کی طرح معرکوں میں شامل نہیں ہوئے.... یہی الفاظ تھے **الجنة الجنة**.... (فتوح الشام)

برائے فراخی رزق

وَالْاَفْئِدَةَ.... قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (سورۃ الملک:۲۳)

جو یہ دُعا پڑھتا رہے گا وہ کبھی بھوکا نہیں رہے گا اور نہ اس کے رزق میں کمی ہوگی.... ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا عجیب واقعہ

آپ جلیل القدر تابعی تھے.... بصرے میں رہتے تھے.... آپ کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آجاتی تھی.... آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے غلطی سے ایک شخص کو غربت کا طعنہ دیا.... اللہ پاک نے مجھے خود غریب بنایا اور اتنا غریب بنایا ہے کہ ایک عورت کا مقروض بنایا.... ہوا یوں کہ ایک عورت سے قرض لے کر میں نے زیتون کے تیل کا کاروبار شروع کر دیا.... زیتون کے ایک ڈبے سے ایک مرا ہوا چوہا نکلا.... لوگوں نے کہا کہ حضرت صرف ایک ڈبے کو ضائع کر دیں .... فرمایا کہ میرا تقویٰ یہ کہتا ہے کہ سارا تیل ضائع کر دوں اس لئے کہ اس کا امکان ہے کہ چوہے کا اثر سارے تیل پر پڑا ہو اور یوں سارا تیل ضائع کر دیا.... ادھر عورت پیسوں کا تقاضا کرتی رہی .... مجبوراً قاضی کے پاس رپورٹ کر لی اور یوں حضرت محمد بن سیرین جیل چلے گئے.... جیل میں یہ لطیفہ ہوا کہ جیل انچارج نے حضرت سے کہا کہ حضرت مجھے آپ سے شرم آتی ہے.... آپ کے ساتھ یہ رعایت کر سکتا ہوں کہ رات کو گھر جایا کریں اور دن کو میرے پاس جیل میں رہا کریں.... فرمایا یہ خیانت ہے.... حکومت نے مجھے رات دن دونوں کیلئے جیل میں ڈالا ہے.... ادھر حضرت انسؓ صحابی رسول کا انتقال ہوا.... خلیفہ وقت جنازے پر حاضر تھا.... مگر جنازہ تیار نہیں تھا.... اس لئے کہ حضرت انسؓ نے غسل کیلئے محمد بن سیرین کا نام لیا تھا.... کہ وہی غسل دیں گے اور وہ تو جیل میں تھے.... خلیفہ نے کہا کہ میرے حکم پر جیل سے نکالو.... آپ نے فرمایا کہ خلیفہ مجھے جیل سے نکالنے کا مجاز ہی نہیں.... مجھے جس عورت نے رپورٹ درج کر کے جیل میں ڈالا ہے اور جس کے حق میں گرفتار ہوں.... وہی اجازت دے گی.... تب باہر آؤں گا خیر عورت کی اجازت پر باہر تشریف لائے.... حضرت فرماتے تھے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو کسی کو طعنہ دے گا تو مرنے سے پہلے اس میں وہ عیب ضرور موجود ہوگا.... میں نے ایک بندے کو طعنہ دیا تھا.... اس کی غربت پر.... اللہ تعالیٰ نے مجھے عورت کا مقروض بنایا.... حضرت محمد بن سیرین فرماتے تھے کہ الحمدللہ میں خواب میں اور بیداری میں بھی ام عبداللہ (اپنی بیوی) کے بغیر کسی کے پاس نہیں آیا ہوں.... اگر خواب میں کوئی عورت نظر آتی ہے تو سوچتا ہوں کہ جب میرے لئے حلال نہیں تو نظر اس سے پھیر لیتا ہوں.... (تاریخ بغداد)

حُسن کلام

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کیلئے مناسب ہے کہ لوگوں سے اس کی گفتگو نرم ہو چہرہ کھلا ہوا ہو....کوئی اچھا ہو یا برا....اہل سنت سے ہو یا اہل بدعت سے....البتہ انداز چاپلوسی والانہیں ہونا چاہیے....اور نہ ہی ایسا کلام ہو جس سے وہ صاحب (بدعت) یہ گمان کرنے لگے کہ اسے میری سیرت یا مذہب پسند ہے....(بستان العارفین)

غیر اختیاری کوتاہی پر ڈانٹنا

بعض لوگ بیوی سے کہتے ہیں کم بخت تیرے کبھی اولاد نہیں ہوتی یا کم بخت تیری تو لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں....اس میں وہ بے چاری کیا کرے....

اولاد کا ہونا اس کے اختیار میں تھوڑی ہے....بعض دفعہ بادشاہوں کے اولاد نہیں ہوتی حالانکہ وہ ہر قسم کی طاقت کی دوائیں کھاتے ہیں....لہٰذا اس میں عورتوں کا کیا قصور؟ بلکہ ڈاکٹروں سے پوچھو تو شاید وہ آپ ہی کا قصور بتلائیں....(پرسکون گھر)

مکمل کلمہ طیبہ کی ضرورت

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک واقعہ یاد آیا....ریاست رام پور سے ایک طالب علم نے میرے پاس خط بھیجا کہ مجھ کو فلاں تردد ہے اس کے لیے کوئی دعاء بتلا دیجئے....میں نے لکھا کہ لاحول پڑھا کرو چند روز کے بعد وہ مجھ سے ملے اور پھر شکایت کی....میں نے پوچھا اس سے قبل میں نے کیا بتلایا تھا کہنے لگے کہ لاحول پڑھنے کو بتایا تھا....سو میں پڑھتا ہوں اتفاقاً میں نے سوال کیا کہ کس طرح پڑھا کرتے ہو کہنے لگا کہ یہ یوں پڑھا کرتا ہوں لاحول....لاحول....لاحول....وهلّم جرّا....

تو جیسے یہ بزرگ لاحول پڑھنے کے یہ معنی سمجھے کہ صرف لفظ لاحول کو پڑھ لیا جائے حالانکہ لاحول اس پورے کلمہ کا لقب ہے اسی طرح ان لوگوں نے بھی لا الہ الا اللہ سے صرف یہی جملہ سمجھا حالانکہ لا الہ الا اللہ سے وہی مراد ہے کہ جس کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو....(وعظ ضرورت الاعتناء بالدین)

لمحات زندگی کی قیمت

وقت ایک قطرہ ہے حیات کائنات کا....ایسا قطرہ جو ازل سے ابد تک مسلسل بہا جا رہا ہے تاہم اس کے بہاؤ کا معاملہ عجیب تر اس لیے ہے کہ اس کی رفتار تیز سے تیز تر ہونے کے باوجود زندگی کا وجدان اس تیزی کے احساس سے محروم رہتا ہے....

زندگی عام معمول پر ہو تو رفتار وقت کا احساس نہیں ہوتا جب کوئی نیا حادثہ زندگی کے پرسکون دریا پر شورش پیدا کر دے تب وقت کی رفتار کا کچھ اندازہ ہونے لگتا ہے....اس فرق کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ نے اگر خوشی و مسرت کا پیغام لایا ہے تو دن گھنٹوں اور گھنٹے منٹوں کے حساب سے گزرنا محسوس ہوتے ہیں....اس کے برخلاف وہ حادثہ اگر غم و تکلیف کی نوعیت کا ہو تو وقت کی رفتار بہت سبک رو معلوم ہوتی ہے....کہا گیا ہے:

تمتع بایام السرور فانها　　　　قصار و ایام الهموم طوال

''خوشی کے ایام سے فائدہ اُٹھایئے کیونکہ وہ بڑے مختصر اور ایام غم بڑے طویل ہوتے ہیں....''

کسی معمر شخص سے وفات کے وقت دریافت کیا گیا کہ دنیا کی زندگی کیسی لگی؟ کہنے لگا: ''زندگی مجھے دو دروازوں کے درمیان کا معمولی سا وقفہ معلوم ہوئی....ایک سے ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ جھپک سے دوسرے سے نکل بھی آیا....'' بہادر شاہ ظفر نے کیا خوب کہا:

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن　　　　دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

(وقت ایک عظیم نعمت)

صبر وظیفہ قلب

صبر کا تعلق ہاتھ پیر سے نہیں......بلکہ قلب سے ہے......اور قلب کا وظیفہ یہ ہے کہ صبر کرے......اور صبر کے معنی یہ ہیں کہ بندہ رضا کا اظہار کر دے......کہ جو کچھ من جانب اللہ ہوا وہ ٹھیک ہوا......باقی ادھر سے امر ہے کہ جدوجہد بھی کرو اور کوشش بھی کرو......ہاتھ پیر سے سعی بھی کرو......یہ صبر کے منافی نہیں ہے......سعی کا حاصل یہ ہے کہ اس چیز کو پانے کے لئے جدوجہد کرو جو گم ہے......لیکن جو کچھ نتیجہ نکلے اس پر راضی رہے......اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا بھی صبر ہے......اس میں چون و چرا بالکل نہ کریں....(خطبات حکیم الاسلام)

حقوق العباد کی اہمیت

جس پر کسی کا حق ہو...... ابھی سے معاف کرالے...... ورنہ قیامت میں سزا ہوگی نیکیاں چھین کر اس کو دی جائیں گی...... اگر نیکیاں کم ہونگی تو اس کے گناہ...... اس پر لادے جائیں گے...... حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی سوانح میں...... کس درد سے حقوق العباد معاف کرایا ہے اس مقام پر یہ اشعار بھی ہیں،....

کسی کو اگر میں نے مارا بھی ہو　　　بری بات کہہ کر پکارا بھی ہو

وہ آج آن کر مجھ سے لے انتقام　　　قیامت کے دن پہ نہ رکھے یہ کام

کہ خجلت بروز قیامت نہ ہو　　　خدا پاس مجھ کو ندامت نہ ہو

(مجالس ابرار)

جھگڑے کی نحوست

علم میں جھگڑا کرنا...... ایمان کے نور کو زائل کر دیتا ہے...... کسی نے پوچھا کہ...... "اگر کوئی کسی شخص کو خلاف سنت کام کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے......؟" فرمایا کہ نرمی سے سمجھا دے...... اور جدال نہ کرے.... (ارشادات مفتی اعظم)

انبیاء علیہم السلام کی کمال روحانیت

انبیاء علیہم السلام کی روحانیت کامل...... اور اکمل تر اور غالب تر ہوتی ہے...... انکو بھی بھوک لگتی ہے...... لیکن فاقہ کی اتنی بڑی طاقت ہوتی ہے کہ...... غیر انبیاء اس کو برداشت نہیں کر سکتے.... تو بھوک لگنا لوازم بشریت میں داخل ہے...... لیکن اس کا مقابلہ کر کے سترہ وقت تک فاقہ کرنا روزہ رکھنا یہ روحانیت کی طاقت ہے...... تو روحانیت کا کمال ہو نہیں سکتا...... جب تک کہ مقابلہ قوی نہ ہو...... اور مقابلہ قوی جب ہی ہوسکتا ہے کہ نفس کے اندر مادے موجود ہوں...... اور یہی وجہ ہے کہ شق صدر چار مرتبہ کیا گیا...... ایک بچپن میں...... ایک جوانی میں...... ایک شب معراج کے وقت اور ایک نبوت ملنے کے وقت.... (خطبات حکیم الاسلام)

اصلاح نفس کے متعلق ایک تنبیہ

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علم اور اس کی طرف رغبت اور اس کے شغل کے متعلق سوچا تو اندازہ ہوا کہ اس سے قلب کو ایسی تقویت ملتی ہے جو اسے قساوت کی طرف لے جاتی ہے اور واقعی اگر دل کے اندر وہ وقت اور لمبی آرزوئیں نہ ہوتیں تو علم کا شغل نہایت دشوار ہوتا کیونکہ میں حدیث اس امید پر لکھتا ہوں کہ اس کی روایت کروں گا اور تصنیف اس توقع پر شروع کرتا ہوں کہ اس کو مکمل کرلوں گا....اس کے برخلاف جب عبادت و ریاضت کے باب میں غور کرتا ہوں تو آرزوئیں کم ہونے لگتی ہیں....دل نرم ہوجاتا ہے....آنسو جاری ہوجاتے ہیں....مناجات بھلی معلوم ہونے لگتی ہیں....سکینہ چھاجاتا ہے....گویا میں خدا کے مراقبہ کے مقام میں پہنچ جاتا ہوں....

لیکن علم افضل ہے اس کی حجت قوی ہے اس کا رتبہ بڑا ہے....اگرچہ اس سے وہ حالت پیدا ہو جس کا میں نے شکوہ کیا ہے اور عبادات نافلہ و اشغال تصوف....اگرچہ اس کے فوائد بہت ہیں جن کی طرف اشارہ کیا لیکن وہ ان ضعفاء کے احوال کے مناسب ہیں جنہوں نے دوسروں کی ہدایت کے بجائے اپنی اصلاح پر قناعت کرلی ہے اور مخلوق کو رب کی طرف لے جانے کے بجائے گوشہ نشینی اختیار کر رکھی ہے....(لیکن خود اپنی اصلاح تو واجب ہے اگر اپنی اصلاح کے بعد آدمی علم کا مشغلہ اختیار کرے تو وہ افضل الاحوال ہے ورنہ صرف شغل علم و تہذیب نفس سے خالی ہو حجت اور اسوء الاحوال ہے....۱۲)

پس درست اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ علم کا مشغلہ اختیار کرے اور اسی کے ساتھ دل کو نرم کرنے والے اسباب سے نفس کو صرف اتنا دباتا رہے جتنا مشغلہ علمی میں حارج نہ بنے....

چنانچہ میں اپنے قلب کے ضعف اور رقت کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں کہ قبروں کی زیادہ زیارت کروں یا قریب المرگ کے پاس موجود رہوں کیونکہ یہ چیزیں میری فکر کو متاثر کرتی ہیں اور مجھے علم کے مشغلہ سے نکال کر موت کے متعلق سوچنے کے مقام میں پہنچا دیتی ہیں....پھر میں ایک زمانہ تک اپنے آپ سے نفع اٹھانے کے قابل نہیں رہ جاتا....

اور اس میں قول فیصل یہ ہے کہ مرض کا مقابلہ اس کی ضد سے کیا جائے لہٰذا جس کا قلب بہت سخت ہو اور اسے وہ مراقبہ نہ حاصل ہو جو گناہوں سے روک سکے تو اس کا مقابلہ موت کی یاد سے اور قریب الموت لوگوں کے پاس جا کر کرے اور جو رقیق القلب ہو تو اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے بلکہ اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں میں مشغول ہو جو اسے بہلائے

رکھے تا کہ وہ اپنی زندگی سے نفع اُٹھا سکے اور جو فتویٰ دے رہا ہے اسے سمجھ سکے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مزاح فرماتے تھے.... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوڑ میں مقابلہ فرماتے تھے اور اپنے نفس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ فرماتے تھے....

اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مضمون سے وہی سمجھے گا یعنی بقدر ضرورت نفس کے ساتھ نرمی کرنا جیسا کہ میں نے عرض کیا....(مجالس جوزیہ)

حضرت حارث بن ابی حالہ رضی اللہ عنہ

جب اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جاتا ہے اس کو صاف صاف کہہ دیجئے ''فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ'' (الحجر:۶)

اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف چالیس کے قریب تھی....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر قریش کو پکارا....جب مجمع اکٹھا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**یا معاشر القریش!** میں تم کو ایک اللہ کی عبادت کا پیغام دیتا ہوں بس تم اس کو قبول کرو''....

قریش مکہ کے نزدیک یہ حرم کی سب سے بڑی توہین تھی کہ کوئی ان کے بتوں کو باطل کہے اور کسی اور معبود کی طرف بلائے....اس لئے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بہت ناگوار گزری ....دفعۃً ایک ہنگامہ برپا ہو گیا....قریش برہم ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے....

حضرت حارثؓ بن ابی حالہ رضی اللہ عنہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جاں نثار اور شیدائی تھے ان کو اس بات کی خبر ہوئی تو فوراً آپ کو بچانے کے لئے دوڑتے ہوئے آئے.... دیکھا کہ قریش سب طرف سے رسول اللہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور (نعوذ باللہ) شہید کر دینا چاہتے ہیں.... حارثؓ بن ابی حالہؓ کی سمجھ میں آپ کو بچانے کی کوئی ترکیب نہیں آئی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اس طرح جھک گئے کہ کوئی وار تلوار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ہو.... سب طرف سے کفار کی تلواریں ان کے اوپر پڑنے لگیں.... یہاں تک کہ یہ موقع پر ہی شہید ہو گئے اور اسلام کے شہید اول کے مرتبہ پر فائز ہوئے....

ترک جان و ترک مال و ترک سر   در طریق عشق اول منزلست

(اصابہ....احوال الصحابہ)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خلیفہ منصور سے ملاقات

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس بن سمعان اور ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ علماء اس کی حکومت سے ناراض ہیں.... اس نے ان سب کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نہا دھو کر کفن کے کپڑے پہن کر اور عطر و حنوط وغیرہ مل کر دربار میں پہنچے خلیفہ نے دریافت کیا کہ اس سے ان لوگوں کو کیا شکایات ہیں.... پھر جب اس نے ابن سمعانؒ اور اور ابن ابی ذئبؒ کو رخصت کر دیا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا.... ''امام صاحب آپ کے کپڑوں سے حنوط کی خوشبو آ رہی ہے آپ نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے یہ تو مردے کو لگائی جاتی ہے''.... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''آپ کے دربار میں اس وقت بغیر کسی وجہ کے طلبی ہوئی تھی.... اس بات سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کچھ پوچھ تاچھ ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری حق گوئی آپ کو پسند نہ آئے اور آپ میرا سر قلم کرانے کا فیصلہ کر لیں اس لئے میں مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا....''

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

(اقبالؒ)

منصور نے کہا ''سبحان اللہ ابو عبداللہ! کیا میں خود اپنے ہاتھ سے اسلام کا ستون گراؤں گا؟'' (کتاب الامامۃ والسیاسۃ جلد دوم طبع مصر)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رضا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رضا کا مطلب یہ ہے کہ ان کی نبوت پر ایمان لائے اور ان کو خاتم النبیین مانے اور جو شریعت وہ لائے اسے سر خم تسلیم کرے اور ان کو اپنے آپ سے زیادہ محبوب سمجھے اور یہ ارادہ رکھے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہوتے تو ان کے پاس جاتا اور اپنے اوپر اس کو واجب سمجھتا اور ان پر اپنی جان قربان کر دیتا.... (اعمال دل)

بیداری کا اک پیغام

حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے پاس (یہود کے) خطوط آتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ ہر آدمی انہیں پڑھے کیا تم عبرانی یا سریانی زبان کی لکھائی سیکھ سکتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں.... چنانچہ میں نے وہ زبان سترہ دنوں میں اچھی طرح سیکھ لی.... (عندھما ایضاً وابن ابی داؤد)

حضرت عمر بن قیسؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے سو غلام تھے.... ان میں سے ہر غلام الگ زبان میں بات کرتا تھا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک سے اسی کی زبان میں بات کرتے تھے.... میں جب ان کے دنیاوی مشاغل پر نگاہ ڈالتا تو ایسے لگتا کہ جیسے کہ ان کا پلک جھپکنے کے بقدر بھی آخرت کا ارادہ نہیں ہے اور میں جب ان کی آخرت والے اعمال کی مشغولی پر نگاہ ڈالتا تو ایسے لگتا کہ جیسے کہ ان کا پلک جھپکنے کے بقدر بھی دنیا کا ارادہ نہیں ہے''.... (اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۳/۵۴۹ وابونعیم فی الحلیۃ ۱/۳۳۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ستاروں کا اتنا علم حاصل کرو جس سے تم خشکی اور سمندر میں صحیح راستہ معلوم کر سکو اس سے زیادہ نہ حاصل کرو.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

علامات انوار

جب ذاکر باہتمام تقویٰ..... خدا کا ذکر کرنے لگتا ہے..... اور ذکر تمام اعضا میں ..... سرایت کر جاتا ہے اور غیر خدا سے ..... دل پاک و صاف ہو جاتا ہے ..... اور روحانیت سے ..... تعلق خاص پیدا ہو جاتا ہے ..... تو انوار الٰہی کا ظہور ہونے لگتا ہے ..... اور وہ انوار کبھی خود اپنے میں دکھائی دیتے ہیں ..... اور کبھی اپنے سے باہر ..... اچھے انوار وہی ہیں ..... جن کو سالک دل سینہ و سر یا ..... دونوں طرف اور ..... کبھی تمام بدن میں پائے ..... یا کبھی داہنے بائیں ..... کبھی سامنے سر کے پاس ..... ظاہر ہوں وہ بھی اچھے ہیں ..... لیکن ان کی طرف ..... توجہ نہ کرنا چاہئے کہ ..... کہیں لطف اندوز و متلذذ ہو کر خسارہ اٹھائے.... (خطبات مسیح الامت)

گھر میں اسلامی ماحول بنانے کی ضرورت

اپنے گھر کے ماحول کو تمام تر اسلامی بنانا چاہیے...... ورنہ آئندہ نسلیں اس سے بالکل بیگانہ ہو جائیں گی...... اور اس سے دین و دنیا کے بے شمار مفاسد پیدا ہوں گے...... اپنا رہنا سہنا...... لباس.... پوشاک...... وضع قطع.... کھانا پینا سب شریعت وسنت کے مطابق ہونا چاہیے...... گھر کے استعمال کا سامان بھی سادہ اور پاک وصاف ہونا چاہیے...... حیثیت سے زیادہ قیمتی سامان ...... جو محض نمائش کے لیے ہو...... اس کا مہیا کرنا اسراف بے جا ہے...... اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے...... کیونکہ ہمیشہ اس کی حفاظت کا خیال رکھنا پڑتا ہے...... کبھی ان میں اضافے کی ہوس ...... اور کبھی ان کے خراب ہو جانے کا خدشہ قلب کو مشوش رکھتا ہے...... قناعت تو ضروری سامان میں ہی نصیب ہوتی ہے...... مغربی تہذیب کی لعنت ہمارے معاشرے کو اس قدر مسموم کرتی جا رہی ہے...... کہ ہم غیر شعوری طور پر اس میں مبتلا ہو کر اپنے شعائر اور شعور اسلام سے محروم ہوتے جا رہے ہیں...... وقار اسلامی اور روایات خاندانی اور لوازمات شرافت کو برقرار رکھنا چاہیے ...... ورنہ دنیا میں بھی خواری ہے...... اور آخرت میں بھی خسران ہے...... اگر انجام کار پر غور کیا جائے...... تو یہ بات خود عقل تسلیم کر لے گی.... (ارشادات عارفی)

تعلیم خداوندی

ہر حال میں مجھ پر...... "یعنی اللہ تعالیٰ پر" نظر رکھنا...... اپنے ہاتھ.... پیر.... دماغ وعقل ...... وغیرہ سے نظر رکھنے کو پھینک دینا...... بس اللہ تعالیٰ پر نظر رکھنا...... اسی کا نام صوفیہ کی اصطلاح میں فنائیت ہے...... یہ تمام نکتے فضل اللہ سے نکل رہے ہیں...... دیکھئے کس طرح اپنے اوپر سے نظر ہٹا دی...... کیسا ہی کمال جسمانی...... کمال علمی...... کمال عملی...... کمال مالی... کمال دولتی... کمال ملکی ہو...... ان سب سے نظر اُٹھا دینا چاہیے...... اپنے کو فنائیت کے گھاٹ اُتار دیا...... اپنے کو مٹیت کے اندر لے لیا...... مٹی پن آ گیا...... اپنے اوپر سے نظر ہٹالی... اسی کا نام فناء ہے... (خطبات مسیح الامت)

ذکر کو مقصود سمجھئے

مقصود حاصل ہونے سے سکون ہو جاتا ہے...... پس جس شخص کو ذکر سے سکون نہ ہو رہا ہو...... تو معلوم ہوا کہ یہ ذکر کو مقصود نہیں سمجھتا...... اس کا کوئی اور مطلب ہے.... (مجالس ابرار)

حضرت خُبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت خبیب بن عدی انصاری صحابۂ بدر سے تھے.... آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے قید کرلیا اور مکہ لے آئے.... آپ کو وہاں ایک شخص نے اسی دینار پر اس غرض سے خریدا کہ اپنے بھائی کے قتل کے عوض جو غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا قتل کرے....

خبیبؓ کو ماریہ کنیزک کی نگرانی مں قید کیا گیا وہ کنیزک بیان کرتی ہے کہ خبیبؓ نماز تہجد کے بعد قرآن کریم پڑھا کرتے لوگ سنتے اور رویا کرتے.... ایک مرتبہ میں نے خبیبؓ سے کہا جس چیز کی خواہش ہو مجھ سے بیان کرو.... خبیبؓ نے کہا صرف یہ خواہش ہے کہ جب قریش میرے قتل کا ارادہ کریں تو مجھے اس کی خبر ذرا پہلے کردینا.... کنیزک کہتی ہے قریش نے جب اس کے قتل کا ارادہ کیا تو میں نے اس کو خبر کردی.... خبیبؓ نے مجھ سے ایک ضرورت کے لئے استرا مانگا.... میں نے اپنے لڑکے کے ہاتھ بھیج دیا لیکن فوراً ہی میرے دل میں خدشہ پیدا ہوا کہ میں نے نہایت نادانی کی ہے کہ اپنے دشمن قیدی کے پاس اپنے معصوم بچے کو استرا دے کر بھیجا ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو ہلاک کردے جب میرا لڑکا خبیبؓ کے پاس گیا تو اس نے اس کو زانوں پر بٹھایا اور کہا اے بہادر لڑکے کیا تیری ماں کو میری عہد شکنی کا خوف نہیں تھا کہ اس نے تیرے ہاتھ مجھے استرا بھیجا ہے حالانکہ میں تمہارا اور تم میرے دشمن ہو....

ماریہ کہتی ہے کہ میں کواڑ کی اوٹ میں یہ باتیں سن ہی رہ تھی.... میں نے بیتاب ہوکر کہا اے خبیبؓ میں نے اس غرض سے استرا تمہارے پاس نہیں بھیجا.... خبیبؓ بولے ماریہ تسلی رکھ میرے مذہب میں عہد شکنی روا نہیں ہے.... غرض جب خبیبؓ کو پھانسی پر لٹکانے کے لئے لے چلے تو اس نے اپنے قاتلوں سے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز کی مہلت دو تو تمہارا بڑا احسان ہے.... نماز کے بعد انہوں نے کہا بخدائے لایزال اگر تم لوگوں کو یہ خیال نہ ہوتا کہ خبیب نے موت کے خوف سے نماز کو طول دیا ہے تو میں گھنٹوں تک محویت کے عالم میں رہتا....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بوقت قتل نماز پڑھنے کا طریقہ سب سے پہلے خبیبؓ بن عدی نے نکالا ہے.....

جب آپؓ نے نماز پڑھ لی تو آپ کو سولی پر چڑھایا گیا پیشتر اس کے کہ دشمنان اسلام آپ کا خاتمہ کر دیں آپ سے کہا گیا کہ اگر تم اسلام کو ترک کر دو تو ہم تمہاری جان بخشی کر سکتے ہیں.....خبیب نے کہا میں نے جان بخشی کی درخواست نہیں کی نہ تارک اسلام ہو کر مجھے زندہ رہنے کی ضرورت ہے.....صرف میری جان ہی کیا اگر تم سارے جہان کی دولت بھی دے دو تو واللہ اسلام کی دولت ونعمت کو ترک نہ کروں گا.....

قریش نے کہا کیا تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری جگہ سولی پر ہو اور تو آرام سے اپنے گھر میں رہے؟

خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم سولی کہتے ہو میں جسم اطہر میں ایک کانٹا چبھا ہوا بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتا.....قتل کی تکلیف چند منٹوں کی تکلیف ہے اس کے بعد راحت ہی راحت ہے.....

قریش کے حکم سے چالیس لڑکے پھانسی کی طرف آئے جن کے ہاتھوں میں نیزے تھے وہ سب خبیبؓ کو نیزے مارنے لگے.....اسی اثناء میں ایک نیزہ سینہ پر لگا اور وہ کلمۂ توحید پڑھتے ہوئے واصل بحق ہو گئے.....

زید بن الاشنہؓ بھی خبیب کے ساتھ ہی قید ہو گئے تھے مشرکین مکہ نے آپ کے ساتھ بھی نہایت ظالمانہ سلوک کیا لیکن آپ نے بھی ثابت قدمی کے ساتھ اپنی جان نذرِ اسلام کر دی.....(ناقابل فراموش واقعات)

جنت کے اسٹیشن

لوگوں کو مرنے کے نام سے وحشت ہوتی ہے..... لہٰذا یوں کہنا چاہئے کہ فلاں صاحب اصلی وطن گئے..... قبرستان وطن اصلی کا اسٹیشن اور وطن اصلی کی گاڑی قبر ہے..... میرا نواسہ چھوٹا سا ہے..... جب قبرستان کئی روز نہیں جاتا ہوں تو تقاضا کرتا ہے..... کہ آپ جنت کے اسٹیشن کب چلیں گے.....(مجالس ابرار)

حکمت کے اسرار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اللہ عزوجل کے احکام کی تمام حکمتوں پر مطلع ہونے کے لیے اپنی عقل میں ایک طرح کی منازعت محسوس کی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ احکام کی حکمتوں میں سے کوئی حکمت اس پر ظاہر نہیں ہو پاتی تو وہ حیران ہو جاتی ہے اور اس موقع پر یہ بھی ہوتا ہے کہ شیطان موقع کو غنیمت جان کر وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے کہ بھلا بتاؤ اس میں کیا حکمت ہو سکتی ہے؟ تو میں نے عقل سے کہا اے مسکین! دھوکہ کھانے سے بچو کیونکہ مصنوعات کی مضبوطی دیکھ کر صانع کا حکیم ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو چکا ہے.... لہٰذا اگر کوئی حکمت تم سے مخفی رہ گئی تو وہ تمہارے ادراک کے قصور کی وجہ سے ہے....

پھر یہ کہ دنیاوی بادشاہوں کے بہت سے اسرار ہوتے ہیں (جن پر سب کو اطلاع نہیں ہو پاتی) تو تمہاری کیا حیثیت ہے کہ اس کی تمام حکمتوں پر باوجود اپنے ضعف کے مطلع ہو سکو.... تمہارے لیے تو اجمالی حکمتیں کافی ہیں لہٰذا جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان کے پیچھے پڑنے سے بچو کیونکہ تم بھی اس کے ایک مصنوع ہو بلکہ اس کی مصنوعات کا ایک ذرہ ہو پھر کیونکر تم اس ذات پر حکم چلانے کی جرأت کرتے ہو جس سے تمہارا وجود ہوا ہے اور تمہارے نزدیک جس کا صاحب حکمت اور صاحب سلطنت ہونا ثابت ہو چکا ہے....

پس اپنے آلہ عقل کو اس کی قوت کے بقدر حکمتوں کے معلوم کرنے کے لیے استعمال کرو کیونکہ اس معرفت سے تم کو خدا کا خوف نصیب ہوگا اور جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان سے آنکھیں بند رکھو کیونکہ کمزور نظر والے کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ سورج کی روشنی کا مقابلہ نہ کرے.... (مجالس جوزیہ)

جائز مراد کا وظیفہ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ (سورۃ یسین: ۸۲)

اگر کسی کا کوئی کام اٹکا ہوا ہو اس کیلئے اور ہر جائز مراد کیلئے اس دعا کو عقیدے کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے پڑھے یہ دعا فتح کے دروازے کھول دیتی ہے.... یہ دعا آزمودہ ہے.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خوف خدا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک سے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کا حال دریافت کیا گیا تو کہنے لگیں اللہ کی قسم! وہ لوگوں سے زیادہ نماز... روزہ تونہیں ادا کرتے تھے...

لیکن اللہ کی قسم! میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپتے نہیں دیکھا... وہ بستر پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تو خوف خداوندی کی وجہ سے چڑیا کی طرح پھڑ پھڑانے لگتے...

یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوتا کہ ان کا دم گھٹ جائے گا... اور لوگ صبح کو اُٹھیں گے ... تو خلیفہ سے محروم ہوں گے...

ایک رات عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ "سورۃ اللیل" پڑھ رہے تھے...

جب اس آیت پر پہنچے...

فانذرتکم نارا تلظی ...

ترجمہ:... "پس میں نے تم کو ڈرادیا بھڑکتی ہوئی آگ سے"

تو ہچکی بندھ گئی... دم گھٹ گیا... آگے نہیں پڑھ سکے... دوبارہ نئے سرے سے شروع کی... جب اسی آیت پر پہنچے تو پھر وہی کیفیت ہوئی اور آگے نہیں بڑھ سکے... بالآخر یہ سورت چھوڑ کر دوسری سورت پڑھی... غرض یہ کہ کتنا خوف خداوندی تھا ان میں... اللہ تعالیٰ ہم میں بھی پیدا فرمادے... آمین ثم آمین... (یادگار واقعات)

زیارت نبوی کیلئے قرآنی عمل

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ الاحزاب: ۵۶)

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کلام ہونے کا یا زیارت کا خواہش مند ہو وہ رات کو سوتے وقت اس کی تسبیح پڑھے ان شاء اللہ جلد ہی خواہش پوری ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

چند آداب معاشرت

میزبان کو چاہیے کھانا لانے سے پہلے پانی لائے تاکہ ہاتھ دھولیں....اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھلانے میں قیاس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ آخر مجلس سے شروع کرے اور صدر مجلس کے ہاتھ آخر میں دھلائے....کیونکہ ایسا نہ کیا تو انہیں کھانے اور کسی چیز کے چھونے سے رکنا پڑے گا....لہٰذا بہتر ہے کہ ان کے ہاتھ بعد میں دھلائے جائیں....یوں کہا جاتا ہے کہ پہلے شخص کے دھوئے ہوئے ہاتھ تو پرانے ہوجاتے ہیں....لہٰذا یہ صورت حال چھوٹے لوگوں کے مناسب ہے اور آخر میں ہاتھ دھونا گویا کھانے کی اجازت ہوتی ہے....اور یہ بڑوں کے ہی لائق ہے....لیکن اب بڑوں سے ابتدا کرنا اچھا سمجھا جاتا ہے....لہٰذا کھانے سے پہلے اگر ابتداء میں صدر مجلس کے ہاتھ دھلا دیئے جائیں تو مضائقہ نہیں اور کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر چاہیئے تو یہ کہ تولیہ وغیرہ سے صاف نہ کئے جائیں کیونکہ دوسری چیزوں کو چھونے اور مس کرنے کی وجہ سے ہی تو ہاتھ دھوئے جاتے ہیں تو دھونے کے بعد کسی چیز کو نہ چھونا چاہئے لیکن اب تولیہ وغیرہ کا استعمال پسند کیا جانے لگا ہے لہٰذا حرج نہیں....اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت بعض لوگ ہر مرتبہ مستعمل پانی کو برتن سے گرانا مکروہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ لگن کو بھر لیا کرو مجوس کی مشابہت مت اختیار کرو....ایک حدیث یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کا مستعمل پانی جمع کر لیا کرو تمہاری پریشانیاں ختم ہونگی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر بار برتن انڈیل دینا عجمی طریقہ ہے....اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اچھا ہے....کہ بعض دفعہ چکناہٹ کے چھینٹے لگن سے اڑ کر کپڑوں کو خراب کر دیتے ہیں....اور یہ بھی ہے کہ پہلے زمانہ میں کھانا عموماً روٹی اور کھجور یا ایسی چیز ہوتی تھی جس میں چکناہٹ بہت کم ہوتی ہے....اور آج جبکہ رنگارنگ کے مرغن کھانوں سے ہاتھ چکنے ہوجاتے ہیں تو مستعمل پانی گرا دینے میں کوئی حرج نہیں جیسے مناسب حال ہو کر سکتے ہیں....

ھدایت: ۱....دسترخوان پر دوسرے شخص کے لقمہ کو دیکھنا اچھا نہیں بلکہ ادب کے خلاف ہے....

۲....مہمان کو یہ بھی مناسب نہیں کہ بار بار اس جگہ کی طرف دیکھتا رہے جہاں سے کھانا آ رہا ہے کہ لوگ اسے معیوب جانتے ہیں....(بستان العارفین)

صبر ورضا کی ضرورت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے..... کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی ناگوار طبع بات پیش آتی..... تو زیادہ غم وغصہ کا اظہار فرمانے کے بجائے صرف اتنا فرمایا کرتے تھے کہ..... "ماشاء اللّٰہ کَانَ وَمَالَمْ یَشَاء لَا یَکُوْنَ"..... (جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہو گیا اور جو کچھ وہ نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا) اور حقیقت یہ ہے کہ رنج وتکلیف کے موقع پر تسکین قلب کا اس سے بہتر نسخہ کوئی بھی نہیں ہوسکتا.... (ارشادات مفتی اعظم)

شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک..... "علوم"..... کا جامع ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ..... "اعمال"..... کی جامع ہے..... جو قرآن کہتا ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کر کے دکھاتے ہیں..... اور آپ جو کر کے دکھلاتے ہیں وہ قرآن کہتا ہے..... اگر ہم یوں کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو قرآن اتارے ہیں..... ایک علمی قرآن جو کاغذوں میں محفوظ ہے..... اور ایک عملی قرآن جو ذات بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے..... وہ قرآن علم کا مجموعہ ہے..... اور آپ کی ذات بابرکات عمل کا..... اخلاق کا اور کمالات کا مجموعہ ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

کمال ایمان مطلوب ہے

کامل مؤمن ہونا مطلوب ہے..... اور کامل کامیابی کے لیے کامل ایمان شرط ہے..... جب ہی کامیابی ہے..... جبکہ کامل ایمان ہو..... بھلا کوئی ناقص کامیابی چاہتا ہے؟..... کسی نے ایک لاکھ روپیہ تجارت میں لگایا..... اور ایک لاکھ ہی واپس آ گیا..... یا ایک روپیہ اوپر ایک لاکھ واپس آ گیا..... تو اس کو کوئی کامیابی کہے گا؟..... ہرگز نہیں..... ہاں یہ کامیابی ہے کہ ایک لاکھ تجارت میں لگایا..... اور ایک لاکھ زائد ہو کر دو لاکھ آ گیا..... تو اس کو کامیابی کہا جائے گا..... یہ تجارت دنیا کا حال سمجھ لیا..... اب سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو عالم ارواح سے..... تجارت آخرت کے لیے بھیجا ہے..... تو تجارت آخرت کے لیے نفس ایمان کے ساتھ جب ایمان کے تقاضے کے ساتھ ہو..... تو وہ تجارت آخرت ایمان کامل کے ساتھ کامیابی اور پوری کامیابی ہے.... (خطبات مسیح الامت)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ضرار بن ضمرہ سے گفتگو

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میرے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کیجئے تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ مجھے معاف رکھیں.... اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں معافی نہیں دوں گا ضرور بیان کرنے ہوں گے تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ان کے اوصاف کو بیان کرنا ضروری ہی ہے تو سنئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اونچے مقصد والے (یا بڑی عزت والے) اور بڑے طاقت ور تھے.... فیصلہ کن بات کہتے اور عدل وانصاف والا فیصلہ کرتے تھے.... آپ کے ہر پہلو سے علم پھوٹتا تھا.... (یعنی آپ کے اقوال وافعال اور حرکات وسکنات سے لوگوں کو علمی فائدہ ہوتا تھا) اور ہر طرف سے دانائی ظاہر ہوتی تھی.... دنیا اور دنیا کی رونق سے ان کو وحشت تھی.... رات اور رات کے اندھیرے سے ان کا دل بڑا مانوس تھا.... (یعنی رات کی عبادت میں ان کا دل بہت لگتا تھا) اللہ کی قسم! وہ بہت زیادہ رونے والے اور بہت زیادہ فکرمند رہنے والے تھے.... اپنی ہتھیلیوں کو الٹتے پلٹتے اور اپنے نفس کو خطاب فرماتے (سادہ) اور مختصر لباس اور موٹا جھوٹا کھانا پسند تھا.... اللہ کی قسم! وہ ہمارے ساتھ ایک عام آدمی کی طرح رہتے.... جب ہم ان کے پاس جاتے تو ہمیں اپنے قریب بٹھا لیتے اور جب ہم ان سے کچھ پوچھتے تو ضرور جواب دیتے.... اگرچہ وہ ہم سے بہت گھل مل کر رہتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی ہیبت کی وجہ سے ہم ان سے بات نہیں کر سکتے تھے.... جب آپ تبسم فرماتے تو آپ کے دانت پروئے ہوئے موتیوں کی طرح نظر آتے.... دینداروں کی قدر کرتے.... مسکینوں سے محبت رکھتے.... کوئی طاقتور اپنے غلط دعوے میں کامیابی کی آپ سے توقع نہ رکھ سکتا اور کوئی کمزور آپ کے انصاف سے ناامید نہ ہوتا اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کو ایک دفعہ ایسے وقت میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ جب رات کی تاریکی چھا چکی تھی اور ستارے ڈوب چکے تھے اور آپ اپنی محراب میں اپنی داڑھی پکڑے ہوئے جھکے ہوئے تھے اور اس آدمی کی طرح تلملا رہے تھے جسے کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو اور غمگین آدمی کی

طرح رو رہے تھے اور ان کی صدا گویا اب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے کہ بار بار یا ربنا یا ربنا فرماتے اور اللہ کے سامنے گڑ گڑاتے.... پھر دنیا کو مخاطب ہو کر فرماتے کہ اے دنیا! تو مجھے دھوکہ دینا چاہتی ہے.... میری طرف جھانک رہی ہے مجھ سے دور ہو جا.... مجھ سے دور ہو جا کسی اور کو جا کر دھوکہ دے میں نے تجھے تین طلاقیں دیں.... کیونکہ تیری عمر بہت تھوڑی ہے اور تیری مجلس بہت گھٹیا ہے.... تیری وجہ سے آدمی آسانی سے خطرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے (یا تیرا درجہ بہت معمولی ہے) ہائے ہائے (کیا کروں) زاد سفر تھوڑا ہے اور سفر لمبا ہے اور راستہ وحشت ناک ہے.... یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آنسو آنکھوں سے بہنے لگے.... ان کو روک نہ سکے اور اپنی آستین سے ان کو پونچھنے لگے اور لوگ ہچکیاں لے کر اتنے رونے لگے کہ گلے رندھ گئے.... اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک ابو الحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ایسے ہی تھے.... اللہ ان پر رحمت نازل فرمائے.... اے ضرار! تمہیں ان کی وفات کا کیسا رنج ہے؟

حضرت ضرار نے کہا اس عورت جیسا غم ہے جس کا اکلوتا بیٹا اس کی گود میں ذبح کر دیا گیا ہو کہ نہ اس کے آنسو تھمتے ہیں اور نہ اس کا غم کم ہوتا ہے پھر حضرت ضرار اٹھے اور چلے گئے.... (ابونعیم ۱/۸۴ واخرجہ ایضاً ابن عبدالبر فی الاستیعاب ۳/۴۴)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہنسا کرتے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ ہاں مگر اس حال میں کہ ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا.... (ابونعیم فی الحلیہ ۱/۳۱۱)

برائے حصول اولاد

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ (سورۃ الشوریٰ:۴۹)

جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو وہ یہ دعا ۱۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے فجر کی نماز کے بعد دونوں میاں بیوی پئیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

زوجین کی خوش اخلاقی کا اثر

عورت کومطیع بنانے کی یہی تدبیر کام کی ہے کہ اس کوخوش رکھےاور یہی شوہر کوراضی رکھنے کی تدبیر ہے....عورتیں قابل تعریف وترحم ہیں ان میں دوصفات تو ایسی ہیں کہ مردوں سے بھی کہیں بڑھی ہوئی ہیں....خدمت گاری اور عفت....عفت تو اس درجہ کی ہے کہ مرد چاہے افعال سے پاک ہوں....لیکن وسوسوں سے کوئی بھی خالی نہیں اور شریف عورتوں میں سے اگر سوکولیا جائے تو شاید سوکی سو ایسی نکلیں گی کہ وسوسہ تک بھی ان کو عمر بھر نہ آیا ہو اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں.... **المحصنات الغافلات**..... عورت کا مہر ادا کرنا غیرت کی دلیل ہے: گوعورت مہر معاف کردے لیکن پھر بھی ادا کردے کیونکہ یہ غیرت کی بات ہے کہ بلاضرورت عورت کا احسان لے....(پرسکون گھر)

رمضان المبارک کی قدر کریں

رمضان المبارک کا وقت ویسے ہی قیمتی اور آخری عشرہ دو کی نسبت اور زیادہ قیمتی معتکف کے لیے تو پھر اور بھی زیادہ قیمتی چونکہ معتکف کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سخی کی دہلیز پکڑ کے کوئی سائل بیٹھ جائے کہ مجھے جب تک کچھ نہیں ملے گا میں دروازہ پکڑے رہوں گا تو سخی بالآخر اسے کچھ دے ہی دیا کرتا ہے.... ہمارے مشائخ نے فرمایا: "**الوقت من ذهب وفضة**" وقت جو ہے وہ سونے اور چاندی کی ڈلیوں کی مانند ہے....استعمال کرلو تو چاندی بنالو اور زیادہ اخلاص کے ساتھ کرو تو سونے کی ڈلی بنے گی اور اگر استعمال نہیں کرو گے تو مٹی کے ڈھیلے کے مانند گزر جائے گا بلکہ بعض بزرگوں نے تو یوں کہا ہے کہ "**الوقت سيف قاطع**" وقت ایک کاٹنے والی تلوار ہے....امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے صوفیاء کی دو باتوں سے بہت فائدہ ہوا ایک بات تو یہ ہے کہ ایک وقت کاٹنے والی تلوار ہے.... اگر تم اسے نہیں کاٹو گے تو وہ تمہیں کاٹ کر رکھ دے گی اور دوسرا فرمایا کرتے تھے کہ یہ بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے کہ اگر تم نفس کو حق میں مشغول نہیں کرو گے تو نفس تمہیں باطل میں مشغول کردے گا تو یہ بات بالکل سچی ہے ہم نفس کو پالنے میں مشغول ہیں اور نفس ہمیں جہنم میں دھکا دینے میں مشغول ہے.....بہرحال جتنا بھی وقت ہے ہمارا وہ طے شدہ ہے....

اے شمع! تیری عمر طبیعی ہے ایک رات ہنس کر گزار دے یا اسے رو کر گزار دے

(وقت ایک عظیم نعمت)

اصلاح نفس

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے دلچسپ اور عجیب چیز نفس کا مجاہدہ ہے کیونکہ اس میں کچھ فنکاری کی ضرورت ہوتی ہے....

بہت سے لوگوں نے تو علی الاطلاق نفس کی ہر خواہش پوری کرنا شروع کر دی تو اس نے اس کو ایسی حالتوں میں مبتلا کر دیا جو انہیں ناپسند تھیں اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف مبالغہ کیا حتیٰ کہ اسے اس کے حقوق سے بھی محروم کر دیا اور اس پر ظلم کرنے لگے تو ان کے اس ظلم کا اثر ان کی عبادتوں پر پڑا....

چنانچہ بعض لوگوں نے اسے خراب غذائیں دیں جس کے نتیجہ میں ان کا بدن ضروری امور کی ادائیگی سے بھی عاجز ہو گیا اور بعضوں نے اس کو ہمیشہ خلوت میں رکھا جس کی وجہ سے اس کے اندر وحشت پیدا ہو گئی اور فرض یا نفل ترک کرنے لگا.... مثلاً مریض کی عیادت یا ماں کی خدمت وغیرہ....

محتاط وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو جدوجہد اور اصول کی پابندی سکھلائی.... اس طرح کہ اگر کسی مباح میں اس کو گنجائش ملے تو اس سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کرے اور وہ اپنے نفس کے ساتھ بادشاہ کی طرح رہے کہ وہ جب اپنے کسی غلام کے ساتھ مزاح کرتا ہے تو وہ غلام اس سے بے تکلف نہیں ہونے پاتا اور اگر بے تکلفی پیدا ہونے لگے تو اسے بادشاہ کی حکومت و سلطنت کی ہیبت یاد آ جاتی ہے....

چنانچہ محقق بھی اسی طرح رہتا ہے کہ اپنے نفس کو اس کا حصہ دیتا ہے اور نفس پر جو ذمہ داریاں ہیں انہیں پوری پوری وصول کرتا ہے.... (مجالس جوزیہ)

طلب خیر کی دُعا

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ.... اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ (سورۃ الملک: ۱۳-۱۴)

عشا کی نماز کے بعد دو نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں.... اس کے بعد ان آیات کو ۱۰۱ دفعہ پڑھ کر بغیر بات کیے سو جائیں.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

دین میں کمال حاصل کرنے کی ضرورت

دنیا میں ہم ہر چیز بڑھیا پسند کرتے ہیں...... امرود عمدہ ہو...... کیلا عمدہ ہو...... مکان عمدہ ہو...... لیکن وضو عمدہ ہو اور نماز عمدہ ہو اس کی فکر نہیں...... اور وضو اور نماز عمدہ ہوتی ہے...... ان کی سنتوں کی پابندی سے...... امرود کا باطن تو اچھا ہو...... لیکن اس کے اوپر داغ ہو...... آپ نہیں پسند کرتے پس مسلمان کا ظاہر بھی عمدہ ہو اور باطن بھی عمدہ ہو...... ظاہر بھی وضع قطع صلحاء سے آراستہ ہو...... اور باطن بھی...... زمانہ ہو گیا وضو کرتے اور نماز پڑھتے مگر سنتیں وضو اور نماز کی معلوم نہیں...... الا ماشاء اللہ اور دماغ کا یہ حال ہے کہ موٹر کو کھول کر ہر جز علیحدہ کر دیا اور صاف کر کے...... پھر سب کو فٹ کر دیا...... جنرل اسٹور کی ہزاروں چیزیں از بر یاد کہ...... کون چیز کہاں ہے...... گاہک نے مانگی اور فوراً ہاتھ وہاں پہنچا...... مگر افسوس کہ آخرت کے معاملہ میں اس دماغ اور حافظہ کو استعمال ہی نہیں کیا کہ...... وضو اور نماز کی تمام سنتوں کو اور سونے جاگنے چلنے پھرنے کھانے پینے کی تمام سنتوں اور دعاؤں کو سیکھتے....

اے کہ تو دنیا میں اتنا چست ہے　　　دین میں کیوں آخر اتنا سست ہے

اگر ایک سنت ایک دن میں یاد کریں...... تو ۳۶۰ دن میں...... ۳۶۰ سنتیں یاد ہو جائیں گی.... (مجالس ابرار)

ضرورت نسبت

جب تک اللہ والوں کے ساتھ رشتہ قائم ہے...... اور قدم صراط مستقیم کی لائن پر ہیں...... ان شاء اللہ کسی نہ کسی صورت اپنی بوسیدگی کے باوجود منزل تک پہنچ جائیں گے...... بس شرط یہ ہے...... کہ اپنے کنڈے کو اللہ والوں کے ساتھ وابستہ رکھیں...... لہٰذا اس کنڈے کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے.... (ارشادات عارفی)

دنیا قید خانہ

عارفین دنیا کو قید خانہ سمجھتے ہیں...... اور ان کو یہاں سے نکلتے ہوئے وہی خوشی ہوتی ہے...... جو جیل خانہ سے نکلتے ہوئے ہوتی ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

صحابی رضی اللہ عنہ کی اپنی پڑوسن بیٹی سے ملاقات

دمشق شہر میں ایک مسلمان بچی اکیلی گھر میں رہتی تھی .... ایک طرف اس کا پڑوسی حضرت عبداللہ بن سبرہؓ دمشقی تھے اور دوسری طرف ایک یہودی طبیب کا مکان تھا.... وہ طبیب اس مسلمان بچی کو تنگ کرتا تھا اور اس کی عزت کے پیچھے پڑا ہوا تھا.... ایک دن لڑکی نے تنگ آ کر کہا کہ او خبیث! تجھے شرم نہیں آتی .... کاش میرا پڑوسی حضرت عبداللہ بن سبرہ دمشقی ہوتے تو تم یہ حرکت نہ کرتے .... ادھر وہ صحابی آرمینیا اور آذر بائیجان میں جہاد کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے .... اللہ پاک کی شان دیکھیں .... اس کو الہام ہوا یا خواب دیکھا کہ میری پڑوسن وہ مسلمان بچی مجھے یاد کر رہی ہے .... اور اس کی عزت خطرے میں ہے دمشق سے ہزاروں میل دور تھے .... وہاں سے گھوڑے پر بیٹھ گئے .... مہینوں کا سفر طے کر دیا بالآخر ایک رات وہ دمشق پہنچ ہی گئے اپنے گھر میں نہیں گئے .... بلکہ سیدھے اس مسلمان بچی کے گھر پر گئے .... دروازے پر دستک دی وہ نکلی فرمایا کہ بیٹی! مجھے پہچان لیا.... کہا جی یقیناً پہچان لیا آپ میرے پڑوسی حضرت عبداللہؓ ہی تو ہیں .... فرمایا بیٹی آپ نے مجھے یاد فرمایا تھا؟

کہا یقیناً یاد کیا تھا.... کہ یہ میرا پڑوسی یہودی طبیب مجھے تنگ کر رہا ہے میری عزت کے پیچھے پڑا ہوا ہے .... فرمایا خدا کی قسم! میں آرمینیا سے صرف آپ کی عزت بچانے کی خاطر آیا ہوں .... تم جاؤ اس طبیب کو اپنے گھر میں بلاؤ.... حضرت عبداللہ لڑکی کے گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے .... وہ یہودی ناچتا ہوا آ رہا تھا کہ آج تو خود لڑکی بلانے آئی ہے .... حضرت عبداللہ نے اس یہودی کو پکڑ لیا اور قتل کر دیا اس کی لاش باہر پھینک دی.... اور گھوڑے کو نکالا جب گھوڑے پر بیٹھ گئے تو بچی نے پوچھا حضرت کدھر جا رہے ہیں .... ساتھ میں آپ کا مکان ہے .... رات بچوں کے ہاں گزار لیں کل پرسوں واپس چلے جائیں گے .... فرمایا کہ بیٹی جس مقصد کیلئے آیا تھا الحمد للہ وہ مقصد پورا ہو گیا.... ابھی میں واپس محاذ پر جا رہا ہوں .... ان شاء اللہ بچوں کو ملنے کیلئے پھر کسی وقت آؤں گا.... میرے ثواب میں فرق آ جائے گا.... اور پھر آرمینیا واپس چلے گئے .... بچوں تک کو نہیں ملے .... (الاصابہ فی تمییز الصحابہ)

اپنے گھروں میں بھی آواز دے کر جانا چاہئے

حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگ اپنے گھروں میں بے پکارے چلے جاتے ہیں.... بڑی گندی بات ہے.... نہ معلوم گھر کی عورتیں کس حالت میں ہیں یا کوئی غیر محرم عورت محلہ کی گھر میں ہوا جازت لے جب بلایا جائے تو گھر میں داخل ہونا چاہئے.... (تاثر حکیم الامت)

حقیقی زندگی کون سی؟

اس ہماری زندگی کے اوقات میں جو یاد الٰہی میں وقت گزر رہا ہے.... یہ تو زندگی ہے اور باقی ساری کی ساری شرمندگی.... ایک بڑے میاں سے کسی نے پوچھا کہ بڑے میاں عمر کتنی؟ کہنے لگے پندرہ سال.... اس نے کہا کیوں.... جوان بننے کا زیادہ ہی شوق ہے کہ پندرہ سال کہہ رہے ہو؟ کہنے لگے نہیں بھائی جب سے توبہ کر کے اللہ سے صلح کی ہے پندرہ سال گزرے ہیں یہ میری زندگی ہے اور اس سے پہلے والی ساری شرمندگی ہے....

میری زیست کا حال کیا پوچھتے ہو — بڑھاپا نہ بچپن نہ میری جوانی
جو چند ساعتیں یاد دلبر میں گزریں — وہی ساعتیں ہیں میری زندگانی

جو چند ساعتیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزر گئیں وہ میری زندگی ہے اور باقی ساری کی ساری شرمندگی ہے....

رضا کا طریقہ

رضا کا طریقہ مختصر لیکن مشکل ہے لیکن اس کی مشقت مجاہدہ کی مشقت کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے حصول کیلئے دو درجے ہیں.... ۱.... بلند ہمت....۲.... پاکیزہ نفس....

بندے کیلئے ضعف کے باوجود اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا جب وہ یہ بات ذہن میں رکھے گا کہ اس کے رب کی قوت زیادہ ہے اور یہ بھی سوچے گا کہ میں ان امور سے جاہل ہوں اور وہ جاننے والا ہے اور میں عاجز بندہ ہوں اور وہ قدرت والا ہے اور وہ رحیم اور شفیق ہے....

اس لئے جب کوئی شخص اپنے ذہن میں غور و فکر کرے گا کہ جو چیز اللہ نے میرے لئے اختیار کی ہے وہ اچھی اور افضل ہے جب اس پر ایمان لائے گا تو اللہ راضی ہو جائے گا.... (اعمال دل)

تقویٰ اور اس کی برکات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے تقویٰ کے ذریعہ بلند رُتبہ حاصل کرنے والے شخص! تجھے خدا کا واسطہ تقویٰ کی عزت کو گناہوں کی ذلت کے عوض بیچ نہ دینا اور شہوت کی دوپہر میں خواہشات کی پیاس پر صبر کرنا اگرچہ تپش سخت ہو اور جلا ڈالے.... پھر جب صبر کے مراتب حاصل کرلینا تب جو چاہنا خدا سے مانگ لینا کیونکہ یہ اس شخص کا مقام ہے جو اگر اللہ پر قسم کھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرمادیتے ہیں....

واللہ اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر نہ کیا ہوتا تو زمین کو کوڑے سے مارنے کے لیے ہاتھ اُٹھانے کی جرأت نہ کر پاتے اور اگر انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خواہشات کو ترک کرنے کی مشقت نہ برداشت کی ہوتی (جبکہ ان کے عزم وارادہ کا واقعہ میں نے سنا کہ اگر اللہ نے مجھے کسی جنگ میں حاضر ہونے کا موقعہ عطا فرمایا تو دیکھ لے گا میں کیا کرتا ہوں.... چنانچہ اُحد کے موقع پر جنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ قتل کردیئے گئے.... پھر صرف اپنی انگلیوں کی پوروں سے پہچانے جاسکے اگر ان کا ایسا عزم نہ ہوتا تو جس وقت یہ قسم کھائی:

واللّٰہ لاتکثر سن الربیع.... (خدا کی قسم! ربیع کا دانت نہیں ٹوٹے گا)

اس وقت چہرے پر اس قدر اطمینان نہ ہوتا....

تمہیں خدا کا واسطہ! ذرا ممنوعات سے باز رہنے کی حلاوت چکھ کر دیکھو.... یہ ایسا درخت ہے جس پر دنیا کی عزت اور آخرت کے شرف کا پھل آتا ہے اور جب بھی خواہشات کی طرف تمہاری پیاس بڑھے تو رجاء و امید کے ہاتھ ایسی ذات کے سامنے پھیلاؤ جس کے پاس مکمل آسودگی کا سامان ہے اور اس سے عرض کرو کہ ''بارالہا! طبیعت اپنی خشک سالیوں کے سبب صبر سے عاجز ہوگئی ہے اس لیے وہ سال جلدی بھیج دیجئے جس میں لوگوں کی فریادرسی کرسکوں اور خوب عرق نچوڑوں....''

تمہیں خدا کی قسم! ان لوگوں کے بارے میں سوچو جنہوں نے اپنی اکثر عمر تقویٰ اور طاعت میں گزاری پھر اخیر وقت میں انہیں کوئی فتنہ پیش آگیا کیسا ان کی سواری نے دریا

کے لگر پر ٹکر ماری اور وہ چڑھنے کے وقت میں ڈوب گئے...."واللہ دنیا پر تف ہے نہیں بلکہ جنت پر بھی تف ہے اگر اس کا حاصل ہونا محبوب سے بے رُخی کا سبب بننے لگے...."

عام آدمی اپنے نام اور اپنے باپ کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور اہل تقویٰ حضرات نسبت سے پہلے اپنے لقب سے ہی پہچان لیے جاتے ہیں....

اے وہ شخص! جو ایک لمحہ کے لیے اپنی خواہشات سے صبر نہیں کر پاتا مجھے بتا کہ تو ہے کون؟ تیرا عمل کیا ہے؟ اور تیرا مرتبہ کس مقام تک بلند ہے؟

تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ "مرد" کون ہے؟

واللہ مرد وہ ہے جسے کسی حرام شئے پر دسترس حاصل ہو اور تنہائی بھی ہو اور اس کے حصول کی شدید خواہش بھی ہو لیکن اسی حالت میں اس کی نظر اس طرف چلی جائے کہ حق تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں اس لیے حق تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیز کو سوچنے سے بھی شرما جائے اور اس حیاء کی وجہ سے اس کی خواہش ٹھنڈی ہو جائے....

تیری حالت تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ تو ہمارے لیے وہی چیزیں چھوڑتا ہے جن کی تجھے خواہش نہیں ہوتی یا جن میں تیری شہوت سچی نہیں ہوتی یا جن پر تجھے قدرت نہیں ہو پاتی.... اسی طرح تیری عادت یہ ہے کہ جب تو صدقہ کرتا ہے تو روٹی کا وہی ٹکڑا دیتا ہے جو تیرے کام کا نہیں ہوتا یا ایسے شخص کو دیتا ہے جو تیری مدح سرائی کرے....

جاؤ دور ہو! تم ہماری ولایت اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک کہ تمہارے معاملات ہمارے لیے خالص نہ ہو جائیں.... اچھی چیزیں خرچ نہ کرنے لگو.... اپنی خواہشات کو چھوڑ نہ دو اور تکلیف دہ چیزوں پر صبر نہ کرنے لگو....

اگر تم اپنے کو اجیر (مزدور) سمجھ کر عمل کرتے ہو تو اس کا یقین رکھو کہ تم اپنا ثواب ہمارے پاس ذخیرہ کر رہے ہو اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا ہے (جب غروب ہو گا تب مل جائے گا) اور اگر تم محبت کی بناء پر عمل کرتے ہو تو اس اجر کو اپنے محبوب کی رضاء وخوشنودی کے مقابلے میں قلیل سمجھو گے اور ہماری گفتگو کسی تیسرے سے نہیں ہے.... (مجالس جوزیہ)

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ

(جنہیں فرشتوں نے غسل دیا)

ابو عامر قبیلہ اوس (انصار) میں سے تھا.... جاہلیت میں راہب یعنی درویش کے لقب سے مشہور تھا.... مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی کی طرح یہ بھی از راہ حسد.... ریشہ دوانیوں اور دسیسہ کاریوں پر اتر آیا.... عبداللہ بن ابی نے منافقت کو اپنا لیا اور ابو عامر کھل کر مخالفت کرنے لگا مدینہ کو چھوڑ کر مکہ چلا گیا احد کے روز قریش کے ہمراہ آیا تھا.... فتح مکہ کے بعد قیصر روم کے پاس چلا گیا اور وہیں اسے موت آئی....

اللہ کی شان جو مخرج الحی من ا لمیت ہے.... اس نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ (باپ بیٹا ہم نام تھے) کو ہدایت دی اور وہ مومن صادق ثابت ہوا.... اسی طرح ابو عامر کے بیٹے حنظلہ کو توفیق بخشی اور وہ مثالی مجاہد فی سبیل اللہ ثابت ہوا....

حضرت حنظلہ اپنی بیوی سے ہم بستر ہو چکے تھے کہ غزوہ احد کے لئے دربار رسالت سے الرحیل الرحیل کی منادی کی آواز کانوں میں پہنچی ہنوز غسل نہ کر سکے تھے کہ نکل پڑے.... جنگ بدر میں ابوسفیان کا ایک بیٹا حنظلہ نامی مارا گیا تھا.... آج ابوسفیان نے حضرت حنظلہ صحابیؓ کو دیکھا تو اس کی آتش انتقام بھڑکی ابوسفیان حملہ آور ہوا.... حضرت حنظلہ کا پلہ بھاری نظر آیا تو ابو سفیان کی امداد کیلئے ایک شخص اور آگے بڑھا اب حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے....

بعد میں شہداء کی لاشیں جمع کی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حنظلہ کی زوجہ (جو عبداللہ بن ابی منافق کی بیٹی تھیں) سے دریافت فرمایا میں نے دیکھا کہ فرشتے حنظلہ کو غسل دے رہے ہیں کیا بات ہے؟ حنظلہؓ کی بیوی نے ماجرا سنایا کہ انہیں غسل کی ضرورت تھی مگر وہ جلدی میں اٹھ کر چل دیئے تھے.... فقہ کا مسئلہ ہے کہ شہید کو غسل نہیں دیا جاتا.... اسے زخموں سمیت دفن کر دیا جاتا ہے لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ وہ بحالت جنابت شہید ہوا تو اسے غسل دیا جائے گا اس کی دلیل یہی واقعہ ہے.... (زاد المعاد)

رضا باللہ اور رضا عن اللہ

رضا باللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ الٰہ ہے وحدہ لاشریک ہے اس کی عبادت میں کوئی شریک نہیں اور اس کا اکیلا حکم جاری ہے اس کے حکم میں دوسرا کوئی شریک نہیں....

رضا عن اللہ....اللہ سے رضا کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کا فیصلہ اور قدرت ہے وہ مراد ہے کہ اللہ نے جو کچھ میرے لئے مقدر کیا ہے اس پر راضی ہوں اور تمام تقادیر اس کی پیدا کردہ ہیں....

ممکن ہے کہ اس رضا میں مومن و کافر دونوں شامل ہوں البتہ رضا باللہ میں کافر شامل نہیں صرف مومن شامل ہوتا ہے....(اعمال دل)

آداب معاشت

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے کہ اس سے مشکیزہ کا منہ بدبودار ہو جاتا ہے....حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ برتن کو پکڑنے کے دستے وغیرہ کی جانب سے اور ایسے ہی برتن اگر ٹوٹا ہوا ہو تو ٹوٹی ہوئی جگہ سے بھی نہیں پینا چاہئے....کہ شیطان ایسے موقعہ کی تلاش میں رہتا ہے اور اس پر بیٹھتا ہے....(بستان العارفین)

عورت کے مقابلہ میں مرد کا مقام

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے یعنی بڑی فوقیت بڑی اونچائی حاصل ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات ہے تو مرد کو چاہئے کہ اس کے خلاف طبیعت ہونے پر متحمل ہو....برداشت کرے....خلاف پیش آنے پر صبر کرے....

ایک طالب تربیت نے حضرت تھانویؒ کو لکھا کہ میری بیوی بڑی زبان دراز ہے ایسا ویسا کہتی سنتی رہتی ہے میں کیا کروں....حضرت والاؒ نے لکھا کہ تمہاری طرف سے اس کے ساتھ عدل اور اس کی بے عدلی پر صبر ہونا چاہئے....

اب کوئی پوچھے کب تک ایسا کروں تو زندگی بھر تک....تا حیات یہی عمل ہو....اگر تم نے بھی اس جیسا ہی معاملہ کیا تو پھر درجہ کا کیا سوال! تم بھی عورت وہ بھی عورت....جب تمہارا درجہ اونچا ہے تو اس کے ساتھ تمہاری طرف سے تو عدل ہی ہے اور اس کی بے عدلی پر صبر ہے.... (ماخوذ مجالس مسیح الامت) (پرسکون گھر)

تبلیغ میں نیت کیا ہو

تبلیغ کا جذبہ یہ نہ ہو کہ...... میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ...... کر کے الگ ہو جاؤں گا...... یہ جہنم میں جائے یا کہیں جائے ...... بلکہ جذبہ یہ ہو کہ اس کو شریعت پر لانا ہے...... جیسے باپ اولاد کو راہ راست پر لاتا ہے...... تو کسی وقت گھور دیتا ہے...... اور کسی وقت لالچ دلاتا ہے ...... کہ بیٹے نماز کو چلو...... مٹھائی دوں گا...... تو بچہ راضی ہو جاتا ہے...... تو فکر یہ ہو کہ اسے جہنم سے بچانا ہے...... لہٰذا جیسا موقع ہو...... اسی طرح سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ ہو ...... اور اسی طریقے سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کارگر بھی ہوگا...(خطبات حکیم الاسلام)

امراض روحانیہ کے علاج کی ضرورت

بدن کے دانوں اور پھنسیوں پر...... صرف مرہم لگانے سے ...... وقتی طور پر دانے کم ہو جائیں گے ...... اور عارضی سکون ہو جائے گا ...... مگر پھر اس سے بھی زیادہ دانے نکل آئیں گے لیکن اگر مصفی خون دواؤں سے خون صاف کر دیا جائے ...... تو پھر صحت ہو جاتی ہے...... اسی طرح روحانی بیماری کا حال ہے...... نماز میں غفلت کرنے والے کو عارضی نمازی بنانے سے کام نہیں چلے گا...... اس کے اندر خوف خدا پیدا کرنے کی سعی کی جائے ...... جب اندر سے غفلت دور ہو کر خوف پیدا ہو جائے گا ...... تو پھر مستقل اور دائمی فرمانبرداری نصیب ہو جائے گی...... اہل اللہ کی صحبت سے ملتا ہے....

دل میں اگر حضور ہو سر ترا خم ضرور ہو   جسکا نہ کچھ ظہور ہو عشق وہ عشق ہی نہیں

پس مرہم لگانے کیلئے تو مریض جلد راضی ہو جاتا ہے...... اور عارضی سکون اور وقتی راحت بھی مل جاتی ہے...... اور مصفی خون کڑوی دواؤں سے ہر شخص گھبراتا ہے...... لیکن چند دن تلخ دواؤں کی تکلیف سبب دائمی راحت کا ہوگا...... بس آخرت کی دائمی راحت کیلئے ...... روح کا علاج کسی اہل اللہ سے کرالینا چاہئے ...... اور مجاہدات کی تلخیوں کو برداشت کر لینا چاہئے...... پھر راحت ہی راحت ہے...چین ہی چین ہے....

رہ عشق میں ہے تنگ دو ضروری   کہ یوں تا بہ منزل رسائی نہ ہوگی
پہنچنے میں حد درجہ ہوگی مشقت   تو راحت بھی کیا انتہائی نہ ہوگی

(مجالس ابرار)

قول کے بجائے عمل زیادہ مؤثر ہوتا ہے

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے بہت سے مشائخ سے ملاقات کی جن کے مختلف احوال تھے یعنی وہ اپنے علمی رتبوں میں ایک دوسرے سے کم زیادہ تھے لیکن میرے حق میں نفع بخش صحبت والے وہی عالم ثابت ہوئے جو اپنے علم پر عمل کرنے والے تھے.... اگرچہ دوسرے علماء علم میں ان سے بڑھے ہوئے تھے....

میں نے علماء حدیث کی ایک جماعت سے ملاقات کی جو احادیث یاد کرتے تھے اس کی معرفت حاصل کرتے تھے لیکن غیبت کے سلسلے میں چشم پوشی سے کام لیتے تھے یعنی جرح وتعدیل کے بہانے سے غیبت کر لیتے تھے.... حدیث شریف پڑھانے پر اجرت لیتے تھے اور جواب فوراً دینے کی کوشش کرتے تھے تا کہ اپنی جاہ مجروح نہ ہو خواہ جواب میں غلطی کیوں نہ ہو جائے....

البتہ حضرت عبدالوہاب انماطی کی زیارت کا موقعہ ملا آپ سلف کے طرز پر تھے نہ تو آپ کی مجلس میں کبھی غیبت سنی گئی اور نہ آپ حدیث شریف سنانے پر اجرت لیتے تھے.... میں جب آپ کے سامنے دل کو نرم کرنے والی احادیث کی قرأت کرتا تھا تو آپ رونے لگتے اور مسلسل روتے رہتے تھے.... اس وقت باوجود میری صغرسنی کے آپ کا گریہ میرے دل کو متاثر کرتا تھا اور میرے دل میں ادب کی بنیاد قائم کرتا تھا.... آپ بالکل ان مشائخ کے طرز پر تھے جن کے اوصاف وکمالات کتابوں میں ہی ملتے ہیں اسی طرح شیخ ابومنصور جوالیقی سے ملنے کا شرف حاصل ہوا.... آپ اکثر چپ رہنے والے.... غور وفکر کے بعد گفتگو کرنے والے.... بہت پختہ اور محقق تھے.... اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی معمولی سوال پوچھا جاتا جس کا جواب بچے بھی فوراً دیدیتے لیکن آپ اس میں توقف کرتے اور جب شرح صدر ہو جاتا تب بتلاتے بہت روزہ رکھنے والے اور بہت خاموش رہنے والے تھے....

یہ دو حضرات ایسے ہیں ان کی زیارت سے مجھے جتنا نفع ہوا دوسروں سے اتنا نہیں ہو سکا.... اس سے یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ عمل اور فعل سے رہنمائی کرنا قول اور تقریر کی رہنمائی سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے....

اس کے برعکس میں نے بہت سے مشائخ کو دیکھا جو خلوتوں میں تفریح و مزاح کرتے تھے کہ وہ لوگوں کے دلوں سے نکل گئے اور ان کی اس کوتاہی نے ان کے جمع کردہ علوم کو برباد کر دیا جس کی وجہ سے زندگی میں ان سے انتفاع کم ہو گیا اور وفات کے بعد وہ بھلا دیئے گئے.... چنانچہ ان کی تصنیفات کی طرف کوئی رُخ بھی نہیں کرنا چاہتا....

''پس عمل پر علم کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو کہ یہی اصل کبر ہے....''

وہ شخص تو بہت مسکین ہے جس نے اپنی ساری زندگی ایسے علم میں گزاری جس پر عمل نہیں کیا کیونکہ اس سے دنیا کی لذتیں بھی فوت ہوئیں اور آخرت کی بھلائیاں بھی اور وہ اس حال میں پہنچا کہ مفلس تھا اور اس کے خلاف حجت قوی تھی....

''نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اِفْلَاسِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ'' (مجالس جوزیہ)

خلال کے بارے میں ہدایات

ابن سیرین راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ خلال کا حکم فرمایا کرتے اور ارشاد فرماتے کہ خلال نہ کرنے سے داڑھیں کمزور ہو جاتی ہیں....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل مت کرو اس سے برص کا مرض پیدا ہوتا ہے.... اوز کانے کا خلال نہ کرو اس سے گوشت خورہ کا مرض لگ جاتا ہے....

امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ آس کی لکڑی کا خلال مت استعمال کرو اس سے عرق النسا کا مرض پیدا ہو جاتا ہے.... (بستان العارفین)

نماز فجر کیلئے لائحہ عمل

اکثر لوگ کہتے ہیں...... کہ صبح کی نماز نہیں بن پڑتی...... تو بھائی! اس میں قصور کس کا ہے...... جب تم رات کے بارہ بجے تک اپنی تفریحات ولغویات میں مشغول رہو گے...... تو پھر صبح کیسے آنکھ کھلے گی...... یہ سب نفس کی شرارت ہے...... کیونکہ تمہارے دل میں نماز کی کوئی اہمیت نہیں...... اس لیے نفس ترک نماز کے لیے نامعقول عذر...... اور بہانے کرتا رہتا ہے.... (ارشادات عارفی)

آخرت کی تیاری کی فکر

ایک بزرگ گزرے ہیں اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ....قرن ایک قبیلہ تھا....اس کے رہنے والے تھے.... یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھے....والدہ کی خدمت کرتے تھے....ان سے اجازت لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لیے حاضر ہوئے مگر اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) سفر پر جا چکے تھے.... پیچھے والدہ اکیلی تھیں.... بیمار تھیں اس لیے ویسے ہی واپس آ گئے....جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا اور کہا کہ تم ان کو تلاش کرنا فلاں فلاں جگہ...نشانیاں بتائیں کہ وہاں تمہیں ملیں گے اور ان کو میری طرف سے یہ جبہ ہدیہ پیش کرنا اور ان کو کہنا کہ وہ میری اُمت کے لیے مغفرت کی دُعا کریں.... چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو بعد میں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں حضرات ان کی تلاش میں گئے....ان کو ایک جگہ پالیا....ان کو جبہ بھی دیا....ان کو بتایا بھی سہی.... کتاب میں لکھا ہے کہ بس تھوڑی سی گفتگو آپس میں ہوئی اس کے بعد اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ نے بھی آخرت کی تیاری کرنی ہو گی اور میں نے بھی آخرت کی تیاری کرنی ہے اچھا پھر روز محشر ملیں گے یہ فرما کر ان کو رخصت کر دیا....

حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں والے ان کے بارے میں بھی یہی ہے کہ کوئی بھی ملنے آتا تھوڑی دیر اس سے گفتگو کرتے جو کام کی گفتگو تھی اور گفتگو کرنے کے بعد کہتے بھئی آپ نے بھی آخرت کی تیاری کرنی ہے اور میں نے بھی تیاری کرنی ہے....اچھا پھر ملیں گے....فارغ کر دیتے تھے.... یہ کیسے لوگ تھے ہر دن اپنی آخرت کی تیاری میں لگے ہوتے تھے....(وقت ایک عظیم نعمت)

غصہ کا علاج

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ○ (سورۃ سبا:۱۰) ترجمہ: اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا....
جس کا غصہ بہت ہو اس کے اوپر پڑھ کر دم کریں....(قرآنی مستجاب دُعائیں)

اللہ کے مہلت دینے سے دھوکہ نہ کھاؤ

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پاکیزہ ہے وہ عظمت اور سلطنت والی ذات جس کی معرفت اسی کو حاصل ہے جو اس سے ڈرا اور جو اس کی خفیہ تدبیروں سے مطمئن ہو رہا وہ عارف نہیں ہو سکتا....

میں نے ایک بڑا نکتہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ اس قدر ڈھیل دیتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے یوں ہی چھوڑ دیا ہے چنانچہ تم نافرمانوں کے ہاتھ آزاد دیکھو گے گویا انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے لیکن جب توسع زیادہ ہو جاتا ہے اور لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے تب وہ ذات جبار جیسی گرفت فرمالیتی ہے....اور یہ مہلت اس لیے دیتے ہیں تاکہ صابر کا صبر آزمائیں اور ظالم کو ڈھیل دیں.... چنانچہ صابر اپنے صبر پر جما رہتا ہے اور ظالم کو اس کے برے افعال کا بدلہ مل جاتا ہے اور اس مہلت میں بے انتہا حلم بھی پوشیدہ ہوتا ہے جو ہمیں معلوم نہیں ہو پاتا لیکن جب سزا دینے پر آتا ہے تو تم ہر غلطی پر سرزنش دیکھو گے اور کبھی بہت سی غلطیاں جمع ہو جاتی ہیں تو سب کی طرف سے دماغ پھاڑ دینے والا پتھر مارا جاتا ہے....

بعض اوقات اس طرح کی سزا کا سبب عام لوگوں سے مخفی رہتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں صاحب تو بڑے نیک ہیں پھر ان پر اس مصیبت کی کیا وجہ؟ اس وقت تقدیر جواب دیتی ہے کہ یہ مخفی گناہوں کی سزا ہے جو سب کے سامنے دی جا رہی ہے....

کس قدر پاکیزہ ہے وہ ذات جو اتنی ظاہر ہے کہ اس میں ذرا بھی خفا نہیں اور اتنی پوشیدہ ہے کہ گویا اسے جاننا اور پہچاننا ناممکن ہے....اس قدر مہلت دیتا ہے کہ چشم پوشی کی امید بندھ جاتی ہے اور مناقشہ اس طرح کرتا ہے کہ اس کے مواخذہ میں عقلیں حیران رہ جاتی ہیں....(لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) (مجالس جوزیہ)

حصول ہدایت کا عمل

اِلَّا الَّذِىْ فَطَرَنِىْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○ (سورۃ الزخرف: ۲۷)

ترجمہ: اللہ وہ ذات ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پس تحقیق عنقریب وہ مجھ کو ہدایت دے گا....

جو چاہتا ہے کہ مجھے ہدایت ملے وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے....ان شاء اللہ کامیابی ہوگی....(قرآنی مستجاب دعائیں)

گھر سے نکلنے کی دعا

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے....

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ

(میں اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ نکلتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں.... گناہ سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت اسی کی طرف سے ہے)....

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب کوئی شخص **بسم اللہ** کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تجھے ہدایت نصیب ہوئی.... اور جب **توکلت علی اللہ** کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیری کفایت کردی گئی اور جب **لاحول ولاقوۃ الاباللہ** کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تیری حفاظت کردی گئی.... (بستان العارفین)

قضاء اور اس کی دو قسمیں

اللہ تعالیٰ کے فیصلے کی دو قسمیں ہیں.... قضاء شرعی و قضاء کونی....

قضا شرعی.... وہ فیصلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مشروع فرمائے ہیں جیسا کہ اللہ کا حکم والدین کے ساتھ حسن سلوک کا دیا ہے....

قضاء کونی.... وہ فیصلہ جو لفظ کن اور فیکون سے وجود میں آتا ہے کہ جب اللہ نے کسی موت کا فیصلہ کرلیا یا کسی کی زندگی کا فیصلہ کرلیا.... کسی کی بیماری کا فیصلہ کرلیا.... یا کسی کو بیماری سے شفاء کا فیصلہ کرلیا.... یا اللہ کا فیصلہ کہ کس جگہ پر بارش برسانی ہے اور کس جگہ پر قحط ڈالنا ہے جب اللہ تعالیٰ ایسے فیصلے کردے تو ان کو کوئی رد نہیں کرسکتا.... یہ قضاء کونی ہے....

"لقولہ تعالی انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون" (یٰسین)

قضاء شرعی میں ہمارے نزدیک قطعی طور پر رضامندی کا پایا جانا ضروری ہے کیونکہ یہ اسلام کی بنیاد اور ایمان کا قاعدہ ہے اس کے بغیر اللہ راضی نہیں ہوتا.... (اعمال دل)

نافرمانی کی حقیقت

ماں باپ کی نافرمانی اس کو کہتے ہیں.... جس میں انہیں تکلیف ہو.... (ارشادات مفتی اعظم)

ذکر وشغل کرنیوالوں کونصیحت

ہر بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا اہتمام کرو...... اس سے دل میں بڑا نور پیدا ہوتا ہے...... اگر کوئی شخص کوئی بات تمہاری مرضی کے خلاف کرے تو صبر کرو...... جلدی سے کچھ کہنے سننے مت لگو...... خاص کر غصے کی حالت میں بہت سنبھلا کرو...... کبھی اپنے کو صاحب کمال مت سمجھو...... جو بات زبان سے کہنا چاہو...... پہلے سوچ لیا کرو...... جب خوب اطمینان ہو جاوے کہ...... اس میں کوئی خرابی نہیں...... اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ اس میں...... دین یا دنیا کی ضرورت یا فائدہ ہے...... اس وقت زبان سے نکالو...... کسی برے آدمی کی بھی برائی مت کرو...... نہ سنو...... کسی ایسے درویش پر جس پر کوئی...... حال درویشی کا غالب ہو...... اور کوئی بات تمہارے خیال میں...... دین کے خلاف کرتا ہو...... اس پر طعن مت کرو...... کسی مسلمان کو گو وہ گنہگار یا...... چھوٹے درجے کا ہو...... حقیر مت سمجھو...... مال وعزت کی طمع وحرص مت کرو...... تعویذ.... گنڈوں کا شغل مت رکھو...... اس سے عام لوگ گھیر لیتے ہیں...... جہاں تک ہو سکے...... ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہو...... اس سے دل میں نور...... ہمت وشوق بڑھتا ہے...... دنیا کا کام بہت مت بڑھاؤ...... بے ضرورت اور بے فائدہ لوگوں سے زیادہ مت ملو...... اور جب ملنا ہو تو خوش خلقی سے ملو...... اور جب کام ہو جاوے...... تو ان سے الگ ہو جاؤ...... خاص کر جان پہچان والوں سے بہت بچو...... یا تو اللہ والوں کی صحبت ڈھونڈو...... یا ایسے معمولی لوگوں سے ملو...... جن سے جان پہچان نہ ہو...... ایسے لوگوں سے نقصان کم ہوتا ہے...... اگر تمہارے دل میں کوئی کیفیت پیدا ہو...... یا کوئی علم عجیب آوے...... تو اپنے پیر کو اطلاع کرو...... پیر سے کسی خاص شغل کی درخواست مت کرو...... ذکر میں جو اثر پیدا ہو...... سوائے اپنے پیر کے کسی سے مت کہو...... بات کو بنایا مت کرو...... بلکہ جب تم کو اپنی غلطی معلوم ہو جاوے...... فوراً اقرار کرلو...... ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ رکھو...... اور اسی سے اپنی حاجت عرض کیا کرو...... اور دین پر قائم رہنے کی درخواست کرو.... (خطبات مسیح الامت)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معاملہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک مکان مسجد نبوی کے قریب تھا.... خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کرنا چاہا تو ان کو بلا کر کہا ''آپ اپنا مکان مسجد کو فروخت کر دیں.... یا ہبہ کر دیں یا خود ہی مسجد کی توسیع کرا دیں.... ان تینوں باتوں میں ایک بات آپ کو ہر حال میں ماننی ہوگی اس لئے کہ یہ مسجد کا معاملہ ہے''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

''آپ مجھ کو جبراً اس حکم کا پابند نہیں کر سکتے میں ان میں سے جبراً کوئی بات ماننے کو تیار نہیں ہوں''

یہ مقدمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوا انہوں نے فیصلہ دیا ''امیر المومنین کو بغیر رضامندی ان سے کوئی چیز لینے کا حق نہیں ہے....

حدیث میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب بیت المقدس کی عمارت بنوائی تو اس کی ایک دیوار جو پڑوسی کی جگہ میں بنی تھی گر گئی....

حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس وحی آئی کہ یہ دیوار پڑوسی سے اجازت لے کر بنایئے.... چنانچہ مسجد میں بھی آپ کسی کی اراضی کو جبراً شامل نہیں کر سکتے''....

حضرت عمرؓ اس فیصلہ سے مطمئن ہو گئے.... کچھ عرصہ بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بخوشی یہ جگہ بلا اجرت مسجد کو دیدی....(سیر انصار جلد اول)

دین ودنیا کی فتوحات کا عمل

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (سورۃ الرعد:۲۴)

اگر کسی شخص کو اللہ کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا غم یا کسی شخص سے دکھ پہنچا ہو تو وہ اس دعا کو پڑھے ان شاء اللہ اس کیلئے دین ودنیا میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے....(قرآنی مستجاب دُعائیں)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ابو ہاشم بن عتبہ کی عیادت

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے.... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو ان سے پوچھا اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

کیا کسی درد نے آپ کو بے چین کر رکھا ہے؟

یا دنیا کے لالچ میں رو رہے ہیں؟

انہوں نے کہا یہ بات بالکل نہیں ہے بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت فرمائی تھی.... ہم اس پر عمل نہیں کر سکے.... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا وصیت تھی؟

حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نے مال جمع کرنا ہی ہے تو ایک خادم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے آج (اس سے زیادہ) مال جمع کر رکھا ہے.... ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کی قوم کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ

میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے.... ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے.... پھر ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور رزین کی روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے ترکہ کا حساب کیا گیا تو اس کی قیمت تیس درہم بنی تھی اور اس میں وہ پیالہ بھی شمار کیا گیا جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے اور اسی میں وہ کھاتے تھے.... (ترمذی ونسائی)

لاپرواہ شوہر کو مطیع کرنے کی تدبیر اور عمل

خدمت واطاعت وخوشامد.... دوسری تدبیر: دعا کرنا.... عمل: بعد نماز عشاء گیارہ سو مرتبہ یالطیف.... یا ودود اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں.... (حضرت تھانویؒ)

وقت ہی زندگی ہے

ایک مشہور مثال ہے: ''الوقت ذهب'' (یعنی وقت بھی ایک سونا ہے) لیکن یہ صرف ان لوگوں کے لیے صحیح ہے جو موجودات کی قدر و قیمت محض قیاس اور تصور کے ذریعے ہی سے کر سکتے ہیں لیکن جو پاکیزہ خیالات ونظریات اور اچھے افکار کے حامل ہوتے ہیں ان کے ہاں تو وقت بہت گراں ہے....ان کے ہاں وقت کا مقام بہت بلند اور ارفع ہے....وہ کہتے ہیں کہ ''الوقت هو الحياة'' (یعنی وقت ہی زندگی ہے) انسان کو سوچنا چاہیے کہ اس دنیا میں اس کی زندگی ہی کیا ہے؟ اس کی زندگی پیدائش اور موت کے درمیان معمولی سا غیر یقینی اور بے اندازہ وقفہ ہی تو ہے سونا آنے جانے والی چیز ہے وہ اگر ہاتھ سے نکل جائے تو دوبارہ بھی حاصل ہوسکتا ہے اور پہلے سے کئی گنا زیادہ بھی ہوسکتا ہے لیکن جو وقت گزر چکا ہے اور جو زمانہ کہ چلا گیا وہ کسی صورت میں اور کسی قیمت پر واپس نہیں آ سکتا....ذرا انصاف سے سوچئے کہ کیا وقت ''سونے'' سے زیادہ قیمتی نہیں؟ کیا وقت الماس سے زیادہ قیمتی نہیں؟ اور کیا وقت ہر چیز سے گراں نہیں؟ (وقت ایک عظیم نعمت)

راستہ میں نظر کی حفاظت

گھر سے نکلنے والے کو مناسب یہ ہے کہ اپنی نظر پر قابو رکھے.... بلاضرورت دائیں بائیں نہ دیکھے بلکہ چلتے وقت قدم رکھنے کی جگہ پر نظر رکھے کہ نظر سے خواہشات پیدا ہونے لگتی ہے....اور ادھر ادھر دیکھنے سے آدمی غافل ہوجاتا ہے اور راستے میں پڑی ہوئی چیزوں سے اسی غفلت کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے....(بستان العارفین)

تقدیم وتاخیر

اگر ایک ہی دن سب مرتے......عبرت پکڑنے والا کوئی نہ رہتا......تو موت کو جہاں ذریعہ بنایا ثمرات ظاہر ہونے کا......وہاں عبرت کا بھی تو ذریعہ ہے......کہ دوسرے کی موت دیکھ کر آدمی عبرت پکڑے کہ......مجھے بھی اسی راستے جانا ہے......تو میں کوئی اچھا عمل کرلوں تو عمل پر ابھارنے کیلئے ضرورت تھی......کہ موت اور حیات کا سلسلہ مسلسل رہے....(خطبات حکیم الاسلام)

اصلاح نفس کے متعلق ایک اہم تنبیہ

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علم اور اس کی طرف رغبت اور اس کے شغل کے متعلق سوچا تو اندازہ ہوا کہ اس سے قلب کو ایسی تقویت ملتی ہے جو اسے قساوت کی طرف لے جاتی ہے اور واقعی اگر دل کے اندر وہ وقت اور لمبی آرزوئیں نہ ہوتیں تو علم کا شغل نہایت دشوار ہوتا کیونکہ میں حدیث اس امید پر لکھتا ہوں کہ اس کی روایت کروں گا اور تصنیف اس توقع پر شروع کرتا ہوں کہ اس کو مکمل کرلوں گا....

اس کے برخلاف جب عبادت وریاضت کے باب میں غور کرتا ہوں تو آرزوئیں کم ہونے لگتی ہیں.... دل نرم ہوجاتا ہے.... آنسو جاری ہوجاتے ہیں.... مناجات بھلی معلوم ہونے لگتی ہیں.... سکینہ چھاجاتا ہے.... گویا میں خدا کے مراقبہ کے مقام میں پہنچ جاتا ہوں....

لیکن علم افضل ہے اس کی حجت قوی ہے اس کا رتبہ بڑا ہے.... اگرچہ اس سے وہ حالت پیدا ہو جس کا میں نے شکوہ کیا ہے اور عبادات نافلہ واشغال تصوف.... اگرچہ اس کے فوائد بہت ہیں جن کی طرف اشارہ کیا لیکن وہ ان ضعفاء کے احوال کے مناسب ہیں جنہوں نے دوسروں کی ہدایت کے بجائے اپنی اصلاح پر قناعت کرلی ہے اور مخلوق کو رب کی طرف لے جانے کے بجائے گوشہ نشینی اختیار کررکھی ہے.... (لیکن خود اپنی اصلاح تو واجب ہے اگر اپنی اصلاح کے بعد آدمی علم کا مشغلہ اختیار کرے تو وہ افضل الاحوال ہے ورنہ صرف شغل علم وتہذیب نفس سے خالی ہو حجت اور اسوء الاحوال ہے....۱۲)

پس درست اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ علم کا مشغلہ اختیار کرے اور اسی کے ساتھ دل کو نرم کرنے والے اسباب سے نفس کو صرف اتنا دباتا رہے جتنا مشغلہ علمی میں حارج نہ بنے....

چنانچہ میں اپنے قلب کے ضعف اور رقت کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں کہ قبروں کی زیادہ زیارت کروں یا قریب المرگ کے پاس موجود رہوں کیونکہ یہ چیزیں میری فکر کو متاثر کرتی ہیں اور مجھے علم کے مشغلہ سے نکال کر موت کے متعلق سوچنے کے مقام میں پہنچادیتی ہیں.... پھر میں ایک زمانہ تک اپنے آپ سے نفع اُٹھانے کے قابل نہیں رہ جاتا....

اوراس میں قول فیصل یہ ہے کہ مرض کا مقابلہ اس کی ضد سے کیا جائے لہٰذا جس کا قلب بہت سخت ہواور اسے وہ مراقبہ نہ حاصل ہو جو گناہوں سے روک سکے تو اس کا مقابلہ موت کی یاد سے اور قریب الموت لوگوں کے پاس جا کر کرے اور جو رقیق القلب ہو تو اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے بلکہ اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں میں مشغول ہو جو اسے بہلائے رکھے تا کہ وہ اپنی زندگی سے نفع اُٹھا سکے اور جو فتویٰ دے رہا ہے اسے سمجھ سکے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مزاح فرماتے تھے.... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوڑ میں مقابلہ فرماتے تھے اور اپنے نفس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ فرماتے تھے.... اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مضمون سے وہی سمجھے گا یعنی بقدر ضرورت نفس کے ساتھ نرمی کرنا جیسا کہ میں نے عرض کیا.... (مجالس جوزیہ)

شہادت حضرت خیثمہ بن حارث رضی اللہ عنہ

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت خیثمہؓ نے اپنے فرزند حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ تم گھر پر رہو میں جہاد کیلئے جاتا ہوں.... حضرت سعدؓ نے جواب دیا کہ اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو میں آپؓ کو اپنے پر ترجیح دیتا مگر اب یہی عرض کروں گا کہ آپ گھر پر ٹھہریئے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے دیجئے.... امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے رتبہ شہادت پر فائز کریں گے.... لیکن حضرت خیثمہؓ نے جہاد پر جانے کے لئے اصرار کیا.... آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے جس کا نام نکل آئے وہی جائے.... قرعہ ڈالا گیا تو حضرت سعدؓ کا نام نکلا چنانچہ اس غزوۂ میں انہیں ہم رکابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کے ساتھ ساتھ شرف شہادت بھی نصیب ہوا....

اگلے سال غزوۂ احد کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب حضرت سعدؓ کے والد حضرت خیثمہؓ تھے جو بہادری سے لڑے اور جام شہادت پی کر شہید بیٹے کے پاس جنت الفردوس میں پہنچ گئے.... (۳۱۳ روشن ستارے)

متقی بننے کا طریقہ

اگر تم اللہ والا بننا چاہتے ہو تو کسی اللہ والے کے دل میں بیٹھ جاؤ...... اور اگر متقی بننا چاہتے ہو...... تو کسی متقی سے دوستی کرلو...... تجربہ شاہد ہے...... اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے...... کہ اگر کوئی علم یا فن حاصل کرنا ہے...... تو کسی تجربہ کار مربی کی سخت ضرورت ہے...... تاکہ اس کی تعلیم و تربیت سے مقصود حاصل ہو سکے...... ایسا علم و فن ہمیشہ معتبر اور مستند اور بلاضرر ہوتا ہے...... اس لیے دنیا و آخرت کا صحیح علم...... حاصل کرنے کے لیے کسی اللہ والے سے ضرور تعلق رکھنا چاہیے...... اللہ والے کی شناخت یہ ہے...... کہ وہ بزرگ بظاہر متبع شریعت و سنت ہوں...... اور صاحب علم ظاہر و باطن ہوں...... شفیق و خیر خواہ ہوں...... بزرگوں سے تعلق رکھنے کے یہ معنی ہیں...... کہ ان کی صحبت میں گاہ گاہ حاضر ہوتا رہے...... اگر دور ہوں تو ان سے خط و کتابت رکھنا...... ان سے دین کی بات دریافت کرتے رہنا...... اور ان کے مشورے پر عمل کرنا...... اپنے باطن کے نقائص ان کو لکھنا...... اور ان کے دور کرنے کی تدابیر پر عمل کرنا...... ہر حال میں ان سے دعاء کراتے رہنا...... اپنی روزمرہ کی زندگی میں جو شرعی خلاف ورزی ہو...... اس کے متعلق دریافت کرنا...... اور جو کچھ وہ تجویز کریں اس پر اہتماماً عمل کرنا ہے...... اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم سلیم عطا فرمادیں...... اور اپنی اس زندگی کو خوشگوار...... پرسکون اور پرعافیت...... بنانے کی توفیق عطاء فرمائے.... آمین (ارشادات عارفی)

واسطے کی قدر

واسطوں کی بھی عظمت کرنا پڑتی ہے...... مگر وہ صرف واسطہ ہوتا ہے...... مقصد نہیں ہوتا...... جیسے سارے بجلی کے بلب صرف ایک مرکزی پاور ہاؤس سے تعلق رکھتے ہیں...... لیکن روشنی بلب سے ہی ملتی ہے...... پاور ہاؤس سے روشنی نہیں ملتی...... روشنی اور ہوا کے لیے بلب اور پنکھا لانا ہی پڑے گا تو یہ واسطے بھی قابل قدر ہیں لیکن حق تعالیٰ کی ذات اصل مقصود ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

جب زہر بے اثر ہو کر رہ گئی

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ شام کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا ہوا تھا.... قلعہ کے لوگ محاصرہ سے تنگ آ گئے تھے.... وہ چاہتے تھے کہ صلح ہو جائے....

لہٰذا ان لوگوں نے قلعے کے سردار کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس صلح کی بات چیت کے لئے بھیجا.... چنانچہ ان کا سردار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا.... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں چھوٹی سی شیشی ہے.... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پوچھا کہ یہ شیشی میں کیا ہے اور کیوں لے کر آئے ہو؟

اس نے جواب دیا کہ اس شیشی میں زہر بھرا ہوا ہے اور یہ سوچ کر آیا ہوں کہ اگر آپ سے صلح کی بات چیت کامیاب ہو گئی تو ٹھیک.... اور اگر بات چیت ناکام ہو گئی اور صلح نہ ہو سکی تو ناکامی کا منہ لے کر اپنی قوم کے پاس واپس نہیں جاؤں گا بلکہ یہ زہر پی کر خودکشی کر لوں گا....

تمام صحابہ کرامؓ کا اصل کام تو لوگوں کو دین کی دعوت دینا ہوتا تھا.... اس لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوچا کہ اس کو اس وقت دین کی دعوت دینے کا اچھا موقع ہے.... چنانچہ انہوں نے اس سردار سے پوچھا: کیا تمہیں اس زہر پر اتنا بھروسہ ہے کہ جیسے ہی تم یہ زہر پیو گے تو فوراً موت واقع ہو جائے گی؟

اس سردار نے جواب دیا کہ ہاں مجھے اس پر بھروسہ ہے.... اس لئے کہ یہ ایسا سخت زہر ہے کہ اس کے بارے میں معالجین کا کہنا یہ ہے کہ آج تک کوئی شخص اس زہر کا ذائقہ نہیں بتا سکا.... کیونکہ جیسے ہی کوئی شخص یہ زہر کھاتا ہے تو فوراً اس کی موت واقع ہو جاتی ہے.... اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ اس کا ذائقہ بتا سکے.... اس وجہ سے مجھے یقین ہے کہ اگر میں اس کو پی لوں گا تو فوراً مر جاؤں گا....

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سردار سے کہا کہ یہ زہر کی شیشی جس پر تمہیں اتنا یقین ہے.... یہ ذرا مجھے دو.... اس نے وہ شیشی آپ کو دے دی.... آپ نے وہ

شیشی اپنے ہاتھ میں لی اور پھر فرمایا کہ اس کائنات کی کسی چیز میں کوئی تاثیر نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اس کے اندر اثر نہ پیدا فرمادیں.... میں اللہ کا نام لے کر اور یہ دعا پڑھ کر **بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السمآء وھو السمیع العلیم** (اس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی.... نہ آسمان میں اور نہ زمین میں.... وہی سننے اور جاننے والا ہے) میں اس زہر کو پیتا ہوں.... آپ دیکھنا کہ مجھے موت آتی ہے یا نہیں.... اس سردار نے کہا کہ جناب! یہ آپ اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں.... یہ زہر تو اتنا سخت ہے کہ اگر انسان تھوڑا سا بھی منہ میں ڈال لے تو ختم ہو جاتا ہے اور آپ نے پوری شیشی پینے کا ارادہ کر لیا.... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ان شاء اللہ مجھے کچھ نہیں ہوگا.... چنانچہ دعا پڑھ کر وہ زہر کی پوری شیشی پی گئے .... اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھانا تھا.... اس سردار نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوری شیشی پی گئے لیکن ان پر موت کے کوئی آثار نظر نہیں ہوئے.... وہ سردار یہ کرشمہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا.... (اصلاحی خطبات ج ۱۰)

جیب خرچ بھی بیوی کا حق ہے

بیوی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو کچھ رقم ایسی بھی دو جس کو وہ اپنے جی آئی (مرضی کے مطابق) خرچ کر سکے جس کو جیب خرچ کہتے ہیں.... اس کی تعداد اپنی اور اپنی بیوی کی حیثیت کے موافق ہو سکتی ہے.... مثلاً روپیہ دو روپیہ.... پچاس روپے جیسی گنجائش ہو.... یہ رقم خرچ سے علیحدہ دو لیکن صاف کہہ دو کہ وہ رقم صرف گھر کے خرچ کی ہے اور یہ رقم تمہارا جیب خرچ ہے یہ تمہاری مِلک ہے اس کو جہاں چاہو خرچ کرو....

جب تم خرچ الگ دو گے تو تمہارا یہ کہنے کو منہ ہو گا کہ یہ رقم جو گھر کے خرچ کیلئے دی ہے امانت ہے کیونکہ آدمی کے پیچھے بہت سے خرچ ایسے بھی لگے ہوئے ہیں جو اپنی ذات خاص کے ساتھ خاص ہیں اگر بیوی کو کوئی رقم ذات خاص کے خرچ کیلئے نہ دی گئی جس کو جیب خرچ کہتے ہیں تو وہ امانت میں خیانت کرنے پر مجبور ہوگی اس صورت میں اس پر تشدد کرنا ایک گونہ ظلم اور بے حمیتی ہے....

اہل جنت کی ایک حسرت

جب کوئی خوشی کی بات آتی ہے نا تو غم کو بھول جاتے ہیں.... جب بھی خوشی ہوتی ہے بندے کو تو غم بھول جاتے ہیں.... پکی بات ہے جنت میں جانے سے بڑھ کر بھی کوئی خوشی ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو سکتی اسی لیے جنتی جب جنت میں جائیں گے تو کہیں گے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ" ہم سے وہ غم چلا گیا اور جنت میں کتنی خوشی ہوگی کہ انسان اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے گا.... نیکوں کی محفل ہوگی اور یہ خوشی ہوگی کہ اب یہ نعمتیں ہم سے کبھی واپس نہیں لی جائیں گی.... اس خوشی کے حال میں بھی بندے کو ایک حسرت رہے گی.... حدیث پاک میں آتا ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل ذکر میں یہ حدیث لکھی ہے.... وہ فرماتے ہیں:

لایتحسر اھل الجنّة الا علی ساعة من ربّھم لم یذکر اللّٰہ تعالیٰ

"اہل جنت کو کسی بات پر حسرت نہیں ہوگی سوائے ایک بات کے کہ وہ وقت جو انہوں نے دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر یعنی غفلت میں گزارا تھا جنتیوں کو غفلت میں گزرے ہوئے اس وقت پر حسرت ہوا کرے گی...."

کہ کاش ہم اس میں غفلت نہ کرتے تو آج ہمارے رتبے اتنے زیادہ بلند ہوتے.... اب بتاؤ جو حسرت جنت میں بھی جان نہ چھوڑے گی وہ کیسی بڑی حسرت ہوگی تو اس لیے اپنے وقت کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے مخمور کر لیجئے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

تکمیل نماز

نماز کا دل...... خالص نیت ہے...... اس کی روح حضور قلب ہے...... اور نماز کا جسم قیام.... رکوع.... قومہ.... سجدہ جلسہ وقعدہ ہیں...... اور اس کے اعضائے رئیسہ...... ارکان اور حواس ترتیل قرات کی درستی ہے...... اور نماز کے لئے پوری پاکی بھی شرط ہے...... بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی...... اور وہ دل کی پاکی ہے...... یعنی غیر خدا سے دل کو صاف کرنا ہے...... کہ اللہ تعالیٰ کی نظر اور قبولیت دل پر ہے.... (خطبات مسیح الامت)

متفرق نصیحتیں.....دوازدہ کلمات

امیر المومنین امام المشارق والمغارب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ......میں نے خدائے تعالیٰ کی کتاب (توریت شریف) سے بارہ کلمات منتخب کئے ہیں......اور ہر روز میں ان میں تین بار غور کرتا ہوں....

اور وہ کلمات حسب ذیل ہیں....

۱- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان تو ہرگز کسی شیطان اور حاکم سے نہ ڈر......جب تک کہ میری بادشاہت باقی ہے....

۲- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان تو کھانے پینے کی فکر نہ کر......جب تک میرے خزانے کو تو بھرپور پاتا ہے......اور میرا خزانہ ہرگز خالی اور ختم نہ ہوگا....

۳- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان جب تو کسی امر میں عاجز ہو جائے تو مجھے پکار......تو البتہ مجھے پائے گا اس لئے کہ تمام چیزوں کا دینے والا......اور نیکیوں کا دینے والا میں ہوں....

۴- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان تحقیق کہ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں......پس تو بھی میرا ہی ہو جا اور مجھ ہی کو دوست رکھ....

۵- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان تو مجھ سے بے خوف نہ ہو......جب تک کہ تو پل صراط سے نہ گزر جائے....

۶- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان میں نے تجھ کو خاک....نطفہ....علقہ اور مضغہ سے پیدا کیا......اور بکمال قدرت پیدا کرنے میں عاجز نہیں ہوا......تو پھر دو روٹی دینے میں کس طرح عاجز ہوں......پس تو دوسرے سے کیوں مانگتا ہے؟

۷- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان میں نے تمام چیزیں تیرے لئے پیدا کی ہیں......اور تجھ کو اپنی عبادت کے لئے......لیکن تو اس چیز میں پھنس گیا جو تیرے ہی لئے پیدا کی تھی......اور غیر کی وجہ سے مجھ سے دوری اختیار کر لی....

۸- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......اے انسان ہر شخص اپنے لئے کوئی چیز طلب کرتا

ہے۔۔۔۔۔اور میں تجھ کو تیرے لئے چاہتا ہوں۔۔۔۔۔اور تو مجھ سے بھاگتا ہے۔۔۔۔

۹۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔۔اے انسان تو خواہشات نفسانی کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔اور کبھی میری وجہ سے اپنے نفس پر ناراض نہیں ہوتا۔۔۔۔

۱۰۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔۔اے انسان تجھ پر میری عبادت ضروری ہے ۔۔۔۔۔اور مجھ پر تجھے روزی دینا۔۔۔۔۔مگر تو اپنے فریضے میں اکثر کوتاہی کرتا ہے۔۔۔۔۔اور میں تجھے روزی دینے میں کبھی کمی نہیں کرتا۔۔۔۔

۱۱۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔۔اے انسان تو آئندہ کی روزی بھی آج ہی طلب کرتا ہے۔۔۔۔۔اور میں تجھ سے آئندہ کی عبادت نہیں چاہتا۔۔۔۔

۱۲۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔۔اے انسان جو کچھ میں نے تجھ کو دے دیا ہے۔۔۔۔۔ اگر تو اس پر راضی ہو جائے تو ہمیشہ آرام و راحت میں رہے گا۔۔۔۔۔اور اگر تو اس پر راضی نہ ہو تو میں تجھ پر دنیا کی حرص مسلط کر دوں گا کہ۔۔۔۔۔وہ تجھ کو دربدر پھرائے۔۔۔۔۔کتے کی طرح دروازوں پر ذلیل کرائے۔۔۔۔۔اور پھر بھی تو شے مقدر کے علاوہ کچھ نہ پائے گا۔۔۔۔(شریعت تصوف) (خطبات مسیح الامت)

دعوت کا طرز

جیسا آدمی سامنے مخاطب ہوگا۔۔۔۔۔ویسا ہی دعوت کے طریقے ہوں گے۔۔۔۔ایک وہ ہیں جو سادہ لوح ہیں۔۔۔۔۔کہ جب ان کے سامنے اللہ و رسول کا نام لیا گیا تو وہ گردن جھکا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ان کے مطالبات نہیں ہوتے ہیں۔۔۔۔۔اور نہ لم کی ضرورت سمجھتے ہیں ۔۔۔۔۔بس وہ حکم جاننا چاہتے ہیں کہ شریعت کا حکم معلوم ہو جائے۔۔۔۔۔تو ان کے لئے موعظت ہے۔۔۔۔۔کہ وعظ و نصیحت کر دو ان کے لئے کافی ہو جائے گی۔۔۔۔۔اور بعضے حجت پسند ہوتے ہیں۔۔۔۔۔یعنی کٹھ حجت کہ جب تک ان کے مسلمات سے ان پر حجت قائم نہ ہو ۔۔۔۔۔وہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔۔۔۔۔تو ان کے لئے مجادلہ رکھا اور مجادلہ بھی ڈھنگ علمی انداز پر۔۔۔۔۔جھگڑ پنا سے نہیں۔۔۔۔۔پھر اس کا خیال رہے کہ اس میں سخت کلامی نہ ہو بلکہ معروف طرز پر ہو۔۔۔۔(خطبات حکیم الاسلام)

صبر کے معین تصورات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمام موجودات میں سب سے مشکل چیز صبر ہے جو کبھی محبوب و پسندیدہ چیزوں کو چھوٹنے پر کرنا پڑتا ہے اور کبھی ناپسندیدہ اور تکلیف دہ حالات کے پیش آنے پر خصوصاً جبکہ تکلیف دہ حالات کا زمانہ طویل ہو جائے اور کشادگی و فراخی سے نا اُمیدی ہونے لگے.... ایسے وقت میں مصیبت زدہ کو ایسے توشہ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اس کا سفر قطع ہو سکے اور اس توشہ کی مختلف صورتیں ہیں....

ایک تو یہ کہ مصیبت کی مقدار کے متعلق سوچے کہ اس کا اور زیادہ ہونا بھی ممکن تھا....

ایک یہ کہ اپنی حالت کو دیکھے کہ اس کے پاس اس مصیبت سے بڑی بڑی نعمتیں موجود ہیں مثلاً کسی کا ایک بیٹا مر گیا لیکن دوسرا اس سے عزیز بیٹا موجود ہے....

ایک یہ ہے کہ دنیا میں اس مصیبت کا بدلہ ملنے کی امید رکھے....

ایک یہ کہ آخرت میں اس پر اجر ملنے کو سوچے....

ایک یہ ہے کہ ایسے حالات پر جن پر عوام مدح و تعریف کرتے ہیں.... ان کی مدح و توصیف کا تصور کر کے لذت حاصل کرے اور حق تعالیٰ کی طرف سے اجر ملنے کے تصور سے لطف اندوز ہو....

ایک یہ بھی ہے کہ سوچے کہ ہائے واویلا کرنا کچھ مفید نہیں ہوتا بلکہ اس سے آدمی مزید رسوا ہو جاتا ہے.... ان کے علاوہ اور بہت سی چیزیں ہیں جن کو عقل و فہم غلط بتلاتے ہیں....

صبر کے راستہ میں ان تصورات کے علاوہ کوئی اور توشہ کام نہیں آ سکتا.... لہٰذا صابر کو چاہیے کہ اپنے کو ان میں مشغول کرے ان کے ذریعے اپنی آزمائش کی گھڑیاں پوری کرے اور صبح صبح منزل پر پہنچ جائے.... (مجالس جوزیہ)

برائے حصول اولاد

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ (سورۃ المائدہ: ۱۷)

جو اولاد سے ناامید ہو ۴۱ دن تک ۳۰۰ دفعہ کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے آدھا خاوند اور آدھا بیوی کھائے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

چند آداب معاشرت

چلنے میں کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو پہلے سلام کہو.... اور خندہ پیشانی سے ملو.... دوست ہو تو اس سے مصافحہ کرو.... اور اپنا ہاتھ چھڑانے میں پہل نہ کرو اور اس کے سامنے تبسمانہ انداز میں رہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو کوئی ایسا کرتا ہے اس کے گناہ جھڑتے ہیں....

۲.... بہتر یہ ہے کہ پیدل آدمی راستہ کی ایک جانب میں چلے.... اور سوار آدمی درمیان میں جبکہ آبادی میں ہوں.... اور اگر آبادی سے باہر ہوں تو پیدل کو درمیان میں اور سوار کو اطراف میں چلنا چاہئے.... اور جوتا پہن کر چلنے والے کو چاہئے کہ بغیر جوتے کے چلنے والوں کیلئے راستہ کھلا چھوڑتا جائے....

۳.... سامنے سے کافر آجائے یا کوئی عورت تو اسی درمیان والی جگہ پر رہے اس بارہ میں حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ راستہ میں یہود و نصاریٰ سے ملاقات ہو جائے تو انہیں راستہ کے کنارے کنارے چلنے پر مجبور کرو اور حضرت مقدادؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ عورتوں کیلئے راستہ کے وسط میں کوئی حصہ نہیں....

۴.... عقلمند کو لوگوں کی گزرگاہ میں ناک صاف کرنا یا تھوکنا ہرگز لائق نہیں کہ ان کے پاؤں آلودہ ہونگے....

۵.... مشائخ کی صحبت میں یا نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا چاہئے.... نوجوانوں بچوں اور کم عقلوں کے پاس بیٹھنا مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے.... اس سے آدمی کا رعب جاتا رہتا ہے آخرت کا شوق اور موت کی فکر رکھنے والے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا بہتر ہے اور دنیادار لوگ جو ہر وقت اسی کی دھن میں لگے رہتے ہیں اور ہر وقت اسی پر نظر لگائے رکھتے ہیں ہمنشینی کے لائق نہیں کہ اس سے آدمی کا دل بدل جاتا ہے دین میں فساد آنے لگتا ہے زندگی خراب ہو جاتی ہے.... (بستان العارفین)

بازار میں داخلے کی دعا اور فضیلت

اگر ضرورت نہ ہو تو بازار میں جانے سے احتیاط ہی رکھو.... مشہور ہے کہ وہاں بڑے بڑے سرکش شیطان انسانی شکل میں ہوتے ہیں اور یوں بھی سنا ہے کہ وہاں انسانی لباس میں بھیڑیئے ہوتے ہیں.... اور کبھی جانا ہی پڑے تو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے....

لاالہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر

(نہیں ہے کوئی معبود اللہ تعالیٰ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں.... اسی کی بادشاہی ہے اسی کیلئے سب تعریفیں ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے.... وہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں اسی کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے)....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص یہ کلمات بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھتا ہے تو اسے اتنی نیکیاں ملتی ہیں جو بازار میں موجود لوگوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ ہوتی ہیں.... (بستان العارفین)

جیب خرچ بھی بیوی کا حق ہے

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بیوی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو کچھ رقم ایسی بھی دو جس کو وہ اپنے جی آئی (مرضی کے مطابق) خرچ کر سکے جس کو جیب خرچ کہتے ہیں.... اس کی تعداد اپنی اور اپنی بیوی کی حیثیت کے موافق ہو سکتی ہے.... مثلاً روپیہ دو روپیہ.... پچاس روپے جیسی گنجائش ہو.... یہ رقم خرچ سے علیحدہ دو لیکن صاف کہہ دو کہ وہ رقم صرف گھر کے خرچ کی ہے اور یہ رقم تمہارا جیب خرچ ہے یہ تمہاری ملک ہے اس کو جہاں چاہو خرچ کرو....

جب تم خرچ الگ دو گے تو تمہارا یہ کہنے کو منہ ہوگا کہ یہ رقم جو گھر کے خرچ کیلئے دی ہے امانت ہے کیونکہ آدمی کے پیچھے بہت سے خرچ ایسے بھی لگے ہوئے ہیں جو اپنی ذات خاص کے ساتھ خاص ہیں اگر بیوی کو کوئی رقم ذات خاص کے خرچ کیلئے نہ دی گئی جس کو جیب خرچ کہتے ہیں تو وہ امانت میں خیانت کرنے پر مجبور ہوگی اس صورت میں اس پر تشدد کرنا ایک گونہ ظلم اور بے حمیتی ہے.... (پرسکون گھر)

دور حاضر کی پانچ خامیاں

آج کے زمانہ میں پانچ خامیاں عام ہیں:

(۱)...... پہلی بات کہ ہم علم تو حاصل کر لیتے ہیں عمل میں اتنی کوشش نہیں کرتے اس لیے جس سے بات کرو وہ کہتا ہے کہ جی مجھے پتہ ہے.... بھئی جانتے تو سب ہیں اللہ تعالیٰ تو یہ دیکھتے ہیں کہ مانتے کتنا ہیں؟ اگر نمٹ علم کے اوپر مغفرت ہونی ہوتی تو شیطان کی تو ہم سے پہلے ہو جاتی اس کے علم میں تو ہمیں کوئی شک نہیں ہے تو نمٹ علم کے اوپر مغفرت نہیں ہوگی جس طرح چراغ جلائے بغیر فائدہ نہیں دیتا اسی طرح علم عمل کے بغیر فائدہ نہیں دیتا....

(۲)...... دوسری بات کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو مانگتے ہیں استعمال بھی کرتے ہیں مگر ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے.... ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ ان گنت نعمتیں بھیجتے ہیں....

"وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا"

"اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تم شمار بھی نہیں کر سکتے...."

اتنی ان گنت نعمتیں ہیں مگر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے.... کوئی شربت پلا دے تو اس کا بھی شکریہ اور جو پروردگار دستر خوان پر اتنی نعمتیں کھلاتا ہے.... پیٹ بھر کر اُٹھنے کے بعد کی دعا بھی یاد نہیں رہتی.... اس لیے ایک بزرگ فرماتے تھے.... اے دوست! اللہ کی نعمتیں کھا کھا کر تیرے دانت تو گھس گئے.... اس کا شکر ادا کرتے ہوئے تیری زبان تو نہیں گھسی....

(۳)...... تیسری بات کہ ہم گناہ کر بیٹھتے ہیں مگر استغفار نہیں کرتے بعض تو اس وجہ سے کہ وہ سوچتے ہیں کہ کر لیں گے یعنی نیت ہوتی ہے گناہ چھوڑنے کی مگر کہتے ہیں ہاں ابھی چھوڑیں گے.... اکمال الشیم میں عجیب بات لکھی ہے.... وہ فرماتے ہیں: اے دوست! تیرا توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہنا اور زندگی کی اُمید پر توبہ کو مؤخر کرتے رہنا تیری عقل کا چراغ گل ہونے کی دلیل ہے.... رابعہ بصریہ فرمایا کرتی تھیں: "استغفارنا یحتاج الی استغفار" کہ ہم لوگ جو استغفار کرتے ہیں اتنی غفلت سے کہ استغفار پر استغفار کی ضرورت ہے....

(۴)...... بات یہ ہے کہ ہم میت کو تو دفن کرتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے.... ایک صاحب عجیب واقعہ سنانے لگے.... کہنے لگے میرے ہمسایہ میں ایک صاحب تھے.... ان کی

وفات ہوگئی تو ہمیں بھی صدمہ ہوا تو میں نے اپنے گھر میں بچوں کو بتادیا کہ بھئی اب ایک مہینہ کم ازکم ٹی وی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہمارے سامنے والے پڑوسی سے ہمارا اتنا اچھا تعلق ہے تو ان کو اتنا صدمہ ہوا اور ان کے والد جوان العمر تھے اور اچھا کاروبار تھا تو میرے گھر کے بیوی بچوں نے میرے ساتھ وعدہ کرلیا کہ ہم چالیس دن تک ٹی وی کو اون نہیں کریں گے.... کہنے لگے چوتھا دن گزرا تو جس گھر میں وفات ہوئی تھی.... اس گھر میں ٹی وی کی آواز آرہی تھی.... اس کا مطلب ہے ان بچوں نے باپ کو دفن تو کیا لیکن عبرت نہیں پکڑی تو ہم میت کو دفن تو کرتے ہیں عبرت نہیں پکڑتے کہ ہم نے بھی جانا ہے.... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ قبرستان جانے کے بعد اس قدر ان پر غم طاری ہوتا تھا کہ کئی مرتبہ جس چارپائی پر مردے کو لے جایا جاتا اس چارپائی پر ان کولٹا کر واپس لایا کرتے تھے.... ایسی حالت ہوجاتی تھی....

علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ سلف صالحین جب جنازہ لے کر چلتے تھے تو جنازے کے پیچھے ہر بندے کی آنکھ سے آنسو ٹپکتے تھے.... باہر والے بندے کے لیے پہچاننا مشکل ہوجاتا تھا کہ جنازے کا ولی کون ہے؟ موت کو یاد کرکے سارے روتے نظر آرہے ہوتے تھے... آخرت کو یاد کرکے گناہوں کو یاد کرکے... وہ جنازے سے عبرت پکڑتے تھے....

(۵)...... اور پانچویں چیز کہ آج کے دور میں دوست واحباب فقراء کی نصیحت تو سنتے ہیں اس کی پیروی نہیں کرتے بس سننے تک ہی کام رکھتے ہیں اور پھر آپس میں تقابل کرتے ہیں.... یہ ایک نئی مصیبت کہ فلاں کا بیان ایسا ہوتا ہے اور فلاں کا ایسا ہوتا ہے.... او! خدا کے بندے بجائے اس کے ہم اس میں پڑیں ہم یہ کیوں نہیں سوچتے جو ہمیں بتایا گیا ہے.... اس میں ہمارے لیے عمل کا کیا پیغام دیا ہے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

کاروبار کی ترقی و برکت کا عمل

وَهُزِّيٓ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيۡ وَاشۡرَبِيۡ وَقَرِّيۡ عَيۡنًا (سورۃ مریم:۲۶)

کاروبار کی ابتدا کے وقت اس میں ترقی اور برکت کیلئے اس دعا کو ۳۱۳ مرتبہ تین دن تک یا ۷ دن تک یا ۱۱ دن تک پڑھیں.... ان شاء اللہ ترقی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

اہل سماع کیلئے آداب وہدایات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کبھی بیدار طبیعت اور بیدار مغز شخص کسی خراب شعر کا کوئی مصرعہ سن کر اس سے اشارہ نکالتا ہے اور اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے....

چنانچہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک رقعہ بھیجا جس میں لکھا ہوا تھا کہ میں نے مکہ شریف کے راستہ میں ایک حُدی خواں کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا:

اَبْکِیْ وَمَا یُدْرِیْکِ مَایُبْکِیْنِیْ اَبْکِیْ حِذَارًا اَنْ تُفَارِقِیْنِیْ وَتُقَطِّعِیْ حَبْلِیْ وَتَهْجُرِیْنِیْ....

''میں رورہا ہوں اور اے محبوبہ! تجھے کیا خبر کہ کیوں روتا ہوں؟ میرا رونا اس اندیشہ ہے کہ کہیں تو مجھے چھوڑ نہ دے اور میرے تعلق کا بندھن توڑ نہ دے اور مجھ سے جدا نہ ہو جاوے....''

دیکھو! حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ پر ان شعروں کا کیا اثر ہوا....اللہ تعالیٰ تم پر رحم کریں اور سمجھنے کی توفیق دیں کہ ان کی یہ آرزو ہوئی کہ حضرت جنید کو بھی اسی کی اطلاع ہو جائے جو انہیں معلوم ہوا اور یہ بھی سمجھ لو کہ ایسے اشعار کی اطلاع حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی کے لیے مفید ہو بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ بہت سے لوگوں میں طبعی کثافت ہوتی ہے اور موٹی سمجھ کے ہوتے ہیں....یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں نے جب اس طرح کا واقعہ سنا تو کہنے لگے کہ بھلا اس بکواس سے کس کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے؟ اگر حق تعالیٰ کی طرف ہے تو اس کی طرف مؤنث کے صیغہ سے اشارہ درست نہیں اور اگر کسی عورت کی طرف ہے تو پھر یہ (عورتوں سے اس طرح کا خطاب) زاہدوں کا کام تو نہیں ہے؟

واللہ! ایسے اشعار اگر اہل غفلت سنیں تو یہ اہل غفلت کی حدی ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ قصیدوں اور گویوں کے اشعار سننے سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ ایسے اشعار کو نفسانی تقاضوں پر محمول کیا جاتا ہے اور ہمیں جنید بغدادی اور سری سقطی کہاں میسر ہیں؟ (لہٰذا یہ سماع علی الاطلاق ناجائز ہوا جبکہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سماع سے توبہ کرلیا تھا'' کما فی الاحیاء'' اور اگر بالفرض ہمیں ان کا کوئی مثل مل جائے تو وہ جو کچھ سنے گا اس کی حیثیت اور اشارات (یعنی حدود وشرائط) سے واقف ہوگا....

اور اس کثیف الطبع یعنی بُری طبیعت والے کا جواب یہ ہے کہ حضرت سری نے لفظ سے اشارہ نہیں لیا ہے اور لفظ پر اپنے مطلوب کو منطبق نہیں کیا ہے کہ اس کو مذکر یا مؤنث بنانے کی فکر کرتے بلکہ انہوں نے معنی سے اشارہ نکالا ہے.... گویا وہ اپنے محبوب حقیقی کو ان اشعار کے مضمون سے خطاب کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کے اعراض اور بے رُخی کے اندیشہ سے رو رہا ہوں..... بس اتنا ہی ان کا مقصود ہے.... لفظ کی تذکیر و تانیث کی طرف انہوں نے ذرا بھی التفات نہیں کیا.... اسے خوب سمجھ لو....

اور بیدار طبیعت حضرات ایسے کلمات سے اشارہ نکالتے رہتے ہیں حتیٰ کہ انہوں نے ایسے جملہ سے اشارہ نکالا ہے جسے بازاری لوگ بولتے ہیں اور لوگ اسے ''واہی تباہی بات'' کہا کرتے ہیں.... چنانچہ میں نے حضرت ابن عقیل کا لکھا ان کے ایک شیخ کا واقعہ پڑھا کہ انہوں نے ایک عورت کو پڑھتے ہوئے سنا:

غسلت لهٗ طول الليلِ...... فركت لهٗ طول النهارِ...... خرج يعاين غيرى ...... زلق وقع فى الطين

''میں نے رات بھر اس کی وجہ سے غسل کیا اور دن بھر کپڑوں سے نجات گُھر چی پھر وہ میرے سوا دوسری کو دیکھنے نکلا.... پھسلا اور کیچڑ میں جا گرا....''

تو اس سے اشارہ نکالا جس کا حاصل یہ ہے کہ اے میرے بندے! میں نے تجھے اچھی صورت عنایت کی.... تیرے حالات درست کیے.... تیرا جسم سیدھا بنایا.... اس کے باوجود تو دوسری طرف متوجہ ہو گیا.... پس مجھے چھوڑنے کے نتائج کا انتظار کر....

اور ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو اسی واہی بات کی قبیل سے کہتے سنا اور وہ ایسا جملہ تھا جس کا قلق میں کافی مدت تک محسوس کرتا رہا....

كم كنت بالله اقول لک ...... لذاالتوانى غائله...... وللقبيح خميرة ...... تبين بعد قليل

''خدا کی قسم میں نے تم سے کتنی بار کہا کہ اس سستی کا انجام برا ہے اور برے کام کا ایک نتیجہ ہے جو کچھ ہی مدت میں ظاہر ہو جائے گا....''

ابن عقیل نے فرمایا کہ ''کیسا اس نے ہماری دینی کاموں میں سستی اور مہمل چھوڑ دینے پر ندامت دلائی ہے جس کے نتائج کل قیامت میں خدا کے سامنے ظاہر ہوں گے....'' (مجالس جوزیہ)

حضرت خبیب بن عدی حضرت عاصم بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہم

جنگ احد کے بعد سفیان بن خالد ہذلی چند آدمیوں کے ہمراہ مکہ شریف گیا اور روساء قریش کو احد میں کامیابی پر مبارک دی.... کسی گلی میں سے گزر رہا تھا کہ بین کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی.... ایک عورت کے چند عزیز (شوہر اور چار بیٹے) جنگ میں مارے گئے تھے ان کے ماتم میں نوحہ ہو رہا تھا.... سفیان نے اس عورت سے تعزیت کی.... اس نے یہ قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک میں مقتولین احد کا بدلہ نہ لے لوں اور عاصم بن ثابتؓ (انصاری صحابی) کی کھوپڑی میں شراب نہ پی لوں.... بالوں کو تیل نہیں لگاؤں گی.... سفیان کی خیر خواہی اور ہمدردی کی باتیں سن کر اس سے تعاون کی طلب گار ہوئی.... کہا اگر تم عاصم بن ثابت .... طلحہ یا زبیر کو پکڑ کر زندہ مجھے لا دو یا اس کا سر کاٹ کر لا دو میں فی کس سو اونٹ انعام میں دوں گی.... وہ بدبخت انعام کے لالچ میں اس کی تدبیر سوچنے لگ گیا چنانچہ کئی آدمی ہمراہ لے کر از راہ منافقت مدینہ منورہ آیا اپنا مسلمان ہونا ظاہر کر کے درخواست کی کہ چند آدمی ہمارے قبیلوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے ہمارے ساتھ روانہ کر دئے جائیں.... ان خبیثوں نے رہائش حضرت عاصمؓ کے والد کے گھر میں رکھی حضرت عاصمؓ سے بڑی محبت کا اظہار کرتے اور ان سے کہتے کہ تم ہمارے ساتھ ضرور چلو وہ فرماتے ان شاء اللہ ضرور چلوں گا.... آخر کار دو چار روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ یا سات آدمی روانہ فرما دئے.... حضرت عاصم اور حضرت خبیب بن عدیؓ بھی ان میں شامل تھے سفیان پہلے چلا گیا تھا.... اس خبیث نے رجیع کے مقام پر دو سو مشرکین کے ہمراہ ان لوگوں کو آ لیا جب ان صحابہ نے خلاف توقع یہ صورتحال دیکھی تو کہا ماشاء اللہ.... اگر ہمارے حق میں شہادت کا اجر لکھا ہے تو ہم پیچھے کیوں ہٹیں.... مقابلہ شروع ہوا دو آدمی حضرت خبیب اور حضرت زید بن دثنہ گرفتار ہو گئے.... باقی حضرات نے جام شہادت نوش کیا....

حضرت عاصم بن ثابتؓ بھی شہید ہو گئے.... کافر چاہتے تھے کہ ان کا سر کاٹ کر مکہ کی کافرہ تک پہنچائیں اور انعام وصول کریں مگر قدرت نے ایک انتظام کر دیا کہ شہد کی مکھیوں یا

بھڑوں کا ایک غل وہاں پہنچ گیا اور حضرت عاصمؓ کے جسم کی پاسبانی کرنے لگا کافروں نے کہا اچھارات کے وقت یہ غول چلا جائے گا ہم اس وقت عاصم کا سر کاٹ لیں گے مگر رات کو پانی کا ایک ریلا آیا اور حضرت عاصم کی نعش کو بہا کر لے گیا....

یوں مشرکین کے حصے میں آخرت کے علاوہ دنیوی خسران بھی آیا....

حضرت خبیب اور حضرت زیدؓ کو کافروں نے مکہ لے جا کر فروخت کر دیا یہ واقعہ ماہ ذیقعدہ میں پیش آیا... ذی الحجہ گزر جانے کے بعد دونوں کو شہید کر دیا گیا....

اہل دنیا کے ساز وسامان کی حقیقت

ایک سرحدی وحشی ہندوستان میں آیا تھا کسی حلوائی کی دکان پر حلوا رکھا دیکھا.... قیمت پاس تھی نہیں آپ اس میں سے بہت سا اٹھا کر کھا گئے.... حلوائی نے حاکم شہر کو اطلاع دی.... حاکم نے یہ سزا مقرر کی کہ ان کا منہ کالا کر کے جوتیوں کا ہار گلے میں ڈالا جائے اور گدھے پر سوار کر کے تمام شہر میں تشہیر کیا جائے اور بہت سے لڑکے ساتھ کر دیئے جائیں کہ وہ ڈھول بجاتے پیچھے پیچھے چلیں.... چنانچہ ایسا کیا گیا جب یہ حلوا خور صاحب اپنے گھر واپس گئے تو وہاں کے لوگوں نے پوچھا کہ "آغا ہندوستان چگونہ ملک است" کہنے لگے کہ "ہندوستان خوب ملک است.... حلوا خوردن مفت ست فوج طفلاں مفت است.... سواری خر مفت ست.... ڈم ڈم مفت ست" پس دنیا داروں کا خوب ملک ست کہنا ایسا ہے جیسے اس آغا نے ہندوستان کو خوب ملک ست کہا اور دنیا کے حشم وخدم پر ناز کرنا ایسا ہی ہے جیسے اس نے سواری خر اور فوج طفلاں پر ناز کیا تھا.... (مواعظ اشرفیہ)

پابندی نماز کا وظیفہ

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (سورۃ ہود: ۱۱۴-۱۱۵)

جو شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ نماز کی پابندی ہو جائے اور ہر برائی سے ہم دور رہیں اور ہم کو اجر ملے.... نفع لینے والا اس دعا کو روزانہ تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکیں ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

تاجر کو خرید و فروخت کے مسائل جاننا ضروری ہے

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کو تجارت میں لگنا مناسب نہیں جب تک کہ وہ خرید و فروخت کے مسائل اور جائز و ناجائز سے واقف نہ ہو....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے یہ فرمان جاری کیا تھا کہ جو شخص مسائل سے واقف نہیں وہ ہمارے بازار میں تجارت نہیں کر سکے گا....

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مسائل سیکھے بغیر تجارت میں لگ جاتا ہے وہ سود میں گھس جاتا ہے اور خوب اور خوب اس میں ملوث ہو جاتا ہے....(بستان العارفین)

عورتوں سے مکمل اصلاح کی آس نہ لگاؤ

مرد کو اتنا سخت مزاج نہ ہونا چاہئے کہ عورت کی ذرا ذرا سی بدتمیزی پر غصہ کیا کرے بیوی پر اتنا رُعب نہ ہونا چاہئے کہ میاں بالکل ہی ہوا ہو جائیں کہ ادھر میاں نے گھر میں قدم رکھا اور بیوی کا دم فنا ہوا....ہوش و حواس بھی جاتے رہے....بے چاری کے منہ سے کوئی بات نکلی یا کوئی چیز مانگی اور ڈانٹ ڈپٹ شروع ہوگئی....اس (بے چاری نے) تمہارے واسطے اپنی ماں کو چھوڑا....باپ کو چھوڑا....اب اس کی نظر صرف تمہارے ہی اوپر ہے جو کچھ ہے اس کے لئے شوہر کا دم ہے....اگر خاوند بھی عورت کا نہ ہوگا تو اس بے چاری کا کون ہوگا....بس انسانیت کی بات یہی ہے کہ ایسے وفادار کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے اور جو کچھ ان سے بدتمیزی یا بے ادبی ہو جائے اس کو ناز سمجھا جائے کیونکہ ان کو عقل کم ہے....تمیز نہیں ہے....ان کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہے....اس لئے گفتگو میں انداز ایسا ہو جاتا ہے جس سے مردوں کو تکلیف پہنچتی ہے مگر اس کی حقیقت ناز ہے آخر وہ تمہارے سوا کس پر ناز کرنے جائیں....دنیا میں تمہیں ایک ان کے خریدار ہو....

اگر عورتوں کی جہالت و بدتمیزی سے دل دکھتا ہے....کلفت بہت ہوتی ہے تو اس کا علاج بھی تو ممکن ہے ان کو دین کی کتابیں پڑھاؤ اس سے ان میں سلیقہ اور تمیز بھی بقدر ضرورت آجاتی ہے کیونکہ دین کی تعلیم سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں....خدا کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے....شوہر کے حقوق پر اطلاع ہوتی ہے....

اگر بیوی کی واقعی خطا بھی ہو جب بھی اس سے درگذر کرنا چاہئے....اس کی ایذاؤں پر صبر کرنے سے درجے بلند ہوتے ہیں....مزاج پر تحمل پیدا ہو جاتا ہے....اس تحمل سے دین کا بڑا بھاری نفع ہوتا ہے اور بہت اجر ملتا ہے....

اصلاح نفس کیلئے مجاہدہ کی ضرورت

اصلاح نفس میں ہمت سے کام لے......اور ارادہ کرلے...... کہ مثلاً بدنگاہی سے نفس کے روکنے میں جان بھی چلی جائے گی......تو بھی نامحرم عورت یا امرد حسین کو......نہ دیکھوں گا اس ارادہ اور ہمت پر حق تعالیٰ کا فضل ہوجاتا ہے......اور اگر کوتاہی ہوجائے......فوراً توبہ سے تلافی کرے...... یہ نہیں کہ گندگی میں پڑا رہے......صاف کپڑا پہن کر جمعہ کو نکلے...... کسی بچے نے روشنائی لگادی دل کس قدر پریشان ہوگا...... بار بار کھٹک ہوگی......اور یہ سیاہی تو کپڑے ہی میں لگنے سے دل کا یہ حال ہے......اور گناہوں سے تو براہ راست دل پر سیاہی لگتی ہے...... ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگنے سے دل کی پریشانی کا کیا حال ہوگا.... حدیث شریف میں ہے کہ ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگتا ہے......پھر اگر توبہ کرلے تو مٹ جاتا ہے......ورنہ سیاہی بڑھتے بڑھتے تمام دل سیاہ ہوجاتا ہے تمام عمر مجاہدہ میں لگا رہے.... ......ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی......مربی کو اطلاع حال کرتا رہے اور وہاں سے جو مشورہ ملے......اس کی اتباع کرتا رہے......بس کچھ ہی دن میں ان شاء اللہ بیڑا پار ہوگا....

نہ چت کرسکے نفس کے پہلواں کو — تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی — کبھی وہ دبالے کبھی تو دبالے
جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی — بہر حال کوشش کو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے — جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

چار شرطیں لازمی ہیں استفادہ کیلئے......اطلاع واتباع واعتقاد وانقیاد....(مجالس ابرار)

توبہ کی حقیقت

عام طور سے لوگوں کے ذہن میں......"توبہ" کا مفہوم یہ ہے......کہ صرف زبان سے ......"**استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ**"کا ورد کرلیں......حالانکہ یہ سخت غلط فہمی ہے......توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنے پچھلے گناہوں پر حسرت وندامت ہو......اور بالفعل ان کو چھوڑ دیا جائے......اور آئندہ کے لیے ان سے بچنے کا مکمل عزم ہو....(ارشادات مفتی اعظم)

قلب سلیم کسے کہتے ہیں؟

ہمیں اپنی زندگی میں قلب سلیم حاصل کرنا ہے اس لیے کہ قیامت کے دن انسان کے یہی کام آئے گا.... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ''

''قیامت کے دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے کام آئیں گے جو سنوارا ہوا دل لائے گا وہ دل اس کے کام آئے گا....''

تو اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے بیوپاری ہیں.... بندے سے دل چاہتے ہیں.... اے بندے اپنا دل مجھے دیدے.... بندہ اپنے دل میں اپنے رب کو بسا لے.... ایسی محنت کرے کہ اللہ تعالیٰ دل میں آ جائے.... اللہ تعالیٰ دل میں سما جائے بلکہ اللہ تعالیٰ دل میں چھا جائے.... اس کو قلب سلیم اور قلب منیر کہتے ہیں....

لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی یہ اسی ملک افریقہ کے رہنے والے تھے غلام تھے مگر حکمت نے ان کو سردار بنا دیا تھا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹے! میں سورج اور چاند کی روشنی میں پرورش پاتا رہتا مگر دل کی روشنی سے میں نے کسی چیز کو فائدہ مند نہیں دیکھا....

تسخیر مہر و ماہ مبارک تمہیں مگر ۔۔۔ دل میں اگر نہیں تو کہیں روشنی نہیں

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا ۔۔۔ اپنے افکار کی دنیا میں سفر نہ کر سکا

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا ۔۔۔ زندگی کی شب تاریک سحر نہ کر سکا

سارے جہاں کو قمقموں سے روشن کرنے والا اپنے من میں اندھیرا لیے پھرتا ہے تو اگر من میں اندھیرا ہے تو پھر قیامت کے دن کیا کام آئے گا.... یاد رکھنا کہ دل سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کوئی فائدہ نہیں دیا کرتیں.... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے دل کے مالک بن جاؤ گے.... اللہ تعالیٰ تمہیں جہان کا مالک بنا دے گا.... تم اپنے دل کے مالک بن جاؤ.... پھر دیکھئے اللہ رب العزت تم پر کیسی مہربانیاں فرماتے ہیں:

دل گلستاں تھا تو ہر شئے سے ٹپکتی تھی بہار ۔۔۔ یہ بیاباں کیا ہوا عالم بیاباں ہوگیا

یہ دل اہل اللہ کی محفل میں سنورتے ہیں ہم یہاں اکٹھے ہیں.... اپنے دلوں کو سنوارنے کے لیے تو بس یہ آپ ذہن میں رکھئے کہ ہمارے پاس جو یہ دس دن ہیں کوئی بھی گناہ نہیں کرنا.... نہ آنکھ سے.... نہ زبان سے.... نہ کان سے.... نہ دل ودماغ سے.... نہ ہاتھ سے.... نہ شرم گاہ سے....

فکر دنیا کر کے دیکھی فکر عقبیٰ کر کے دیکھ | چھوڑ کر اب فکر سارے ذکر مولیٰ کر کے دیکھ
کون کس کے کام آیا کون کس کا ہے بنا | سب کو اپنا کر کے دیکھا اب رب کو اپنا کر کے دیکھ

بڑے دنیا سے دل لگائے اب ان دس دنوں میں رب سے دل لگا کے دیکھیں کہ وہ پروردگار کتنی مہربانیاں فرماتا ہے.... ان شاء اللہ ہم آداب کے ساتھ وقت گزاریں گے تو رب کریم ہم پر مہربانی فرمائیں گے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے کا شوق

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ مجھے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایسے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے جن میں سے ہر ایک کا خون بہا بارہ ہزار ہو اور میں ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ مجھے اولاد اسماعیل میں سے ایسے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے جن میں سے ہر ایک کا خون بہا بارہ ہزار ہو.... (اخرجہ ابو یعلی)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں صبح کی نماز میں شریک ہو کر سورج نکلنے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں سورج نکلنے تک اللہ کے راستہ میں مجاہدوں کو عمدہ گھوڑے دیتا رہوں.... (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلتا ہے.... (اخرجہ مسلم والترمذی کذا فی الترغیب ۸۴/۳)

اہل تقویٰ کا احتساب نفس

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض مرتبہ کسی دنیاوی چیز کے حصول پر مجھے عزیمت کے بجائے رخصت کی کسی صورت پر عمل کر کے قدرت حاصل ہوسکی.... لیکن جب بھی کوئی چیز حاصل ہوئی تو کوئی چیز میرے دل سے رخصت ہوگئی اور جب بھی حصول کا کوئی طریقہ مجھ پر روشن ہوا تو اس نے میرے دل میں ایک نئی ظلمت پیدا کر دی....

یہ محسوس کر کے میں نے اپنے نفس سے کہا اے برے نفس! گناہ وہی ہے جسے قلب دھتکارے اور ناپسند کرے جبکہ فرمایا گیا ہے "اِسۡتَفۡتِ قَلۡبَکَ" اپنے دل سے فتویٰ مانگو.... لہٰذا اگر ساری دنیا کے حصول سے بھی دل میں کچھ کدورت اور میل پیدا ہو تو اس میں تمہارے لیے کوئی خیر نہیں ہے بلکہ اگر جنت بھی ایسے راستہ سے حاصل ہو جو دین میں یا اللہ سے تعلق میں مضر ہو جائے تو اس کی لذتیں بھی بیکار ہیں جبکہ کدورت کے بغیر گھورے پر سو رہنا بادشاہوں کے تکیے اور مسندوں سے زیادہ سکون بخش ہوگا....

اس بحث میں کبھی میں اپنے نفس پر غالب ہوتا تھا اور کبھی وہ مجھ پر وہ ایسی چیز کے حاصل کرنے کی ضرورت بیان کرتا کہ یہ ضروری ہے اور کہتا کہ میں بظاہر مباح سے آگے تو نہیں بڑھتا ہوں؟

میں نے پوچھا کیا "ورع وتقویٰ اس سے نہیں روکتا"؟

کہا "ہاں! ورع روکتا تو ہے...."

میں نے کہا "کیا دل میں اس سے قساوت نہیں پیدا ہوگی؟"

اس نے کہا "ہو جاتی ہے"

میں نے کہا "بس تمہارے لیے ایسے کام میں کوئی بھلائی نہیں جس کا ثمرہ یہ ہو"

پھر ایک دن میں اپنے نفس کے ساتھ خلوت میں تھا تو میں نے اس سے کہا "تیرا برا ہو سن! میں تجھ کو سمجھاتا ہوں اگر تو نے دنیا کا کچھ مال ومتاع ایسے طریقہ سے جمع کر لیا جس میں شبہ ہو تو کیا تجھے یقین ہے کہ اسے تو خود خرچ کر سکے گا؟" اس نے کہا نہیں!

میں نے کہا پھر ساری محنت کا حاصل یہ ہوا کہ دوسرے فائدہ اُٹھائیں اور تجھے یہاں کدورت ملے اور وہاں ایسا گناہ جس سے مطمئن نہیں ہوا جاسکتا.... تیرا ناس ہو! "وہ چیز اللہ کے لیے چھوڑ دے جس سے ورع وتقویٰ منع کر رہا ہے اور اس کو چھوڑ کر اللہ کی فرمانبرداری کر.... لگتا ہے تو یا تو چاہتا

ہے کہ صرف وہی چیزیں چھوڑے جو حرام خالص ہوں یا جن کے حصول کا سبب غلط ہو.... کیا تو نے نہیں سنا کہ جس نے اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اس کا عوض اس سے بہتر عطا فرماتے ہیں.... کیا تجھے ان لوگوں میں کچھ عبرت نہ ملی جنہوں نے جمع کیا لیکن اسے دوسروں نے سمیٹ لیا اور جنہوں نے آرزوئیں تو باندھیں لیکن اپنی آرزوؤں تک نہیں پہنچ سکے....

کتنے علماء نے بیشمار کتابیں جمع کیں لیکن خود نفع نہیں اُٹھا سکے اور کتنے نفع اُٹھانے والوں کے پاس دس رسالے بھی نہ تھے.... کتنے خوش عیش ایسے ہوئے جو دو دینار کے بھی مالک نہیں تھے اور کتنے دولت مند ہوئے جن کی زندگیاں کدورتوں سے پُر تھیں....

کیا تجھ میں کچھ فہم نہیں کہ ان لوگوں کے احوال پر نظر کرتا جنہوں نے ایک طرف سے رخصت پر عمل کر کے حاصل کیا اور دوسری طرف کئی راستوں سے چھن گئے.... اکثر ایسا ہوجاتا ہے کہ گھر کے ذمہ دار کو یا کسی اور فرد کو کوئی مرض لاحق ہوجاتا ہے تو اس کے علاج میں رخصت پر عمل کر کے جو کچھ کمایا تھا اس کا کئی گنا خرچ ہوجاتا ہے جبکہ متقی شخص اس مرض سے محفوظ رہتا ہے...."

یہ تقریر سن کر نفس چیخ پڑا اور کہا کہ "جب میں شریعت کی حدود سے تجاوز نہیں کرتا تو آپ اس سے زیادہ کیا چاہتے ہیں؟"

میں نے کہا "میں تجھے بڑے گھاٹے سے روکنا چاہتا ہوں اور تو اپنے حال سے خوب واقف ہے ...."

اس نے کہا "پھر مجھے بتایئے کہ میں کیا کروں؟"

میں نے کہا "جو ذات تجھے دیکھ رہی ہے اس کا مراقبہ کر اور اپنے آپ کو تمام مخلوق سے بڑی اور عظیم ذات کے سامنے حاضر تصور کر کہ تو ایسے عظیم بادشاہ کی نگاہوں میں ہے جو تیرے باطن سے جتنا واقف ہے بڑے بڑے لوگ اتنا تیرے ظاہر کو نہیں دیکھ پاتے.... لہٰذا احتیاط کا راستہ اختیار کر اور یقین کو فروخت کر کے رخصت پر عمل کرنے سے پرہیز کر اور دنیاوی خواہشات کے عوض اپنا تقویٰ نہ بیچ...."

اور اگر اس احتیاط سے تیری طبیعت میں کچھ تنگی ہونے لگے تو اس سے کہہ دے کہ ذرا ٹھہر! ابھی اشارہ کی مدت ختم نہیں ہوئی....

اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اس پر عمل کی طرف لے جانے والے ہیں اور وہی توفیق دے کر اعانت فرمانے والے ہیں.... (مجالس جوزیہ)

ستر حفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کا سانحہ

محمد بن اسحاق اور عبداللہ بن ابی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت کی بناء پر اس طرح بیان کی ہے کہ عامر بن مالک بن جعفر عامری جس کا لقب ملاعب الاسنہ تھا....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو اونٹنیاں ہدیہ میں پیش کیں.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمادیا میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا....اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارا ہدیہ قبول کرلوں تو مسلمان ہو جاؤ....وہ مسلمان نہیں ہوا لیکن اسلام سے دور بھی نہیں گیا....(یعنی نفرت کا اظہار بھی نہیں کیا) اور بولا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کی تم دعوت دیتے ہو وہ ہے تو اچھی خوبصورت پس اگر تم اپنے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو اہل نجد کے پاس (دعوت دینے کے لئے) بھیج دو تو مجھے امید ہے کہ وہ تمہاری دعوت قبول کرلیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل نجد کی طرف سے اپنے آدمیوں کا خطرہ ہے....ابو براءؓ بولا میں ان کی پناہ کا ذمہ لیتا ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن عمر ساعدی کو ستر منتخب انصاری صحابہؓ کا سردار بنا کر سب کو بھیج دیا....ان ستر آدمیوں کو قاری کہا جاتا تھا (یعنی یہ سب قاری اور عالم قرآن تھے) انہی میں حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت عامر بن فہیرہ بھی تھے....یہ روانگی ماہ صفر ۴ھ میں ہوئی....غرض یہ لوگ چل دیئے اور بیر معونہ پہنچ کر پڑاؤ کیا....بیر معونہ کی زمین بنی عامر کی زمین اور بنی سلیم کے پتھریلے علاقہ کے درمیان واقع تھی یہاں پہنچ کر ان لوگوں نے حضرت حرامؓ بن ملحان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک دے کر بنی عامر کے کچھ آدمیوں کے ساتھ عامر بن طفیل کے پاس بھیجا....حضرت حرامؓ نے پہنچ کر کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں تمہارے پاس آیا ہوں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ....حضرت حرامؓ کی تبلیغ کے بعد ایک شخص نیزہ لے کر گھر کی جھونپڑی سے برآمد ہوا اور آتے ہی حضرت حرامؓ کے پہلو پر برچھا مارا جو دوسرے پہلو سے نکل گیا....حضرت حرامؓ فوراً بول اٹھے....اللہ اکبر....رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا اس کے بعد عامر بن طفیل نے بنی

عامر کو ان صحابیوںؓ کے خلاف چیخ کر آواز دی بنی عامر نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار کر دیا اور بولے ابو براء کی ذمہ داری کو نہ توڑو.... عامر بن طفیل نے بنی سلیم کے قبائل عصیہ.... رعل اور ذکوان کو پکارا انہوں نے آواز پر لبیک کہی اور نکل کر صحابہؓ پر چھا گئے اور فرودگاہ پر آ کر سب کو گھیر لیا.... صحابہؓ نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ سب شہید ہو گئے.... صرف کعبؓ بن زید بچ گئے اور وہ بھی اسی طرح کہ کافر ان کو مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے مگر ان میں کچھ سانس باقی تھے اس لئے زندہ رہے اور آخر خندق کی لڑائی میں شہید ہو گئے.... (تفسیر مظہری اردو جلد ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جس میں کچھ قبائل عرب یعنی رعل ذکوان عصیہ اور بنی لحیان کے لئے بددعا کی....

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور خدمت دین

ہمارے اسلاف کی آپ کو جتنی کھیپ نظر آتی ہے ان کے پیچھے اگر دیکھیں تو آپ کو کسی نہ کسی خاتون کی محنت نظر آئے گی' ان کا علم و فضل نظر آئے گا اور ان کی تعلیم و تربیت نظر آئے گی.... اس کی ابتداء محسنہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہوئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو یہ مقام بخشا کہ آج جتنا علم ہمارے پاس ہے اس کا آدھا علم حضرت عائشہؓ سے منقول ہے اور اُمت کے خواتین نے حضرت عائشہؓ حضرت فاطمہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ کے اُسوہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا' ان کی گود میں پرورش پائی' لیکن رفتہ رفتہ ہمارے مزاج میں اور معاشرے میں انحطاط آنا شروع ہوا یہاں تک کہ قوموں کی زندگی میں انحطاط کا آغاز بھی عورت سے ہوا....

حصول ہدایت کا وظیفہ

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ (سورۃ آل عمران: ۵۱)

ترجمہ: تحقیق اللہ رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا۔ پس عبادت کرو اس کی یہی راستہ سیدھا ہے....

راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کیلئے یہ دعا کثرت سے پڑھیں یا تو وہ خود اپنے لئے پڑھیں یا کوئی ان کیلئے پڑھے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ایک شخص کی ملاقات

امام صاحب رحمہ اللہ ایک روز ظہر کی نماز کے بعد گھر تشریف لے گئے.... بالا خانے پر آپ کا گھر تھا... جا کر آرام کرنے کے لئے بستر پر لیٹ گئے.... اتنے میں کسی نے دروازے پر نیچے دستک دی..... آپ اندازہ کیجئے جو شخص ساری رات کا جاگا ہوا ہو.... اور سارا دن مصروف رہا ہو.... اس وقت اس کی کیا کیفیت ہوگی... ایسے وقت کوئی آ جائے تو انسان کو کتنا ناگوار ہوتا ہے کہ یہ شخص بے وقت آ گیا..... لیکن امام صاحب اٹھے.... زینے سے نیچے اترے.... دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک صاحب کھڑے ہیں.... امام صاحب نے اس سے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟

اس نے کہا کہ ایک مسئلہ معلوم کرنا ہے.... دیکھئے اول تو امام صاحب جب مسائل بتانے کے لئے بیٹھے تھے... وہاں آ کر تو مسئلہ پوچھا نہیں اب بے وقت پریشان کرنے کیلئے یہاں آ گئے ....لیکن امام صاحب نے اس کو کچھ نہیں کہا.... بلکہ فرمایا کہ اچھا بھائی.... کیا مسئلہ معلوم کرنا ہے؟

اس نے کہا کہ میں کیا بتاؤں.... جب میں آ رہا تھا تو اس وقت مجھے یاد تھا کہ کیا مسئلہ معلوم کرنا ہے.... لیکن اب میں بھول گیا.... یاد نہیں رہا کہ کیا مسئلہ پوچھنا تھا.... امام صاحب نے فرمایا کہ اچھا جب یاد آ جائے تو پھر پوچھ لینا.... آپ نے اس کو برا بھلا نہیں کہا.... نہ اس کو ڈانٹا ڈپٹا.... بلکہ خاموشی سے واپس اوپر چلے گئے.... ابھی جا کر بستر پر لیٹے ہی تھے کہ دوبارہ دروازہ پر دستک ہوئی.... آپ پھر اٹھ کر نیچے تشریف لائے اور دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے.... آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟

اس نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ مجھے یاد آ گیا تھا.... آپ نے فرمایا پوچھ لو... اس نے کہا کہ ابھی تک تو یاد تھا مگر جب آپ آدھی سیڑھی تک پہنچے تو میں وہ مسئلہ بھول گیا.... اگر ایک عام آدمی ہوتا تو اس وقت تک اس کے اشتعال کا کیا عالم ہوتا مگر امام صاحب اپنے نفس کو مٹا چکے تھے.... امام صاحب نے فرمایا اچھا بھائی جب یاد آ جائے پوچھ لینا.... یہ کہہ کر آپ واپس چلے گئے.... اور جا کر بستر پر لیٹ گئے.... ابھی لیٹے ہی تھے کہ دوبارہ پھر دروازے پر دستک ہوئی.... آپ پھر نیچے تشریف لائے.... دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے.... اس شخص نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ یاد آ گیا.... امام صاحب نے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہے؟

اس نے کہا کہ یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے

کہ انسان کی نجاست (پاخانہ) کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے یا میٹھا ہوتا ہے؟
(العیاذ باللہ..... یہ بھی کوئی مسئلہ ہے)

اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا.... اور وہ اب تک ضبط بھی کر رہا ہوتا.... تو اب اس سوال کے بعد تو اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو جاتا.... لیکن امام صاحب نے بہت اطمینان سے جواب دیا کہ اگر انسان کی نجاست تازہ ہو تو اس میں کچھ مٹھاس ہوتی ہے اور اگر سوکھ جائے تو کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے.... پھر وہ شخص کہنے لگا کہ کیا آپ نے چکھ کر دیکھا ہے؟

(العیاذ باللہ) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چیز کا علم چکھ کر حاصل نہیں کیا جاتا.... بلکہ بعض چیزوں کا علم عقل سے حاصل کیا جاتا ہے.... اور عقل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تازہ نجاست پر مکھی بیٹھتی ہے خشک پر نہیں بیٹھتی.... اس سے پتہ چلا کہ دونوں میں فرق ہے ورنہ مکھی دونوں پر بیٹھتی.....

جب امام صاحب نے یہ جواب دے دیا تو اس شخص نے کہا.... امام صاحب! میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں.... مجھے معاف کیجئے گا کہ میں نے آپ کو بہت ستایا.... لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا.... امام صاحب نے فرمایا کہ میں نے کیسے ہرا دیا؟

اس شخص نے کہا کہ ایک دوست سے میری بحث ہو رہی تھی.... میرا کہنا یہ تھا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ علماء کے اندر سب سے زیادہ بردبار ہیں.... اور وہ غصہ نہ کرنے والے بزرگ ہیں اور میرے دوست کا یہ کہنا تھا کہ سب سے بردبار اور غصہ نہ کرنے والے بزرگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ہم دونوں کے درمیان بحث ہو گئی.... اور اب ہم نے جانچنے کے لئے یہ طریقہ سوچا تھا کہ میں اس وقت آپ کے گھر پر آؤں جو آپ کے آرام کا وقت ہوتا ہے اور اس طرح دو تین مرتبہ آپ کو اوپر نیچے دوڑاؤں اور پھر آپ سے ایسا بے ہودہ سوال کروں اور یہ دیکھوں کہ آپ غصہ ہوتے ہیں یا نہیں؟

میں نے کہا کہ اگر غصہ ہو گئے تو میں جیت جاؤں گا اور اگر غصہ نہ ہوئے تو جیت گئے .... لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا.... اور واقعہ یہ ہے کہ میں نے اس روئے زمین پر ایسا حلیم انسان جس کو غصہ چھو کر بھی نہ گزرا ہو.... آپ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں دیکھا....

اس سے اندازہ لگائیے کہ آپ کا کیا مقام تھا.... اس پر ملائکہ کو رشک نہ آئے تو کس پر آئے.... انہوں نے اپنے نفس کو بالکل مٹا ہی دیا تھا.... (اصلاحی خطبات ج ۸)

صحبت اہل اللہ کا فائدہ

اہل اللہ کی صحبت میں زاویہ نگاہ درست ہوتا ہے...... مصرف زندگی معلوم ہوتا ہے...... اور مقصود پر نظر پڑنے لگتی ہے......

ذوق نگاہ یار...... جب تک بیدار نہ کیا جائے...... صرف نگاہ یار سے کام نہ چلے گا......

حیات جاوداں اس کی نشاط بیکراں اس کا
جو دل لذت کش ذوق نگاہ یار ہوجائے

(ارشادات عارفی)

حج میں فنائیت کی شان

حج تمام تروک کا مجموعہ ہے...... ترک لباس...... ترک زینت...... ترک لذات وغیرہ ...... اخیر میں یہ ہے...... کہ منیٰ میں جا کر ہر شخص اپنے نفس کی جانور کی صورت میں قربانی پیش کرتا ہے...... گویا جان کا فدیہ رکھا گیا ہے...... نفس کی جگہ پر نفس دو، ہم تمہارا ہی نفس سمجھیں گے کہ تم نے اپنے کو راہ خدا میں ذبح کر دیا...... گو وہ قربانی کا جانور ہوگا...... موتوا قبل ان تموتوا میں ہوائے نفس کو ہی ختم کیا گیا ہے...... اور یہاں نفس کے بدلے میں جانور ذبح کرایا گیا...... تو اصل تو جان لینی تھی...... اس لئے قربانی رکھ دی...... ایک جگہ تو اپنی جان کو بھی مارنے کا حکم دیا...... وہ جہاد ہے ...... چنانچہ بہت سے لوگ اسی لئے جاتے تھے کہ ہم جہاد میں قتل ہو جائیں...... (خطبات حکیم الاسلام)

علم اور معلومات میں فرق

یہ بہت ہی خیال رکھنے کی بات ہے کہ...... جو کچھ علم قرآن وحدیث میں اکابر کو ملا ہے...... ہمیں تلاش کے بعد بھی کہاں ملے گا...... اکابرین پر کامل اعتماد چاہیے...... اور آج کل ہم جیسے چھوٹوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ کسی دریا میں سوئی ڈالیں...... اور سوئی کے نکوے پر پانی لگ کر آ جائے...... ہمیں تو ان کے مقابل اتنا علم بھی نہیں...... اور ہم اکابرین کو اپنا جیسا سمجھنے لگے...... کل پرسوں کے نیے اور ایسا گمان...... عزیزان من! علم اور چیز ہے...... اور معلومات اور چیز ہے...... (خطبات مسیح الامت)

خرید وفروخت میں آسانی اختیار کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے میں آسانی اختیار کرتا ہے اور خریدنے میں آسانی رکھتا ہے.... ادائیگی میں آسانی رکھتا ہے نیز مطالبہ اور تقاضہ میں بھی آسانی رکھتا ہے.... نیز آپ کا یہ بھی ارشاد مبارک ہے کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اسے معاف ہی کر دیتا ہے.... اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ عطا فرمائینگے.... جس دن کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا.... (بستان العارفین)

گھر کا ماحول...... خوشگوار کیسے بن سکتا ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے آتے تھے حالانکہ ان کو امت کا کتنا غم تھا....

نئے آنے والے وفود کا استقبال کرنا انکو اسلام کی دعوت دینا.... مسلمانوں کے آپس کے معاملات طے کرانا.... ایک جہاد ختم ہوا.... ابھی تلوار بھی رکھنے نہ پائے تھے کہ دوسرے جہاد کا حکم ہو گیا لیکن اسکے باوجود آپ گھر تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے چہرے کیساتھ داخل ہوتے.... (وعظ حقوق النسا)

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب مدظلہم فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی کے پاس مسکراتے ہوئے آنا.... یہ سنت آج چھوٹی ہوئی ہے جو بے دین ہیں وہ فرعون بن کر آتے ہیں بڑی بڑی مونچھیں تان کر کے.... آنکھیں لال کر کے تاکہ ذرا رعب رہے ایسا نہ ہو کہ مجھ سے بیوی کچھ کہہ دے اس لئے اس پر رعب جمانے کے لئے نمرود و فرعون بن کر آتے ہیں....

اور جو دین دار ہیں وہ گویا بایزید بسطامی اور خواجہ معین الدین چشتی اور بابا فرید الدین عطار بن کر آتے ہیں.... مراقبہ میں آنکھیں بند کئے ہوئے گویا عرش پر رہتے ہیں.... زمین کی بات تو جانتے ہی نہیں.... بیوی کی طرف محبت بھری نگاہ سے دیکھیں گے ہی نہیں.... بات بات پر جھڑک دینا وہ بے چاری بات کرنا چاہتی ہے یہ تسبیح لئے بیٹھے ہیں دن بھر وہ بے چاری آپ کی منتظر ہے کہ اب میرا شوہر آئے گا تو اس سے دل بہلاؤں گی اور آپ گھر آتے ہی تسبیح لے کر بیٹھ گئے یا آتے ہی ٹیلی فون پر دوستوں سے باتوں میں یا کاروبار کی فکر

میں لگ گئے یا سوالات کا انبار لگا دیا کہ یہ کام کرلیا میں نے کہا تھا.... یہ ہو گیا؟ اس کا کیا ہوا؟ کیوں نہیں ہوا؟ کیا کرتی رہی اتنی دیر سے؟ وغیرہ وغیرہ....

یہ دونوں طرز خلاف سنت ہیں.... گھر میں اپنی بیوی کے پاس جائیں تو مسکراتے ہوئے جایئے اس سے باتیں کریں (خیر خیریت دریافت کریں) اس کے کاموں میں ہاتھ بٹا کر سنت زندہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کیجئے....

تسبیحات اور نوافل سے زیادہ ثواب اس وقت یہ ہے کہ اس کا حق ادا کیجئے....

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا وہ ہے جس کے اخلاق بیوی کے ساتھ اچھے ہوں"....

حدیث: "مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور اپنے گھر والوں کے حق میں نرم ترین ہو...." (مشکوٰۃ)

ہم دوستوں میں تو خوب ہنسیں.... خوب لطیفے سنیں سنائیں اور بیوی کے پاس جا کر سنجیدہ بزرگ بن جائیں منہ سکیڑے ہوئے جیسا ہنسنا جانتے ہی نہیں....

یہ مسکرانا.... ہنسنا.... بولنا اور بیوی کی کوتاہیوں پر صبر کرنا غلطیوں کو معاف کرنا.... غصہ کو برداشت کرنا.... اس کی تکلیف وراحت کی باتیں سننا.... دلجوئی کی باتوں سے اس کو خوش کرنا.... اس کو شرعی پردہ کے ساتھ کسی پاکیزہ تفریح کے لئے لے کر جانا.... اس کو جیب خرچ اپنی وسعت کے اعتبار سے دے کر اس کا حساب نہ لینا کہ جہاں چاہے وہ خرچ کردے وہ اس کی ملکیت ہے تو زوجہ کے ساتھ اس روش سے پیش آنا بھی عبادت میں داخل ہے.... رات بھر نفلیں پڑھنا اور اور بیوی سے بات نہ کرنا اور اپنا بستر الگ کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی سنت کے خلاف ہے....

اپنے ہاتھ سے اسے کھلانے اور اس کو خوش کرنے کی خاطر کوئی چیز خریدنے میں بھی ثواب ملتا ہے لہٰذا یہ طریقے زندہ کیجئے.... (مواعظ درد محبت)

بچیوں کے رشتہ اور پریشانیوں سے نجات کا عمل

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ○ (سورۃ الانشراح: ۵-۶)

بچیوں کے رشتے کیلئے اور کاروباری پریشانی کیلئے اور ہر پریشانی کو دور کرنے کیلئے اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

صحبت اہل اللہ

جب کار اسٹارٹ نہیں ہوتی...... تو بیٹری چارج کراتے ہیں...... اسی طرح جب دین کی کار...... یعنی قلب کی ہمت کمزور ہو جانے سے نہ چلے...... تو کسی اللہ والے سے اس کی بیٹری چارج کرالو پھر چلنے لگے گی.... (مجالس ابرار)

صحبت و ذکر

اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو...... تو کسی اللہ والے کے دل میں بیٹھ جاؤ...... اور اس کیساتھ رہو...... ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ سے محبت ہو جائیگی...... دوسرے ذکر اللہ کی کثرت کرتے رہو.... (ارشادات عارفی)

خلاصہ تصوف

سارے تصوف کا خلاصہ سنت کی پیروی کرنا ہے...... اور کچھ نہیں.... (ارشادات مفتی اعظم)

صحابہ کی دعوت اور کارنامے

اسلام سے روس و فارس کے اندر جنگ و جدل کا قصہ تھا...... فارس میں رستم اور بڑے بڑے پہلوان تھے...... اسی طرح روم کے اندر بڑے بڑے جسیم پہلوان تھے...... وہاں صحابہ گئے ...... اور جنگیں کر کے ان کا زور توڑ دیا...... اور لاکھوں انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے...... تو جہاں جہاں یہ حضرات پہنچ گئے...... وہاں ملک کے ملک کو مسلم بنا دیا...... آج جو ہم فخر کرتے ہیں کہ ایران مسلم ملک ہے...... عراق مسلم ملک ہے اور افغانستان مسلم ملک ہے...... یہ مسلم ملک کیسے بنے...... آپ کو معلوم ہے ظاہر ہے یہ تو انہیں کے قدموں کی برکت کا نتیجہ ہے...... آپ نے تھوڑے ہی بنایا ہے...... فخر تو ہم کرتے ہیں مگر کارنامہ ان کا ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

علم تفصیلی کا سیکھنا فرض کفایہ ہے

نفس علم کا حاصل کرنا اپنی اپنی ضروریات کے اعتبار سے فرض عین ہے...... اور جمیع علوم کا تفاصیل کے ساتھ حاصل کرنا فرض کفایہ ہے...... اگر تمام مسلمانوں میں کوئی عالم بھی علوم کا حاوی نہ ملے...... تو سارے مسلمان گنہگار رہوں گے.... (خطبات مسیح الامت)

لفظ ''کل'' ایک بڑا دھوکہ

ایک زبردست دھوکہ ہے جو انسان کو وقت ضائع کرنے پر ندامت اور افسوس سے بچاتا رہتا ہے اور لفظ ''کل'' ہے.... کہا گیا کہ انسان کی زبان میں ایسا لفظ نہیں ہے جو ''کل'' لفظ کی طرح اتنے گناہوں.... اتنی غفلتوں.... اتنی بے پروائیوں اور اتنی برباد ہونے والی زندگیوں کے لیے جواب دہ ہو کیونکہ اس نے آنے والی ''کل'' یعنی فردا آتی نہیں بلکہ وہ فردائے قیامت نہایت ہی دور ہوتی ہے.... ان دونوں قسم کی ''کل'' کو ہم ''آج'' میں مستغرق نہیں کر سکتے.... وقت جب ایک دفعہ مر گیا تو اس کو پڑا رہنے دو.... اب اس کے ساتھ اور کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اب اس کی قبر پر آنسو بہائے جائیں.... انسان کو ''آج'' کی طرف لوٹ آنا چاہیے مگر لوگ اس کی طرف لوٹتے نہیں ہیں اور عملاً فردا کو کبھی امروز بناتے نہیں ہیں....

ہر شے گویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم　　　باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

ایک ہندی شعر کا بے نظیر مقولہ ہے:

کل کرے سو آج کر آج کرے سو اب　　　پل میں پرے ہوئے گی پھر کرے گا کب

داناؤں کے رجسٹر میں ''کل'' کا لفظ کہیں نہیں ملتا یہ تو محض بچوں کا بہلاوا ہے کہ فلاں کھلونا تم کو کل دیا جائے گا.... یہ ایسے لوگوں کے استعمال میں آنے والی چیز ہے جو صبح سے شام تک خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں اور شام سے صبح خواب دیکھتے رہتے ہیں.... کامیابی کی شاہراہ پر بے شمار اپاہج سسکتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی تمام عمر ''کل'' کے تعاقب میں کھو دی جو کام وقت پر آسانی سے کیا جا سکتا ہے وہ ہفتوں اور مہینوں تک پڑا رہنے سے وبال جاں معلوم ہونے لگتا ہے کہ غفلت ہر روز ناطاقتی بڑھاتی رہتی ہے.... مثل مشہور ہے ''وقت پر ایک ٹانکہ سو ٹانکوں سے بچالیتا ہے'' خطوط کا جواب جس آسانی سے ان کے آنے پر دیا جا سکتا ہے ویسا کبھی نہیں دیا جا سکتا.... ملتوی کرنے کے معنی اکثر ترک کرنے کے ہوتے ہیں اور ''کرنے کو ہوں'' کا مطلب نہ کرنا ہوتا ہے....

کس قدر عظیم ہے وہ ذات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفر حج کے راستے میں مجھے عرب کے بدوؤں سے خوف محسوس ہوا اس لیے ہم لوگ خیبر کے راستے سے چلے.... راستے میں دہلا دینے والے ایسے پہاڑ اور ایسے عجیب عجیب راستے نظر آئے جنہوں نے مجھے غرق حیرت کر دیا اور میرے دل میں خالق تعالیٰ کی عظمت بڑھ گئی.... اس کے بعد جب بھی ان راستوں کی یاد آ جاتی ہے تو میرے اندر تعظیم خداوندی کا ایسا جذبہ ابھرتا ہے جو دوسری چیزوں سے نہیں پیدا ہوتا تھا.... یہ احساس کر کے میں نے نفس کو پکارا کہ ذرا سمندر کی طرف چل اور اس کو اور اس کے عجائب کو فکر کی نگاہ سے دیکھ تو اس وقت تو ایسی بڑی بڑی چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جو اس سے بھی عظیم ہیں....

پھر اس کائنات سے نکل کر اس کی طرف دیکھ تو تجھے یہ کائنات آسمانوں اور افلاک کے مقابلے میں ایسی نظر آوے گی جیسے کسی وسیع میدان میں چھوٹا سا ذرہ ہو....

مزید آگے بڑھ کر آسمانوں کا چکر لگا اور عرش کے ارد گرد گھوم اور جنت و جہنم میں جو کچھ ہے اسے جھانک کر دیکھ....

پھر ساری کائنات سے نکل جا اور اس کی طرف دیکھ تب تجھے اندازہ ہوگا کہ یہ سارا عالم اس قادر مطلق کے قبضہ میں ہے جس کی قدرت لامحدود ہے....

پھر اپنی طرف توجہ کر! اپنی ابتداء اور انتہاء کو سوچ.... ابتداء سے پہلے تو کیا تھا تجھے اندازہ ہوگا کہ معدوم محض تھا اور گلنے سڑنے کے بعد کو سوچ کر مٹی ہو جائے گا....

اب بھلا وہ شخص جس نے فکر کی نگاہ سے اپنی ابتداء اور انتہاء کو سوچ لیا وہ اپنے وجود سے کیسے مانوس ہو سکتا ہے؟ اور لوگوں کے دل اس عظیم معبود کی یاد سے کیونکر غافل ہو سکتے ہیں.... واللہ! اگر لوگ خواہشات کے نشہ سے افاقہ میں ہوں (مدہوش نہ ہوں بیدار ہوں) تو اس کے خوف سے پگھل جائیں یا اس کی محبت میں ڈوب جائیں....

لیکن چونکہ طبعی تقاضوں کا غلبہ ہوتا ہے اس لیے خالق اکبر کی قدرت پہاڑوں کے دیکھنے کے وقت ہی بڑی معلوم ہوئی حالانکہ کہ اگر فہم کے ذریعے حقائق میں غور کیا جاتا تو پہاڑوں کی دلیل سے زیادہ معانی اور حقیقتیں ہی اس کی قدرت پر دلالت کر دیتیں....

پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے اکثر مخلوق کو ان مشاغل میں لگا کر جن میں وہ مشغول ہیں اس مقصد سے غافل کر دیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیے گئے تھے.... (مجالس جوزیہ)

صحبت اہل اللہ

اصل یہی ہے...... کہ دین صرف کتابوں کے ورقوں سے پیدا نہیں ہوتا' بلکہ اہل اللہ کے دلوں سے پیدا ہوتا ہے...... کتابیں کوئی لاکھ پڑھ لے...... اگر صحبت نہ ملے تو اثر نہیں کرے گا...... قلب کے اندر رنگ پیدا نہیں ہوگا...... محض کاغذ سے یہ کتاب سے نہیں اہل دل کے پاس بیٹھنے سے اثر پیدا ہوتا ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

مؤمن کو قبر محبت میں بھینچتی ہے

حدیث میں آتا ہے...... کہ مردے کو قبر بھینچتی ہے ہاں کسی کو نہیں چھوڑتی...... سب کو بھینچتی ہے...... لیکن مؤمن کو اس طرح بھینچتی ہے...... جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر محبت میں بھینچتی ہے...... جیسے محبوب جبکہ واقعی محبت ہو...... خواہش شہوانی نہ ہو...... یہ تو بوالہوسی ہے...... عفت مآب محبت ہو تو جیسے محبوب محب کو گود میں لے کر بھینچتا ہے...... اب اس محب عاشق سے پوچھو...... کیا مزہ آرہا ہے۔ ارے مؤمنو!...... سمجھ میں بات آئی...... ہاں قبر مؤمن کو بھینچتی ہے...... کوئی ڈر کی بات نہیں...... معشوق بھی تو عاشق کو بھینچتا ہے...... اس بھینچنے میں مزہ آتا ہے...... اور اگر دشمن بھینچے تو کیا ہوگا؟...... بھینچنا تو درکنار اگر یوں کہنی سے اشارہ کر کے بھی چلا جاوے...... تو تکلیف ہوگی اور محبوب پورا بھینچ رہا ہے...... تب بھی سکون ہے اور اگر یوں کہہ رہا ہے:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے آگے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

بات کیا ہے؟...... سمجھ میں نہیں آئی؟...... یہ رضاء ہے جو اس کو حاصل ہے...... تو وہ بیمار جو مطیع کامل ہے وہ اس بیماری کی حالت میں خوش ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

انداز بیان

کلام میں معاملات میں یا تقریر میں ایسا کوئی عنوان نہ آنے پائے...... جس میں اپنی بڑائی...... یا کمال یا خوبی ظاہر ہو...... اس بات کی طرف جملہ اہل تعلق کی نگرانی بھی خصوصی چاہئے...... نیز تاکید بھی کرتے رہنا چاہئے۔ (مجالس ابرار)

رضائے خداوندی کے ثمرات

۱....رضا کے ثمرات میں سے ثمرہ یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے سے راضی رہتا ہے یہ اس کی سعادت اور خوشی کا باعث بنتی ہے....

۲....رضا غم حزن اور پریشانیوں سے نجات دلانے والی ہے....

۳....رضا بندے کو اللہ کے احکام و شرائع کے ساتھ مخاصمہ کرنے سے نجات دلاتا ہے مثلاً ابلیس اللہ نے اس پر لعنت برسائی اس لئے کہ اس نے احکام و شرائع کو ٹھکرایا اور سجدہ کرنے سے انکار کیا....

۴....رضا انسان کو عدل و انصاف کی طرف لے جاتی ہے....

۵....رضا حاصل نہیں ہوتی جب انسان کی غلطی کی وجہ سے کوئی چیز فوت ہو جائے حالانکہ وہ شخص اس لئے محبت کرتا ہو اور ارادہ بھی کرتا ہو یا اس نے ایسا کام کیا جو ناپسندیدہ ہو اور اسکو وہ شخص اچھا سمجھتا ہو.... یا اس نے ایسا کام کیا جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے ان امور سے بھی رضا حاصل نہیں ہوتی.... ۶....رضا حسد بغض کینہ سے محفوظ رکھتا ہے....

۷....رضا اللہ کی قدرت اس کی حکمت اور اسکے علم سے کسی کو شک میں نہیں ڈالتی....

۸....رضا کے ثمرات میں سے اہم ثمرہ یہ ہے کہ وہ اس پر شکر ادا کرے اور جو شخص اللہ کے انعامات کے باوجود ناراض ہوتا ہے تو وہ شکر ادا نہیں کر سکتا کیونکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اس کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے اور اس کے حق کو روک دیا گیا اور اس کے حصہ کو کم کر دیا گیا ہے....اس لئے وہ اصل نعمت کی طرف نہیں دیکھتا پھر اس کے غصہ کا نتیجہ منعم اور نعم دونوں کی ناشکری کرتا ہے....جبکہ رضامندی نعمتوں کے عطا کرنے والے اور انعامات کی شکر گزاری کا نتیجہ ہوتی ہے....

۹....رضا سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ انسان کو جیسی حالت میسر آجائے وہ کہتا ہے کہ اللہ اس پر راضی ہے تو میں بھی راضی ہوں اور جو شخص ناراض ہو وہ لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے انعامات پر اعتراض کرتا ہے اور بعض اوقات حدود سے تجاوز کر کے وہ رب تعالیٰ پر بھی اعتراض کر بیٹھتا ہے....

صاحب الرضاء خواہشات سے خالی ہوتا ہے اور صاحب السخط یہ خواہشات کے تابع ہوتا ہے اور قاعدہ ہے کہ رضا اور خواہش دونوں جمع نہیں ہو سکتی....

۱۰....رضا لوگوں کی ناراضگی سے نجات دلاتی ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ راضی ہو گا تو

اس کے بندے کبھی ناراض نہیں ہوں گے اور جب بندہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتا.....

ہاں جب وہ لوگوں کے خوش کرنے میں لگا رہے تو نہ لوگ خوش ہونگے اور نہ اللہ خوش ہوگا کیونکہ لوگوں کو تو وہ خوش نہیں کرسکتا جب لوگ بھی خوش نہیں ہوں گے تو اللہ بھی ناراض ہوگا.....

۱۱.....اللہ سے راضی ہونیوالے شخص کو بغیر مانگے اللہ تعالیٰ اس کو ہر چیز عطا کردیتے ہیں.....

۱۲.....اللہ سے رضامندی سے اس کا دل عبادت کیلئے خالی ہوگا اور عبادت کے دوران وساوس سے محفوظ رہے گا.....

۱۳.....رضا کی وجہ سے اس کے اعمال صالحہ اس کے دل میں باقی رہتے ہیں اس وجہ سے وہ اعمال صالحہ کے ساتھ جڑا رہے گا.....

۱.....اللہ سے رضامندی کیا دعا کے ساتھ متعارض ہے نہیں.....

۲.....کیا انسان جب دعا مانگتا ہے لیکن اس کی دعا سے اس کی مصیبت زائل نہیں ہوتی تو کیا یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ اس سے راضی نہیں.....

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان (**اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ**) جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے کہ اگر آدمی پہلے رضا بالمعصیۃ تھی پھر اس نے اللہ سے سوال کیا کہ معصیت کے اثر کو زائل کرکے اس کے بدلے میں خیر عطا فرمائے تو یہ دعا رضا کے متعارض نہیں کیونکہ اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ ہم اس سے رزق طلب کریں "**لقوله تعالیٰ: فَابْتَغُوْا عِنْدَاللّٰهِ الرِّزْقَ**" (العنکبوت) (اعمال دل)

کامیابی کیلئے عمل

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ

ترجمہ: اگر فتح مانگیں پس تحقیق آئے گی تمہارے پاس فتح.....

اگر کسی کام میں دشواری ہو رہی ہو اور کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اٹھتے بیٹھتے اس دعا کو پڑھیں جب تک کامیابی نہ ہو..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

کمال اسلام

مسلمان کامل وہ ہے...... جس کی زبان سے اور ہاتھ سے...... کسی مسلمان کو اذیت نہ ہو ...... یہ حدیث پاک کا مضمون ہے...... اس پر ایک کافر نے سوال کیا کہ صاحب یہ کیسا آپ کا دین ہے کہ "المسلم من سلم المسلمون ...... مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو...... اور کافروں کو سلامتی دینا تکالیف سے یہ آپ کے یہاں کیوں نہیں ہے...... اسی طرح ایک اور اشکال پیدا ہوتا ہے کہ ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ دیں....

"من لسانه ويده" اور اگر سر سے یا پاؤں سے مار دیں اس کی ممانعت تو...... اس سے ثابت نہیں ہوتی...... اب جواب سنئے اشکال نمبر ا کا جواب یہ ہے کہ...... مسلمان کو ہر وقت مسلمانوں سے معاملہ پڑتا ہے...... رات دن انہی کے ساتھ اکثر معاملہ پڑتا ہے...... اور کفار کے ساتھ کبھی کبھی معاملہ پڑتا ہے...... تو جب مسلمان کے اخلاق ان لوگوں کے ساتھ اچھے ہوں گے...... جن کے ساتھ رات دن اسے معاملہ اور سابقہ پڑ رہا ہے...... تو جن سے کبھی کبھی معاملہ پڑتا ہے...... ان سے بدرجہ اولیٰ اسکے اخلاق اچھے ہوں گے...... جب مشکل معاملہ میں یہ پاس ہو گیا...... تو آسان معاملہ میں فیل ہونا کس قدر مستبعد ہو گا یعنی اس میں تو پاس ہو ہی جائے گا....

اور اشکال نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ...... عموماً غصہ میں ہم لوگ زبان سے نامناسب کلمات کہہ کر اذیت دیتے ہیں...... اور اگر غصہ بہت بڑھا تو ہاتھ چلانا بھی شروع کر دیا...... اس لئے اول زبان کا ذکر ہے...... ثانیاً ہاتھ کا ذکر...... اور جب یہ اعضاء زبان اور ہاتھ جو غصہ کے وقت کثرت سے استعمال ہوا کرتے ہیں ایذا سے محفوظ ہو گئے...... تو سر اور پاؤں تو بہت ہی کم استعمال ہوتے ہیں...... وہ تو بدرجہ اولیٰ محفوظ ہو جائیں گے...... یعنی مشکل سوال میں جب پاس ہو گیا تو آسان سوال میں تو پاس ہو ہی جائے گا.... (مجالس ابرار)

ضابطہ حیات

ایک بات سمجھ لی جائے...... عمر بھر کے لیے کرنا کیا ہے...... یوں تو ہمارا نفس یہی کہتا ہے کہ یہ بھی ہم کو معلوم ہے...... یہ بھی معلوم ہے...... لیکن یہ صرف فریب نفس اور شیطان کا دھوکا ہے جب سب معلوم ہے...... تو عمل کیوں نہیں کرتے.... (ارشادات عارفی)

حضرت حسیل بن الیمان رضی اللہ عنہ

ان صحابیؓ کی کنیت ابوحذیفہ تھی اور اسی کے نام سے وہ مشہور ہوئے.... والد کا نام جابر بن عمرو ہے.... یہ بھی روایت ہے کہ حسیلؓ کے دادا کا نام یمان تھا اس لئے ان کے والد بھی یمان کے نام سے مشہور ہو گئے.... حسیل یا ان کے دادا نے بنو عبدالاشہل کی خاتون ربابؓ بنت کعب سے شادی کر لی.... چونکہ یمنی تھے اس لئے یمانی کہلانے لگے....

آپ غزوے کے لئے نکلے لیکن راستے میں مشرکین مکہ کے ہتھے چڑھ گئے.... مشرکین نے ان سے قسم لے کر چھوڑا کہ وہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گے.... انہوں نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپؐ نے فرمایا: ''اپنے عہد پر قائم رہو اور گھر واپس جاؤ.... باقی رہی فتح و نصرت تو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے.... ہم اسی سے طلب کرتے ہیں....'' (صحیح مسلم)

۳ ہجری میں اس غزوے میں آپ نے اپنے بیٹے حضرت حذیفہؓ کے ساتھ شرکت کی.... حضرت حسیل رضی اللہ عنہ ضعیف العمر تھے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دوسرے صحابی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن وقش کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے پاس حفاظت کے لئے ایک ٹیلے پر بٹھا دیا.... میدان جنگ میں شدت آئی تو دونوں بزرگوں کو جوش آ گیا اور تلواریں سونت کر میدان میں کود پڑے.... حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے شہید کر دیا.... حضرت حسیل رضی اللہ عنہ کو مسلمان افراتفری میں پہچان نہ سکے اور ان پر تلواریں چلا دیں.... اس طرح وہ مسلمانوں کے ہاتھوں ہی شہید ہو گئے....

آپ نے صبر سے کام لیا اور قاتلین کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جیب خاص سے ان کی دیت ادا فرمائی لیکن حضرت ابوحذیفہؓ نے اسے مسکینوں پر تقسیم فرما دیا.... (اصابہ.... اسد الغابہ.... استیعاب)

بچیوں کے رشتہ کا وظیفہ

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

بچیوں کے رشتے کیلئے اس دعا کو فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھیں....

اول و آخر درود شریف پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت بصری رحمہ اللہ روم میں

حضرت حسن بصری ایک دفعہ روم گئے تھے اس وقت نوجوان تھے وہاں وزیر کو ملے وزیر اس وقت جانے کیلئے تیار تھا.... کہا کہ میں نے ایک جگہ جانا ہے بادشاہ کی دعوت ہے اگر آپ چلیں تو میں آپ کیلئے بھی سواری تیار کروادوں.... انہوں نے کہا کہ کرادیجئے تو وہ ساتھ چلے گئے.... وہاں اس وزیر نے ان کو ایک جگہ ٹھہرادیا پھر آپ یہاں ٹھہرے.... وہاں جنگل میں ایک بڑا قیمتی خیمہ لگا ہوا تھا.... دیکھتے ہیں کہ پہلے کچھ مسلح فوج آئی اور خیمے کے اردگرد چکر لگایا اور کچھ بول کر چلی گئی اس کے بعد بڑے بڑے دانشور آئے وہ بھی اسی طرح چکر لگا کر کچھ کہہ کر چلے گئے پھر بڑے بڑے معالج آئے وہ کچھ کہہ کر چکر لگا کر چلے گئے.... پھر لونڈیاں آئیں ان کے سر پر سونے چاندی ہیرے جواہرات وغیرہ مال ودولت وغیرہ سے بھرا ہوا تھال تھا.... سر پر اٹھائے ہوئے چکر لگا کر وہ بھی چلی گئیں.... پھر بادشاہ آخر میں آئے وہ بھی چکر لگا کر چلے گئے.... حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وزیر سے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے.... تو وزیر نے بتایا کہ یہ جو خیمہ ہے اس کے اندر بادشاہ کا ایک جواں سال لڑکا تھا بہت قابل بڑا ذہین اور بڑا سمجھدار.... اصل بادشاہ بننے کے لائق تھا.... بادشاہ کو اس پر اعتماد تھا مگر وقت اس کا پورا ہو گیا وہ فوت ہو گیا.... وہ یہاں دفن ہے ہر سال بادشاہ اس طرح آتے ہیں پہلے فوج آتی ہے اور چکر لگاتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ اے شہزادے اگر لڑائی سے یا ہتھیاروں سے ہم موت کو روک سکتے تو روک لیتے.... تیرے پاس نہ آنے دیتے لیکن ہم بے بس ہیں.... موت کے سامنے کس کا چارہ نہیں چلتا.... پھر دانشور آئے اور کہا کہ اگر حکمت کی باتوں سے ہم موت کو سمجھا کر روک لیتے تو ہم بالکل حاضر تھے.... بادشاہ کے نمک حلال ہیں.... لیکن یہاں موت کے آگے کچھ چارہ نہیں چل سکتا.... پھر معالج آئے کہتے کہ ہم کسی طرز بھی کوئی کسر نہ رکھتے.... ہمارا تجربہ بھی یہی ہے.... جب موت کا وقت آتا ہے تو طبیب کے ذہن میں بھی کچھ نہیں آتا.... ہم نے اپنی بہت کوشش کی لیکن ہم بچا نہیں سکے.... بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے موت کا نہیں.... پھر لونڈیاں آئیں.... انہوں نے کہا کہ اگر مال

ودولت سے....خوبصورتی سے.... یا ہیرے جواہرات سے موت کو ٹال سکتیں تو ہم ہر طریقے سے حاضر تھیں لیکن موت کو کوئی ٹالنے والا نہیں....

پھر بادشاہ اخیر میں آتا ہے اور کہتا ہے اے شہزادے تم نے دیکھ لیا کوئی بھی موت کو نہیں ہٹا سکتا....میں بھی کیا کرسکتا ہوں....یہ اٹل چیز ہے آنے والی ہے اور آ گئی ہے....اب اللہ تیری اگلے جہاں کی منزلیں آسان کرے....اب تم کو سلام کرکے اگلے سال حاضر ہوں گے....تو حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے مجھے اتنا اثر ہوا کہ اس کے بعد میں ساری چیزیں (لہوولعب کے سامان) چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلیا اور موت کی تیاری میں لگ گیا....(مثالی بچپن)

ناحق ستانے کا وبال

فرمایا: ناحق ستانے کا بڑا وبال ہے....ایک عورت نے ایک بلی کو ستایا تھا جب وہ مرگئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ عورت جہنم میں ہے اور وہ بلی اس کو نوچتی ہے جب بلی کو ستانے سے وہ عورت دوزخ میں گئی تو لڑکے (اور بیوی) تو انسان ہیں....قیامت میں بدلہ لیں گے....اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم دین اور حقوق شناسی اور پھر ادائیگی حقوق کی پوری پوری توفیق نصیب فرمائیں آمین (پرسکون گھر)

کاموں میں آسانی کا عمل

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ (سورۃ الطلاق:۴)

ترجمہ: اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کردیتا ہے اس کے لئے اس کے کام کو آسان....

ہر کام کی آسانی کیلئے صبح وشام ایک تسبیح پڑھیں اللہ تعالیٰ کامیابی دیگا....(قرآنی مستجاب دعائیں)

فضیلت توبہ

توبہ کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے....جیسے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا...... "التائب من الذنب کمن لا ذنب له" ......پس قیامت کے دن اگر کاملین میں نہ ہوگے......تو تائبین میں ہونا بھی بڑی دولت ہے....لہٰذا توبہ کا اہتمام بہت ضروری ہے......اور توبہ کے وقت گناہ کے ترک کا قوی ارادہ کرلے اور خدائے تعالیٰ سے استقامت کی دعا بھی کرے....(مجالس ابرار)

وقت ایک عظیم نعمت

صوفیاء کرام فرماتے ہیں: "**الوقت سیف قاطع**" (وقت کاٹنے والی تلوار ہے)
حکماء کا قول ہے کہ زمانہ سیال ہے اسے کسی آن سکون نہیں.... خدا ڈراتا ہے کہ تم کہیں رہو تو موت تمہیں نہیں چھوڑے گی.... وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہے لیکن انسان موت کا وقت نہیں جانتا.... انبیائے کرام علیہم السلام بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وقت کے بارے میں ہوشیار رہو.... وقت کو برباد نہ کرو.... گھڑی گھڑی.... لحظہ لحظہ کا تمہیں حساب دینا پڑے گا.... تاریخ بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے.... صدیوں کا تجربہ بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ دنیا میں جس قدر کامیاب و کامران ہستیاں گزر چکی ہیں ان کی کامیابی و ناموری کا راز صرف وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال تھا.... وقت ایک ایسی زمین ہے کہ اگر اس میں سعی کامل کی جائے تو یہ پھل دیتی ہے.... بے کار چھوڑ دی جائے تو خاردار جھاڑیاں اُگاتی ہیں....

عظیم منصب

ایک عظیم منصب ایسا ہے...... کہ اس سے کوئی آپ کو معزول نہیں کرسکتا...... کوئی اس پر حسد نہیں کرسکتا...... کوئی اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا...... وہ منصب خدمت ہے...... خادم بن جاؤ...... ہر کام میں دوسروں کی خدمت کی نیت کرلو...... ساری خرابیاں مخدوم بننے سے پیدا ہوتی ہیں...... خادم بننے میں کوئی خرابی ہے نہ جھگڑا...... یہ منصب سب سے اعلیٰ ہے...... کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی عبدیت سب سے زیادہ محبوب ہے...... **سیدالقوم خادمهم** ...... یہ منصب سب سے اعلیٰ بھی ہے اور سب سے زیادہ محفوظ بھی.... (ارشادات عارفی)

فراخی رزق

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ العنکبوت:۶۲)

رزق کی کشادگی کیلئے ۱۱ دفعہ فجر کی نماز کے بعد پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں حکیم بھی

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شخص کے لیے جس نے کسی تنگی میں مبتلا ہو کر دعاء کی ہو....مناسب یہ ہے کہ قبولیت اور عدم قبولیت کے متعلق زیادہ خلجان نہ کرے....اس لیے کہ اس کے ذمہ صرف دعاء کرنا تھا اب جس سے دعاء کی گئی ہے وہ مالک ہے اور حکیم ہے....اگر اس نے دعاء قبول نہیں کی تو اپنی ملکیت میں جو چاہا کیا اور اگر تاخیر سے قبول کی تو اپنی حکمت کے تقاضا پر عمل کیا.... لہٰذا اس کے اسرار کے متعلق اس پر اعتراض کرنے والا بندگی کی صفت سے خارج ہے اور حق دار کے مرتبہ سے ٹکرانے والا ہے....پھر یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا انتخاب واختیار خود اس کے انتخاب سے بہتر ہے کیونکہ کبھی وہ ایسے "سیلاب" کا سوال کر لیتا ہے جو اُسی کو بہالے جائے....

حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ اس کو جہاد کی توفیق مل جائے تو اس کو ایک غیبی آواز نے پکارا اور کہا کہ اگر تم نے غزوہ میں شرکت کی تو قید ہو جاؤ گے اور اگر قید ہو گئے تو نصرانی ہو جاؤ گے....بندے نے جب اس کے حکیم ہونے کو تسلیم کر لیا اور یہ یقین کر لیا کہ سب کچھ اس کی ملکیت میں ہے تو اس کا دل مطمئن ہو جائے گا خواہ اس کی ضرورت پوری ہو یا نہ ہو....حدیث شریف میں ہے:

"مؤمن کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں البتہ بعض کا اثر فوراً ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض کا ذرا تاخیر سے اور بعض کو ذخیرہ بنا لیا جاتا ہے پھر جب وہ مؤمن قیامت کے دن دیکھے گا کہ جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر ہو گیا تھا وہ سب ختم ہو گئیں اور جن کا نہیں ظاہر ہوا تھا ان کا بدلہ باقی ہے (آج ملے گا) تو سوچے گا کاش! میری کسی دعاء کا اثر دنیا میں نہ ظاہر ہوا ہوتا...."

ان باتوں کو خوب سمجھ لو اور اپنے دل کی اس سے حفاظت کرو کہ اس میں شک کھٹکے یا جلد بازی پیدا ہو....(مجالس جوزیہ)

اولاد میں برابری

اولاد کی ضروریات زندگی......الگ الگ ہوتی ہیں......اس میں تسویہ ضروری نہیں ہے جس کو جیسی ضرورت پڑے......حسب استطاعت پوری کر دے......البتہ ہبہ کرے تو برابر ہبہ کرے.... (ارشادات مفتی اعظم)

حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

ام المومنین حضرت حفصہ پہلے ان ہی کی زوجیت میں تھیں....ان کے انتقال کے بعد ام المومنین کے زمرہ میں شامل ہوئیں....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم کے گھر میں پناہ گزین ہونے سے پہلے آپ کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہوئے اور ہجرت ثانیہ میں حبشہ گئے اور پھر وہاں سے مدینہ آئے اور رفاعہ بن عبدالمنذر کے مہمان ہوئے....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں اور ابی عبس بن جبیر میں مواخاۃ کرادی....

سب سے پہلے بدر عظمی میں تلوار کے جوہر دکھائے پھر احد میں شریک ہوئے اور میدان جنگ میں زخم کھایا....زخم کاری تھا....اس سے جان بر نہ ہو سکے اور اسی صدمہ سے ۳ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کئے گئے....وفات کے وقت کوئی اولاد نہ تھی....(سیر صحابہ)

زندگی کیا ہے

زندگی فی الحقیقت ذکر اللہ....اور اللہ کی یاد کا نام ہے....جب کائنات....نباتات اور جمادات کی زندگی اسی سے ہے....تو انسان کی زندگی اس سے کیوں نہیں ہوگی....اس لئے انسان کو سب سے زیادہ ذاکر ہونا چاہئے....تب ہی وہ زندہ ہوگا....بلکہ زندہ جاوید بن جائیگا....(خطبات حکیم الاسلام)

دنیا و آخرت کی نعمتوں کیلئے قرآنی دُعا

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ (سورۃ محمد:۱۵)

اگر کوئی شخص چاہتا ہو کہ دنیا میں بھی وہ ہر نعمت سے نوازا جائے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو کسی نعمت سے محروم نہ کرے تو وہ اس آیت کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھے....
ان شاء اللہ وہ دین ودنیا کی نعمتوں سے مالا مال رہے گا....(قرآنی مستجاب دعائیں)

قلب کے اصلی گناہ

قلب کے اصل تین گناہ ہیں......: غضب...... حقد (کینہ وبغض) اور حسد...... یہ ایک دوسرے کے متقارب ہیں...... اور ان کی بنیاد غضب ہے...... باقی وہ دونوں اسی سے پیدا ہوتے ہیں....(ارشادات مفتی اعظم)

مسجد کی صورت اور حقیقت

ایک تو مسجد کی تعمیر ہے...... وہ تو مسجد کی صورت ہے...... اس کو ڈھانا ممنوع ہے ایک مسجد کی حقیقت ہے...... اور وہ ہے ذکر اللہ...... لہٰذا مسجد میں بیٹھ کر باتیں کرنا کہ جس سے دوسروں کی نمازوں اور ذکر اللہ میں خلل پڑے...... یہ مسجد کی حقیقت کو ڈھانا ہوا...... تو مسجد میں جس غرض کے لئے بنائی تھی اس نے اس سے روک دیا...... مسجد میں آ کر یا تو ذکر اللہ میں مصروف ہو...... یا نوافل یا تلاوت میں مشغول ہو...... اور اگر یہ بھی نہ ہو تو چپ ہو کر بیٹھ جائے...... کیونکہ نماز کے انتظار میں بیٹھنا بھی نماز ہی کے حکم میں ہے...... اگر ادب سے ساکت صامت بیٹھ جائے تو وہ نماز ہی میں سمجھا جائے گا....(خطبات حکیم الاسلام)

ہدایت وگمراہی سے متعلق شبہ کا جواب

عام لوگوں کو شبہ ہو جاتا ہے...... کہ جب ہدایت وضلالت دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں تو ہم مجبور ہوئے؟...... حالانکہ یہ بات نہیں ہے...... بلکہ مطلب یہ ہے...... کہ بندہ ہدایت کے اسباب اختیار کرتا ہے...... تو اللہ تعالیٰ ہدایت پیدا کر دیتا ہے...... اور گمراہی کے اسباب اختیار کرتا ہے...... تو ضلالت پیدا کر دیتا ہے...... اس پیدا کرنے کو جسے تخلیق کہتے ہیں...... "یضل و یھدی" سے تعبیر فرمایا ہے ...... اس سے بندہ کا مجبور ہونا لازم نہیں آتا...... اسی لیے تو قرآن شریف کا ترجمہ دیکھنا بلا استاد کے جائز نہیں...... بعض وقت بلا استاد کے...... محض ترجمہ دیکھنے سے بڑا شبہ پڑ جاتا ہے....(خطبات مسیح الامت)

آداب معاشرت

جب ایک شخص کو اندر آنے کی اجازت دی جائے...... تو اس کے ساتھ کئی آدمیوں کا داخل ہو جانا ٹھیک نہیں...... ان لوگوں کو بھی اجازت لینا چاہئے...... یا پہلا شخص ان لوگوں کی اجازت بھی لے.... (مجالس ابرار)

ایک لڑکے کی حجاج بن یوسف سے گفتگو

ایک لڑکا جس نے حجاج بن یوسف جیسے جابر حکمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے حق اور سچ گفتگو کی وہ گفتگو جو کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں تھی....

چنانچہ سنئے: ایک مرتبہ حجاج اپنے محل کے دریچہ میں نشست فرما تھا.... عراق کے بعض سردار بھی حاضر تھے.... ایک لڑکا جس کے بال اس کی کمر تک لٹک رہے تھے اس نے فلک نما عمارت کو غور سے دیکھا دائیں بائیں نظر کی اور بآواز بلند کہا: ''کیا اونچی اونچی زمینوں پر نشان بناتے ہو.... بے فائدہ اور مضبوط قلعے بناتے ہو.... اس خیال سے کہ ہمیشہ جیتے رہو گے'' حجاج تکیہ لگائے بیٹھا تھا یہ سن کر سیدھا ہو گیا اور کہنے لگا لڑکے تو مجھے عقل منداور ذہین معلوم ہوتا ہے ادھر آ: وہ آیا تو اس سے کچھ باتیں کرنے کے بعد کہا.... کچھ پڑھو.... لڑکے نے پڑھنا شروع کیا.... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

ترجمہ: شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جبکہ خدا کی مدد اور فتح آئی اور تو دیکھے کہ لوگ خدا کے دین سے فوج فوج نکلے جا رہے ہیں....

حجاج:.... ''یَدْخُلُوْنَ'' پڑھو یعنی داخل ہوتے ہیں....

لڑکا:.... بے شک داخل ہی ہوتے تھے مگر تیرے عہد حکومت میں چونکہ لوگ نکلے جا رہے ہیں اس لئے میں نے خروج کا صیغہ استعمال کیا....

حجاج:.... تو جانتا ہے میں کون ہوں؟

لڑکا:.... ہاں میں جانتا ہوں کہ ثقیف کے شیطان سے مخاطب ہوں....

حجاج:.... تو دیوانہ ہے اور قابل علاج ہے اچھا امیر المومنین کے بارے میں تم کیا کہتے ہو

لڑکا: خدا ابوالحسن (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) پر رحمت کرے....

حجاج: میری مراد عبدالملک بن مروان سے ہے....

لڑکا: اس نے تو اتنے گناہ کیے ہیں کہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتے....

حجاج: ذرا ہم بھی تو سنیں کہ وہ کون کون سے گناہ ہیں؟

لڑکا: ان گناہوں کا ایک نمونہ تو یہ ہے کہ تجھ جیسے ظالم کو حاکم بنایا تو وہ ہے کہ غریب رعایا کا مال مباح اور خون حلال سمجھتا ہے....

حجاج نے مصاحبوں کی طرف دیکھا اور کہا اس گستاخ لڑکے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے کہا اس کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اطاعت پذیر جماعت سے الگ ہوگیا ہے....

لڑکا: اے امیر! تیرے مصاحبوں سے تو تیرے بھائی فرعون کے مصاحب اچھے تھے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کے متعلق فرعون سے کہا تھا کہ ان کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرنا چاہئے یہ کیسے مصاحب ہیں کہ (محض خوشامد کی وجہ سے) بغیر سوچے سمجھے میرے قتل کا فتویٰ دے رہے ہیں....

حجاج نے یہ سوچ کر کہ ایک معصوم لڑکے کے قتل سے ممکن ہے سوزش عظیم نہ ہو جائے نہ صرف اس کے قتل کا ارادہ ملتوی کر دیا بلکہ اب خوف دلانے کے بجائے نرمی سے کام لینا شروع کیا اور کہا....

اے لڑکے! تہذیب سے گفتگو کر اور زبان کو بند کر.... جا میں نے تیرے واسطے چار ہزار درہم کا حکم دے دیا ہے (اس کو لے کر اپنی ضرورتیں پوری کر لے)

لڑکا: مجھے درہم و دام کی کوئی ضرورت نہیں خدا تیرا منہ سفید اور تیرا ٹخنہ اونچا کرے....

حجاج نے اپنے مصاحبوں سے کہا کہ سمجھتے ہو اس کا مطلب کیا ہے؟ امیر ہم سے بہتر سمجھتا ہے.... حجاج نے کہا اس نے اس فقرہ سے کہ خدا تیرا منہ سفید کرے میرے لئے کوڑھ کے مرض کی دعا کی ہے اور ٹخنہ اونچا ہونے سے سولی لٹکانا مراد لیا ہے.... حجاج نے لڑکے سے کہا: ہم نے تیری نوخیزی پر رحم کیا ہے اور تیری ذہانت و ذکاوت اور تیری جسارت و جرأت کی وجہ سے تیری خطاء معاف کی ہے اس کے بعد لڑکے نے حجاج سے اور بھی باتیں کیں اس کے چلے جانے پر اپنے مصاحبین سے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے اس سے زیادہ دلاور اور سر بکف کسی کو نہیں پایا اور امید ہے کہ وہ بھی مجھ جیسا کسی کو نہ پائے گا.... (یادگار ملاقاتیں)

ضرورت صحبت

علم کو عمل میں لانے کے لیے کچھ دشواریاں ہیں...... کچھ نفس اور شیطان...... کے کید ہیں جب تک کسی اللہ والے کا ہاتھ نہ پکڑا جائے...... یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا.... (ارشادات عارفی)

حکیم الامت کے مواعظ

اللہ تعالیٰ نے...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ میں...... یہ برکت رکھی ہے کہ اس کے پڑھنے سے تجربہ شاہد ہے...... کہ تقویٰ پیدا ہوجاتا ہے...... اور فرمایا کہ یہ ......"خلاصة قصد السبيل.... تعليم الدين"...... مواعظ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ......"حيوٰة المسلمين" کا فرصت کے وقت گھر جا کر مطالعہ کرو...... اور اپنے محلہ کی مسجد میں حیات المسلمین کو تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سناؤ...... آخر میں فرمایا کہ اگر کسی نے میری اس نصیحت پر عمل کیا...... تو ان شاء اللہ کامرانی ہی کامرانی ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

قرآن کریم بہترین وظیفہ

قرآن کریم...... کو علم کے درجے میں دیکھو...... تو اعلیٰ ترین علم اس میں ہے.... عمل کے درجے میں دیکھو تو اعلیٰ ترین عمل کی کتاب ہے...... اس کا وظیفہ پڑھو تو وظیفہ کی بہترین کتاب ہے...... اس میں سے حکمت نکالو تو بہترین حکمت کی کتاب ہے...... آج اس کے علم وحکمت سے کتب خانے بھرے ہوئے ہیں.... (خطبات حکیم الاسلام)

روزی کمانا اور اللہ کی یاد

یہ روزی کمانا اللہ کا فضل ہے...... تو حق تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں......"واذكروا الله كثيرا"...... یعنی روزی کمانا جو اللہ کا فضل ہے اس میں ایسے مت لگ جانا...... کہ مجھے بھول جاؤ اور جس طرح چاہو کمانے لگو...... پھر وہ اللہ کا فضل کہاں رہے گا...... کہ نہ جائز کا خیال رکھا نہ ناجائز کا نہ حلال کا خیال رکھا...... نہ حرام کا اور اس کمانے میں ایسا لگا...... کہ جب اس کے بعد نماز کا وقت آیا تو اس کا اس کمانے کے اندر بھی خیال نہ رکھا...... دیکھو! زمین میں پھیلنے اور چلنے.... پھرنے میں...... کہیں ایسا نہ ہوجائے...... دیکھو! اللہ کو یاد رکھنا.... (خطبات مسیح الامت)

سچا تاجر

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ راست باز تاجر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا....اور جب کوئی شخص کچھ خرید وفروخت کرتا ہے اور اس کا ساتھی اس سودے پر پشیمان ہوکر سودا واپس کرنا چاہئے تو اس شخص کو مان لینا چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص کسی پشیمان شخص کے سودے کو واپس کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیوں کو معاف فرمائینگے....(بستان العارفین)

وقت کو کام میں لائیے

وقت کو رائیگاں کھونے والے کہہ دیا کرتے ہیں:

ذکر خدا و کار جہاں.... یاد رفتگاں　　　دو دن کے اس قیام میں کیا کرے کوئی

لیکن انہیں یاد رہے کہ وقت سے کام لینے والے اس تھوڑی سی زندگی میں موجد بن گئے.... فلاسفر بن گئے.... بزرگانِ دین اور اولیاء بن گئے.... دین و دنیا کے مالک بن گئے....اس کے برخلاف جتنے ننگے بھوکے اور فاقہ کش تم دنیا میں دیکھ رہے ہو.... یہ سب وہی لوگ ہیں جنھوں نے بچپن میں اپنا وقت رائیگاں کھویا ہے....اس کی ایک بنیادی ٹیڑھی اینٹ نے ان کی تمام زندگی کی عمارت ٹیڑھی کردی....بے کار کھویا ہوا ایک لمحہ ایک ننھے سے پودے کے کئی شاخوں کو کاٹ ڈالتا ہے....فضول کاموں سے روزانہ ایک گھنٹہ بچا کر معمولی آدمی بھی کسی سائنس کو پوری طرح اپنے قابو میں رکھ سکتا ہے....دن میں ایک گھنٹہ ہر روز خرچ کر کے جاہل سے جاہل انسان بھی دس سال میں ایک درجے کا باخبر عالم بن سکتا ہے....ایک گھنٹہ میں معمولی صلاحیت کا ایک بچہ خوب اچھی طرح سمجھ کر ایک کتاب کے بڑے بیس صفحے پڑھ سکتا ہے....غرض روزانہ ایک گھنٹے کی بدولت ایک حیوانی زندگی کار آمد اور مسرت بھری میں تبدیل ہو سکتی ہے....(وقت ایک عظیم نعمت)

لا علاج امراض سے شفا

(رَبِّ) اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (سورۃ الانبیاء:۸۳)

جو ایسی بیماری میں مبتلا ہو جو نہ سمجھ میں آنے والی ہو.... یا لا علاج ہو تو وہ بذات خود اس آیت کا کثرت سے ورد کرے.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

ایک عظیم خاتون کی عورتوں کو نصیحت

اے بچیو! جس گھر میں تم ابھی آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہو اور پھر جس گھر میں تمہیں جانا ہے.... اس کا پورا پورا نقشہ میں تمہیں دکھاؤں....

اے بچیو! میں تمہیں بتاؤں.... اگر تم غور سے سنو.... اگر تم یہ زندگی بہ آرام وعیش اور لطف کے ساتھ بسر کرنا چاہتی ہو تو جو نصیحتیں میں کروں اس پر عمل کرو....

اس کے باعث تم معاملات سے واقف ہو جاؤ گی پھر تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا.... بلکہ ہر شخص آرام پہنچانے والا ہوگا.... تمہارے والدین خوش ہوں گے.... تمہارے اخلاق ظاہری و باطنی دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی.... تمہارے شوہر تمہارے مطیع وفرمانبردار رہیں گے.... تمام کنبہ تمہارا ہمدرد اور ہاتھ بٹانے والا ہوگا.... تمہارے بڑوں میں جو اخلاق تھے وہ تمہیں حاصل ہو جائیں گے.... تمہارا انتظام دیکھ کر ہر شخص خوش ہوگا.... ہر ایک تمہاری عزت کرے گا.... قصہ مختصر پہلے ماں باپ کا گھر اپنے بل بوتے پر سنبھالو.... اگر یہاں یہ رنگ رہا تو سسرال میں بھی یہی رہے گا.... اب اسی سلسلہ میں یہ کہتی ہوں کہ سسرال میں جاتے ہی سب سے پہلے جو تمہیں کرنا ہے اور جس میں تمہارا امتحان لیا جائے گا وہ انتظام خانہ داری ہے.... اور گھر کی صفائی.... مہمانوں کی خاطر مدارات.... عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک اور تمہاری دست کاری.... سب سے زیادہ ضروری خانہ داری کا انتظام ہے.... اگر یہ نہ آیا تو گویا تم کچھ نہ کر سکیں.... ابھی تمہیں بتانے والے اور سکھانے والے بھی موجود ہیں.... کل کوئی پرسان حال نہ ہوگا.... جو تم پر پڑے گی.... جب تم آج نہ کرو گی تو کل نہ بنے گا اور بنے گا بھی تو ہزار مصیبت اٹھا کے.... غفلت تمہاری خصلت ہو جائے گی تو دوسروں کی نظر میں خفیف ہو جاؤ گی.... پھر عزت کیسی اور کہاں خوشی....

اے بچیو! میں یہ خوب سمجھتی ہوں کہ تم کبھی ٹھیک ہو جاؤ گی.... جو نہیں آتا وہ سب آ جائے گا.... جو عیب ہیں وہ ہنر میں پیدا کر لیں گے.... کیونکہ یہی دنیا کی مصیبتیں تمہیں سنواریں گی.... مگر کس کام کا سنورنا.... جب تمہارے بھلا چاہنے والے اور آرزو کرنے والے نہ رہیں گے....

میری تو یہ خواہش ہے کہ ابھی سے تم وہ خوبیاں اور ہنر پیدا کر لو کہ جو مصیبتیں آنے والی ہوں ان کی یہ سپر بن جائیں.... تمہیں اگر یہ خیال ہے کہ ہمیں سب کچھ آتا ہے اور موقع پر سب کچھ کر سکتے ہیں تو یہ غلط ہے.... اگرچہ تم نے کبھی کبھار اپنے کپڑے سی لئے.... یا کسی کپڑے کی

کتر بیونت کرلی.... یا کبھی ایک ہانڈی تیار کرلی.... یا کسی کرتے.... ٹوپی.... بٹوے میں ایک بوٹہ بنادیا....کلام مجید پڑھ کر صرف دو چار کتابیں لے بھاگیں کہ اس کے مسئلے مسائل اور ان کتابوں کے سبب تالیف سے بھی واقف نہ ہوئیں.... یہ قابلیت بھی کوئی قابلیت ہے.... اگر کوئی کچھ پوچھ بیٹھے تو دیکھتی رہ جاؤ.... تمہیں لازم ہے کہ جس کام کی طرف جھکو.... چاہے وہ کتنا ہی دشوار ہو.... بآسانی کر کے رکھ دو.... کسی کی مدد کی حاجت نہ ہو.... نہ تمہیں ماما رکھنے کی ضرورت ہو.... نہ اپنے بزرگوں کی تم محتاج ہو.... نہ مردوں کی.... ایسی ہوشیار اور پھرتی سے کام کرو کہ مرد بھی حیران رہ جائیں.... بچوں کی خدمت بھی اچھی طرح سے کرو.... ان کی تیمارداری اور خانہ داری بھی کرتی رہو.... یہ نہ کرو کہ ایک ضرورت پڑ جائے تو سو ضرورتوں کو کھو بیٹھو.... ہر بات کا خیال رکھو.... کبھی کبھی باہر کی بھی خبر لیتی رہو.... اگر یہ سب وصف موجود ہوں تو بگڑی بھی بنا سکتی ہو اور اگر کوئی نقصان ہو جائے گا تو تمہاری عقل اسے ٹھیک کر دے گی.... دوست کو دوست سمجھو گی اور دشمن کو دشمن.... جو بات کہو گی سمجھ کر کہو گی.... نہ خود نقصان اٹھاؤ گی نہ دوسروں کو پہنچاؤ گی.... لڑائی جھگڑے تم سے کوسوں دور رہیں گے ہر جگہ تمہاری آؤ بھگت ہوگی.... دشمن بھی تمہارے دوست بن جائیں گے.... کسی کو تم سے شکایت کا موقع نہ رہے گا.... تمہارے عاقلانہ برتاؤ سے ہر شخص محبت سے پیش آئے گا.... اگر کوئی خلاف بات بھی ہو جائے گی تو وہ خلاف نہ معلوم ہوگی.... عقل مند اگر بیوقوفی کی بھی کوئی بات کرتا ہے تو وہ اچھی نہیں سمجھی جاتی.... بیوقوف اپنی نادانی سے بنے ہوئے کام بگاڑ دیتا ہے.... دوست کو دشمن بنا لیتا ہے.... اور عقل مند دشمن کو دوست.... جو جو نصیحتیں میں کر چکی ہوں اور کروں گی ان کا سمجھنا اور کرنا سب عقل پر موقوف ہے.... یہ خوب سمجھ لو کہ دنیا اور آخرت کی کل خوبیاں اسی عقل سے حاصل ہو سکتی ہیں.... عقل و حیا دو بڑے جوہر ہیں.... شرم بھی ایسی چیز ہے کہ تمام عیبوں سے بچاتی ہے.... (پرسکون گھر)

مالی حالات کی درستگی کا عمل

اِلَّا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّکَ ط اِنَّ فَضۡلَهٗ كَانَ عَلَيۡکَ كَبِيۡرًا ○ (سورۃ بنی اسرائیل:۸۷)

اگر کوئی شخص غم میں یا کوئی اور پریشانی میں ہو یا اس کی مالی حالت بگڑتی جا رہی ہو تو اٹھتے بیٹھتے اس کا ورد جاری رکھے....

اللہ کی ناراضگی کی نحوست

اگر پولیس افسر کا بیٹا پٹ رہا ہے...... تو لوگ کیا سمجھیں گے...... یا تو پولیس افسر کو خبر نہیں...... یا لوگوں کو نہیں معلوم کہ...... یہ پولیس افسر کا بیٹا ہے...... یا پولیس افسر اس بیٹے سے ناراض ہے جو اس کی ہمدردی نہیں کرتا...... آج امت مسلمہ کا یہی حال ہے جو نصرت نہیں ہورہی ہے...... ہم نے اللہ پاک کو ناراض کر رکھا ہے...... گناہوں کا عموم ہے...... اور روک ٹوک سے بھی ہم غافل ہیں...... بنی اسرائیل کی ایک بستی پر عذاب کا حکم آیا تھا...... حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ایک صوفی عابد بھی اس بستی میں رہتا ہے...... جس نے آپ کی کبھی نافرمانی نہیں کی ''ان فیھا عبدً الم یعصک طرفاً قط'' ارشاد ہوا اس بستی کو پہلے اس پر...... پھر تمام بستی والوں پر الٹ دو...... کیونکہ میری نافرمانیاں یہ عابد دیکھتا تھا...... اور اس کے چہرے پر ناگواری کا اثر بھی نہ ہوتا تھا...... ''اقلبھا علیہ وعلیھم لم یتمعر وجھہ فی'' اس صوفی عابد پر بستی الٹنے کا حکم مقدم فرمایا گیا.... (مجالس ابرار)

ایمان کی تعریف

اس کائنات میں انسان کے لیے سب سے بڑی دولت ایمان ہے...... ایمان کیا کرتا ہے؟ ...... ایمان یہ کرتا ہے کہ تمام نفس و شیطان ...... کے طریقوں سے محفوظ رکھتا ہے.... (ارشادات عارفی)

صغائر پر اصرار

صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے...... پہلے دائیں کروٹ نہ لیٹا...... اور معلوم ہونے کے باوجود ضد...... یا اصرار سے ایسا کیا...... تو یہ کبیرہ گناہ ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

امت مرحوم کی فضیلت

میں کہا کرتا ہوں...... کہ اور قومیں تو محنت کر کے...... جنت میں داخل ہو جاتی ہیں...... مسلماں وہ ہے جس نے جنت کو اپنے اندر داخل کر رکھا ہے...... اور دنیا میں رہ کر وہ جنت بداماں ہے...... پس اور امتیں جنت میں داخل ہوں گی اور اس امت میں جنت خود سمائی ہوئی ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

حضرت حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ

حکیم بن کیسان رضی اللہ عنہ ابو جہل کے والد مغیرہ کے غلام تھے....

بدر سے واپسی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کاروان تجارت کے نقل وحرکت کا پتہ چلانے کے لئے عبداللہ بن جحشؓ کی سرکردگی میں ایک دستہ بھیجا تھا.... کھجور کے ایک باغ کے پاس دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی.... حکم قریش کے قافلہ کے ساتھ تھے.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے.... قریش نے ان کے چھڑانے کے لئے فدیہ بھیجا لیکن حضرت سعد بن ابی وقاصؓ قریش کے ہاتھوں میں اسیر تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فدیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور حکم سے فرمایا جب تک سعد ابن ابی وقاصؓ واپس نہ آئیں گے اس وقت تک تم نہیں چھوٹ سکتے....

اس گفتگو کے دوسرے دن سعد بن ابی وقاصؓ آ گئے.... اب حکمؓ کی رہائی میں کوئی رکاوٹ باقی نہ تھی لیکن جب آزادی کا موقع آیا تو اسلام کی غلامی کا طوق گردن میں ڈال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے....

قبول اسلام کے بعد جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول ہو گئے اور بیر معونہ کے معرکہ میں جام شہادت پیا.... (سیر الصحابہ)

ظالم بادشاہ سے ڈر کے وقت کی دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ظالم بادشاہ کے پاس اور ہر طرح کے خوف کے وقت پڑھنے کے لئے یہ کلمات سکھائے....

”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ“

ترجمہ:.... ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم اور کریم ہے وہ اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں کا اور عظیم عرش کا رب ہے.... تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے.... میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں....“ (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

خلیفہ عبدالملک کے ایک قاصد کی حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے ملاقات

ایک مرتبہ خلیفہ عبدالملک بن مروان مدینہ آیا ہوا تھا....ایک رات جب وہ سونے کو لیٹا تو بہت دیر کروٹیں بدلنے کے بعد بھی نیند نہیں آئی اس وقت رات زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اس کے سب خدام اور چوبدار رخصت ہو چکے تھے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس سے بات چیت کر کے وقت کٹے ....اس نے اپنے اردلی سے کہا ''دیکھو شاید کوئی آدمی مسجد نبوی میں ایسا ہو گا جس سے بات چیت کر کے وقت کٹے ....اس کو بلا لاؤ''....

اردلی مسجد میں پہنچا صرف حضرت سعیدؒ بن مسیب کو مشغول عبادت پایا....وہ انہیں پہچانتا نہ تھا.... پہلے اس نے انہیں اشارہ سے بلایا....مگر انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی.... پھر قریب جا کر کہا ''امیر المومنین کی نینداچٹ گئی ہے....انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی باتیں کرنے والے کو لے جاؤں تاکہ وقت کٹ سکے''....

سعیدؒ بن مسیب نے کہا ''امیر المومنین سے کہنا میں ان کا قصہ گو نہیں ہوں کہ ان کا دل بہلانے کو کہانی سناؤں''....اردلی نے کہا ''تمہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے''....کہا ''اگر وہ مجھے کسی سزا دینے کا ارادہ کریں تو مجھے یہاں اس وقت تک موجود پائیں گے جب تک وہ اپنا ارادہ پورا نہ کرلیں....''

اردلی نے لوٹ کر خلیفہ عبدالملک کو بتایا کہ ''مسجد میں صرف ایک آدمی تھا....اس نے یہ جواب دیا'' خلیفہ نے کہا ''ایسے بے باک شخص سعیدؒ بن مسیّب ہو سکتے ہیں انہیں چھوڑ دو وہ اور طرح کے انسان ہیں''....(طبقات ابن سعد جز ٦ ص ٩٤)

چار قسم کے لوگ

۱....ان میں سے پہلا شخص وہ ہے جس میں صبر بالقوۃ ہو (اس کیلئے کوئی رحمت نہیں)

۲....دوسرا شخص وہ ہے جس کیلئے رحمت بالقوۃ ہو....

۳....تیسرا شخص وہ ہے جس کے اندر سستی اور جزع فزع ہو....(یہ جانبین سے جامع الشر ہے)

۴....مومن محمود جس کو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور لوگوں پر رحم کرے....(اعمال دل)

امام صاحب کا واقعہ

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق آیا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کے پاس خز (ایک قسم کا کپڑا) فروخت کیا مشتری کسی وجہ سے پشیمان ہوکر واپس آیا اور سودے کی واپسی کا مطالبہ کیا حضرت امام صاحب نے سودا واپس کر لیا اور خادم سے فرمایا کہ کپڑے اٹھا کر گھر لے چلو مجھے تجارت کی چنداں ضرورت نہ تھی میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت داخل ہونا چاہتا تھا کہ جو شخص کسی پشیمان سے سودا واپس کرلیگا.... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی خطاؤں کو معاف فرمائیں گے سو آج مجھے وہ موقعہ نصیب ہوگیا ہے....(بستان العارفین)

اتباعِ دین میں نفسانی اغراض

ایک مرتبہ انجمن نعمانیہ لاہور کے وعظ میں کہا کہ اگر تم کو سود کھانا ہی ہے تو کھاؤ لیکن حرام تو سمجھو گناہ کو حلال سمجھنے سے تو یہ پھر بہتر ہے اور جو تم فقہی روایت کے اتباع کا اس باب میں دعویٰ کرتے ہو تو یہ اتباع شریعت کا اتباع نہیں ہوا بلکہ نفسانی ہے.... ہم تو تمبع جب سمجھتے کہ تمام امور میں فقہ کا اتباع کامل ہوتا.... کیا تمام فقہ میں سے آپ کو یہی مسئلہ عمل کرنے کے لیے ملا تھا یہ تو ایسا ہی ہے کہ کسی نے کسی آزاد سے پوچھا تھا کہ میاں روزہ رکھو گے.... کہا بھائی! ہمت نہیں ہے جب دن ختم ہوا پوچھا کہ افطاری کھاؤ گے.... کہنے لگے کہ بھائی افطاری بھی نہ کھائیں تو کیا بالکل کافر ہو جائیں اور جیسے کسی طفیلی سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید میں تم کو کون سی آیت پسند آئی کہا کلوا واشربوا پھر کہا کہ دعاؤں میں سے کون سی دعا تم کو اچھی معلوم ہوتی ہے کہا: ''ربنا انزل علینا مائدة من السماء'' صاحبو! یہ فقہ پر عمل نہیں ہے یہ ہوائے نفسانی پر عمل ہے.... (امثال عبرت)

حفاظت عزت

وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (سورۂ یونس:۶۵)

اگر کوئی کسی کو بدنام کرنے پر تلا ہے اور اس کو اپنی عزت کا خطرہ ہے تو وہ اس دعا کو صبح و شام ۱۴۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک دے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

دینی دنیاوی فضل

یہ عالم...... عالم الاسباب...... یہاں ہر چیز کے حصول کو اسباب کے ساتھ متعلق کر دیا ہے...... پس ان اسباب کو جو کسی چیز کے حاصل کرنے کے لیے حق تعالیٰ نے مقرر فرما دیئے ہیں...... ان اسباب صحیحہ...... جائزہ کو اختیار کرو...... پھر کامیابی کی اُمید رکھو...... تو جس طرح مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنا فضل الٰہی ہے...... اسی طرح روزی کمانے کے لیے مسجد سے نکل جانا...... بھی فضل الٰہی ہے تو فضل الٰہی...... (روزی) کمانے کے لیے پاؤں کو چلانا...... ہاتھوں کو کمانے کے لیے اُٹھانا...... آنکھوں سے اس کمائی ہوئی چیز کی طرف دیکھنا...... ایسا ہے جیسے تم مسجد کے اندر...... اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے...... اور ہاتھوں کو اُٹھا رہے تھے...... اور پیروں کو چلا رہے تھے...... وہاں جس طرح تم اللہ کا فضل لے رہے تھے...... ایسے ہی اس کمانے کے اندر بھی آنکھ...... ہاتھ...... پاؤں سے اللہ تعالیٰ کا فضل لے رہے ہو...... یہاں جائز طرح کمانے میں بھی ہاتھ...... پاؤں...... آنکھ...... زبان کا ہلانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے...... اور عبادت ہے...... اجر عظیم ہے...... کیونکہ اس کو بھی فضل سے تعبیر فرمایا ہے...... کہ "وابتغوا من فضل اللّٰہ" (خطبات مسیح الامت)

گناہ اور منکرات سے بچنے کی ضرورت

طاعون کے زمانے میں ہر شخص چوہے سے ڈرتا ہے...... کہ طاعون کے جراثیم ہمارے گھر میں نہ آجائیں...... اور بدعملی اور منکرات کے چوہے...... ہمارے گھروں میں کتنے ہی ہوں فکر نہیں...... سانپ گھر میں آجائے سب پریشان...... اور گھر میں خلاف شرع وضع قطع...... تصاویر جاندار کی...... ریڈیو کے گانے...... ٹیلی ویژن کا گھریلو سینما آجائے تو کوئی فکر نہیں...... ہر عمل کے معاملے میں علم صحیح کی ضرورت ہے...... لاعلمی میں زہر کھانے سے نقصان تو یقیناً پہنچے گا......

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک گھر میں تشریف لے گئے...... وہاں تصویر جاندار کی تھی...... فوراً واپس آگئے...... رزق کی ترقی اور برکت کیلئے وظیفے پڑھنے کیلئے تیار ہیں...... مگر گناہ چھوڑنے کیلئے تیار نہیں...... (مجالس ابرار)

ایک عظیم خاتون کی بچیوں کو انمول نصیحتیں

مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ خیر النساء بیگم نے بچیوں کو جو انمول ہدایات دی تھیں وہ ہم سب کیلئے مشعل راہ ہیں.... فرماتی ہیں:

اے بچیو! ماں باپ کی خدمت اچھی طرح سے کرو.... انہیں کسی وقت تکلیف نہ دو.... کھانا خواہش کے مطابق اور وقت پر حاضر کرو.... جو کچھ کہیں اسے دل سے سنو اگر وہ کسی کام میں مشغول ہوں تو انہیں پریشان نہ کرو اور وقت پر جس کھانے پینے کے عادی ہوں انہیں لا کے دو.... ایک بات بار بار نہ کہو.... ان کے کپڑے وغیرہ ٹھیک رکھو.... اگر بدلنے کی ضرورت پڑے تو فوراً لا کے دو.... پانی.... صابن.... تولیہ یہ سب مہیا کرو ان کی جگہ اور بستر صاف رکھو.... ان سے کبھی تنگ دل نہ ہو.... ہر وقت حاضر رہو.... کسی وقت اگر خفا ہوں تو آنکھیں چار نہ کرو.... ان کی وہ محنتیں جو تمہارے ساتھ کی ہیں یاد رکھو.... ان پر احسان نہ رکھو.... اپنی ضرورتیں خود پوری کرو.... ضروریات.... کاغذ.... قلم.... رنگ.... سوئی.... دھاگہ.... ریشم وغیرہ سب تمہارے ہاتھوں سے مہیا رہیں.... اگر یہ سب سامان تمہارے پاس موجود ہوں.... اس وقت تم سمجھ سکتی ہو کہ ہاں! ہمیں کچھ آتا ہے.... ورنہ تمہارا یہ خیال باطل ہوگا مجھے پہلے یہ چاہیے کہ تمہارے ان عیبوں کی اصلاح کروں جو فطری نہیں بلکہ عارضی ہیں.... اگرچہ تمہارے والدین کو ان کی طرف توجہ نہیں مگر ایک روز یہ بے توجہی رنگ لائے گی.... تمہاری بداخلاقی.... لاپروائی.... کاہلی اور خودغرضی.... آرام طلبی.... بے ادبی.... بخل وتمکنت.... یہی وہ عیب ہیں جو ابھی تمہیں معلوم نہیں ہوتے مگر جوں جوں سن بڑھے گا.... تمہارے حق میں ظاہر ہوتے جائیں گے.... پھر نہ تمہارا کوئی عزیز ہوگا.... نہ کوئی غیر.... عقل موقع پر راہ بتانے والی ہوگی.... شرم تمہیں برے کاموں سے روکے گی.... ہر جگہ یہ خوبیاں تمہارا ساتھ دیں گی.... تم کبھی ذلیل نہ ہوگی.... تمہیں کوئی برائی نہ پہنچا سکے گا.... جو مشکل تم پر پڑے گی تو خدا کے حکم سے آسان ہو جائے گی.... نظام عالم کا دارومدار عقل پر ہے.... جتنی دانائی جسے خدا نے دی ہے اتنی ہی خوبی کے ساتھ وہ کام کرتا ہے.... ہر عمارت کا استحکام وانہدام عقل کی کمی بیشی پر موقوف ہے....

اے بچیو! اپنے بزرگوں کو دیکھو اور ان سے عقل سیکھو اور ان ہی کی پیروی کرو.... شرم و حیا اور عقل ودانش سے بہرہ ور ہو کر دین ودنیا کی فلاح و بہبود حاصل کرو.... عزت اور فخر وخوبی

کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو.... جب تمہارے سامنے کسی قسم کی اچھی یا بری مثالیں نہ پیش کی جائیں اور گذشتہ زمانے کے حالات وطرز معاشرت اور تعلیم وتربیت کا پورا نقشہ کھینچ کر نہ دکھایا جائے اور جس وقت تک لڑکیوں کے انداز واضح الفاظ میں نہ ظاہر کئے جائیں تم ہرگز نہیں سمجھ سکتیں اور نہ وہ باتیں پیدا کرسکتی ہو جو دراصل انسانیت کے جوہر ہیں.... نہ اپنے عیبوں کی تلافی کرسکتی ہو.... یہ تمہیں معلوم ہے کہ کون کون سے جوہر بے بہا تم سے مفقود ہیں اور کیا کیا مفید باتیں تم سے معدوم ہو رہی ہیں.... اور کن کن خوبیوں سے تمہاری ذات محروم ہے نہیں کیونکہ تم بالکل ناتجربہ کار ہو.... کسی کی تعلیم وتربیت کا اثر تم پر پڑا ہی نہیں.... یہاں تک کہ تمہیں یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے والدین تم سے خوش ہیں یا ناخوش.... (پرسکون گھر)

عورت کیلئے نماز کی افضل جگہ

ام حمید رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ انہوں نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے کی خواہش ظاہر فرمائی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر کے اندرونی کمرے میں تمہاری نماز بیرونی کمرے میں پڑھنے سے افضل و بہتر ہے اور بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے اور بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں پڑھ لینا محلّہ کی مسجد میں جا کر نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے سلیم الطبع سمجھدار آدمی کیلئے کہ وہ یہ سوچے یہ غور کرے کہ اسلام کا سب سے اہم فریضہ نماز ہے.... پھر جماعت کے ساتھ پڑھیں تو ستائیس نمازوں کا ثواب.... پھر مسجد نبوی میں پڑھیں تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب.... پھر سردار دوجہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنا ایمان کی دولت کے بعد سب سے بڑی دولت ہے.... ان سب چیزوں کو ترک کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لینا اور گھر میں عورت کا نماز پڑھنا سب سے بہتر ہے....

پھر بھی شریعت نے عورت کے لئے مسجد میں جانا حرام نہیں قرار دیا بلکہ شرائط کے ساتھ جانے کی اجازت دی ہے.... (پردہ ضرور کرونگی)

پھر پچھتائے کیا ہوت......!

وقت ہمارے پاس اسی طرح آتا ہے جیسے کوئی دوست بھیس بدل کر آتا ہے اور چپ چاپ بیش قیمت تحفہ جات اپنے ساتھ لاتا ہے لیکن اگر ہم ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتے تو وہ اپنے تحائف سمیت چپکے سے واپس چلا جاتا ہے اور پھر کبھی واپس نہیں آتا.... ہر صبح کو ہمارے لیے نئی نئی نعمتیں آتی ہیں لیکن وقت ضائع کرتے کرتے ان نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کی صلاحیت رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے.... کھوئی ہوئی دولت محنت اور کفایت شعاری سے پھر حاصل ہو سکتی ہے.... کھویا ہوا علم مطالعہ سے مل سکتا ہے.... کھوئی ہوئی تندرستی دوا سے واپس آ سکتی ہے لیکن کھویا ہوا وقت لاکھ کوششوں سے بھی دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتا.... بعد میں انسان کو یہ پرانا سبق حاصل ہوتا ''پن چکی'' اس پانی سے نہیں چل سکتی جو بہہ گیا ہو....

من نمی گویم زیاں کن یا بفکر سود باش
اے ز فرصت بے خبر در ہرچہ باشی زود باش

وقت گزر جانے پر افسوس بے نتیجہ ہے.... پھر پچھتائے کیا ہوت.... جب چڑیاں چگ گئیں کھیت.... موت پر اتنا افسوس نہیں ہوتا جتنا وقت کے فوت ہونے پر.... دوزخی یہی کہیں گے ''اے خدا! تو ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے....'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''کوئی دن ایسا نہیں جب وہ طلوع ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ ''اے انسان! میں ایک نو پید مخلوق ہوں.... میں تیرے عمل پر شاہد ہوں.... مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے تو کر لے.... میں تو اب قیامت تک لوٹ کر نہیں آؤں گا....'' نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کے دو خوف ہیں.... ایک عاجل جو گزر چکا ہے معلوم نہیں خدا اس کا کیا کرے گا اور ایک آجل جو ابھی باقی ہے.... معلوم نہیں اللہ اس میں کیا فیصلہ صادر فرمائے.... تو انسان کو چاہیے کہ اپنی طاقت سے اپنے نفس کے لیے.... دنیا سے آخرت کے لیے.... جوانی سے بڑھاپے کے لیے اور زندگی سے قبل از موت کچھ نفع حاصل کرے....''

در زندگی بکوش ہمیں دم غنیمت است — زیرا کہ روز رگ بکس آشکار انیست

(وقت ایک عظیم نعمت)

تعداد و وقت کی قید

اوراد و وظائف کے سلسلے میں...... ایک بار فرمایا کہ...... میں نے دوستوں سے دو باتوں کی قید اُٹھادی ہے...... ایک تعداد کی...... دوسرے وقت کی...... فرمایا اوراد و وظائف کی تعداد کچھ مقرر نہیں ہے' تعداد مقرر کردی جاتی ہے...... تسلی کے لیے تاکہ تسلی ہو جائے کہ ہم نے پڑھ لیا...... مقصد تو رجوع الی اللہ ہے...... ایک تسبیح پڑھ لی...... موقع نہ ہوتو ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا...... اتنا بھی موقع نہیں ملا تو ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا...... یہ بھی نہیں ہوسکا تو ۳ مرتبہ پڑھ لیا۔ (ارشادات عارفی)

حجر اسود کو چومنا

لوگ حجر اسود کو چومنے کے جوش میں...... دوسروں کو دھکے مار کر...... اور دھینگا مشتی کر کے چوم لیتے ہیں...... حالانکہ چومنے کی شرعاً ایک شرط بھی ہے...... یعنی یہ کہ کسی مسلمان کو تکلیف دیئے بغیر چومے...... مگر لوگ اس شرط کی پروانہیں کرتے...... اور دوسروں کو ایذاء رسانی کر کے بجائے ثواب کے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (آثر مفتی اعظمؒ)

امت محمدیہ کی فضیلت

آخر میں امت مسلمہ آئی...... تو یہ بوڑھی امت ہے...... بوڑھے آدمی کے اندر عقل و تجربہ بڑھ جاتا ہے...... مگر عملی قوت گھٹ جاتی ہے...... البتہ اس کا دماغ روشن ہوتا ہے نوجوانوں کا فرض ہوتا ہے کہ ان سے مشورہ کریں...... ان کی رائے پر عمل کریں...... گویا کہ یہ عالم بشریت کے بڑھاپے کا دور ہے...... جیسا کہ آدمؑ کے زمانے میں طفولیت کا دور تھا...... بوڑھوں کے لئے یہ ہوتا ہے کہ ان پر عمل کا بار کم ڈالتے ہیں...... مگر تحسین و آفرین زیادہ کرتے ہیں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

لفظ مسلم کا کیا تقاضا ہے؟

مسلم کے معنی تابعدار کے ہیں...... تو اے مسلمان! تیرا عنوان معنون تابعداری سے خالی نہیں ہونا چاہیے...... ورنہ تو کیسا مسلم ہے کہ تیرے معنون میں تابعداری رکھی ہوئی ہے...... اور تو تابعدار نہیں ہے کامل تابعداری کرنے والا...... کامل حکم پر چلنے والا...... تو اے مسلم! تیرا عنوان معنون تابعداری کو چاہتا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

علم کی فضیلت اور عمل کی ضرورت

جو شخص زاہدوں کے مقابلے میں علماء کی فضیلت معلوم کرنا چاہے، وہ جبرئیل و میکائیل اور ان فرشتوں کے مرتبے کو دیکھے جو مخلوق سے متعلق کاموں میں مشغول ہیں ان فرشتوں کے مقابلے میں جو عبادت و بندگی کے لیے کھڑے کہ وہ گرجا گھروں میں رہنے والے راہبوں کی طرح ہیں....

(یعنی اپنے کام کے ساتھ دوسروں کی بھی خدمت کرنا وجہ شرف ہے.... چنانچہ دیکھ لو کہ ملائکہ میں کون مقرب ترین ہیں وہ جو صرف عبادت میں لگے ہیں یا وہ جو خدمت پر مامور ہیں.... اسی طرح انسانوں میں بھی وہی زیادہ اہل شرف ہوگا جو اپنی رعایت کے ساتھ دوسروں کے بھی کام آوے اور مخلوق کی خدمت کرے....۱۲ مترجم)

''سارے فرشتوں کو اللہ کی معرفت کے بقدر خدا کا قرب حاصل ہے....''

(جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے) جب ان میں کوئی فرشتہ وحی لے کر گزرتا ہے تو اہل آسمان اس وقت تک کانپتے رہتے ہیں جب تک وہ انہیں خبر پہنچا نہ دے....

فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ....

''پھر جب ان کے دلوں سے دہشت دور ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں کیا حکم ہے تمہارے رب کا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ فرمایا حق ہے....''

اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی زاہد کسی حدیث کو سن کر کانپنے لگتا ہے پھر علماء سے اس کی صحت اور اس کا صحیح مطلب معلوم کرنے کی فکر کرتا ہے....

پس پاک ہے وہ ذات جس نے ایک جماعت کو ایسی خصوصیت سے نوازا جس کے ذریعے اس کو اس کے ہم جنسوں پر شرف بخشا.... بلاشبہ علم سے زیادہ شرف والی کوئی صفت نہیں ہے اسی کی زیادتی سے حضرت آدم علیہ السلام مسجود ہوئے اور اسی کی کمی کی وجہ سے ملائکہ کو جھکنا پڑا.... لہٰذا ساری مخلوق میں اللہ رب العزت کا سب سے زیادہ قرب علماء کو حاصل ہے....

لیکن محض علم کی ظاہری صورت نافع نہیں ہے بلکہ اس کی حقیقت نافع ہے اور حقیقت تک اسی شخص کی رسائی ممکن ہے جس نے اس پر عمل کرنے کے لیے اُسے سیکھا.... یعنی جب بھی اس کا علم کسی فضیلت کے کام کی طرف رہبری کرے وہ اس کے حاصل کرنے کی کوشش

کرے اور جب کسی نقص سے روکے اس سے بچنے کا اہتمام کرے.... ایسے وقت میں علم اس پر اپنے راز منکشف کر دے گا.... اس پر اپنا راستہ آسان کر دے گا اور وہ اس لوہے کی طرح ہو جائے گا جسے کوئی مقناطیس کھینچ رہا ہو کہ جب مقناطیس میں حرکت ہو گی فوراً یہ بھی حرکت کرے گا (یعنی جب علم کوئی تقاضا کرے گا فوراً یہ شخص اس پر آمادہ ہو جائے گا)

اور جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا علم اُسے اپنی گہرائی میں جھانکنے نہیں دیتا.... اپنے راز اس پر نہیں کھولتا اور وہ اس خشک شور یلی زمین کی طرح ہو جاتا ہے جس پر خواہ کتنا ہی پانی ڈالا جائے سب جذب کر جاتی ہے اور برگ و بار نہیں لاتی....

اسی مثل کو خوب سمجھ لو اور اپنی نیت درست کر و ورنہ پھر فضول اپنے کو نہ تھکاؤ.... (مجالس جوزیہ)

حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکرؓ نے جب شام پر فوج کشی کا عزم کیا اور تمام بڑے بڑے روسا کو اس میں شرکت کی دعوت دی تو حارث کو بھی ایک خط لکھا حارث حصول سعادت کے بہت سے مواقع کھو چکے تھے اس لئے تلافی مافات کے لئے فوراً آمادہ ہو گئے لیکن ان کی ذات تنہا نہ تھی.... وہ صدہا غریبوں کا سہارا تھے.... اس لئے مکہ ماتم کدہ بن گیا.... پروردگار کی نعمت زار زار روتے تھے.... سب بادیدہ پرنم رخصت کرنے کو نکلے.... جب بطحا کے بلند حصے پر پہنچے تو رونے والوں کی گریہ وزاری پر ان کا دل بھر آیا.... اور ان الفاظ میں ان کی تشفی کی کوشش کی لوگو خدا کی قسم میں اس لئے تم لوگوں سے نہیں جدا ہو رہا ہوں کہ مجھ کو تمہارے مقابلہ میں کوئی ذاتی منفعت مقصود ہے یا تمہارے شہر کے مقابلہ میں دوسرا شہر پسند ہے بلکہ ایک اہم معاملہ پیش آ گیا ہے اس میں قریش کے بہت سے اشخاص شریک ہو چکے ہیں جو تجربہ اور خاندانی اعزاز کے اعتبار سے کوئی امتیاز نہیں رکھتے اگر ہم نے اس زریں موقع کو چھوڑ دیا تو اگر مکہ کے تمام پہاڑ سونے کے ہو جائیں اور ان سب کو ہم خدا کی راہ میں لٹا دیں تب بھی اس کے ایک دن کے برابر اجر نہیں پا سکتے ان لوگوں کے مقابلہ میں اگر ہم کو دنیا نہ ملی تو کم از کم آخرت کے اجر میں تو شریک ہو جائیں.... ہمارا یہ نقل مکان خدا کے لئے اور شام کی طرف ہے.... (شہدائے اسلام)

غلبہ توحید

ایک روایت ہے کہ...... جب نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں...... ڈال رہا تھا تو...... حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے...... اور پوچھا کہ اگر کسی خدمت کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں...... حضرت خلیل اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا:

''اَمَّا اِلَیکَ فَلا وَاَمَّا اللّٰہ فھو یَعْلَمُ مَابِیْ''

''تمہاری تو مجھے احتیاج نہیں...... ہاں اللہ کی طرف محتاج ہوں...... مگر وہ میرے حال کو خود جانتا ہے....'' (ارشادات مفتی اعظم)

قبولیت دعا کا ایک وقت

معلوم ہوتا ہے...... کہ اذان کے بعد کا وقت...... قبولیت دعا کا خاص وقت ہے...... جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے لیے دعا کی فرمائش کی...... لہٰذا اس وقت کو بہت غنیمت جاننا چاہیے...... اس دعا کے فوراً بعد اپنے لیے بھی دعا کر لینی چاہیے...... اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی اُمید ہے...... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل میں...... ہماری یہ دُعا بھی قبول ہو جائے گی.... (ارشادات عارفی)

تبلیغ بنیادی کام

تبلیغی کام ایک ٹھوس اور بنیادی کام ہے...... اس پر قوموں کی عروج و زوال کی بنیاد ہے...... جو لوگ اس تبلیغ کے کام میں لگے ہوئے ہیں...... اور اپنے وقتوں کو لگاتے ہیں وہ مزید اس کام میں لگیں...... اگر پہلے کم وقت لگاتے تھے تو اب اور زیادہ وقت لگائیں...... اور اس کام کو محنت و جانفشانی سے کریں...... جو کچھ کہیں اس پر خود عامل ہوں...... اور عمل کرنے کی کوشش کریں...... کیونکہ سب سے بڑی دلیل عمل ہے...... اور عمل کے بڑے اثرات پڑتے ہیں''......

''آج دنیا میں...... اور خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کیلئے راہ نجات اور فلاح و کامرانی کی یہی راہ دعوتی کام ہے...... اس کام نے قوموں کو بنایا اور سنوارا ہے...... یہی کام کرنے والے پنپے ہیں اور یہی کام کرنے والے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں.... (خطبات حکیم الاسلام)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خلیفہ منصور کے دربار میں

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس بن سمعان اور ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ علماء اس کی حکومت سے ناراض ہیں.... اس نے ان سب کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نہا دھو کر کفن کے کپڑے پہن کر اور عطر و حنوط وغیرہ مل کر دربار میں پہنچے خلیفہ نے دریافت کیا کہ اس سے ان لوگوں کو کیا شکایات ہیں.... پھر جب اس نے ابن سمعانؒ اور اور ابن ابی ذئبؒ کو رخصت کر دیا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا.... ''امام صاحب آپ کے کپڑوں سے حنوط کی خوشبو آ رہی ہے آپ نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے یہ تو مردے کو لگائی جاتی ہے''.... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''آپ کے دربار میں اس وقت بغیر کسی وجہ کے طلبی ہوئی تھی.... اس بات سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کچھ پوچھ تاچھ ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری حق گوئی آپ کو پسند نہ آئے اور آپ میرا سر قلم کرانے کا فیصلہ کر لیں اس لئے میں مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا....''

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے　　خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

(اقبالؒ)

منصور نے کہا ''سبحان اللہ ابو عبداللہ! کیا میں خود اپنے ہاتھ سے اسلام کا ستون گراؤں گا؟'' (کتاب الامامۃ والسیاسۃ جلد دوم طبع مصر)

خرید و فروخت میں احتیاط

اور جب تو کوئی چیز خریدے اور بیچنے والا سودے سے پہلے کہتا ہے کہ چکھ کر دیکھ لو تمہارے لئے حلال ہے تو مت کھانا چاہئے اس لئے کہ کھانے کی اجازت خریدنے کی غرض سے ہے بسا اوقات معاملہ طے نہیں ہوتا تو یہ کھانا مشتبہ رہیگا.... اور اگر وہ تیرے پاس کوئی خوبی یا کیفیت بیان کرے اور خریدنے کے بعد تو ویسی نہ پائے تو تجھے واپس کرنے کا اختیار ہے....

تاجر کو محض سودا بیچنے کی غرض سے قسم کھانا مکروہ ہے اور یہ بھی مکروہ ہے کہ مال دکھاتے وقت تاجر ساتھ ساتھ درود شریف پڑھنے لگے مثلاً یوں کہے صلی اللہ علیہ وسلم واہ کیا خوب مال ہے.... تاجر کیلئے بہتر یہ ہے کہ تجارت میں لگ کر فرائض سے غافل نہ ہو.... (بستان العارفین)

والدین کی اپنی اولاد سے بے توجہی کا نتیجہ

اب خود والدین اپنی اولاد کے تابعدار و ناز بردار ہیں.... یہ ان کو تعلیم نہ دینے کا اثر ہے.... بجائے تعلیم کے ان سے بے فکر رہتے ہیں جو ماں باپ اولاد سے بے فکر رہیں گے آپ محکوم اور ان کو حاکم بنائینگے.... ان کی ہر خواہش پوری کریں گے انہیں ہر طرح کا اختیار دیں گے ان کی خوشی کو اپنی خواہش پر مقدم رکھیں گے.... ان کی دل شکنی منظور نہ کریں.... بری بھلی باتیں نہ سمجھائیں گے.... پھر وہ کیونکر ان کے قبضہ میں آ سکتی ہے.... لامحالہ ان کی یہی حالت ہوگی جو اس وقت دیکھنے میں آ رہی ہے عام طور پر اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب لڑکیاں نہایت آزاد اور بے خوف ہو رہی ہیں.... جو چاہتی ہیں کر گزرتی ہیں.... نہ والدین کا ڈر.... نہ خدا کا خوف.... نہ دنیا کی شرم.... نہ عزت کا پاس نہ غیرت کا لحاظ.... یہ بھی نہیں جانتیں کہ غیرت اور شرم کہاں کی جاتی ہیں نہ یہ معلوم کہ اس کی قدر و منزلت کیا ہے؟ مروت و محبت کی راہ بھول گئیں.... شرم و حیا کے راستہ سے بہک گئیں اب گویا اتنا خیال ہی نہیں ہے کہ کس راستہ سے ہم آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں؟ نیک صحبتوں سے واقفیت نہیں.... تفریح کی شائق.... سیر و سیاحت پر قربان.... قصہ کہانیوں پر نثار.... قرآن و حدیث سے بیزار.... اوامر سے غافل.... نواہی پر مائل.... دروغ گو.... عیب جو.... دوستوں کی دشمن.... دشمنوں کی دوست.... تیز مزاج.... ملتون.... جس کی جو وضع دیکھی پسند کر لی جو راہ چاہی اختیار کر لی.... نہ پابندی شریعت نہ پاس ادب.... نہ اسلامی حمیت.... نہ آئندہ کی خبر.... نہ انجام پر نظر.... نہ برے بھلے کی پہچان اپنے پرائے کی تمیز نہیں.... برا بھلا عزت و ذلت.... شریف و رذیل.... آقا و غلام.... امیر و فقیر.... بہار و خزاں.... رنج و راحت.... شرم و بے حیائی.... علم و جہل.... اندھیرا اجالا.... بصارت و بے نگاہی.... عذاب و ثواب.... گویا سب سے واسطہ توڑ آئیں.... (پرسکون گھر)

وقت ایک عام نعمت ہے

الغرض وقت وہ سرمایہ ہے جو ہر شخص کو قدرت کی طرف سے یکساں عطا ہوا ہے جو لوگ اس سرمائے کو معقول طور سے اور مناسب موقع پر کام میں لاتے ہیں جسمانی راحت اور روحانی مسرت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے.... وقت ہی کے استعمال سے ایک وحشی مہذب بن جاتا ہے اور ایک مہذب فرشتہ سیرت.... اس کی برکت سے جاہل.... عالم.... مفلس.... تونگر.... نادان.... دانا بنتے ہیں.... وقت ایک ایسی دولت ہے جو شاہ و گدا.... امیر و غریب.... طاقتور اور کمزور سب کو یکساں ملتی ہیں.... (وقت ایک عظیم نعمت)

نفس کو بہلا کر رکھنا چاہیے

یاد رکھو! ہر چیز میں اعتدال سب سے عمدہ چیز ہے.... جب ہم دنیا داروں کو دیکھتے ہیں کہ ان پر لمبی لمبی آرزوؤں کا غلبہ ہے بھلائی کے سلسلے میں ان کے اعمال خراب ہو چکے ہیں تو ہم انہیں موت کو.... قبروں کو.... اور آخرت کو یاد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں....

اور اگر ایسا عالم ہو جو ہر وقت موت کا تصور رکھتا ہے آخرت کی باتیں اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں اور اس کی زبان پر جاری رہتی ہیں تو اب اس کو مزید موت کی یاد دلانے سے اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا کہ وہ بالکل بیکار ہو جائے....

لہٰذا ایسے عالم کے لیے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو.... آخرت کو یاد کرنے والا ہو.... مناسب یہی ہے کہ اپنے کو موت کے تذکرے سے الگ رکھے تا کہ اس کی آرزوئیں کچھ دراز ہوں پھر وہ تصنیف کر سکے اور دوسرے اعمال خیر انجام دے سکے اور طلب اولاد وغیرہ پر قدرت حاصل کرے کیونکہ اگر وہ موت کی یاد میں لگے گا تو بھلائی سے زیادہ خرابی پیدا ہوگی....

کیا تم نے سنا نہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوڑ کا مقابلہ کیا.... ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں اور اگلی مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت لے گئے.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزاح بھی فرماتے تھے اور اپنے کو مشغول رکھتے تھے....

دراصل حقائق کا زیادہ مطالعہ بدن کے فساد کا اور نفس کی گھبراہٹ کا سبب ہو جاتا ہے.... چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میرے اوپر خوف کا دروازہ کھول دیا جائے.... چنانچہ کھول دیا گیا لیکن پھر آپ کو اپنی عقل کے متعلق خطرہ ہوا تو دعا کی کہ یہ حالت واپس لے لی جائے....

اس اصل میں غور کرو کیونکہ نفس کو بہلا کر رکھنا ضروری ہے.... اسی میں اس کی درستگی ہے اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی دے سکتے ہیں.... والسلام (مجالس جوزیہ)

سیدنا خیثمہ رضی اللہ عنہ اور انکے صاحبزادے سعد رضی اللہ عنہ

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نیکی کے کاموں میں جان چھڑانے کی کوشش نہیں کرتے.... بلکہ مسابقت سے کام لیتے تھے اس کی ایک عمدہ مثال یہ واقعہ ہے کہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر باپ بیٹے میں قرعہ اندازی ہوئی کہ دونوں میں سے کون جائے.... قرعہ بیٹے کے نام نکل آیا اور وہ روانہ ہو گیا.... وہاں پہنچ کر اس نے شہادت کا رتبہ حاصل کر لیا.... باپ کے دل میں قلق رہا کہ اس کے اقبال کا ستارہ کب طلوع ہو گا کہ احد کا معرکہ پیش آ گیا....

ایک رات باپ نے بیٹے کو خواب میں دیکھا کہ نہایت عمدہ شکل وضع میں ہے اور بہشت کی نہروں اور پھلوں میں مزے لوٹ رہا ہے.... بیٹا کہتا ہے ابا جان....

الحق بناتر افقنا فی الجنة (زادالمعادص۲۴۲ج۲) (آپ بھی ہمارے پاس آ جائیں.... ہمارا ایک ساتھ بہشت میں رہنا خوب رہے گا....)

باپ نے یہ خواب بارگاہ نبوت میں پیش کر کے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہشت میں بیٹے کی رفاقت میرے دل کی سب سے بڑی خواہش ہے مگر حال یہ ہے کہ میں عمر رسیدہ ہوں میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اس کے باوجود جلد از جلد اپنے رب کے حضور میں پہنچ جانا چاہتا ہوں.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائیں تاکہ میں جنت میں بیٹے کا رفیق بنوں.... اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے قبولیت میں دیر نہ لگی.... احد کا واقعہ پیش آ گیا جس میں شہادت کے طلب گار کو اس کا مدعا مل گیا....

لے کے آیا ہے جہاں میں عادت سیماب تو   تیری بے تابی کے صدقے ہے عجب بے تاب تو

یہ باپ بیٹا کون تھے؟ باپ کا نام خیثمہ اور بیٹے کا نام سعد تھا.... ان کا تعلق انصار کی شاخ اوس سے تھا.... (سیر صحابہ) (شہدائے اسلام)

”ایاک نعبد“ میں ایک نکتہ

جب تنہا نماز پڑھ رہا ہے..... تو اس وقت تو تنہا ہے..... ”ایّاک اعبد و ایّاک استعین“ واحد کا صیغہ پڑھنا چاہیے تھا..... انفرادی حالت میں جمع کا صیغہ کیوں لایا گیا ..... سو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ یہ سمجھتے ہیں..... کہ آپ اکیلے ہیں؟..... آپ اکیلے نہیں ہیں..... آپ کے ساتھ روح بھی ہے..... دل بھی شریک ہے..... اس عبادت میں زبان بھی شریک ہے..... ہاتھ بھی شریک ہیں..... پیر بھی شریک ہیں..... نیز اس عبادت میں مال بھی شریک..... کپڑے بھی شریک کہ اس میں پیسہ خرچ کیا ہے..... تو بندہ اس سارے مجموعے کو اللہ کے سامنے پیش کر رہا ہے..... سو اس تمام مجموعے کو از سر تا پیر اللہ کے سامنے پیش کر کے عبادت کر رہا ہے..... اور چونکہ ایسی عبادت کوئی معمولی چیز نہیں ہے..... اس لیے ”ایّاک نستعین“..... میں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ رہا ہے..... کہ اے اللہ! ایسی عبادت کی توفیق بھی آپ ہی دے سکتے ہیں.... (خطبات مسیح الامت)

شفائے امراض کا نسخہ

ہر مریض کی شفا کیلئے..... یا سلام ۱۳۱ مرتبہ اول آخر درود شریف..... ۱۱.... ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا اور دعا کرنا کہ..... اے خدا اس نام پاک یا سلام کی برکت سے..... جملہ امراض سے سلامتی عطا فرما... مجرب ہے.... (مجالس ابرار)

بیعت کی حقیقت

صوفیاء کرام کے یہاں جو بیعت طریقت معروف ہے..... یہ درحقیقت گناہوں سے توبہ ..... اور شریعت کی پابندی کے معاہدہ ہی کا نام ہے..... یوں تو ہر شخص کو ہر وقت اپنے گناہوں سے..... توبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کرنی چاہیے..... لیکن جب توبہ کسی شیخ کامل مرشد کے ہاتھ پر کی جاتی ہے..... تو اسی کا نام بیعت ہے..... یہ سنت سے بھی ثابت ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

اللہ کی محبت کا مقصد

اللہ تعالیٰ کی محبت کا مصرف یہ ہے..... کہ اللہ کی اطاعت کرو..... اور مخلوق خدا سے محبت کرو.... (ارشادات عارفی)

جب تہمت کی حد لگائی گئی

مدینہ منورہ کے گردونواح میں ایک ڈیرے پر ایک عورت فوت ہو جاتی ہے تو دوسری اسے غسل دینے لگی.....جو غسل دے رہی تھی جب اس کا ہاتھ مری ہوئی عورت کی ران پر پہنچا تو اس کی زبان سے نکل گیا میری بہنو! (جو دو چار ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں)

یہ جو عورت آج مرگئی ہے اس کے تو فلاں آدمی کے ساتھ خراب تعلقات تھے.....

غسل دینے والی عورت نے جب یہ کہا تو قدرت کی طرف سے گرفت آ گئی اس کا ہاتھ ران پر چمٹ گیا جتنا کھینچتی ہے وہ جدا نہیں ہوتا زور لگاتی ہے مگر ران ساتھ ہی آتی ہے دیر لگ گئی.....میت کے ورثاء کہنے لگے بی بی! جلدی غسل دو.....شام ہونے والی ہے ہم کو جنازہ پڑھ کر اس کو دفنانا بھی ہے.....وہ کہنے لگی کہ میں تو تمہارے مردے کو چھوڑتی ہوں مگر وہ مجھے نہیں چھوڑتا.....رات پڑ گئی مگر ہاتھ یوں ہی چمٹا رہا دن آ گیا پھر ہاتھ چمٹا رہا اب مشکل بنی تو اس کے ورثاء علماء کے پاس گئے.....ایک مولوی سے پوچھتے ہیں مولوی صاحب! ایک عورت دوسری عورت کو غسل دے رہی تھی تو اس کا ہاتھ اس میت کی ران کے ساتھ چمٹا رہا اب کیا کیا جائے؟ وہ فتویٰ دیتا ہے کہ چھری سے اس کا ہاتھ کاٹ دو! غسل دینے والی عورت کے وارث کہنے لگے ہم تو اپنی عورت کو معذور کرانا نہیں چاہتے ہم اس کا ہاتھ نہیں کاٹنے دیں گے.....

انہوں نے کہا فلاں مولوی کے پاس چلیں اس سے پوچھا تو کہنے لگا چھری لے کر مری ہوئی عورت کا گوشت کاٹ دیا جائے مگر اس کے ورثاء نے کہا کہ ہم اپنا مردہ خراب کرنا نہیں چاہتے.....تین دن اور تین رات اسی طرح گزر گئے گرمی بھی تھی.....دھوپ بھی تھی..... بدبو پڑنے لگی.....گردونواح کے کئی کئی دیہاتوں تک خبر پہنچ گئی.....انہوں نے سوچا کہ یہاں مسئلہ کوئی حل نہیں کر سکتا.....چلو مدینہ منورہ میں.....وہاں حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت قاضی القضاۃ کی حیثیت میں تھے.....وہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے حضرت! ایک عورت مری پڑی تھی دوسری اسے غسل دے رہی تھی اس کا ہاتھ اس کی ران کے ساتھ چمٹ گیا چھوٹتا ہی نہیں تین دن ہو گئے کیا فتویٰ ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہاں مجھے لے چلو.....وہاں پہنچے اور چادر کی آڑ میں

پردے کے اندر کھڑے ہو کر غسل دینے والی عورت سے پوچھا بی بی! جب تیرا ہاتھ چمٹا تھا تو تو نے زبان سے کوئی بات تو نہیں کہی تھی؟ وہ کہنے لگی میں نے اتنا کہا تھا کہ یہ جو عورت مری ہے اس کے فلاں مرد کے ساتھ نا جائز تعلقات تھے....

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا بی بی! جو تو نے تہمت لگائی ہے کیا اس کے چار چشم دید گواہ تیرے پاس ہیں؟ کہنے لگی نہیں پھر فرمایا: کیا اس عورت نے خود تیرے سامنے اپنے بارے میں اقرار جرم کیا تھا؟ کہنے لگی نہیں.... فرمایا: پھر تو نے کیوں تہمت لگائی؟ اس نے کہا میں نے اس لئے کہہ دیا تھا کہ وہ گھڑا اٹھا کر اسکے دروازے سے گزر رہی تھی.... یہ سن کر امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہیں کھڑے ہو کر پورے قرآن میں نظر دوڑائی پھر فرمانے لگے....

قرآن پاک میں آتا ہے....

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً (سورۃ النور: آیت ۴)

جو عورتوں پر نا جائز تہمتیں لگا دیتے ہیں پھر ان کے پاس چار گواہ نہیں ہوتے تو ان کی سزا ہے کہ ان کو اسی کوڑے مارے جائیں.... تو نے ایک مُردہ عورت پر تہمت لگائی.... تیرے پاس کوئی گواہ نہیں تھا.... میں وقت کا قاضی القضاۃ حکم کرتا ہوں جلاد و! اسے مارنا شروع کر دو.... جلادوں نے اسے مارنا شروع کر دیا وہ کوڑے مارے جا رہے ہیں.... ستر کوڑے مارے مگر ہاتھ یوں ہی چمٹا رہا.... پچھتر کوڑے مارے گئے مگر ہاتھ پھر بھی یوں ہی چمٹا رہا.... اناسی کوڑے مارے تو ہاتھ پھر بھی نہ چھوٹا جب اسی واں کوڑا لگا تو اس کا ہاتھ خود بخود چھوٹ کر جدا ہو گیا.... (زرقانی) (یادگار ملاقاتیں)

واقعہ

اس واقعہ کو اعتراض کی شکل میں پیش کیا گیا کہ حضرت فضیل بن عیاضؒ کا بیٹا علی جب فوت ہوا تو یہ ہنسے اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جو فیصلہ اللہ نے میرے لئے فرمایا میں اس پر راضی ہوں.... وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کی یہ حالت حسنہ تھی بنسبت ان لوگوں کی حالت کے جو لوگ میت پر روتے ہیں.... میت پر رضا بالقضاء یہ رحمت ہے اور اللہ کی ہر حال میں تعریف کرنی چاہئے تو فضیل بن عیاضؒ نے اس بات کو پیش نظر رکھ کر ایسا کیا.... (اعمال دل)

نماز کے وقت خرید وفروخت کرنا

نماز کا وقت آئے تو تجارت کو ترک کردے تاکہ وہ اس آیت کے مضمون میں داخل ہوجائے رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ الآیہ .... یعنی ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں ہونے دیتی....

ان لوگوں کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہوا ہے.... بعض فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تجارت کو چھوڑ کر عبادت ہی میں لگ گئے.... مثلاً اصحاب صفہ اور ان کے ہم رنگ حضرات اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ مراد ہیں جو تجارت میں منہمک ہو کر نماز سے غافل نہیں ہوجاتے بلکہ اسے بھی بروقت ادا کرتے ہیں....

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کے لوگ تجارت بھی کرتے تھے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل بھی نہ ہوتے تھے.... فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دونوں طرح کے لوگ آیت کے مضمون میں داخل ہیں.... واللہ اعلم.... (بستان العارفین)

شرم وحجاب

اپنے رشتہ کے بھائیوں سے اس طرح پیش آؤ گویا پردہ ہی کرتی ہو.... کبھی ان سے آنکھ ملا کر مخاطب نہ ہو.... کوئی کام اپنا بنایا ہوا دوسروں کو نہ دکھاؤ.... ہنسی مذاق نہ کرو.... اگر وہ چھیڑیں تو تم مخاطب نہ ہو بلکہ تمہیں ناگوار ہو.... ایسے برتاؤ رکھو جس سے بظاہر غیرت پائی جائے.... اس کا بھی خیال رکھو کہ تمہارا نام لے کر کوئی زور سے پکارے کہ باہر والے تمہارے نام سے واقف ہو جائیں تمہیں خبر بھی نہ ہو.... گھر میں کسی کو بلا کر نہ بٹھاؤ.... ان کا راگ نہ سنو.... ہر بات کی احتیاط رکھو.... اپنے کپڑے.... اپنی وضع وہ رکھو جو تمہیں زیبا ہو.... بوڑھی بن کر نہ رہو.... کسی کی بات میں دخل نہ دو.... آنکھیں چار کر کے باتیں نہ بناؤ.... پان تمباکو کھا کر منہ لال نہ کرو.... یہ لڑکیوں کو نازیبا ہے.... شرم کے ساتھ اٹھو بیٹھو.... سر نہ کھلے.... ادھر ادھر دیکھتی نہ چلو.... کھلی جگہ نہ بیٹھو.... تاک جھانک سے باز آؤ.... بدنامی سے بچتی رہو نہ تو بد ہو نہ بدنام ہو.... بری بات جلد مشہور ہوتی ہے.... کسی لڑکے کے ساتھ نہ بیٹھو.... (از والدہ ماجدہ مفکر اسلام مولانا ابوالحسن ندویؒ)

وقت بچانے کے چند اہم اصول

وقت انسان کی بہترین پونجی اور گرانمایہ سرمایہ ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ انسان جتنی بے دردی اور لاپروائی اور بے فکری کے ساتھ وقت ضائع کرتا ہے اپنی ملکیت کی کسی اور چیز کو اتنی بے دردی اور غفلت کے ساتھ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا....

وقت کو ٹھیک ٹھیک استعمال کرنے....اس کو ضیاع سے بچانے اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کے سلسلے میں وقت کے موضوع پر بحث کرنے والوں نے کچھ تدابیر اور اصول مقرر کیے ہیں....ذیل میں ہم ان میں سے تین بڑے اصولوں کا ذکر کرتے ہیں....(وقت ایک عظیم نعمت)

تائب کے آنسو

سمجھ دار آدمی کے لیے ضروری ہے کہ گناہوں کے نتائج و آثار سے بچنے کی کوشش کرے کیونکہ اس کی آگ راکھ کے نیچے ہوتی ہے اور سزا میں کبھی تاخیر ہوتی ہے....پھر اچانک ہی آ جاتی ہے اور کبھی (تاخیر نہیں ہوتی) فوراً مل جاتی ہے اس لیے گناہوں کی جو آگ اس نے روشن کر لی ہے اس کو جلد بجھانے کی فکر کرے" اور آنکھ سے جاری ہونے والے چشمہ کے سوا اور کوئی چیز اس کو نہیں بجھا سکتی...."

امید کہ حاکم (اللہ تعالیٰ) کے فیصلہ سے پہلے بدلہ لینے والا فریق (اللہ تعالیٰ) معاف کر دینے پر راضی ہو جائے....(مجالس جوزیہ)

ظالم کے شر سے حفاظت کا عمل

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِيْرًا○ (سورۃ النساء:۷۵)

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم کو نکال اس بستی سے....اس کے رہنے والے ظالم ہیں اور کر دے ہمارے لئے اپنے پاس سے ولی اور کر دے ہمارے لئے اپنے پاس سے مددگار....

اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کا شکار ہو یا اس کا پڑوسی اس کو تنگ کرتا ہو تو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے....

فرد کی ذمہ داریاں

اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں ...... ہر چیز کی ذمہ داری ...... حکومت وقت کے کندھوں پر ڈال دینا درست نہیں ...... نجی ...... گھریلو اور خاندانی زندگی میں ...... اسلامی تعلیمات کا انقلاب لانا ہر فرد کا انفرادی فریضہ ہے ...... جس میں کوئی خلل اندازی نہیں کر سکتا ...... اگر ہر ایک فرد اپنی ذات اور خاندان میں اسلام کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کا ارادہ اٹل کر لے ...... تو کون ہے ...... کہ جو اس کا ہاتھ پکڑے ...... یا اس کی راہ میں مزاحم ہو ...... لہٰذا اسلام کے عملی نفاذ کی پہلی اور بنیادی ذمہ داری فرد پر ہے .... (خطبات حکیم الاسلام)

دین کے راستہ میں کھپانا مطلوب ہے

اللہ کے راستہ میں ...... اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ خوب کوشش کرو ...... اس کوشش کرنے کو کھپانا کہتے ہیں ...... جیسے تاجر تجارت میں اپنے آپ کو کھپاتا ہے یا نہیں کھپاتا ...... کبھی آگرہ جا رہا ہے ...... کبھی میرٹھ جا رہا ہے ...... کہیں بنگال جا رہا ہے ...... کہیں آسام جا رہا ہے ...... کہیں دہلی جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ ...... اور اپنا مال ساتھ لیے جا رہا ہے ...... تو اپنے مال و جان کو تجارت دنیاوی میں کھپاتا ہے یا نہیں کھپاتا؟ اسی طرح **"تجاھدون فی سبیل اللّٰہ"** ...... اللہ نے جس راستہ میں چلنے کا حکم کیا ہے ...... اپنے آپ کو کھپا دو ...... جان کو بھی کھپا دو ...... مال کو بھی کھپا دو ...... جب کامیابی ہے ...... اے مؤمنو! صرف ایمان لے آئے تو کامیابی تو ہے ...... مگر پوری کامیابی نہیں ہے .... (خطبات مسیح الامت)

تلاوت کا طریقہ

جب تلاوت شروع کرے ...... تو نیت کر لے کہ ...... اس سے ہمارے قلب کا زنگ دور ہوگا ...... اور حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی ...... اور یہ تصور رہے کہ حق تعالیٰ سن رہے ہیں حدیث پاک میں وارد ہے ...... کہ تلاوت قرآن پاک سے زنگ دور ہوتا ہے ...... اسی طرح وضو اور نماز کے وقت اور ذکر کے وقت بھی نیت کرے ...... کہ اس سے حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی ...... نیت اور اخلاص ہی اصل ہے .... (مجالس ابرار)

حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ

ابو سلمان عاصم کا تعلق قبیلہ اوس ہے.... ہجرت سے قبل اسلام لائے....

غزوہ بدر میں انہوں نے عقبہ بن معیط کو قتل کیا جو قریش کا ایک اہم سردار تھا....

۳ھ میں غزوہ رجیع میں انہی کی ماتحتی میں دس آدمیوں کو دشمن کی جاسوسی کے لئے بھیجا تو عسفان اور مکہ کے درمیان ہدہ کے مقام پر بنولحیان کے سو تیر اندازوں نے انہیں آگے بڑھنے سے روکا اور ان کا تعاقب کیا... حضرت عاصمؓ کو پتہ چلا تو ساتھیوں کو لے کر پہاڑی پر چڑھ گئے.... ان لوگوں نے آ کر محاصرہ کر لیا اور امن کی شرط دے کر نیچے اترنے کو کہا مگر حضرت عاصمؓ نے فرمایا مسلمانو! میں کسی کافر کا ذمہ نہ رہوں گا پھر فرمایا خدایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری خبر کر دے....

یہ دیکھ کر کافروں نے تیر برسانا شروع کر دئے جس سے آپ اپنے چھ ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے....

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقبہ کے ساتھ طلحہ کے دو بیٹوں کو بھی قتل کیا تھا ان کی ماں سلافہ نے منت مانی تھی کہ عاصم کا سر ملے تو میں کھوپڑی میں شراب پیئوں گی....

چنانچہ آپؓ کی شہادت پر قریشیوں نے آپ کا سر مبارک سلافہ کے ہاتھ فروخت کر دیا....

لیکن اللہ تعالیٰ نے برداشت نہ کیا وہ سر کاٹنے آئے تو شہد کی مکھیوں نے نہ کاٹنے دیا.... انہوں نے سوچا رات کو کاٹ لیں گے.... رات کو بارش آئی جس کے سیلاب سے آپ کا جسد اطہر بہہ گیا اور ان کی دسترس میں نہ رہا.... رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضا.... (شہدائے اسلام)

لڑکی پیدائش کا عمل

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ○ (سورۃ الرعد:۸)

جو لڑکی کی خواہش رکھتے ہوں وہ روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھ کر عورت اپنے اوپر پڑھ کر پھونکے.... ۵ مہینے تک.... جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو.... ابتدا سے لے کر ۹ مہینے تک پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے....

جب گرجا گھر گر گیا

سید الطائفہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ وہ تشریف لے جارہے تھے.... دیکھا کہ کچھ نصاریٰ نے کچھ مسلمانوں کو پکڑ رکھا ہے اور ان کو یہ طنز وطعن کررہے ہیں کہ ہمارے گرجا اور ان کی عمارتوں کو دیکھو تو نہایت مضبوط نہایت مستحکم.... نہ دراڑ نہ شگاف نہ پھٹن اور تمہاری مسجدوں کو دیکھو تو نہایت کمزور کہیں شگاف ہے تو کہیں پھٹن ہے.... تو مسجدوں کے اندر تو یہ تغیر کی شان اور گرجا گھر کی کیفیت یہ ہے کہ نہایت مضبوط اور فلک بوس.... نہایت مستحکم اور قوی.... تو گویا وہ لوگ اس طرح یہ حقانیت بتلارہے ہیں اور طنز وطعن کررہے تھے کہ ایسا کیوں ہے؟

اتنے میں حضرت پہنچ گئے.... آپ بڑے صاحب کرامت تھے.... فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری مساجد میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور تمہاری گرجاؤں میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی اور قرآن کریم کی شان یہ ہے کہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور تھے صاحب کرامت.... اس آیت کو پڑھا اور گرجے کی جانب اشارہ کیا کہ گرجا آیت کا پڑھنا ہی تھا کہ پوری عمارت منہدم ہو کر نیچے آگئی اور فرمایا کہ قرآن کریم کی صحیح حقیقت کا انکشاف ہو جائے تو اس سے زیادہ مضبوط مستحکم عمارت بھی زمین بوس اور زمین دوز ہو جائے مگر حق یہ ہے کہ ہم ان حقیقتوں کو اپنے اندر نہیں اتارتے جیسے کسی شخص نے ایک عالم سے اشکال کیا تھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تجلی ہوئی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا اور موسیٰ علیہ السلام محفوظ رہے.... یہ ایک عجیب وغریب سوال کیا انہوں نے اس کا بڑا اچھا جواب دیا فرمایا کہ دیکھو! بلڈنگوں پر اگر بجلی گرے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور پھٹ جاتی ہے مگر خاص قسم کے تار بلڈنگوں پر لگا دیئے جاتے ہیں کہ اگر بجلی گرے تو وہ اسے جذب کر کے زمین میں اتار دیں اور اس عمارت کو محفوظ رکھیں تو جب تجلی ربانی ہوتی ہے تو استعداد اور قبولیت کا ایک خاص تار اور کنکشن موسیٰ علیہ السلام میں موجود تھا.... جس کے نتیجے میں صرف بے ہوشی کی نوبت آئی.... اور پہاڑ میں استعداد کا تار اور کنکشن نہیں تھا تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا تو

موسیٰ علیہ السلام کو تو صرف لگا دھکا اور پہاڑ ہو گیا دکا.... یعنی ریزہ ریزہ کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے بہر حال کہنے کا منشا یہی ہے کہ قرآن کریم کی اس حقیقت کو حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طریق پر واضح فرمایا: اور دیکھئے ایک بات اور بھی ہے کہ اگر ہم عظمت کے ساتھ پڑھیں تو واقعتہً ہماری زندگی بدل جائے.... (فیض ابرار جلد اول)

میت کے اوپر رونا کیا رضا کے منافی ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ میت پر رونا رحمت کی وجہ سے اچھا اور مستحب ہے اور یہ رضا کے منافی نہیں بخلاف میت کے مرنے کی وجہ سے رونا یہ اچھا نہیں کیونکہ کسی کو زندگی اور موت دینا یہ اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا....

اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے معلوم ہوئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے.... (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی موت کو دیکھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے تھے.... اور یہ رونا رحمت کی وجہ سے تھا.... (اعمال دل)

میاں بیوی کا ایک ہی جگہ منہ لگا کر پانی پینا

حضرت شریح ہانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا وہ حالت حیض میں اپنے شوہر (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھانا کھاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ کھانے کیلئے بلاتے تھے اور میں حالت حیض میں ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ کھانا کھاتی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت والی ہڈی لیتے اور اسے اپنے منہ کو لگاتے پھر میں لیتی اور اسے چوستی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ہڈی کو وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا ہوتا.... اور آپ پانی طلب فرماتے تو آپ پانی کو منہ لگاتے.... آپ کے پینے سے قبل میں اسے لے لیتی اور پی کر رکھ دیتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس برتن کو) اٹھاتے اور وہیں سے پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ لگایا ہوتا.... (مسلم وابوداؤد)

کام کی دُھن

زیادہ ٹریفک والی سڑک پر کسی کی دکان ہو ہر وقت اس پر شور رہے ...... تو اس دُکاندار کو کبھی تصور بھی نہیں آتا ...... کہ جب تک شور ختم نہ ہو دُکان کا کام کیسے کروں ...... شور کے باوجود کام جاری رکھتا ہے ...... ٹیلی فون اسی حالت میں کرتا بھی ہے سنتا بھی ہے ...... اسی طرح ہر قسم کے وساوس آتے جاتے رہیں ...... ذاکر کو اپنے کام کی طرف متوجہ رہنا چاہیے ...... اس شور کی طرف التفات ہی کیوں کیا جائے؟ ...... اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے .... (ارشادات عارفی)

صبر کا ثواب

مصیبت اور تکلیف کا صدمہ ...... تو ہمیشہ باقی نہ رہے گا ...... ہاں! اس پر صبر کے نکلے ہوئے الفاظ ...... حیات جاودانی اختیار کرلیں گے ...... اور قیامت کے دن اللہ پاک شمار کرا کر ایک نیکی کا کئی کئی بار بدلہ عطاء فرمائیں گے .... (ارشادات مفتی اعظم)

قرآن کی وسعت اعجاز

قرآن کریم ایک معجزہ ہے ...... اس پر چل کر لوگ ولی بنے ...... کامل بنے اور امت اولیاء سے بھر گئی ...... اور ایسے ایسے اولیائے کاملین پیدا ہوئے جو ...... ''کانبیاء بنی اسرائیل'' تھے وہ نبی نہیں تھے ...... مگر انہوں نے کام ایسے کئے کہ جیسے نبیوں کے ہوتے ہیں ...... نبیوں پر اگر وحی آتی ہے تو ان پر الہام ہوتا ہے ...... نبیوں کے ہاتھوں پر اگر معجزے ظاہر ہوئے ...... تو ان کے ہاتھوں پر کرامتیں ظاہر ہوئیں ...... نبیوں نے اگر اصلی شرائع پیش کیں ...... تو انہوں نے شرائع صنعیہ پیش کیں ...... جنہیں اجتہادی شرائع کہتے ہیں .... (خطبات حکیم الاسلام)

تقاضہ توحید

کلمہ طیبہ کو لا کے ساتھ شروع کر کے اشارہ فرمادیا ...... کہ اے مؤمن! تیرے اندر سب سے پہلے غیر اللہ کی نفی ہونا چاہیے ...... اثبات پھر دیکھا جائے گا تو لا نفی کو کہہ کر یہ مؤمن بھی غیر اللہ کے لیے نافی ہو گیا ...... قلب کے اندر بھی نفی اور زبان پر بھی نفی تو غیر اللہ کی طرف ذرہ برابر بھی مائل ہونا کیسا؟ یہ خلاف توحید ہے .... (خطبات مسیح الامت)

ضیاع وقت خودکشی

سچ یہ ہے کہ وقت ضائع کرنا ایک طرح کی خودکشی ہے.... فرق صرف اتنا ہے کہ خودکشی ہمیشہ کے لیے زندگی سے محروم کر دیتی ہے اور تضییع وقت ایک محدود زمانہ تک زندہ کو مردہ بنا دیتی ہے.... یہی منٹ.... گھنٹے اور دن جو غفلت اور بیکاری میں گزر جاتے ہیں.... اگر انسان حساب کر لے تو ان کی مجموعی تعداد مہینوں بلکہ برسوں تک پہنچتی ہے.... اگر کسی سے کہا جائے کہ آپ کی عمر سے پانچ دس سال کم کر دیئے گئے تو یقیناً اس کو صدمہ ہوگا لیکن وہ معطل بیٹھا ہوا خود اپنی عمر عزیز کو برباد کر رہا ہے مگر اس کے زوال پر اس کو کچھ افسوس نہیں ہوتا اور دائمی سوز و گداز میں مبتلا رہتا ہے....

عمر عزیز قابل سوز و گداز نیست   ایں رشتہ را مسوزا کہ چندیں دراز نیست

اگر چہ وقت کا بے کار کھونا عمر کا کم کرنا ہے لیکن اگر یہی ایک نقصان ہوتا تو چنداں غم نہ تھا.... بہت بڑا نقصان اور خسارہ جو بے کاری اور تضییع اوقات سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بیکار آدمی کے خیالات ناپاک اور زبوں ہو جاتے ہیں اور طرح طرح جسمانی و روحانی عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے.... حرص و طمع.... ظلم و ستم.... قمار بازی.... زنا کاری اور شراب نوشی عموماً وہی لوگ کرتے ہیں جو معطل اور بیکار رہتے ہیں.... جب تک انسان کی طبیعت دل اور دماغ نیک اور مفید کام میں مشغول نہ ہوگا اس کا میلان ضرور بدی اور معصیت کی طرف رہے گا.... پس انسان اسی وقت انسان بن سکتا ہے جب وہ اپنے وقت پر نگران رہے.... ایک لمحہ بھی فضول نہ کھوئے.... ہر کام کے لیے ایک وقت اور ہر وقت کے لیے ایک کام مقرر کر دے....

آنکہ مصرف میکند پیدا برائے سیم و زر   کاش نقد وقت را ہم مصرفے پیدا کند

اگر آپ غور کریں گے تو نوے فیصد لوگ یہ صحیح طور پر نہیں جانتے کہ وہ اپنے وقت کا زیادہ حصہ کہاں اور کیوں صرف کرتے ہیں جو شخص دونوں ہاتھ اپنی جیبوں میں ڈال کر وقت ضائع کرتا ہے تو وہ بہت جلد اپنا ہاتھ دوسروں کی جیب میں ڈال دے گا....

آپ مسرور ہوں یا مغموم.... تکلیف اور تردد سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ کا

کبھی فارغ وقت نہیں ہونا چاہیے.... سستی نسوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح لوہے کو زنگ! زندہ آدمی کے لیے بیکاری زندہ درگور ہونا ہے.... وقت روئی کے گالوں کے مانند ہے.... عقل وحکمت کے چرخوں کو کات کر اس کے قیمتی پارچہ جات اگر بنائے گئے تو کام میں آ جائیں گے ورنہ جہالت کی آندھیاں اُسے اُڑا کر کہیں کا کہیں پھینک دیں گی،....

وقت خام مسالے کی مانند ہے جس سے آپ جو کچھ چاہیں بنا سکتے ہیں.... گزشتہ زمانے کے متعلق حسرت اور افسوس نہیں کرنا چاہیے کہ یہ بے سود ہے.... آئندہ زمانے کے خواب نہیں دیکھنے چاہئیں کہ یہ موہوم ہیں.... وقت کو پیچھے سے نہیں پکڑنا چاہیے کہ ہاتھ نہیں آئے گا بلکہ آگے سے روک کر اس کو قابو میں لانا چاہیے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

فقہ کی فضیلت

کسی چیز کی فضیلت کی سب سے بڑی دلیل اس کا نتیجہ اور ثمرہ ہوتا ہے اور جو شخص بھی فقہ کا ثمرہ دیکھے گا اسے معلوم ہو جائے گا کہ وہ افضل العلوم ہے....

کیونکہ آئمہ مذاہب ساری مخلوق پر فقہ ہی کی وجہ سے فضیلت رکھتے ہیں حالانکہ ان کے زمانہ میں ان سے بڑے قرآن شریف یا حدیث شریف یا لغت عرب کے عالم موجود رہے ہوں گے اور اس کا اندازہ اپنے زمانہ میں اس طرح کر لو کہ تم ایک نوجوان عالم کو دیکھتے ہو کہ وہ آئمہ کے اختلافی مسائل کی معرفت حاصل کرتا ہے پھر اس کے بعد نئے پیش آمدہ مسائل میں اللہ کا حکم معلوم کر لیتا ہے جبکہ دوسرے فن کے علماء اسے نہیں معلوم کر پاتے....

کتنے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو قرآن کریم یا حدیث شریف کے مباحث میں یا تفسیری معلومات میں یا فن لغت میں بہت ماہر ہوتے ہیں لیکن اپنی اس مہارت کے باوجود دقیق احکام شریعت نہیں معلوم کر پاتے بلکہ کبھی تو ان باتوں سے ناواقف رہ جاتے ہیں جن کی نماز میں نیت کی جاتی ہے.... اس کے باوجود فقیہ کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے علوم سے اجنبی نہ رہے کیونکہ ایسا شخص فقیہ نہیں ہو سکتا بلکہ ہر علم وفن سے کچھ نہ کچھ حاصل کرلے پھر علم فقہ میں اچھی طرح لگ جائے کیونکہ یہ دنیا اور آخرت کی عزت کا سبب ہے.... (مجالس جوزیہ)

صورت بگڑنے سے سیرت کی تباہی

ایک گلاس پانی میں...... چند ذرات لوہے کے ڈال دو...... پانی کا وزن ہلکا اور اس قلیل مقدار لوہے کا وزن زیادہ ہوگا...... اسی طرح وہ پانی لوہے سے کس قدر قوی تر...... مگر وہی پانی لوہے کی صورت بگاڑ دیتا ہے...... یعنی زنگ لگا دیتا ہے...... اور پھر اس لوہے کی حقیقت بھی تباہ ہوجاتی ہے...... یعنی اول صورت بگڑتی ہے...... پھر سیرت بھی بگڑ جاتی ہے...... وہ لوہا کمزور ہوجاتا ہے۔ اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہوں کے سیاہ نقطوں سے دل سیاہ ہوجاتا ہے...... اور اس میں زنگ لگتا چلا جاتا ہے اور اسی طرح بری صحبت خواہ کتنی ہی قلیل ہو اور کمزور ہو...... لیکن نقصان پہنچادے گی...... انگریزوں نے پہلے مسلمانوں کی صورت بگاڑی ہے...... سر پر انگریزی بال اور داڑھی صاف کرا کے...... پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب صورت سے دور کردیا...... پھر جب صورت بگڑ گئی تو سیرت بھی بگڑ گئی...... اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت...... اور صورت دونوں ہی سے محرومی ہوتی چلی جارہی ہے...... اب علاج کیا ہے...... علاج یہ ہے کہ پہلے زنگ صاف کرتے ہیں...... پھر رنگ صاف کرتے ہیں...... آج ہمارے بچے غیر صالح ماحول میں تعلیم وتربیت پاتے ہیں...... تو ان پر زنگ کیوں نہ لگے گا...... البتہ اگر لوہے پر پینٹ کردیا جائے...... تو رنگ کرنے کے بعد پانی کا اثر نہ ہوگا...... اور زنگ سے محفوظ رہے گا...... اسی طرح اگر ہمارے دل اور ہمارے بچوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی خشیت...... اور محبت...... اور اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پینٹ ہوجائے...... تو پھر دین کا نقصان نہ ہوگا...... مگر یہ پینٹ اللہ والوں کے پاس ملتا ہے۔...... "ان هذه القلوب تصدء كما يصدء الحديد اذا اصابه الماء الخ"...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ...... اے لوگو! تمہارے دلوں کو اس طرح زنگ لگ جاتا ہے...... جس طرح لوہے کو پانی زنگ لگاتا ہے...... عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کس طرح زنگ صاف ہوگا؟ (مجالس ابرار)

عجیب کرامت

طالب علمی کے زمانہ سے جو معمولات شروع کیے...... وہ الحمدللہ آخری زندگی تک ہوتے رہے۔ (ارشادات عارفی)

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی ہارون رشید کے روبرو

ہارون رشید نے ایک مرتبہ اپنے وزیر فضل برمکی سے کہا کوئی کامل مرد ہو تو اس کا خیال رکھو.... وزیر خلیفہ کو پہلے حضرت عبدالرزاق اصفہانی پھر سفیان بن عیینہ کے پاس لے گیا لیکن خلیفہ کو دونوں سے تسلی خاطر نہ ہوئی کیونکہ دونوں صاحبان سے رخصت ہوتے وقت جب دریافت کیا گیا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتاؤ....

دونوں نے اپنے قرضہ کا اظہار کیا امیرالمومنین کے حکم سے قرضہ تو ادا کر دیا گیا مگر ان کے تقدس کا امیرالمومنین پر اثر نہ ہو سکا....

آخر حضرت فضیل کا دروازہ کھٹکھٹایا.... فرمایا کون ہے؟

وزیر نے کہا امیرالمومنین آئے ہیں.... کہا یہاں امیر کا کیا کام! ان سے کہئے تشریف لے جائیں اور میرے مشاغل میں مخل نہ ہوں....

غرض وہ زبردستی گھس آئے.... خلیفہ نے کہا کوئی نصیحت فرمائیے.... فرمایا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر بیٹھے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو بہت سی بلاؤں (ذمہ داریوں) سے گھرا ہوا پایا....

خلیفہ متاثر ہوا اور کہا کچھ اور ارشاد کیجئے....

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو.... اس کے حضور میں جواب دہی کے لئے تیار رہو (جس طرح اوروں کو اپنی جوابدہی کے لئے تیار رکھتے ہو) قیامت کے دن تجھ سے ایک ایک آدمی کا حساب لیا جائے گا.... یہاں تک کہ اگر کوئی بڑھیا کسی رات بھوکی سوئی ہوگی تو قیامت کے روز وہ بھی تیری دامن گیر ہوگی....''

خلیفہ یہ سن کر کانپ اٹھا اور اس کے آنسو نکل آئے .... فضل برمکی نے کہا فضیل بن عیاض اب سلسلہ گفتگو ختم کیجئے.... آپ نے تو امیرالمومنین کو مار ڈالا ہے....

فرمایا: میں نے نہیں بلکہ تم نے اور تم جیسے دوسرے لوگوں نے اس کو ہلاکت کے قریب پہنچا دیا ہے....

خلیفہ نے کہا آپ کے سر پر قرضہ ہو تو فرمائیے ادا کر دوں.... فرمایا خداوند کریم کا قرض

ہے یعنی مجھ سے صحیح طور سے اطاعت نہ ہوسکی .... خلیفہ نے کہا کسی بندہ کا قرض پوچھتا ہوں.... فرمایا: الحمدللہ! اس طرف سے خدا کا شکر ہے....

خلیفہ نے کہا یہ ایک ہزار کی تھیلی ہے.... میری والدہ کی میراث ہے اور خالص طیب ہے اس کو قبول کیجئے....

آپ نے فرمایا: افسوس میری تمام نصیحتوں نے تم کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور میرے ہی ساتھ یہ ظلم روا رکھا اس کو دو جس کو ضرورت ہے اور دینا چاہتے ہو اس کو جس کو ضرورت نہیں....

یہ کہہ کر آپ نے دروازہ بند کر لیا اور ہارون رشید اور اس کا وزیر واپس چلے گئے....

حضرت فضیل بن عیاض ابتداء میں ڈاکوؤں اور رہزنوں کے سردار تھے ان کے تائب ہونے کا واقعہ بھی بڑا حیرت انگیز وعبرت خیز ہے.... ایک قافلہ کے ساتھ ایک قاری بھی تھا جب قافلہ دن کو روانہ ہوتا تھا تو قاری بدرقہ کے اونٹ پر بیٹھ کر نہایت خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھا کرتا تھا.... جب قافلہ فضیل کے پاس سے گزرا اس وقت قاری صاحب یہ آیت کریمہ پڑھ رہے تھے....

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الٰہی کے لئے گڑگڑائیں اور عاجزی کریں....

یہ سنتے ہی آپ کے قلب پر ایک چوٹ لگی اور بے قراری کے عالم میں اپنے خیمہ سے باہر نکل آئے اور ایک ایک کا حساب چکا دیا.... تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ہارون رشید بہ نفس نفیس آپ کے مکان پر جایا کرتے تھے.... (ناقابل فراموش واقعات)

صبر کی لغوی وشرعی تعریف

لغت میں صبر حبس (قید کرنے) کے معنی میں آتا ہے اور روکنے کے معنی میں آتا ہے صبر نفس کو جزع فزع سے روکنے کیلئے آتا ہے اور زبان کو طرح طرح سے شکایات سے بچانے کیلئے آتا ہے....

شرعی تعریف.... جس فعل کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا اس پر اپنے نفس کو روکے رکھنا یا جس فعل سے اللہ تعالیٰ نے رکنے کا حکم دیا ہے اس سے اپنے آپ کو روکے.... (اعمال دل)

ہماری ناقص حالت

اگر کوئی کہے...... کہ میرے مرض کیلئے ایک ڈاکٹر لاؤ...... جواس فن کا ماہر اور اسپیشلسٹ بھی ہو......اور دیکھا کہ اس ڈاکٹر کو چار پائی پر لادے آرہے ہیں...... معلوم ہوا کہ فالج گراہوا ہے...... مریض نے حال کہنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بہرے بھی ہیں...... پھر لکھ کر حال پیش کیا تو معلوم ہوا کہ نابینا بھی ہیں...... تو آخر وہ چیخ کر یہی کہے گا...... ارے ظالم مجھے ایسے سپیشلسٹ کی ضرورت نہیں...... اور لانے والا فوراً ان کی ڈگری ان کی جیب سے نکال کر دکھادے تو کیا...... یہ ڈگری کچھ وقعت رکھے گی...... اسی طرح آج ہمارا حال ہے مسلمان ہونے کی سند ہے...... لیکن ناقص مسلمان ہیں...... لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ فروعات کی کیوں نصیحت کرتے ہیں......

میرے دوستو! فروعات ہی سے تو کل کی تکمیل ہوتی ہے...... اس ڈاکٹر میں فروعات ہی کی تو کمی تھی...... کان بہرا تھا کان فرع ہے کل جسم کے اعتبار سے اسی طرح آنکھ...... ناک...... ہاتھ...... پاؤں سب کل جسم کے مقابلے میں فروعات تو تھے...... جو اس ڈاکٹر کے خراب ہورہے تھے...... مگر آپ نے فروعات کی خرابی والے ڈاکٹر کو پسند نہیں کیا...... بلکہ اسے بیکار سمجھ کر واپس کردیا...... اپنے اسلام کے بارے میں بھی غور کیا کیجئے...... اگر کسی درخت کی سب شاخیں کاٹ دی جائیں...... اور صرف تنا رہے تو...... آپ اس تنہ کو جلانے کے کام میں لا سکتے ہیں...... مگر اس درخت سے پھل پھول کی توقع نہیں رکھ سکتے...... اسی طرح اسلام کے تمام فروعات کو اہمیت حاصل ہے...... کامل مسلمان جب ہوگا جب اس کے تمام فروعات پر عمل ہوگا......(مجالس ابرار)

اصلاح کیلئے ضرورت شیخ

یاس اور ناز دونوں سبب ہلاکت ہیں...... ان دونوں سے حفاظت کے لیے شیخ کا ہونا ضروری ہے...... خاتمہ بالخیر بڑی نعمت ہے...... اس کے لیے بھی شیخ کا ہونا...... بڑا ضرورت کا کام ہے...... اس لیے کہ خاتمہ کے وقت جو جو وساوس شیطان ڈالے گا...... وہ سب وساوس وخطرات کا علاج شیخ سے کراچکا ہے...... اگر ہزار شیطان کہے گا...... تو خود شیخ کی بات یاد آجائے گی......(ارشادات عارفی)

بدترین آدمی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے دربار نبوت میں حاضری کی اجازت چاہی آپ نے ارشاد فرمایا کہہ دو اجازت ہے.... یہ شخص اپنے قبیلہ کا بدترین شخص ہے.... وہ شخص حاضر خدمت ہوا... آپ نے اس سے نرم لہجہ میں گفتگو فرمائی میں نے عرض کیا یارسول اللہ ابھی تو آپ نے اس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ ایسا ہے ایسا ہے.... اور پھر بھی اسکے ساتھ یہ نرم گفتگو؟ ارشاد فرمایا قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہوگا جس کی بدکلامی کے ڈر سے لوگ اس کا اکرام کرتے ہوں....

حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض لوگوں کے ساتھ ہم یوں تو خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے قلوب ان پر لعنت بھیجتے ہیں.... (بستان العارفین)

شوہر سے محبت

برصغیر پاک و ہند کی عورتیں حوریں ہیں حسن و جمال میں نہیں بلکہ اخلاق میں.... چنانچہ مردوں پر فدا ہیں اور مردوں کی ایذاء کو ہر طرح سہتی ہیں اور صبر کرتی ہیں بعض مقامات میں روزانہ خلع طلاق ہوا کرتی ہے برصغیر میں حالت یہ ہے کہ اول تو کوئی عورت خلع وطلاق کو گوارا نہیں کرتی اور جو سخت مصیبت میں خلع کی درخواست کرتی بھی ہے تو یہ حال ہوتا ہے کہ کانپور میں ایک قاضی صاحب کے کہنے پر مرد خلع پر راضی ہو گیا پھر جب اس نے عورت کو طلاق دے دی تو طلاق ملتے ہی وہ عورت دھاڑیں مار مار کر رونے لگی کہ ہائے میں برباد ہو گئی.... میں تباہ ہوگئی حالانکہ خود اس کی درخواست پر مرد نے طلاق دی تھی....

میں تجربے سے بہ قسم کہتا ہوں کہ یہاں عورتوں کی رگ رگ میں خاوند کی محبت گھسی ہوتی ہے.... (پرسکون گھر)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دو عجیب اشعار

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ شاعر نہ تھے مگر اہل تواریخ نے ان سے یہ دو عجیب وغریب شعر نقل کیے ہیں: ”اوقاتِ فراغت میں رکوع یعنی نماز کو غنیمت سمجھ.... ممکن ہے کہ تیری موت اچانک آ جائے....“ ”میں نے کئی تندرست دیکھے ہیں کہ ان کی جان ناگہانی آفت سے بدن سے نکل گئی....“ (وقت ایک عظیم نعمت)

طلبہ علم کو نصیحت

علماء کے حق میں لوگوں سے استغناء کے لیے کچھ مال جمع رکھنے سے زیادہ نفع بخش کوئی تدبیر نہیں کیونکہ جب علم کے ساتھ مال اکٹھا ہوتا ہے تو کمال کا سبب بنتا ہے....

یہ حقیقت ہے کہ عامۃ علماء کرام کے لیے تحصیل علم کی مشغولی کسب معاش سے رکاوٹ ہو جاتی ہے.... پھر انہیں ضروریات زندگی کی حاجت ہوتی ہے اور زیادہ صبر نہیں ہو پاتا.... نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے راستوں پر چل پڑتے ہیں جو ان کے لیے باعث عیب ہیں.... اگر چہ وہ اس کا کوئی معقول عذر پیش کریں لیکن ایسا نہ کرنا ان کے حق میں زیادہ بہتر تھا....

دیکھو! امام زہری رحمۃ اللہ علیہ عبدالملک کے ساتھ اور ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ طاہر بن الحسین کے ساتھ نظر آتے ہیں.... ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ معتضد باللہ کے مؤدب بن گئے.... ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو مدح وزیر سے شروع فرمایا اور بعد کے بعض علماء و زہاد نے بھی ایسے حکمرانوں کے سائے میں زندگی گزاری جو ظلم و جور میں مشہور تھے.... یہ حضرات اگر چہ تاویل کرتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے دلوں سے اور کمال ایمان سے اس سے زیادہ کھو دیا جتنا انہوں نے دنیا حاصل کی....

ہم نے جعلی صوفیاء و علماء کی ایک بڑی جماعت کو دیکھا کہ وہ حکام کو گھیرے رہتے تھے تا کہ ان سے کچھ حاصل کر سکیں.... پھر ان میں سے بعض اظہار حق میں نرمی برتتے اور ریا کاری کرتے تھے اور بعض ان کی حدود سے متجاوز مدح کرنے لگے اور بعض منکرات وغیرہ پر سکوت کرتے تھے اس کے علاوہ کچھ اور حرکتیں تھیں اور ان سب کی اصل وجہ فقر تھی تو ہمیں یقین ہو گیا کہ عزت کا کمال اور ریاء سے اجتناب ظالم حکمرانوں سے جدا رہ کر ہی ہو سکتا ہے....

لیکن یہ اجتناب و پرہیز دو ہی طرح کے لوگ کر سکتے ہیں یا تو اس کے پاس مال ہو.... جیسے حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کہ زیتون کے تیل وغیرہ کی تجارت کرتے تھے اور جیسے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہ ان کے پاس بہت سارا سرمایہ تھا اور جیسے عبداللہ ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ....

اور یا ایسا شخص ہو جو سخت سے سخت حالات میں صبر کر سکتا ہو جو کچھ مل جائے اس پر قناعت کر سکتا ہو.... اگر چہ وہ اس کے لیے کافی نہ ہو جیسے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اور

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور جب عام افراد کو ان حضرات جیسی صبر کی قوت یا ان حضرات جیسا مال و دولت نہ میسر ہوگا تو ظاہر ہے کہ آزمائشوں اور آفتوں میں ادھر سے اُدھر لڑھکے گا بلکہ کبھی دین بھی برباد کرسکتا ہے....

لہٰذا اے طلبہ علم! اتنا مال ضرور جمع رکھو کہ لوگوں کے ہدایہ وتحائف سے استغناء رہے اس سے تمہارا دین محفوظ رہے گا....

میں نے عامۂ علماء کے اندر دینداری... زہد اور خشوع کے مظاہرہ میں جو نفاق دیکھا یا ان پر کوئی آفت طاری ہوتے دیکھی وہ صرف حب دنیا کی وجہ سے اور حب دنیا کا اکثر سبب فقر ہوتا ہے....

ہاں اگر کسی کے پاس بقدر کفایت مال ہو پھر وہ امراء سے میل جول پیدا کر کے مزید مال حاصل کرنا چاہے تو وہ اہل حرص میں شمار ہوگا.... علماء کے زمرہ سے خارج ہوگا....

اللہ تعالیٰ برے احوال سے پناہ میں رکھیں.... (مجالس جوزیہ)

حصول رحمت کا بہانہ

۱۸۵۷ء کے جہاد میں...... دہلی کے چند بزرگ ایک مکان...... میں محصور ہو گئے.... باہر قتل عام ہو رہا تھا...... اس لیے باہر نکلنا ممکن نہیں تھا...... پانی کا جتنا ذخیرہ مکان کے اندر موجود تھا...... وہ دو تین روز میں ختم ہو گیا...... جب پیاس سے عاجز ہو گئے...... تو ایک بزرگ نے پیالہ لے کر پرنالے کے نیچے رکھ دیا...... اور دُعا کی یا اللہ!...... میرے بس کا تو اتنا ہی کام تھا...... آگے بارش برسانا آپ کا کام ہے...... چنانچہ اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی...... اور سب لوگ سیراب ہوئے.... (ارشادات مفتی اعظم)

تربیت اخلاق کی اہمیت

مدارس میں تعلیم کا التزام ہے...... درسی حیثیت سے اور خانقاہ کے اندر تربیت کا اہتمام ہے...... اخلاقی حیثیت سے...... اور اخلاق مقدم ہیں...... تیرہ سالہ مکی زندگی میں تصحیح اخلاق کرائی گئی تھی...... اور اخلاق کی درستگی مشائخ کے یہاں خانقاہوں میں آئے...... بغیر ممکن نہیں ہے.... (خطبات مسیح الامت)

الفاظ قرآن کی برکت واہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ نازل فرمائے...... ان الفاظ میں وہ کمالات چھپے ہوئے ہیں...... جو بولنے والے کے اندر تھے...... وہ کمالات ظاہر ہوتے ہیں...... ان الفاظ کے ذریعہ دنیا میں کوئی بھی جذبہ بغیر الفاظ کے سمجھ میں نہیں آتا...... اس لئے لفظوں کو بیچ میں لانا ضروری ہے...... اور ان ہی الفاظ کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات کو چھپایا ہے...... اور انہی الفاظ کے ذریعے اپنے کمالات کو بندوں تک پہنچایا ہے...... اور ان کے دل میں اتارا ہے...... ان کمالات کو اپنے دل میں حاصل کرنے کی نیت سے اگر آپ تلاوت کریں گے...... اور دھیان اس پر دیں گے...... کہ کیا کہا جارہا ہے...... اور میرے دل میں کمالات کس طرح اتر رہے ہیں...... تو پھر اور ہی شان ہوگی...... اسی کو حدیث میں فرمایا گیا ہے...... "تبرک بالقرآن فانہٗ کلام اللہ و خرج منہ (الحدیث) (خطبات حکیم الاسلام)

اصاغر نوازی اور نظم

میں جب کسی دینی درسگاہ کے معائنہ کیلئے حاضر ہوتا ہوں...... اور وہاں کچھ گزارش کرنی ہوتی ہے...... تو تمام بچوں کو اپنے پاس بٹھاتا ہوں...... کیونکہ میں خود چھوٹا ہوں مجھے چھوٹوں سے مناسبت ہے...... اور بچوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں...... مثلاً پچاس بچے ہیں تو ۲۵ بچوں کو اپنے داہنے ممبر کے پاس...... تین تین کی صف لگا کر بٹھا دیتا ہوں...... اسی طرح ۲۵ کو بائیں طرف اور اس میں قدوار بٹھاتا ہوں...... طویل قدر والوں کو پیچھے بٹھاتا ہوں...... اس کے بعد جملہ بالغین سامعین کو...... انکے پیچھے بٹھاتا ہوں...... اس میں دو بڑی مصلحت ہوتی ہیں....

۱.... پیچھے چھوٹے بچے جو شرارت یا بات چیت کرتے ہیں وہ سب ختم....

۲.... دوسرے یہ ان کو مقرر کو دیکھنے کیلئے اچکنا نہیں پڑتا....

اور اپنے یہاں مسجد میں...... ایک چھوٹی چوکی رکھی ہوئی ہے...... کیونکہ منبر پر اکثر بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے...... چوکی پر بے تکلف آرام سے بیٹھ کر...... وعظ کہنے میں راحت رہتی ہے.... (مجالس ابرار)

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ

آپ نے تمام غزوات میں شرکت کی اور بڑی بہادری اور دلیری سے دشمنوں کا مقابلہ کیا....غزوۂ بدر میں اسلام کے بعض سخت موذی دشمن آپ کے ہاتھ سے اپنی سزا کو پہنچے....آپ کے بھائی عمیر نے بھی بہادری کے جوہر دکھائے اور غزوۂ بدر میں شہادت کا شرف حاصل کیا....

غزوۂ بدر میں حضرت عمیر نوجوان تھے....ان کی عمر کوئی زیادہ نہ تھی....شوال ۳ھ میں احد کی پہاڑی کے کنارہ پر پھر دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی....اس میں مسلمانوں کی تعداد سات سو اور کافروں کی تین ہزار تھی....مگر وہ مسلمان سپاہ کے آگے زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکی اور بھاگ نکلی....مسلمان تیراندازوں کی ایک جماعت جو درہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی تھی اور جسے کسی بھی حالت میں اپنی جگہ چھوڑنے کی اجازت نہ تھی....جب جنگ کا نقشہ بدلا ہوا دیکھا تو مکمل فتح کا یقین کرتے ہوئے مال غنیمت کی طرف متوجہ ہوگئی....صرف چند حضرات ہی باقی رہ گئے....خالد بن ولید نے اس درہ کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے لئے اسلامی فوج تیار کی تو اس میں یہ بھی چھپ گئے اور چھپنے کا مقصد اس کے سوا کوئی نہ تھا کہ کہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر پڑ جائے اور چھوٹی عمر کی وجہ سے جہاد سے واپس کر دیئے جائیں....مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور واپس کر دیا....اس پر عمیر رونے لگے....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے رونے سے متاثر ہوئے اور جہاد میں شرکت کی اجازت دے دی....اس وقت حضرت سعدؓ نے خوشی سے بھائی کی گردن پر ہتھیار سیٹ کئے اور دونوں بھائی جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہو گئے....جب معرکہ ختم ہوا تو سعدؓ اکیلے مدینہ منورہ واپس ہوئے اور عمیر کو سرزمین بدر پر شہید چھوڑا....اور ان کی شہادت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے اچھے بدلہ کے پیش نظر پورا صبر کیا"....(حیاۃ الصحابہ: عربی ج ۴ ص ۱۱۴)

لقمان حکیم کا قول

لقمان حکیم کا فرمان ہے برے ساتھی کے ساتھ ملنے والا سلامتی نہیں پاتا اور بری جگہ پر جانیوالا متہم ہو جاتا ہے....اور جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا وندامت اٹھاتا ہے یہی مضمون ایک حدیث میں بھی آیا ہے....(بستان العارفین)

امام بخاری رحمہ اللہ سے امیر بخارا کی ملاقات

امام بخاری رحمہ اللہ جب جامع علوم وفنون ہوکر اپنے وطن واپس آئے تو شہر کے لوگوں نے دھوم دھام سے آپ کا استقبال کیا یہاں تک کہ دینار و درہم آپ پر نثار کئے گئے....

جاہ طلب اور دین فروش لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں اور ہر مقبول ومحبوب آدمی محسود ضرور ضرور ہوتا ہے اس لئے اکثر علماء نے امیر بخارا (خالد بن احمد الذہلی) کو آپ کی عزت و عظمت سے خوف دلایا.... بظاہر ناراضگی کی کوئی وجہ نہ تھی اس لئے امیر نے امام صاحب کے پاس اپنا آدمی بھیجا کہ آپ اپنی کتاب بخاری شریف اور تاریخ مجھے آکر سنا جایا کریں....

آپ نے فرمایا امیر سے کہہ دو میں علم دین ذلیل نہیں کرسکتا کہ سلاطین اور امراء کے دروازوں پر لئے پھروں.... اگر امیر کو علم حدیث کی ضرورت ہے خواہش ہے تو وہ میرے مکان یا میری مسجد میں آکر لوگوں کے ساتھ پڑھا کرے کیونکہ حدیث رسول امراء وسلاطین کے لئے نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے بھی ہے بلکہ یہ بھی لکھا کہ حدیث کی عزت کرو اور عوام کے ساتھ آکر پڑھو تاکہ اور لوگوں کو بھی تمہاری پیروی کی جرأت ہو اور اس کا ثواب تمہیں حاصل ہو....

امیر آپ کے اس بیباکانہ جواب سے بہت ناراض ہوا اور آپ کو بخارا سے جلاوطن کردیا.... آپ وہاں سے خنک مضافات سمرقند میں چلے گئے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ نے اسی جگہ انتقال فرمایا.... خلیفہ بغداد المتوکل کے بھائی الموفق بن المتوکل نے امیر بخارا کو جب وہ حج سے فارغ ہوکر بغداد میں آیا تو اسے قید کرلیا اور وہ اسی قید کی حالت میں مرگیا.... (ناقابل فراموش واقعات) (یادگار ملاقاتیں)

تقاضائے فطرت

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود اور اس کی پہچان دلائل کی محتاج نہیں ہے.... بلکہ قلب کے اندر خود بخود فطرت کہتی ہے.... کہ اس جہاں کا کوئی بنانے والا ہے.... انسان کے قلب پر فطرت کا دباؤ ہے.... ایک بچہ اور غیر مسلم.... بھی قلب میں اس چیز کا دباؤ محسوس کرتا ہے.... حالانکہ اس نے کسی کالج میں نہیں پڑھا.... کسی مدرسے میں نہیں پڑھا.... مگر دل میں دباؤ محسوس کرتا ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

اہل جنت کے اخلاق

کہتے ہیں کہ تین باتیں اہل جنت کے اخلاق میں سے ہیں جو کسی عظیم شخص میں ہی پائی جاسکتی ہیں....

۱....برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنا....

۲....جواس پر ظلم کرے اسے معاف کرنا

۳....جومحروم رکھے اس پر خرچ کرنا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے عین مطابق ہے....

خذالعفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين (سرسری برتاؤ کو قبول کرلیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کردیا کیجئے اور جاہلوں سے ایک کنارہ پر ہوجایا کیجئے)....(بستان العارفین)

پاک دامنی

برصغیر کی عورتیں پاکدامنی کی صفت میں تمام ممالک کی عورتوں سے ممتاز ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ بعض مرد بدصورت ہوتے ہیں مگر ان کی بیویاں سوائے شوہر کے کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتیں....واقعی برصغیر پاک و ہند کی عورتیں تو اس صفت میں حوریں ہیں گھروں میں بیٹھنے والیاں تو ہیں ہی یہاں کی باہر جانے والیاں بھی اکثر پاک وصاف ہیں جب گھر سے نکلتی ہیں تو نگاہیں نیچے کئے ہوئے گھونگھٹ نکالے ہوئے....میں کہتا ہوں کہ مرد فی صدی ایک نکلے گا جو نظر یا خیال سے محفوظ ہو اور عورتوں میں شاید فی صدی ایک نکلے جو ناپاک ہو....بعض عورتوں کو عمر بھر غیر مرد کا وسوسہ بھی نہیں آتا....(پرسکون گھر)

غنیمت جانو!

بندہ خدا! زندگی کی قدر کر....ہر گھڑی کو غنیمت جان اور یہ سوچ کہ پتہ نہیں اگلی گھڑی کیسی آئے گی اور اس میں پتہ نہیں تیرا کیا حال ہوگا...مُردوں کی حسرت وندامت سے سبق لے کہ جو دو رکعت نماز بلکہ صرف کلمہ طیبہ پڑھنے کے بقدر زندگی کے متمنی ہیں لیکن ان کی تمنا پوری ہونے کی کوئی شکل نہیں یہ تیرے پاس زندگی کے چند لمحات باقی ہیں جو کچھ کرنا ہے انہی میں کرلے مبادا تجھ پر وہی وقت آ پہنچے کہ تو بھی حسرت وندامت کے سوا کچھ نہ کرسکے....(وقت ایک عظیم نعمت)

دوستی کے متعلق اہم تنبیہ

ہر طرح کے لوگوں پر اعتماد اور ہر طرح کے دوستوں سے بے تکلفی سب سے بڑی حماقت ہے کیونکہ سب سے سخت اور سب سے تکلیف دہ وہ دوست ہوتا ہے جو دشمن ہو گیا ہو اس لیے کہ وہ پوشیدہ رازوں سے واقف ہوتا ہے.... شاعر کہتا ہے:

احذر عدوک مرۃ واحذر صدیقک الف مرۃ
فلر باانقلب الصد یق فکان اعلم بالمضرۃ

''اپنے دشمن سے احتیاط کی ضرورت ہے لیکن دوست سے ہزار درجہ احتیاط کرو کیونکہ کبھی وہ بدل جاتا ہے تو تم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے زیادہ واقف ہوتا ہے....''

خوب سمجھ لو! کہ لوگوں کے اندر دوسروں کی نعمتوں پر حسد کا جذبہ رکھا گیا ہے یا کم از کم رشک اور اپنی رفعت کی خواہش.... لہٰذا جب وہ شخص جو تمہیں اپنے برابر سمجھتا ہے دیکھے گا کہ تم اس سے اوپر پہنچ گئے ہو تو لامحالہ متاثر ہوگا اور ممکن ہے کہ حسد شروع کر دے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جو واقعہ ہوا ہے وہ اسی قبیل کا ہے....

اگر تم پوچھو کہ پھر انسان بغیر دوست کے کیسے رہ سکتا ہے؟

میں کہوں گا کہ تم ہی بتاؤ! کیا تم نہیں جانتے کے برابر کا شخص حسد کرتا ہے؟ اور کیا تم نہیں جانتے کہ عوام کسی عالم کے متعلق یہ اعتقاد کر لیتے ہیں کہ وہ مسکراتا بھی نہیں ہے اور دنیاوی خواہشات ولذات سے دور رہتا ہے.... پھر جب مباحات میں اس کا کچھ توسع دیکھتے ہیں تو وہ ان کی نگاہوں سے گر جاتا ہے....

پس جب عوام کا یہ معاملہ ہے اور خواص کا وہ حال ہے پھر بھلا کس کے ساتھ تمہارا رہن سہن اچھی طرح ہو سکتا ہے؟ واللہ کسی کے ساتھ بھی نہیں.... حتیٰ کہ اپنے نفس کے ساتھ بھی نہیں کیونکہ وہ بھی بدلتا رہتا ہے....

لہٰذا مخلوق کی خاطر داری بھی ہو اور ان سے احتراز بھی ہو اور بغیر سچی دوستی کی خواہش اور اُمید کے تھوڑا بہت تعارف بھی ہو....

اور اگر دوست بنانا ہی ہے تو ایسے شخص کو بناؤ جو تمہارا ہم رُتبہ نہ ہو کیونکہ برابر کے آدمی

کو حسد ہونے لگتا ہے اور اس دوست کو عوام کے رُتبہ سے بلند ہونا چاہیے جو تمہارے مرتبہ کو حاصل کرنے کی طمع نہ رکھتا ہو..... اگر چہ ایسے شخص کے ساتھ رہن سہن تشفی بخش نہیں ہے کیونکہ رہن سہن تو علماء کے ساتھ ہونا چاہیے اس لیے کہ ان کے ساتھ اختلاط سے ایسے اشارات اور مفید باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جن سے ان کی ہم نشینی بڑی خوشگوار ہو جاتی ہے مگر دشواری یہ ہے کہ ان کے ساتھ مستقل رہنے کی کوئی سبیل نہیں....

اور اس کو اس طرح سمجھو! کہ اگر تم ذہین و سمجھدار لوگوں کو خادم بناؤ گے تو وہ تمہارے پوشیدہ راز معلوم کر لیں گے اور اگر بیوقوف کو خادم بناؤ گے تو وہ تمہارے کام بگاڑ دے گا.... لہٰذا صحیح صورت یہ ہے کہ خارجی ضروریات کے لیے سمجھدار و ذہین خادم منتخب کرو اور گھریلو ضرورتوں کے لیے بیوقوف کو تا کہ وہ تمہارا راز نہ معلوم کر سکے....

اور ایسے ہی دوستوں پر اکتفا کرو جن کے اوصاف ابھی میں نے ذکر کیے.... پھر بھی (بالکل مطمئن نہ ہو جاؤ) جب ان سے ملو تو احتیاط کی ذرہ پہن کر ملو اور جن رازوں کو چھپانا ممکن ہو انہیں ان کے سامنے مت ظاہر کرو اور ویسے ہی ہو جاؤ جیسا کہ بھیڑیئے کے متعلق کہا جاتا ہے:

یَنَامُ بِاِحْدٰی مُقْلَتَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِاُخْرٰی الْاَعَادِیْ فَهُوَ یَقْظَانُ هَاجِعٌ....

"اپنی ایک آنکھ سے سوتا ہے اور دوسری سے دشمنوں سے بچتا ہے....لہٰذا وہ جاگتا بھی ہے اور سوتا بھی...." (مجالس جوزیہ)

دینی غفلت کی اصلاح کا عمل

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط (سورۃ الزمر:۲۲)

ترجمہ: پس جس شخص کیلئے اللہ اسلام کیلئے سینہ کھول دے پس وہ نور پر ہے.... اپنے رب کی طرف سے....

دین سے غافل لوگوں کیلئے یا جن لوگوں سے یاد نہیں ہوتا یا وہ یاد کر کے بھول جاتے ہیں.... وہ دن میں کسی بھی نماز کے بعد اس آیت کو ۴۱ بار پڑھ کر اپنے سینے پر پھونک لیں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا....

کتب کے ذریعے تحصیل علم کی ضرورت

حدیث میں "اطلبُوا العلم" فرمایا گیا ہے...... "اطلبوا الکتب" نہیں فرمایا مگر چونکہ انحطاط کا زمانہ ہے...... حافظے اور ذہن اور شوق کم ہوتا چلا گیا...... اس لیے تعلیم... تحصیل کتب کے ساتھ قائم کردی گئی ورنہ تو پہلے حافظے ایسے تھے کہ...... کسی نے سو... سو شعر کا قصیدہ پڑھا... دوسرے نے سن کر فوراً سنا دیا... اب حافظوں اور ذہنوں کا ایسا حال نہیں رہا...... لہٰذا وہ درس غیر کتابی...... کتاب میں آنا شروع ہوگیا...... اور اب درس کتب ہوگیا...... ورنہ اصل حفظ کے ذریعہ علم حاصل کرنا تھا... صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کون سی کتاب علم حاصل کرنے کے لیے سامنے رکھی تھی...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم زبانی فرماتے رہتے تھے وہ سنتے رہتے تھے...... شوق تھا...... حافظے بھی اچھے تھے...... آپس میں تکرار بھی کرتے تھے...... ایک دوسرے سے پوچھتے بھی رہتے تھے...... الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اصل طریق زبانی تعلیم تھی...... اب چونکہ یہ طریق قائم نہیں ہوسکتا...... اس لیے علم کی تحصیل کے لیے کتب کا ہونا موقوف علیہ ہوگیا...... اور مدارس عربیہ دینیہ میں کتابوں کے ذریعے تعلیم دینے کا سلسلہ جاری ہے...... (خطبات مسیح الامت)

شکر

ہر نعمت پر شکر کی عادت ڈالئے...... اس پر ترقی نعمت کا وعدہ ہے...... اور معاصی سے بھی حفاظت رہے گی...... شکر کی چار صورت ہے......

۱- احساس شکر...... یعنی دل میں یہ خیال کرنا...... کہ بدون استحقاق عطا ہوا ہے...... یہ احساس شکر ہے......

۲- زبان سے...... اللّٰھم لک الحمد...... ولک الشکر کہنا......

۳- نعمت کا استعمال صحیح ہو...... مثلاً بینائی کو اچھے کاموں میں لگائے...... کسی کو حسد کی نظر سے...... حقارت کی نظر سے...... شہوت کی نظر سے...... اگر دیکھا تو یہ ناشکری ہوگی...... کیونکہ استعمال غلط ہوگیا......

۴- نعمت جس واسطہ سے حاصل ہو...... اس کا بھی شکر ادا کرنا...... زبان سے جزاک اللہ کہنا جو شخص شکر کے یہ چار اعمال کرے گا...... معاصی سے بھی محفوظ رہے گا...... (ارشادات عارفی)

وظائف اور فرائض

وظیفہ کے درمیان اگر کوئی ضروری کام آ جائے...... جو وقت کا تقاضا ہو...... اس کام کو کرنا چاہیے...... وقت کا تقاضا واجب ہو جاتا ہے...... اوراد و وظائف نوافل ہیں' مستحبات ہیں' تو فرض و واجب کو چھوڑ کر مستحبات میں نہیں پڑنا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

معیار نکاح

آج کل لوگ منکوحہ میں حسن و جمال کو دیکھتے ہیں...... حالانکہ راحت...... اور فتنوں سے حفاظت...... آج کل اسی میں ہے...... کہ بیوی زیادہ حسین و جمیل نہ ہو' حسن و جمال کی کمی قدرتی وقایہ ہے...... فرمایا حسن و جمال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے...... لیکن اس میں احتمال فتنہ کا غالب ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

مسلمانوں کی حالت زار

اسلام میں سیاست...... اور اجتماعیت کے اصول و قوانین...... نہ ہوتے تو صدیوں تک...... اس کی وہ مثالی حکومتیں دنیا میں نہ چل سکتیں...... جنہوں نے دین و دنیا کے ساتھ سیاسی حکمرانی کے فرائض بھی سرانجام دیئے...... آج بھی مسلم حکمرانوں کی بود و نمود اس دور کی مستحکم فرمانروائیوں کے ثمرات ہیں...... جن میں کتاب و سنت اور فقہ فی الدین...... کے انوار شامل تھے...... البتہ آج کے غالب یا مغلوب مسلمانوں کی غلطی یہ ہے...... کہ انہوں نے موجودہ دور کی حکومتوں کے نظریات تو اختیار کر لئے...... لیکن ان کے عملی کارناموں سے کوئی سبق نہیں لیا...... اگر قوم اپنے نظریات کو قائم رکھ کر...... آج کے عملی میدانوں میں دوڑتی...... تو آج بھی وہ ایسی مثالی قوت و شوکت دکھلا سکتی تھی...... جو اب سے پہلے دکھلا چکی ہے...... اور دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہوتی' نہ کہ قصہ برعکس ہوتا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

مشکلات میں آسانی کی دعا

يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ بِنَصْرِ اللّٰهِ. يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ. وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ (سورہ روم ۴-۵)

ہر جائز مراد کیلئے اور ہر مشکل کی آسانی کیلئے ان آیات کو ۳۳۳ دفعہ پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

سیدنا سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن ثابت انصاریؓ کہتے ہیں: احد کے روز مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن ربیع کو ڈھونڈ لاؤ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تمہیں مل جائے تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اس سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ رہے ہیں تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ چنانچہ میں شہداء میں انہیں تلاش کرتا رہا....وہ مل گئے ان کے جسم پر تلواروں نیزوں اور تیروں کے ستر زخم تھے....میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پہنچائے اور پوچھا: تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کا جواب دیا اور کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنا: اجدریح الجنة ....میں بہشت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اور میری قوم انصار سے کہنا کہ اگر تمہارے جیتے جی....دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا تو تم اللہ کے سامنے کوئی عذر پیش نہ کرسکو گے (۱)...... یہ کہہ کر وہ اللہ کو پیارے ہو گئے....

یہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ وہ انصاری صحابی ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ میں اپنی قوم کی نمائندگی کی تھی اور جب مہاجرین و انصار میں مواخات کا سلسلہ قائم ہوا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ان کا بھائی بنایا گیا تھا....

ایک مرتبہ حضرت سعد بن ربیع کی صاحبزادی....حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں کی گئی تو آپ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور اس پر بیٹھ گئی اتنے میں حضرت عمرؓ وہاں پہنچے انہوں نے پوچھا یہ بچی کون ہے جس کی اس طرح آؤ بھگت ہو رہی ہے؟ حضرت صدیقؓ نے فرمایا یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے اور آپ سے بہتر تھا....کہا: اے جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آدمی کون تھا؟ فرمایا....سعدؓ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہشت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا تھا....مگر میں اور آپ ابھی رہ گئے ہیں....(اصابہ ص ۲۷ ج ۲)

یہی وہ سعدؓ ہیں....جن سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا رشتہ مواخات ہوا تھا

(کاروان جنت)

قاضی شریح رحمہ اللہ کا اپنے بیٹے سے معاملہ

ایک دن قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نے کہا ابا جان میرا ایک قوم کے ساتھ قدیم جھگڑا ہے وہ اپنے حقوق کا دعویٰ کرتے ہیں اور میں اپنے حقوق کا مدعی ہوں فیصلہ ہو نہیں پاتا ....آپ سے خانگی مشورہ کرنا چاہتا ہوں پہلے آپ اس کی تفصیل سن لیں اگر میرا مطالبہ سچا ہے تو میں اس جھگڑے کو آپ کی عدالت میں پیش کر دوں تاکہ سرکاری فیصلہ ہو جائے اور اگر ان لوگوں کا مطالبہ سچا ہو تو میں ان سے "کچھ دو کچھ لو" کے تحت مصالحت کر لوں....

صاحبزادے نے جھگڑے کی تفصیل سنائی....قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت تحمل سے پورا واقعہ سنا اور بیٹے کو مشورہ دیا کہ عدالت میں مقدمہ پیش کر دو....صاحبزادہ خوشی خوشی اپنے فریق کے پاس گئے اور اپنا حق طلب کیا لیکن ان لوگوں نے پہلے کی طرح انکار کیا....اس پر صاحبزادے نے عدالت میں رجوع ہونے کی دھمکی دی فریق مخالف نے اتفاق کر لیا....

دوسرے دن قاضی شریح کی عدالت میں دونوں کا مقدمہ پیش ہوا....قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کی تفصیل سن کر بیٹے کے خلاف فیصلہ دیا....صاحبزادے عدالت کے کمرے ہی میں رو پڑے....گھر آکر کہا ابا جان! آپ نے آج مجھ کو بری طرح رسوا کر دیا قوم میں سر اٹھانے کے قابل نہ رہا آپ سے مشورہ تو اس لئے کیا تھا کہ عدالت سے رجوع ہوں یا ویسے ہی مصالحت کر لوں؟

آپ نے خود عدالت میں رجوع ہونے کا مشورہ دیا اور پھر میرے خلاف فیصلہ دیا.... اچھا ہوتا آپ مجھے مشورہ ہی نہ دیتے؟

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بیٹا! یہ تو حقیقت ہے کہ تم میرے ہاں ان جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے زیادہ عزیز ہو لیکن اللہ عزوجل تم سے بھی زیادہ عزیز تر ہیں....سنو جب تم نے اپنے گھر میں جھگڑے کی تفصیل سنائی اسی وقت مجھ کو احساس ہو گیا تھا کہ تمہارا فریق حق پر ہے اور تم ان سے ناجائز حق طلب کر رہے ہو جو تمہارے لئے حلال نہیں اس لئے میں نے عدالت سے رجوع ہونے کا مشورہ دیا تاکہ اہل حق کو ان کا پورا حق مل جائے اور تم مال حرام سے محفوظ ہو جاؤ....ان سے مصالحت میں جو بھی مال تم کو ملتا وہ بہر حال ناجائز ہی ہوتا....اب بتاؤ کیا میں نے تم پر ظلم کیا یا رحم کیا ہے؟

صاحبزادہ شرمندہ ہو گئے اور باپ کا ایک اور احسان تسلیم کیا....(تذکرۃ التابعین)

آداب معاشرت

آج عام طور پر..... بعض صلحاء کے یہاں بھی اس کا اہتمام نہیں..... کہ کھانا مہمانوں کے بیٹھنے سے قبل..... دستر خوان پر نہ رکھیں..... اس طور پر کھانا انتظار کرتا ہے..... یہ خلاف ادب ہے..... اسی طرح دستر خوان اٹھنے سے قبل سب اٹھ جاتے ہیں..... پہلے دستر خوان اٹھنا چاہئے..... پھر کھانے والوں کو اٹھنا چاہئے.... دستر خوان اٹھتے وقت کی دعا جو تعلیم فرمائی گئی ہے..... وہ پھر کس وقت پڑھیں گے..... یہ مسنون دعا بھی کم لوگوں کو یاد ہوتی ہے..... دستر خوان اٹھتے وقت کی دعا یہ ہے....

"الحمدلله حمداً طیباً مبار کا فیه غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنه یاربنا"

اس کی سہل صورت یہ ہے کہ..... سب لوگ نہ ہوں تو دو ایک آدمی..... دستر خوان پر بیٹھے رہیں جب تک کہ دستر خوان اٹھا نہ لیا جائے..... اس طرح شروع میں بھی..... دو ایک آدمیوں کو دستر خوان پر بیٹھ جانا بھی کافی ہے....

کھانے کے ان آداب سے کھانے میں برکت ہوگی..... حق تعالیٰ خوش ہوں گے..... صاحبو جب رزق کم ہو جاتا ہے..... یا بالکل چھن جاتا ہے..... تب قدر معلوم ہوتی ہے..... کہ بعض لوگوں کو فاقے کی تکلیف میں تندور پر صرف روٹی کی خوشبو سے تقویت حاصل کرتے دیکھا گیا.... (مجالس ابرار)

سنتوں کو رواج دینے کا طریقہ

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ..... لوگ بدعتوں کو چھوڑ دیں..... اور صرف سنت طریقوں کو اپنائیں..... تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ..... صرف اس معاملہ اور کام میں یہ بیان کر دو..... کہ اس میں سنت یہ ہے..... اور اگر اس سنت پر عمل کیا گیا..... تو یہ اچھائیاں ہیں..... اور اگر خدانخواستہ اس سنت کو ترک کر دیا گیا تو پھر یہ خرابیاں ہیں..... اگر تم نے اس طریقے کو اپنالیا..... تو ان شاء اللہ تم دیکھو گے کہ..... کچھ ہی عرصے میں لوگوں کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا..... اور وہاں جو بدعت رائج تھی وہ رفتہ رفتہ اپنی موت آپ مر جائے گی..... اور اس کی جگہ سنت جاری ہو جائے گی.... (ارشادات مفتی اعظم)

دجال کی پہچان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کبھی دجال کا ذکر ہوتا تو فرمایا کرتے کہ اللہ کی شان تم پر پوشیدہ نہیں ہے.... اللہ تعالیٰ اعور یعنی کانا نہیں ہے.... اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی آنکھ انگور کے دانہ کی طرح ابھری ہوئی ہوگی.... حضرت انسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہر آنے والے نبی نے کانے کذاب سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے.... وہ یقیناً کانا ہے.... اور تمہارا رب ایسا نہیں اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا.... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال کے پاس پانی بھی ہوگا اور آگ بھی درحقیقت اس کا پانی آگ ہوگا اور آگ پانی.... (بستان العارفین)

بُرے اخلاق سے بچانے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں میں بیان فرمایا اس میں ارشاد فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن یہ ظلم بہت سے اندھیرے ہوں گے اور بدکلامی اور بتکلف بدکلامی سے بچو اور لالچ سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ لالچ کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور لالچ کی وجہ سے رشتے توڑ دیئے اور کنجوسی سے کام لیا اور لالچ میں آ کر بدکاری کے مرتکب ہوئے.... پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! اسلام کا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں.... اس آدمی نے یا دوسرے نے پوچھا یارسول اللہ! ہجرت کی کون سی صورت سب سے افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ تم ان کاموں کو چھوڑ دو جو تمہارے رب کو ناپسند ہیں.... ہجرت دو طرح کی ہے ایک شہر والوں کی ہجرت اور ایک دیہات والوں کی ہجرت.... دیہات والوں کی ہجرت یہ ہے کہ (رہے تو اپنے دیہات میں لیکن) جب اسے (تقاضے کے لئے) بلایا جائے تو فوراً ہاں کہے اور جب اسے حکم دیا جائے تو اسے فوراً پورا کرے.... شہر والوں کی ہجرت میں آزمائش بھی زیادہ ہے اور اجر بھی زیادہ (کیونکہ اپنا وطن ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر مدینہ آ کر رہے گا اور دعوت کے تقاضوں میں ہر وقت چلے گا) (اخرجہ الحاکم)

حاکم یمن کی امام طاؤس رحمہ اللہ کے پاس

ایک دفعہ امیر محمد بن یوسف نے حجاج بن یوسف کا بھائی (جو یمن کا حاکم تھا) اپنے خصوصی قاصد سے کہا کہ تم کسی طرح بھی طاؤس کو میرا ہدیہ پہنچا دو وہ کسی کا ہدیہ تحفہ قبول نہیں کرتے.... اگر تم اس مہم میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں خصوصی انعام دوں گا....

چنانچہ قاصد اشرفیوں سے بھری تھیلی لے کر آیا اور مختلف تدابیر وحیل سے امام طاؤسؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہہ کر تھیلی پیش کی کہ امیر محمد بن یوسف نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور آپ کی خدمت میں یہ ہدیہ پیش کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ شرف قبولیت سے سرفراز کریں گے.... وہ آپ کے اخلاق کریمانہ سے پوری پوری توقع رکھتے ہیں....

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا جملہ یہی کہا.... مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے....

قاصد نے دوبارہ سہ بارہ اصرار کیا.... اس پر امام طاؤس رحمہ اللہ دوسری جانب متوجہ ہو گئے

آخر اس بے رخی پر قاصد اٹھ کھڑا ہوا اور چلتے چلتے شیخ کی نظر سے بچ کر مکان کے ایک محراب میں تھیلی رکھ دی اور واپس آ کر امیر محمد بن یوسف سے کہا.... آپ کا ہدیہ دینے میں کامیاب ہو گیا ہوں.... شیخ طاؤس نے آپ کا ہدیہ قبول کر لیا ہے.... (لیکن امیر کو اس کے بیان پر اطمینان نہ ہوا اور وہ خاموش ہو گیا)

دو چار ہفتوں بعد امیر نے سابقہ قاصد کے ساتھ دو اور قاصد امام طاؤسؒ کے یہاں روانہ کئے.... اور انہیں یہ پیام دیا کہ امام سے کہنا کہ گزشتہ ہدیہ غلطی سے آپ کے پاس پہنچ گیا دراصل وہ فلاں شخص کی خدمت میں پیش کرنے کو دیا گیا تھا براہ کرام وہ ہدیہ واپس کر دیں....

امام طاؤسؒ نے جب یہ کہانی سنی تو فرمایا.... کہاں کا ہدیہ.... کیسا ہدیہ.... نہ مجھے کسی نے دیا اور نہ میں اس سے واقف ہوں.... دونوں قاصدوں نے پہلے قاصد کی طرف اشارہ کر کے کہا انہوں نے آپ کو پیش کیا تھا....

امام طاؤسؒ نے جب اس قاصد سے پوچھا تم نے کب دیا اور کیا دیا؟

بس اس سوال سے اس پر کپکپی طاری ہو گئی اور اس نے حقیقت ظاہر کر دی کہ آپ کے مسلسل انکار پر میں نے وہ تھیلی آپ کے مکان کے فلاں محراب میں رکھ دی تھی اور یہ خیال کیا

تھا کہ آپ کسی بھی وقت استعمال کرلیں گے.... جب دونوں قاصدوں نے محراب دیکھا تو تھیلی جوں کی توں رکھی تھی البتہ اس پر مکڑی نے اپنا جالا تان دیا تھا اور وہ نظروں سے پوشیدہ ہوگئی....

پھر ان دونوں نے وہ تھیلی اٹھالی اور امیر محمد بن یوسف کو پیش کردی....

اس واقعہ نے امیر کو اتنا متاثر کیا کہ وہ زندگی بھر افسوس کرتا رہا اور امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی تعرض نہ کیا.... (تذکرۃ التابعین)

صبر پر سلف وصالحین کے واقعات

ا.... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کوئی فیصلہ فرماتا ہے وہ پسندیدہ ہے اگرچہ بندے اس پر راضی نہ ہوں....

حضرت عمر بن خطاب ابی موسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا امابعد خیر ساری کی ساری رضا میں ہے اگر اس کی رضامندی کی طاقت رکھتا ہے تو ٹھیک وگرنہ اس پر صبر کر اور یہ بات ماقبل میں گزرچکی ہے کہ رضا صبر کے اعلی منازل میں سے ایک منزل ہے....

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مومن غلام فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں اور جنت کا تحفہ دیتے ہیں پھر روح کو خطاب کرکے فرماتے ہیں....

"اخرجی أیتها النفس المطمئنة الی روح وریحان وربک عنک راض"

عبداللہ بن مبارک نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو تین چیزوں کی نصیحت فرمائی....

ا.... حسن توکل اللہ تعالیٰ پر اچھا بھروسہ....

۲.... جو چیز اللہ تعالیٰ عطا کرے اس پر رضامندی....

۳.... اور جو چیز فوت ہوجائے اس پر اچھا گمان ہو اس پر جزع فزع نہ ہو.... (اعمال دل)

باپردہ عورت کی عظمت

حدیث: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا.... جب عورت پانچ نمازیں پڑھا کرے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے.... اپنے خاوند کی اطاعت کرے.... جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہوجائے.... (ابن حبان)

استخارہ کی حقیقت

دعائے استخارہ...... پڑھنے کا مطلب اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کرنا ہے...... اور دعائے خیر کرنے کے بعد...... جو بھی ہو اس پر ندامت نہیں ہوتی...... باقی اس کا مطلب اللہ تعالیٰ سے مشورہ کرنا نہیں ہے...... کیونکہ مشورہ تو دوستوں سے ہوتا ہے...... اللہ تعالیٰ سے دعا ہوتی ہے...... اور دعائے استخارہ پڑھنا سنت ہے...... اور اس کو پڑھنے کے بعد سات دن کے اندر اندر...... ایک طرف رجحان پیدا ہو جاتا ہے...... بس اسی میں خیر تصور کرے...... فرمایا میں تو ایک چھوٹا سا استخارہ پڑھ لیتا ہوں...... نماز کے بعد یا سوتے وقت...... اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے...... وہ ہے: "اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ" یہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

معتبر عمل سے نجات

لوگوں کی نجات شکل وصورت سے نہیں ہوگی...... بلکہ علم سے ہوگی...... پھر فقط علم سے نہیں ہوگی بلکہ عمل سے ہوگی اخلاص سے ہوگی...... اور للّٰہیت سے ہوگی...... اگر کوئی دورخے پن سے عمل کرے کہ خدا کو بھی خوش کرلوں...... اور کچھ بندوں کو بھی خوش کرلوں...... تو وہ عمل معتبر نہیں ہے عمل وہ معتبر ہے جو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو ورنہ نہیں ہوسکتا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

حضوری حق کا طریق

تقویٰ کا اہتمام برابر کرتے رہنے اور ذکر کی تکثیر...... کے اندر لگے رہنے سے ذات باری تعالیٰ کی توفیق سے ایسا ہو جاتا ہے کہ...... اللہ کا تصور اور دھیان بالکل آسان ہو جاتا ہے...... عادت اللہ یہی ہے...... کہ جب سالک کی نظر سب سے ہٹ کر اس ذات کی طرف لگ جاتی ہے...... تو تصور وحضور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

مجلس وعظ کا ادب

وعظ جب ہو رہا ہو...... تو سب کو خاموشی سے سننا چاہئے...... اس وقت کسی کو وہاں پر تلاوت یا کوئی وظیفہ نہ پڑھنا چاہئے...... دیکھئے آپریشن روم میں کس قدر خاموشی رہتی ہے...... یہی روحانی علاج میں خیال ہونا چاہئے۔ (مجالس ابرار)

بیوی سے حُسنِ سلوک کا اِنعام

یہ بیویاں اللہ کی بندیاں بھی ہیں ان کی اللہ تعالیٰ نے سفارش نازل کی۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وعاشروھن بالمعروف ”اے ایمان والو! تم ان بیویوں کو خالی بیویاں مت سمجھو یہ میری بندیاں بھی ہیں“۔۔۔۔ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آ ؤ اگر کسی کی بیٹی کو کوئی ستا رہا ہے تو آپ بتایئے اس بیٹی کا باپ اس کو دوست بنائے گا؟ تو اگر ہم اپنی بیویوں کو ستائیں گے تو بیوی کا ابا تو غمگین ہوگا ہی ربا (یعنی حق تعالیٰ) بھی غضبناک ہوگا کہ یہ میری بندی کو ستا رہا ہے۔۔۔۔ پھر کیا ہوگا اس کا؟ آج جس کو دیکھو بیوی کی پٹائی کر رہا ہے ذرا ذرا سی بات پر لڑ رہا ہے ان کی آہ سے ڈریئے۔۔۔۔

میں اپنا تجربہ بتا رہا ہوں کہ جتنے لوگوں نے اپنی بیویوں کو ستایا اور رلایا اور ٹھنڈی آہ کھنچوائی۔۔۔۔ میں نے ان کو دیکھا کہ کسی کو فالج گرا۔۔۔ کسی کو کینسر ہوا۔۔۔۔ آنکھوں سے دیکھا ہوا حال بتا رہا ہوں۔۔۔۔ اور جس نے اللہ کی ان بندیوں پر رحم کیا وہ اتنا جلد ولی بنا ہے جس کی حد نہیں۔۔۔۔

حضرت شاہ مظہر جان جاناں رحمہ اللہ اتنے نازک طبع تھے کہ اگر بازار سے گذرتے ہوئے کسی کی چارپائی ٹیڑھی پڑھی ہوئی دیکھ لی تو سر میں درد۔۔۔۔ بادشاہ نے پانی پیا۔۔۔۔ پیالہ صراحی پر ترچھا رکھ دیا تو سر میں درد ہوگیا۔۔۔۔ اتنے حساس اتنے نازک طبع کو حکم ہو رہا ہے۔۔۔۔ آسمان سے الہام ہو رہا ہے کہ اے مظہر جان جاناں اگر تم چاہتے ہو کہ تم کو درجہ اعلیٰ ملے تو ایک بیوہ عورت ہے زبان کی کڑوی ہے مگر دل کی اچھی ہے اس سے شادی کر لو۔۔۔۔ تلاوت۔۔۔۔ نماز وغیرہ کی پابند ہے مگر زبان کی کڑوی ہے۔۔۔۔ اب یہ صبح وشام اسکی کڑوی باتیں سن رہے ہیں۔۔۔۔

فرمایا: اسی بندی کی کڑوی باتوں سے مظہر جان جاناں کو اللہ تعالیٰ نے اتنا اونچا مقام عطا فرمایا کہ: سارے عالم میں میرا ڈنکا بج رہا ہے۔۔۔۔

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ایک شخص کی بیوی سے کھانے میں نمک سخت تیز ہوگیا کہ کھایا نہیں گیا فاقہ سے سو گیا اور آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ سے معاملہ کر لیا کہ اے اللہ یہ میری بیوی تیری بندی ہے آج اس سے نمک تیز ہوگیا ہے اس نے ہمیشہ خدمت کی ہے میں آپ کیلئے اس کو معاف کرتا ہوں۔۔۔ قیامت کے دن مجھے بھی

معاف کردینا....جب انتقال ہوا تو ایک ولی اللہ نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ بھائی تیرا کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حساب کیا اور فرمایا کہ تمہارے بہت سے گناہ بھی ہیں میں تم کو دوزخ میں قانون کی رو سے ڈال سکتا ہوں لیکن تم نے ہماری بندی پر رحم کیا تھا اور اس کی خطا کو معاف کیا تھا میں اسکی برکت سے تمہاری زندگی بھر کی خطائیں معاف کرتا ہوں....کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو جہاں بندوں سے تعلق ہے وہیں پر بندیوں سے بھی ہے....مگر ان کی خطاؤں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ بیویاں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں....اگر ان سے فائدہ اٹھانا ہے تو ان کی ٹیڑھی پسلی سے فائدہ اٹھالو....

بتاؤ: ہماری یا تمہاری پسلی سیدھی ہے یا ٹیڑھی؟ ٹیڑھی ہے تو کیا آپ کسی ہسپتال میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اس کو ٹھیک اور درست کرانے کیلئے؟ ڈاکٹر سے کبھی درخواست کی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نبوت دیکھا کیا شان نبوت ہے کس انداز سے سمجھا رہے ہیں کہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہو رہے ہو اگر بیوی بھی ایسی مل جائے تو اسے برداشت کرلو....اور اگر سیدھی کرو گے تو توڑ دو گے یعنی طلاق کی نوبت آ جائے....دو خاندان تباہ ہو جائیں گے خاندان میں آگ لگ جائیگی....چھوٹے چھوٹے بچے روئیں گے کہ میرے ابو کو کیا ہو گیا کہ میری اماں کو طلاق دے دی اور اگر تم نے گذار دیا تو گذر جائے گی اور اس میں سے جو اولاد پیدا ہو گی ان میں اگر کوئی عالم....حافظ قاری ہو گیا تو قیامت کے دن ان شاء اللہ جنت بھی پاؤ گے....دنیا تو مزے دار گذرے گی ہی جنت بھی پا جاؤ گے....(مواعظ درد محبت)

احکام شریعت میں رائے زنی

ایک مسئلہ فرائض کا میرے پاس آیا اس میں ایک بیوی ایک بیٹی ایک عصبہ تھا مسئلہ کا جواب سن کر بیوی اور بیٹی کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (توبہ....توبہ) یہ عصبہ کی کہاں شاخ لگادی....ان کی رائے یہ تھی کہ عصبہ نہ ہونا چاہیے....میں نے ان سے پوچھا کہ اگر تم خود عصبہ ہوتو اس وقت کیا رائے دو....اس وقت تو یہ کہنے لگیں کہ سبحان اللہ شریعت میں کیا عدل اور حق رسانی ہے کہ دور دور کے رشتہ کی بھی رعایت رکھی ہے....(امثال عبرت)

کتاب اور شخصیت....دونوں کی ضرورت

فقط کتاب ہوگی تو تکبر پیدا ہوگا.....اور فقط شخصیت کی پیروی ہوگی.....تو ذلت نفس پیدا ہوگی.....اور کتاب اور شخصیت دونوں کو ملا دو.....تو وقار کے ساتھ تواضع للہ پیدا ہو جائے گی.....تو نہ کبر باقی رہے گا نہ ذلت نفس باقی رہے گی.....امت مسلمہ نے یہ دونوں چیزیں سنبھال لیں.....ایک طرف تو اہل اللہ کا دامن پکڑا.....اور دوسری طرف کتاب اللہ اور سنت کا دامن پکڑا.....دونوں چیزوں کو ملا کر چلتے ہیں.....تو وقار بھی ہے.....خودداری بھی ہے.....اور تواضع للہ بھی ہے.....(خطبات حکیم الاسلام)

تعلیم ذکر میں شیخ کی ضرورت

یوں تو قرآن پاک میں ہروقت ذکر کرنے کا حکم ہے.....چنانچہ ارشاد ہے:"فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ".....اللہ کا ذکر کھڑے.....بیٹھے.....لیٹے کرتے رہو.....لیکن شیخ ذکر ایک خاص ہیئت کذائیہ کے ساتھ تعلیم کرتا ہے.....ایک خاص مقدار سے تعلیم کرتا ہے.....پھر مقدار کا بھی اندازہ کر کے تعلیم کرتا ہے.....فرصت اور طاقت اور ہمت دیکھ کر شیخ ذکر کی تعلیم کرتا ہے.....پھر وقت کی بھی تعیین کرتا ہے کسی کے لیے کوئی وقت مناسب ہے.....کسی کے لیے کوئی وقت مناسب ہے.....یہ خانقاہ کی تعلیم و تربیت ہے.....اور سب شریعت کے حدود کی باتیں ہیں.....(خطبات مسیح الامت)

اہل اللہ کے وسیلہ سے دعاء کرنا جائز ہے

حضرت مولانا یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ نے.....حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب ارشاد نقل فرمایا.....وہ یہ کہ بعض اہل ظاہر کو.....یہ اشکال ہوا کہ.....دعا میں اللہ والوں کا واسطہ دینا جائز ہے یا نہیں.....حضرت اقدس حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ.....جب اعمال صالحہ کا واسطہ دینا.....احادیث صحیحہ سے ثابت ہے.....تو اللہ والوں کا واسطہ دینا دراصل یہ انکی محبت قلبی کا واسطہ ہے.....اور محبت قلبی وہ عمل صالح ہے جو عمل جوارح سے بھی افضل ہے.....(مجالس ابرار)

وقت کے چند غیر مسلم قدرداں

نپولین اس اعلیٰ موقع پر جو ہر لڑائی میں رونما ہوتا ہے، بہت زور دیا کرتا اور اس سے فائدہ اُٹھا کر میدان مار لیا کرتا تھا....وہ کہا کرتا تھا کہ اہل آسٹریا کو میں نے اس طرح فتح کیا کہ انہیں پانچ منٹ کی قدر و قیمت معلوم نہ تھی....جن چھوٹی باتوں سے خود نپولین کو ''واٹرلو'' کے میدان میں شکست ہوئی ان میں سب سے نمایاں بات یہ تھی کہ اس مہلک صبح کو نپولین اور اس کے جرنیل ''کروگی'' نے چند بیش قیمت لمحات ضائع کر دیئے تھے.... ''بلوشر'' میدان جنگ میں وقت پر پہنچ گیا اور کروگی وقت سے چند منٹ بعد پہنچا....یہی چند لمحات نپولین کو سیمنٹ ہلینا بھیجنے والے اور کروڑہا انسانوں کی قسمت میں دن رات کی تبدیلی پیدا کرنے والے ثابت ہوئے....

فرینکلن نہایت محنتی....انتھک کام کرنے والا....اوقات کا بے حد پابند تھا....وہ زندگی کا ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرتا تھا....کھانے اور سونے کے لیے جو کم سے کم وقت دیا جا سکتا تھا.... دیتا تھا....جب وہ بچہ تھا تو ایک مرتبہ اپنے والد کو کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ ہر ایک پیالے پر خدا سے برکت کی دعا مانگ رہا تھا....فرینکلن نے گھبرا کر اپنے والد سے پوچھا: ''آپ برکت کی دعا تمام پیالوں پر ایک ہی دم ہمیشہ کے لیے نہیں مانگ سکتے....اس طرح بہت سا وقت بچ جائے گا....'' اس نے اپنی سب سے اچھی تصانیف جہاز میں سفر کرتے ہوئے لکھی ہیں....

واشنگٹن کے سیکرٹری نے ایک مرتبہ چند منٹ دیر سے آنے کا یہ عذر پیش کیا کہ اس کی گھڑی پیچھے تھی....واشنگٹن نے اس سے کہا ''یا تم اپنی گھڑی بدل لو ورنہ مجھے اپنا سیکرٹری بدلنا پڑے گا....''

مارکس کیٹو نے اپنے نوکروں کو حکم دے رکھا تھا کہ یا تو کچھ کام کرتے رہا کریں....وہ جاگنے والے بیکاروں پر سونے والوں کو ترجیح دیتا تھا....

سوالٹر سکاٹ سے ایک شخص نے نصیحت چاہی....اس نے کہا: ''ہوشیار رہو اپنے دل میں کوئی ایسی رغبت پیدا نہ ہونے دو جو تمہیں وقت رائیگاں کرنے والا بنا دے جو کہ کرنا ہو اسے فی الفور کرو....کام کے بعد آرام کی خواہش دل میں نہ آنے دو....''

فیثا غورث سے پوچھا گیا کہ ''وقت کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا کہ ''وقت اس دنیا کی روح ہے....'' (وقت ایک عظیم نعمت)

علماء وطلبہ کیلئے حرزِ جان

میں نے چند ایسے علماء دیکھے جنہوں نے اپنی نوعمری اور اپنے شباب کی بہار طلب علم کے مشغلہ میں گزاری.... جہالت اور اس کی پستی سے نفرت اور علم اور اس کی فضیلت کی وجہ سے طرح طرح کی تکلیفوں پر صبر کیا اور ہر طرح کی راحتوں کو ترک کر دیا تھا.... پھر جب انہیں علم کا اتنا حصہ مل گیا جس نے انہیں دنیا داروں کی سطح سے بلند کر دیا اور صرف دنیاوی معلومات رکھنے والوں سے اونچا کر دیا اور اسی کے ساتھ ان کی معاشی حالت بھی تنگ ہوگئی یا وہ لذتیں کم ہوگئیں جن کو وہ اپنے لیے اختیار کرتے تو انہوں نے پست رُتبہ اور کم درجہ لوگوں (امراء) سے یہ سب چیزیں حاصل کرنے کے لیے شہروں کا سفر کرنا شروع کر دیا اور پست رُتبہ اور پست طبیعت رشوت خور حکام وغیرہ کے سامنے جھکنے لگے....

ایک مرتبہ ایسے ہی ایک صاحب کو میں نے مخاطب کیا اور کہا کہ:

''تمہارا برا ہو! جہالت سے تمہاری وہ نفرت کہاں ہے جس کی وجہ سے تم رات رات بھر جاگے ہو.... دن بھر پیاسے رہے رہو؟ اب جبکہ تمہیں بلندی حاصل ہوگئی ہے اور اپنے علم سے نفع اُٹھانے کا وقت آ گیا ہے تو اب ''اسفل السافلین'' سب سے نچلے طبقہ میں چلے گئے؟ کیا تمہارے پاس اس نفرت کا کوئی ذرہ نہیں رہ گیا جس کے ذریعے تم کمینوں کے مقام سے اونچے ہوئے ہو؟ کیا تمہارے پاس اتنا علم بھی نہیں رہ گیا جو تمہیں خواہشات کے مقام سے ہٹا لے جائے؟ کیا تمہیں علم سے ایسی قوت نہیں حاصل ہوسکی جو نفس کی لگام پکڑ کر اسے برائیوں کی چراگاہ سے کھینچ لے؟

ویسے یہ تو واضح ہو چکا ہے کہ تمہارا جاگنا اور مشقتیں برداشت کرنا سب دنیا کے حصول کے لیے تھا....''

''پھر میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے عمل سے یہ دعویٰ کرتے ہو کہ جو کچھ بھی دنیا تم حاصل کرنا چاہتے ہو اس سے تمہاری نیت طلب علم میں استعانت اور مدد ہے لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تم (امراء کا کھلونا بننے کے بجائے) کسی قسم کا کسب معاش اختیار کرتے جس کے ذریعے دنیا داروں سے استغناء ہو جاتا تو یہ صورت علم میں اضافہ کی کوشش سے بہتر اور افضل ہوتی کیونکہ اگر تمہیں اس چیز کی معرفت ہو جائے جس سے تمہارے دین

میں نقص آ رہا ہے تو پھر جس چیز کا تم نے ارادہ کیا ہے (یعنی علم میں اضافہ) اس میں تم علم کا اضافہ نہیں محسوس کرو گے بلکہ یہ خیال کرو گے کہ اس طرح کا سارا علم نفس کے لیے خطرہ ہے اوراس میں اس آبرو کی بربادی ہے جو بہت زمانہ تک محفوظ رہی ہے....ایک ایسے شخص کے سامنے جس کی طرف تم جیسے کا التفات بھی مناسب نہ تھا....''

''اور یہ بھی بعید ہے کہ جب تم یہ سب شروع کرو گے (یعنی امراء سے لین دین) تو بقدر کفایت پر قناعت کرلو گے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ بقدر کفایت مل جانے کے بعد مانگنے میں کس قدر گناہ ہے اور یہ تو بعید تر ہے کہ حاصل کیے ہوئے مال میں ورع وتقویٰ پر قادر ہوسکو....''

''(جب تم نے سوال کا سفر شروع کردیا) تو کون ضامن ہے کہ سلامتی کے ساتھ وطن واپس لوٹ آؤ گے؟ جبکہ چٹیل میدان کتنے ہلاک ہونے والوں کو اپنے جنگلات میں پھینک چکا ہے....''

اور یہ بھی سوچو کہ جو کچھ تم ان لوگوں سے حاصل کرو گے (یعنی مال) وہ فنا ہوجائے گا اور جو انہوں نے تم کو دے دیا وہ باقی رہ جائے گا....یعنی اہل تقویٰ تم پر عیب گیری کریں گے اور تمہارے سر پر جہلاء کی اقتداء وپیروی کا الزام ہوگا بلکہ صرف یہ ایک الزام کافی ہوگا کہ خود تم نے دنیا کی جو مذمت جانی تھی اس کے باوجود دنیا کی طرف اقدام کیا اور تمہارا عمل علم کے خلاف ہوا....خصوصاً اس حالت میں کہ تمہاری عمر کا اکثر حصہ گزر چکا ہے....''

''جس نے گزشتہ زندگی اچھی گزاری امید کہ اگلی زندگی بھی اچھی ہی گزارے گا....'' (مجالس جوزیہ)

ذوالشمالین بن عبدعمرو مہاجری رضی اللہ عنہ

امام زہری اور ابن سعد اور ابن سمعانی فرماتے ہیں کہ ذوالیدین اور ذوالشمالین ایک ہی شخص کے دو نام ہیں اور جمہور محدثین کے نزدیک دو شخص ہیں ذوالشمالین تو جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ذوالیدین رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی زندہ رہے....(شہدائے اسلام)

غصیلے مرد کی اصلاح کا عمل

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ (سورۃ الطارق:۱۵) ترجمہ: تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر....

گھر میں کسی بھی فرد کا غصہ بہت تیز ہو تو اس شخص پر یہ دعا پڑھ کر پھونکیں ان شاءاللہ کامیابی ہوگی....

صبر و شکر

عبدیت کا اظہار شکر نعمت ہے...... اور شکر نعمت واجب ہے...... اور نا گوار حالات میں صبر واجب ہے...... یہ دونوں مقام قرب ہیں....

اپنے موجودہ حالات پر...... قناعت کر کے ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا...... اپنے رہنے سہنے.... اپنی ضروریات زندگی...... اپنے ماحول.... اپنے اہل وعیال پر ہر وقت نظر رکھے...... اور سمجھے کہ جو بھی موجودہ حالت ہے...... اس میں سب سے بڑی نعمت تو سلامتی ایمان و دین اسلام پر ہونا ہے...... جو بغیر کسی استحقاق کے...... اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمایا ہے...... پھر اپنے وجود کی نعمتوں پر نظر کرے.... اپنے ماحول کی راحتوں پر نظر ڈالے...... اپنے اہل و عیال کی عافیت کو دیکھے...... دوسروں سے اپنے تعلقات کی خوشگواری کا اندازہ کرے...... اور پھر دل کی گہرائیوں کے ساتھ ان انعامات الٰہیہ پر شکر ادا کرے...... اس کے علاوہ جو بھی موجودہ حالت ہے اگر غور کرے تو لاکھوں مخلوق خدا اس سے محروم ہیں...... اس حالت کو محض اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر شکر ادا کرے...... اسی طرح ایک ایک چیز پر قدر کے ساتھ نظر ڈالنے کی عادت ڈالے...... یہ کیمیا کا نسخہ ہے...... اس پر عمل کر کے دیکھا جائے...... اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے...... کہ جب تم ہماری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے...... تو ہم ان نعمتوں میں ضرور اضافہ...... برکت اور ترقی عطا فرمائیں گے....

شکر کرنے والا آدمی کبھی اتراتا نہیں...... شکر کے اندر اخلاص اور صدق...... بھرا ہوا ہوتا ہے جس چیز سے جس لمحہ راحت پہنچ جائے...... شکر ادا کرے...... اس سے عبادتوں میں حسن پیدا ہوگا...... اور زندگی حسین بن جائے گی.... (ارشادات عارفی)

زرین جملہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے...... کہ انہوں نے اپنی انگوٹھی پر یہ قول نقش کرایا ہوا تھا کہ "قُلُ الخیر والا فَاصُمُتُ" (نیک بات کہو...... ورنہ خاموش رہو).... (ارشادات مفتی اعظم)

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے ہشام کی گفتگو

مشہور اُموی خلیفہ ہشام بن عبد الملک اپنے زمانہ خلافت میں ایک سال حج بیت اللہ کے لئے مکۃ المکرّمہ آیا.... حرم مکی میں اپنے قاصد سے کہا کہ حاجیوں میں اگر کوئی صحابی رسول ہوں تو انہیں لے آؤ؟

میں چند مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں.... لوگوں نے کہا امیر المومنین! دورِ صحابہ ختم ہو چکا ہے اس وقت یہاں کوئی صحابی موجود نہیں ہیں.... کہا.... پھر کسی تابعی کو زحمت دو....

چنانچہ امام طاؤس بن کیسان لائے گئے .... جو حاجیوں کے ہجوم میں ایک جانب مشغول عبادت تھے.... جب یہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے پاس آئے تو اس کے فرش کے قریب اپنے جوتے اتار کر رکھ دیئے اور بے تکلفی و سادگی کے ساتھ بغیر کسی شاہی القاب صرف نام لے کر السلام علیکم یا ہشام بن عبد الملک کہا اور بازو بیٹھ گئے....

ہشام کو ان کا یہ طرز عمل ناگوار گزرا کہ سلام میں نہ امیر المومنین کہا نہ نام میں کنیت شامل کی اور بغیر اجازت بازو بیٹھ گئے.... اور سب سے زیادہ بے ادبی یہ کی کہ اپنے جوتے شاہی فرش پر ایک جانب رکھ دیئے.... اس غیر شاہی آداب و اکرام پر ہشام بن عبد الملک کچھ دیر ضبط کیا پھر اس طرح بول پڑا....

اے طاؤس تم نے امیر المومنین کا اکرام نہیں کیا اور نہ شاہی آداب بجالائے....

عام انسانوں کی طرح سلام کیا اور بغیر اجازت بیٹھ گئے....

امام طاؤسؒ نے نہایت سکون اور وقار سے جواب دیا....

جوتے میں نے شاہی فرش کے ایک جانب رکھ دیئے یہ کوئی گستاخی نہیں کی میں تو ہر روز پانچ مرتبہ حرم شریف حاضری دیتا ہوں اور اپنے جوتے اسی حرم پاک کے ایک جانب رکھ دیا کرتا ہوں.... اس عمل پر نہ کبھی رب العزت ناراض ہوا اور نہ مجھ پر گرفت کی....

آپ کا یہ کہنا کہ میں نے آپ کو امیر المومنین کے لقب کے ساتھ سلام نہیں کیا....

یہ اس لئے کہ تمام مسلمان آپ کی خلافت سے متفق نہیں ہیں پھر میں آپ کو ''امیر المومنین'' کیسے کہہ سکتا ہوں....

تیسری بات یہ کہ میں نے آپ کو آپ کے نام سے خطاب کیا ہے....
یہ کوئی گستاخی نہیں....اللہ رب العزت نے اپنے برگزیدہ رسولوں کا نام ہی لے کر خطاب کیا ہے....

یاداؤد....یا موسیٰ....یا یحییٰ....یا زکریا....یا عیسیٰ (علیهم السلام)
البتہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دشمنوں اور گستاخوں کو کنیت سے پکارا ہے....
تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ (الآية)
رہا آپ کا یہ اعتراض کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر بیٹھ گیا....سنئے....
میں نے امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے سنا ہے فرماتے ہیں
''اگر دنیا میں کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھ لو جو خود تو بیٹھا ہوا ہے اس کے اطراف لوگ ادب سے کھڑے ہیں....''
اے خلیفہ میں نہیں چاہتا کہ آپ اہل نار میں شامل ہوں....اس لئے میں بیٹھ گیا....
ہشام بن عبدالملک اس وضاحت پر شرمندہ ہوا چند لمحات گزرنے بھی نہ پائے کہنے لگا یا ابا عبدالرحمٰن (طاؤس) فجزاک اللہ خیراً آپ مزید نصیحت کیجئے میں آپ کی نصیحت کا محتاج ہوں....

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سنو! میں نے امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے فرماتے تھے: ''جہنم کی ایک وادی میں موٹے موٹے لمبے ستون جیسے سانپ اور خچر جیسے بچھو ہیں....یہ درندے دنیا کے ان حاکموں کو کاٹیں گے اور ڈسیں گے جو اپنی رعایا میں انصاف نہیں کرتے تھے....''

یہ کہہ کر امام طاؤس بن کیسان اٹھ کھڑے ہوئے اور خلیفہ کو سلام کر کے رخصت ہو گئے
خلیفہ ہشام بن عبدالملک کو زندگی میں پہلی بار ایسا واقعہ پیش آیا کہ اہل اللہ ماسوا اللہ کیسے بے خوف و بے طمع ہوا کرتے تھیں نہ انہیں مال و دولت کی خواہش نہ حکومت و امارت کا خوف ....کلمۂ حق کا اظہار ان کا دین و مذہب ہوا کرتا ہے....لا الٰہ الا اللہ (تذکرۃ التابعین)

نجات کا راستہ

قرآن کریم کا کہنا ہے کہ تم اپنے ایمان کو مضبوط کرو...... ایمان کو تعصّبات میں دخل نہ دو...... نہ شخصیتوں کے تعصّبات کو...... نہ رنگ و بو کے تعصّبات کو...... نہ زمین کے ٹکڑوں کے تعصّبات کو...... اور نہ وطن اور قوم کے تعصّبات کو...... صرف ایک اللہ ہی پر بھروسہ کرو...... ایک نبی کی بات کو مانو...... کہ اس دور میں صرف انہی کے ماننے میں نجات منحصر ہے...... جس کا دور اور زمانہ ہوگا...... اسی کے ماننے پر نجات موقوف ہوگی....(خطبات حکیم الاسلام)

ذاکر حقیقی

ذکر مقصود یہ نہیں ہے کہ...... صرف زبان پر کلمہ شریف اور دُرود شریف اور تسبیحات ہوں...... بلکہ جو شخص جس وقت حکم الٰہی کے تحت مطیع بن کر کام کر رہا ہے...... تو وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی یاد ذہن میں رکھتا ہوا...... اس کے مطابق عمل کر رہا ہے اس لیے ذاکر ہے...... اگرچہ زبان پر ذکر نہیں ہے...... مان لو تھوڑی دیر کے لیے اس وقت دل میں اللہ کی یاد بھی نہیں ہے...... لیکن جو کام کر رہا ہے اس میں اللہ کے حکم کے تحت ہو کر کام کر رہا ہے...... تو ذاکر ہے بیوی کے پاس بحکم الٰہی جا رہا ہے...... وہ بھی ذاکر ہے گو اس وقت زبان پر ذکر نہیں ہے...... معلوم ہوا کہ ہر اطاعت کاملہ کرنے والا ذاکر ہے اصل چیز اطاعت ہے....(خطبات مسیح الامت)

وعظ سے نفع کا گر

حضرت مولانا شاہ مظفر حسین صاحبؒ سے کسی نے پوچھا کہ...... آپ کے وعظ سے بہت نفع کیوں ہوتا ہے...... فرمایا کہ میری نیت یہ ہوتی ہے...... کہ یا اللہ میرے یہ سامعین مجھ سے بھی افضل ہو جائیں....(مجالس ابرار)

انتخاب شغل

جب دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا فوت ہونا لازمی ہو...... تو جس بات کی تلافی ممکن نہ ہو...... اس کو اختیار کر لیا جائے....(ارشادات عارفی)

بیوی کا پیار والا نام رکھنا سنت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہت ہی محبت کیساتھ پیش آتے تھے.... چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم میں سے اپنے اہل خانہ کیلئے سب سے بہتر ہوں''.....

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اس وقت سیدہ عائشہؓ پیالے میں پانی پی رہی تھیں.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور سے فرمایا.... حمیرا! میرے لئے بھی کچھ پانی بچا دینا.... ان کا نام تو عائشہ تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو محبت کی وجہ سے حمیرا فرماتے تھے.... اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کا محبت میں کوئی ایسا نام رکھے جو اسے بھی پسند ہو اور اسے بھی پسند ہو.... ایسا نام محبت کی علامت ہوتا ہے اور جب اس نام سے بندہ اپنی بیوی کو پکارتا ہے تو بیوی قرب محسوس کرتی ہے یہ سنت ہے....

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فرمایا کہ حمیرا! میرے لئے بھی کچھ پانی بچا دینا تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے کچھ پانی پیا اور کچھ پانی بچا دیا.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے پیالہ حاضر خدمت کر دیا.... حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ ہاتھ میں لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے لگے تو آپ رک گئے اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا ''حمیرا! تو نے کہاں سے لب لگا کر پانی پیا تھا؟ کس جگہ سے منہ لگا کر پانی پیا تھا؟'' انہوں نے نشاندہی کی کہ میں نے یہاں سے پانی پیا تھا.... حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالے کے رخ کو پھیرا اور اپنے مبارک لب اسی جگہ پر لگا کر پانی نوش فرمایا.... خاوند اپنی بیوی کو ایسی محبت دے گا تو وہ کیوں کر گھر آباد نہیں کرے گی....

اب سوچئے کہ رحمۃ للعالمین تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے.... آپ سید الاولین والآخرین ہیں.... اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ کا بچا ہوا پانی پیا.... ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچا ہوا پانی وہ پیتیں.... مگر یہ سب کچھ محبت کی وجہ سے تھا.... (اصلاحی خطبات)

رفتار وقت کا شعور اور احساس

وقت ایک قطرہ ہے حیات کائنات کا....ایسا قطرہ جو ازل سے ابد تک مسلسل بہا جا رہا ہے تاہم اس کے بہاؤ کا معاملہ عجیب تر اس لیے ہے کہ اس کی رفتار تیز سے تیز تر ہونے کے باوجود زندگی کا وجدان اس تیزی کے احساس سے محروم رہتا ہے....

زندگی عام معمول پر ہو تو رفتار وقت کا احساس نہیں ہوتا جب کوئی نیا حادثہ زندگی کے پرسکون دریا پر شورش پیدا کر دے تب وقت کی رفتار کا کچھ اندازہ ہونے لگتا ہے....اس فرق کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ نے اگر خوشی و مسرت کا پیغام لایا ہے تو دن گھنٹوں اور گھنٹے منٹوں کے حساب سے گزرنا محسوس ہوتے ہیں....اس کے برخلاف وہ حادثہ اگر غم و تکلیف کی نوعیت کا ہو تو وقت کی رفتار بہت سبک رو معلوم ہوتی ہے....کہا گیا ہے:

تمتع بایام السرور فانها　　　قصار و ایام الهموم طوال

''خوشی کے ایام سے فائدہ اُٹھائیے کیونکہ وہ بڑے مختصر اور ایام غم بڑے طویل ہوتے ہیں....''

کسی معمر شخص سے وفات کے وقت دریافت کیا گیا کہ دنیا کی زندگی کیسی لگی؟ کہنے لگا:

''زندگی مجھے دو دروازوں کے درمیان کا معمولی سا وقفہ معلوم ہوئی....ایک سے ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ جھپک سے دوسرے سے نکل بھی آیا....''

بہادر شاہ ظفر نے کیا خوب کہا:

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن　　　دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

(وقت ایک عظیم نعمت)

جادو کے اثرات سے حفاظت

وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ○ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ○ (سورۃ الانفال: ۷-۸)

ترجمہ: اور ارادہ کرتا ہے اللہ کہ ثابت کرے حق کو اپنی بات سے اور کاٹ ڈالے جڑ کے کافروں کی....

اگر کسی کو جادو کا اثر ہو گیا ہو یا اس کی حرکتیں ایسی ہوں تو ان آیات کو کثرت سے پڑھ کر دم کریں....

غیر اختیاری پریشانی

جس پریشانی میں اپنے اختیار کو دخل نہ ہو...... وہ ذرا بھی مضر نہیں ...... بلکہ مفید ہے....(ارشادات مفتی اعظم)

حضور عالمگیر شخصیت

سرکار دو عالم فخر بنی آدم...... رسول الثقلین حضرت محمد مصطفیؐ کی سیرت مقدسہ اپنی ظاہری و باطنی وسعتوں اور پنہائیوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں...... وہ کسی شخص واحد کا دستور زندگی نہیں...... بلکہ جہانوں کے لئے ایک مکمل دستور حیات ہے...... جوں جوں زمانہ ترقی کرتا ہوا چلا جائے گا...... اسی حد تک انسانی زندگی کی استواری اور ہمواری کے لئے اس سیرت کی ضرورت شدید سے شدید تر ہوتی چلی جائے گی....(خطبات حکیم الاسلام)

طلبا سے شکایت

اصحاب صفہ طالب علم تھے ان کو پورا کھانا بھی نہیں ملتا تھا...... آج پورا ملنے پر بھی شکایت ہوتی ہے جو طلبہ کی شان سے ازبس بعید ہے....(خطبات مسیح الامت)

خدائی ناراضگی رزق میں بے برکتی کا سبب

آج کل دکاندار ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو...... آمدنی کی زیادتی کا سبب سمجھتے ہیں...... حالانکہ دن بھر جتنے لوگ اس دکان پر گانے اور عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا الگ الگ گناہ کرتے ہیں...... وہ سب جمع کر کے اس دکاندار کی گردن پر ڈالا جائے گا...... مرے گا جب تب اس کو اپنی آمدنی کا حال معلوم ہوگا...... زبان سے کہتے ہیں کہ رزق خدا دیتا ہے...... اور پھر گناہ کر کے خدا کی ناراضگی سے رزق بڑھا رہے ہیں....(مجالس ابرار)

صحبت صالح

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے...... کہ اگر کسی شہر میں...... ضابطہ کے بزرگ اور بڑے نہ ہوں...... تو نیک سیرت...... اور صالح لوگوں کے پاس جایا کریں....(ارشادات مفتی اعظم)

خلوت کی حفاظت

خلوتوں کی کچھ ایسی تاثیرات ہیں جو جلوت میں ظاہر ہو کر رہتی ہیں....

کتنے مؤمن بندے خلوتوں میں اللہ کا احترام کرتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈر کر یا اس کے ثواب کی امید میں اس کی عظمت کے خیال سے خواہشات نفسانی کو چھوڑ دیتے ہیں پھر وہ اپنے اس فعل سے ایسے ہو جاتے جیسے عودِ ہندی کو انگیٹھی میں ڈال دیا گیا ہو اور اس کی خوشبو پھوٹ رہی ہو جسے سارے لوگ سونگھتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آ رہی ہے....

خواہشات کو چھوڑنے میں جس قدر مجاہدہ کرے گا اتنی ہی اس کی محبت قوی ہوگی اور جس قدر اپنی مرغوب چیزیں چھوڑے گا اسی قدر اس کی خوشبو بڑھے گی اور جیسے عود مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے ویسے ہی اس شخص کے بھی مختلف احوال ہوتے ہیں....

چنانچہ تم دیکھو گے کہ مخلوق ایسے شخص کی تعظیم کرتی ہے....لوگوں کی زبانیں اس کی مدح کرتی ہیں لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ آخر وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں اور حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے اس کا وصف نہیں بیان کر سکتے....پھر اس مدح وتوصیف کا نفع ایک اندازے کے مطابق مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے....لہٰذا کچھ لوگوں کا تو ایک طویل مدت تک ذکر خیر کیا جاتا ہے پھر وہ بھلا دیئے جاتے ہیں اور کچھ لوگ تقریباً ایک صدی یاد کیے جاتے ہیں پھر ان کا تذکرہ اور مقبرہ پوشیدہ ہو جاتا ہے البتہ کچھ ایسے نامور بھی ہیں جن کا ذکر ہمیشہ باقی رہتا ہے....

اس کے برعکس جو شخص مخلوق سے ڈرا اور اپنی خلوتوں میں حق تعالیٰ کا احترام نہیں ملحوظ رکھا تو اس سے اس کے گناہوں کے بقدر بدبو پھوٹتی ہے جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں.... چنانچہ اگر غلطیاں کم ہوتی ہیں تو زبانوں پر ذکر خیر کم ہوتا ہے البتہ تعظیم باقی رہتی ہے اور اگر زیادہ ہوتی ہیں تو کم از کم یہ معاملہ ہوتا ہے کہ لوگ سکوت کرتے ہیں یعنی نہ مدح کرتے ہیں نہ مذمت....

بہت سے خلوت کے گنہگار ایسے ہیں جن کی پستی کا سبب دنیا وآخرت کی شقاوت اور محرومی ہے.... گویا ان سے کہہ دیا گیا ہے کہ جس چیز کو تم اختیار کیے ہوئے ہو اسی میں پڑے رہو.... لہٰذا وہ ہمیشہ اسی خبط میں رہتے ہیں....

پس اے میرے بھائیو! ان گناہوں پر نظر ڈالو جن کو تم اختیار کیے ہوئے ہو اور جن کی وجہ سے پھسلے ہوئے ہو.... حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''یقیناً بندہ خلوت میں اللہ کی نافرمانی کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں میں اس کا اس طرح بغض ڈال دیتے ہیں کہ اسے احساس بھی نہیں ہو پاتا....''

جو کچھ میں نے عرض کیا اسے غور سے دیکھو اور جو کچھ ذکر کیا ہے اسے خوب سمجھو! اپنی خلوتوں اور بھیدوں کو ضائع نہ کرو.... اعمال نیتوں پر موقوف ہیں اور اچھا بدلہ حسن اخلاص کے بقدر ملے گا....'' (مجالس جوزیہ)

حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ

غزوات: حضرت رافعؓ کی اسلامی زندگی کے دوران میں صرف دو لڑائیاں پیش آئیں بدر اور احد بدر میں ان کی شرکت مشکوک ہے.... ابن اسحاقؒ نے ان کو اصحاب بدر میں شمار نہیں کیا اور موسیٰ بن عقبہ نے امام ابن شہاب زہری سے نقل کیا کہ وہ شریک تھے.... ''مجھے یہ خوش نہیں آتا کہ عقبہ کے مقابلہ میں بدر میں شریک ہوتا''.... اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شریک بدر نہ تھے....

شہادت: شوال ۳ھ میں غزوۂ احد میں شہادت پائی.... (سیر صحابہ) (شہدائے اسلام)

صبر کی اقسام

صبر کی تین اقسام ہیں: ۱-صبر علی طاعۃ اللہ ۲-صبر عن المعصیۃ اللہ ۳-صبر علی اقدار اللہ المؤلمۃ

صبر کی اہمیت اور اس کی منزل

بہتر منازل میں سے صبر کی منزل ہے اچھے اخلاق میں سے اخلاق والا صبر بہتر ہے بہتر اہل خانہ میں سے وہ ہے جو صبر کرنے والے ہوں صبر جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے.... صبر سبب ہے جنت میں داخل ہونے کیلئے اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں جنت کو ڈھانپ دیا گیا ہے مشقتوں کے ساتھ اور جہنم کو ڈھانپ دیا گیا ہے شہوات کے ساتھ.... کیسے جنت میں داخل ہوسکتا ہے مشقتوں پر صبر کئے بغیر اور کیسے اپنے نفس کو آگ سے بچایا جا سکتا ہے شہوات پر صبر کئے بغیر.... (اعمال دل)

جہالت کی علامت

کہتے ہیں کہ کسی شخص کی جہالت اس سے پہچانی جاتی ہے کہ وہ حیوانات کو گالی گلوچ کرتا ہے اور کوستا ہے کیونکہ جانور کیا جانے کہ اسے کچھ کہا جا رہا ہے یا بلایا جا رہا ہے.... ایسے میں انہیں برا بھلا کہنا گالی گلوچ کرنا نری جہالت ہے.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہوا کو لعنت کر رہا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے جو اس لائق نہیں تو لعنت خود اسی شخص پر لوٹ آتی ہے.... (بستان العارفین)

ہر فرد محتسب ہے

ابوالحسین نوری (خلیفہ معتضد باللہ کے زمانہ کے بہت بڑے عالم) ایک دفعہ دریا میں سفر کر رہے تھے کشتی میں بہت مٹکے دیکھے.... ملاح سے پوچھا ان میں کیا ہے؟

کہا شراب ہے اور خلیفہ معتضد باللہ نے منگوائی ہے....

ابوالحسین نے لکڑی لے کر ایک ایک مٹکے کو توڑنا شروع کیا.... تمام حاضرین تھرا گئے کہ دیکھئے کیا غضب ہوتا ہے.... معتضد کو خبر ہوئی تو اس نے ابوالحسین کو پکڑ بلوایا یہ گئے تو معتضد ہاتھ میں گرز لئے بیٹھا تھا ان کو دیکھ کر پوچھا تو کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا محتسب: معتضد نے کہا تجھ کو محتسب کس نے مقرر کیا؟

انہوں نے فرمایا جس نے تجھ کو خلیفہ مقرر کیا....

یہ تیسری صدی کے علماء کا حال تھا لیکن پانچویں صدی ہجری میں یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ امام غزالیؒ کو احیاء العلوم میں علمائے سلف کے اسی قسم کے دلیرانہ واقعات بیان کرنے کے بعد لکھنا پڑا.... ''لیکن آج کل طمع نے علماء کی زبانیں بند کر دی ہیں اس لئے وہ چپ ہیں اور اگر کچھ کہتے ہیں تو ان کی حالت ان کے قول کے مطابق نہیں ہوتی اس وجہ سے کچھ اثر نہیں ہوتا....'' (الغزالی مصنفہ مولانا شبلی نعمانیؒ)

پانچویں صدی میں امام غزالیؒ کو علمائے عصر سے یہ شکایت تھی آج چودھویں صدی میں تو معاملہ حد سے تجاوز کر چکا.... (ناقابل فراموش واقعات)

ناشکری کے بھیانک نتائج

جب انسان احسانات..... انعامات الٰہیہ سے منحرف ہو جاتا ہے.....تو یہ امر اس کی ہلاکت روحانی..... وایمانی کا سبب بن جاتا ہے.....اللہ تعالیٰ کی تمام ظاہری و باطنی نعمتوں کو وہ اپنی ہوس رانی.....اور نفسانی خواہش کے مطابق استعمال کرتا ہے.....یعنی ان راستوں کا غیر صحیح و غیر فطری استعمال کرتا ہے.....نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے بد اثرات مرتب ہونا...... شروع ہو جاتے ہیں اور آخر کار..... یہاں تک نوبت پہنچتی ہیں کہ قلبی استعداد و صلاحیت ......اور قابلیت صحیحہ مسخ ہو جاتی ہے.....اور فسق و فجور..... کفر کے اثرات راسخ ہو جاتے ہیں ......پھر کوئی استحضار یا احساس ظاہری و باطنی نعمتوں کا باقی نہیں رہتا..... جب نعمتوں کا احساس و استحضار ہی فطرت سے مفقود ہو جاتا ہے.....تو اب محسن ومنعم حقیقی کا تخیل.....و تصور ہی باقی نہیں رہتا.....اسی کا نام الحاد ہے....(ارشادات عارفی)

روحانی انقلاب

میں تو کہا کرتا ہوں.....کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات پر نظر کی جائے ......تو آپ کے ہزارہا معجزات ہیں..... زمین و آسمان کی چیزوں سے الگ معجزے ظاہر ہوئے .....چاند وسورج سے الگ معجزے ظاہر ہوئے ......اور دنیا کی ہر چیز پر آپ کے معجزات نمایاں ہوئے.....لیکن یہ سارے معجزات ایک طرف .....اور ایک معجزہ ایک طرف.....وہ یہ ہے کہ ہر ہر صحابیؓ آپ کا ایک مستقل معجزہ ہے......اس لئے کہ پتھر کو موم بنانا اور لوہے کو نرم کر دینا آسان ہے.....مگر انسان کی روح میں انقلاب پیدا کرنا بہت مشکل ہے..... آپ کے ہاں ایک شخص آتا ہے.....جو کافر بھی ہے مشرک بھی...... بدعقیدہ بھی اور بدعمل بھی.....لیکن ایک مجلس مبارک میں شرکت کرتا ہے.....اور دست مبارک پر بیعت کر کے اس حالت میں واپس ہوتا ہے.....کہ عالم بھی ہے..... عارف بھی ہے..... کامل بھی ہے..... زاہد بھی ہے..... عابد بھی ہے اور متقی بھی ہے.....ایک دم دل کے اندر انقلاب پیدا ہو گیا....(خطبات حکیم الاسلام)

احتساب

کیا کھویا کیا پایا؟ کتنا فائدہ ہوا اور کتنا نقصان؟ اس کے پرکھنے کی کسوٹی احتساب کا عمل ہے.... چاہے وہ انفرادی سطح پر ہو یا اجتماعی سٹیج پر....

وقت کے متعلق احتسابی عمل سے گزرنے کے بعد دل میں اگر زندگی کی کچھ اہمیت ہے تو شب و روز ضائع ہونے والے اوقات پر ایک حسرت پیدا ہوتی ہے اور حسرت کے داغ اکثر نشان منزل ہوتے ہیں یوں کہ اس سے آئندہ وقت کو ضیاع سے بچانے کے لیے عملی جذبہ بیدار ہو جاتا ہے یہ جو بات کہی جاتی ہے اور اپنی جگہ درست بھی ہے کہ ماضی پر حسرت اور مافات پر ندامت.... تلافی کا جذبہ اور عملی ولولہ پیدا کرتی ہے تو یہ احساس ضیاع وقت کے زمرے میں نہیں آتا اور وقت کے سلسلے میں احتساب کے اصول سے تلافی مافات کا یہی جذبہ اور عمل کا عزم جواں پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے.... (متاع وقت اور کاروان)

دانشمندی کا کام

آخرت کے بارے میں...... عام طور پر لوگوں نے یہ تصور باندھ رکھا ہے کہ...... آخرت کوئی الگ عالم ہے...... دنیا ترک کرو گے تب جاکے آخرت میں پہنچو گے...... یہ غلط ہے بلکہ ہماری آخرت اسی دنیا میں چھپی ہوئی ہے...... اسے نکالنا ہمارا کام ہے...... یہی کھانے پینے کے اور سونے جاگنے کے افعال...... انہی میں آخرت چھپی ہوئی ہے...... ان کے ذریعے سے اپنی آخرت نکالو دنیا میں رہ کر اس میں سے آخرت نکال لینا دانشمند کا کام ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ایمان میں زیادتی اور اس کے اسباب

جب کلمہ کا تقاضا تقویٰ آ جاتا ہے تو...... حق تعالیٰ مؤمن متقی کے دل میں سکینہ، تحمل پیدا فرما دیتے ہیں تا کہ...... اس ایمان میں جو اس وقت موجود ہے زیادتی ہو جاوے...... معلوم ہوا کہ ایمان میں زیادتی ہوتی ہے...... اس کا طریقہ اس کے اسباب وسائل و ذرائع دوام طاعت اور کثرت ذکر ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

تقدیر کا مقصود

جس نے تقدیر کے فیصلوں کی معرفت حاصل کرلی وہ ان پر ثابت قدم رہ سکتا ہے اور وہ شخص بڑا نادان ہے جس نے ان فیصلوں کے مقابلے کی ٹھان لی کیونکہ فیصلہ کرنے والی ذات کا اس سے مقصود اس کو جھکانا ہوتا ہے لیکن اس نے مقابلہ کی کوشش کی اور بظاہر کامیاب ہوگیا تو اسے جھکنا کہاں پڑا؟ اس کی مثال اس طرح سمجھو! کہ ایک فقیر بھوکا ہوتا ہے اور بقدر ہمت صبر کرتا ہے لیکن جب صبر سے عاجز ہوجاتا ہے تو مخلوق سے سوال کے لیے نکلتا ہے حالانکہ اسے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ (اس کے سامنے) مخلوق سے سوال کرے....اس وقت اگرچہ وہ اپنی اس ضرورت کی وجہ سے معذور ہوتا ہے جس نے اس کو سوال کے لیے مجبور کردیا لیکن وہ اپنے کو مغلوب الصبر تصور کرتے ہوئے معذرت کرتا اور حیاء کرتا رہتا ہے اور یہی اس سے مقصود بھی ہوتا ہے....

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکلنا نہیں پڑا؟ پھر دیکھو کہ بغیر مطعم بن عدی کی امان لیے ہوئے......جو کافر تھے......آپ مکہ واپس نہیں آسکے....

پس پاکیزہ ہے وہ ذات! جس نے سارے امور کو اسباب سے متعلق کیا ہے تاکہ عارف کو ضرورت کے وقت سبب اختیار کرنے کے لیے جھکنا پڑے....(مجالس جوزیہ)

اللہ کے راستے کی شہادت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت کی پھر اس کے بعد آپ نے رومیوں سے جہاد کے لئے جیوش کو بھیجنا شروع کیا....حضرت سلمہ بن ہشام بھی اس لشکر میں شامل ہوگئے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ملک شام کی جانب رواں دواں تھا....

☆ حضرت سلمہ بن ہشام ملک شام کی طرف مجاہد بن کر نکلے....شہادت ان کا مقصود تھا....کئی مواقع پر رومیوں سے لڑے جب ''مرج الظفر'' کے مقام پر لڑائی ہوئی تو سلمہ بڑی شدت سے لڑے اور شہید ہوکر اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو سچا کر دکھایا....

۱۴ہجری ماہ محرم میں شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جرنیل ملک شام کی نمناک مٹی میں آسودہ خاک ہوئے....جس نے اپنے خون سے وہاں کی زمین کو سیراب کیا....اللہ تعالیٰ حضرت سلمہ سے راضی ہوں....اور ان پر اپنے انعامات کی بارش برسائیں اور ہمارا حشر ان کے ساتھ فرمائے....بیشک وہ بڑا کریم اور بردبار ہے....(روشن ستارے)

صبر کا حکم

صبر واجب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے (اصبروا وصابروا)

ہمارے نزدیک صبر کی تفصیل ہے وہ صبر جو واجب ہے اگر انسان اس پر صبر نہ کرے تو گناہ گار ہوگا اور وہ صبر جو مستحب ہے وہ واجبات میں واجب ہے محرمات پر صبر کرنا واجب ہے اور مکروہات پر صبر کرنا مستحب ہے....(اعمال دل)

جب کسی بات کے سچ یا جھوٹ ہونیکا علم ہو

۱....عقلمند کو چاہئے کہ جب کوئی ایسی حدیث سنے جو کبھی نہیں سنی اور نہ دل کو لگتی ہو تو فوراً اس کی تصدیق وتکذیب نہ کرے....ممکن ہے سچی ہو تم تکذیب کر دو اور ہو سکتا ہے جھوٹی ہو تم تصدیق کر بیٹھو.... البتہ یوں کہو کہ مجھے کبھی یہ حدیث نہیں پہنچی اور نہ ہی میں اسے جانتا ہوں....

۲....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب عبرانی زبان میں تورایت پڑھتے اور پھر اہل اسلام کیلئے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان اہل کتاب کی نہ تصدیق کیا کرو اور نہ تکذیب....البتہ یوں کہہ دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں....اور اس پر جو کتاب ہم پر نازل ہوئی....اور جو ہم سے پہلے نازل ہوئی.... پہلے لوگوں میں سے کسی کو پوچھا گیا کہ اگر کسی شخص سے یہ سوال ہو کہ تو فلاں پیغمبر پر ایمان رکھتا ہے اور نام اجنبی ہے جو اس نے پہلے کبھی نہیں سنا....اب اگر وہ ہاں کہتا ہے تو مشکل اور اگر نہیں کہتا ہے تو مشکل کیونکہ ممکن ہے وہ نبی نہ ہو....اور یہ اقرار کر بیٹھے اور ہو سکتا ہے وہ نبی ہو اور یہ انکار کر بیٹھے آخر وہ کیا کرے فرمایا یوں کہہ دے کہ اگر نبی ہے تو میں اس پر ایمان رکھتا ہوں....

۳....ابو نصر محمد بن سلام سے جب علم کلام کا کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو جواب سے انکار فرما دیتے کسی نے عرض کیا کہ اگر اس طرح کا کوئی مشکل مسئلہ ہمیں درپیش آجائے تو کیا کریں فرمایا یوں کہہ دیا کرو ہم اللہ پر ایمان لائے....اور ان تمام امور پر جن کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا اور اس پر جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جو کچھ آپ نے ارادہ فرمایا....(بستان العارفین)

قرآن حدیث اور فقہ

فقہ میں مسائل متفرقہ فی القرآن والحدیث کی تبویب کردی گئی ہے..... مثلاً قرآن پاک میں وضو کا ذکر ہے..... نماز کا ذکر ہے..... اسی طرح قرآن پاک میں روزہ کا ذکر ہے..... حلال وحرام کا ذکر ہے..... لیکن ایک جگہ اکٹھا نہیں..... تو قرآن پاک میں جو متفرقاً ذکر ہے..... ان سب کو ایک جگہ پر اکٹھا ذکر کردینے کا نام فقہ ہے..... مثلاً طہارت کے مسائل..... جو قرآن پاک میں متفرقاً ذکر تھے وہ ایک جگہ ''کتاب الطہارت'' کا عنوان قائم کرکے اکٹھا کردیا..... نماز کا بیان..... جو قرآن پاک میں متفرقاً تھا..... اس کو فقہاء نے ''کتاب الصلوٰۃ'' کا عنوان قائم کرکے..... ایک جگہ اکٹھا کردیا ہے....

الغرض کتاب اللہ مثل متن کے ہے..... اور حدیث..... اس کی شرح ہے اور ان دونوں کی تبویب یہ فقہ ہے.... (خطبات مسیح الامت)

اصلاح برائے واعظین

مقرر اور واعظ اپنی نیت درست کرلے کہ..... میں اپنی اصلاح..... اور خدمت دین کیلئے وعظ کہہ رہا ہوں جاہ وشہرت کیلئے نہ کہے.... (مجالس ابرار)

فنا کی حقیقت

فنائیت کا مطلب ہے..... ترک اعتراض..... یعنی کسی پر اعتراض مت کرو..... ناگوار امر پر صبر کرو..... اور ضبط سے کام لو..... اس ترک اعتراض کا آخر مقام یہ ہوگا کہ ہر ناگوار امر کو مشیت ایزدی پر محمول کرتے ہوئے..... ناگواری نہیں ہوگی..... جو کام بھی ہوگا اور جس طرح بھی ہوگا..... اس کو منجانب اللہ تصور کرتے ہوئے خوش طبعی کے ساتھ قبول کرلو گے..... اور یہی مقام فنائیت ہے.... (ارشادات عارفی)

معمولات کا ناغہ

کہ اگر تم دوستوں اور احباب کی وجہ سے معمولات کا ناغہ کرو گے..... تو ایک دن بالکل کورے رہ جاؤ گے.... (ارشادات مفتی اعظم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی ازدواجی زندگی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی پھر برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا دیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا.... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے اور میں گوشت والی ہڈی چباتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھما دیتی.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی.... (مسلم)

فائدہ: بیوی نے جس جگہ منہ لگایا ہو خاوند کا اسی جگہ منہ لگا کر پانی پینا....اور جس ہڈی کو اس نے چوسا ہو....خاوند کا اس ہڈی کو چوسنا.... یا اس کے برعکس بیوی کا خاوند کی طرح کرنا....اسی طرح کھانا کھانے کے بعد دونوں کا ایک دوسرے کی انگلیاں چاٹ لینا.... یہ تمام باتیں میاں اور بیوی کے درمیان محبت کو بڑھانے کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی وجہ سے اجر وثواب کا باعث بھی ہیں بلکہ اگر میاں صاحب بیوی سے ذرا اپنے انداز محبت کو بڑھاتے ہوئے جان بوجھ کر یہ پوچھ لیں کہ ذرا بتانا کہ آپ نے اس برتن پر کہاں منہ لگایا تھا تاکہ میں بھی اسی جگہ منہ لگا کر پانی پیوں تو ان شاء اللہ لطف دوبالا ہو جائے گا اور محبت بڑھ جائے گی.... (پرسکون گھر)

نئی تہذیب کا عجیب فلسفہ

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں: نئی تہذیب کا عجیب فلسفہ ہے کہ اگر ایک عورت اپنے گھر میں اپنے لئے اور اپنے شوہر کے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کھانا تیار کرتی ہے....تو یہ رجعت پسندی اور دقیانوسیت ہے....اور اگر وہی عورت ہوائی جہاز میں ایئر ہوسٹس بن کر سینکڑوں انسانوں کی ہوسناک نگاہوں کا نشانہ بن کر ان کی خدمت کرتی ہے تو اس کا نام آزادی اور جدت پسندی ہے....اگر عورت گھر میں رہ کر اپنے ماں باپ....بہن بھائیوں کے لئے خانہ داری کا انتظام کرے تو یہ قید اور ذلت ہے....لیکن دکانوں پر ''سیلز گرل'' بن کر اپنی مسکراہٹوں سے گاہکوں کو متوجہ کرے.... یا دفاتر میں اپنے افسروں کی ناز برداری کرے....تو یہ ''آزادی'' اور ''اعزاز'' ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (پردہ ضرور کرونگی)

وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے

وقت زندگی کا بڑا قیمتی سرمایہ ہے اس لیے اس کی بڑی قدر کرنی چاہیے اس کے لیے ضروری ہے کہ صبح و شام تک زندگی میں جس قدر مشاغل ہیں ان کے لیے نظام الاوقات مرتب کیا جائے تا کہ ہر کام مناسب وقت پر آسانی سے ہو جائے....

حدیث شریف میں آتا ہے:

''فرصت کو غنیمت جانو مصروفیت سے پہلے''

آج اللہ پاک نے ہمیں وقت دیا ہے اور ہم لوگ وقت گزارنے کے لیے فضول قسم کی مصروفیات ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ وقت کٹ جائے جو سچا مسلمان ہوتا ہے وہ نیکی کے کام کر کے اپنے آپ کو تھکاتا ہے اور ہر وقت آخرت کے کاموں میں مصروف دکھائی دیتا ہے....

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میرا جو وقت کھانے پینے میں صرف ہوتا ہے.... اس پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ اس وقت میں مطالعہ نہیں کر سکتا....''

ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مصروفیات ایسی ہوتی تھیں کہ وہ اپنے ہر لمحہ سے فائدہ اٹھاتے تھے کہ جو وقت گزر گیا وہ دوبارہ کسی صورت میں نہیں مل سکتا.... اس لیے وہ وقت کو سب سے قیمتی متاع سمجھتے تھے.... وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے کو آخرت کا سرمایہ سمجھتے تھے اور اس سے فائدہ اُٹھاتے تھے اور کوئی نہ کوئی نیکی کا کام کرتے رہتے تھے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

اولاد نرینہ کا عمل

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ○ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ○ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ (سورۃ الشعراء: ۱۳۲ تا ۱۳۴)

ترجمہ: اور ڈرو اس ذات سے کہ مدد دی تم کو اس سبب سے کہ تم جانتے تھے مدد دی تم کو چوپایوں سے اور بیٹوں سے اور باغوں سے اور چشموں سے....

نرینہ اولاد کیلئے اور رزق کی برکت کیلئے اس آیت کو کثرت سے پڑھیں.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی....

عقل کا حق ادا کرو

مباح طریقہ سے دنیاوی لذتوں کے طلب کرنے والے پر میں نکیر نہیں کرتا کیونکہ ہر شخص ان کو ترک کر دینے پر قادر نہیں ہو پاتا....البتہ یہ لذتیں اس شخص کے لیے آزمائش ہو جاتی ہیں جو ان کا طالب ہو پھر سب کو یا اکثر کو حرام طریقہ سے حاصل کرے....ان کے حصول کی کوشش کرے لیکن اس کی پروانہ کرے کہ کیسے حاصل ہوئیں....پس یہی وہ فتنہ ہے جس میں عقل اپنے حق سے محروم کر دی گئی ہے اور صاحب عقل اپنی عقل سے کچھ نفع نہیں اُٹھا سکا ہے کیونکہ جب بھی اس لذت اور اس کی سزا کو وزن کیا جائے گا تو سزا کا پہلا ذرہ رکھتے ہی فنا ہو جانے والی لذت کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا....

ہم نے کتنے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے اپنی خواہشات کو ترجیح دی تو ان کا دین سلب کر لیا گیا....ایسے وقت سمجھ دار شخص کو تعجب ہوتا ہے کہ کیسے انہوں نے اس چیز کو ترجیح دی جس کے ساتھ کچھ دن بھی نہ رہ سکے اور ایسی سزا میں مبتلا ہو گئے جو ان سے کبھی جدا نہیں ہوتی....پس عقل کا حق نہ ادا کرنے کے متعلق اللہ سے ڈرو اور سالک کو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنا قدم کہاں رکھ رہا ہے کیونکہ ''بعض جلد باز ہلاکت کے کنویں میں گر پڑے ہیں'' اور تیقظ و بیداری کی نگاہ کھلی رکھنی چاہیے کیونکہ تم لوگ جنگ کے ایسے میدان میں ہو جس میں یہ پتہ نہیں کہ تیر کہاں سے آ لگے گا....

اپنی مدد کرو....اپنے خلاف (اپنے دشمن کی) مدد نہ کرنے لگو....(مجالس جوزیہ)

اسلام میں اختصار کا نتیجہ

اختصار کی ایسی مثال ہو گی جیسے شاہی باز اُڑ کر ایک بڑھیا کے گھر چلا گیا....بڑھیا نے اس کو پکڑ لیا....اس کی چونچ دیکھی تو بہت بڑی ہے بہت افسوس کیا کہ ہائے یہ کیسے کھاتا ہو گا....قینچی لیکر اس کی چونچ کتر دی....پنجے دیکھے تو وہ بھی لمبے لمبے تھے....کہنے لگی کہ ہائے یہ چلتا کیسے ہو گا پنجے بھی کتر دیئے....غرض جو چیزیں اس میں کمال کی تھیں وہ سب اُڑا دیں....اسلام میں اگر اختصار کیا جائے گا تو اس باز ہی کی سی حالت ہو گی وہ اسلام ہی کیا رہے گا....(امثال عبرت)

معیاری شخصیات کا تا قیامت وجود

کتاب وسنت کا فیصلہ یہ ہے...... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے...... بعد قیامت تک معیاری شخصیتیں آتی رہیں گی...... جو درجہ بدرجہ حق و باطل کا...... معیار ثابت ہوتی رہیں گی......اور جو بھی کتاب وسنت کے الفاظ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی سعی کرے ......تو ایسی شخصیتیں اپنے اپنے دور کے مناسب حال عنوانوں سے ان کی تاویلات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت کا چہرہ دکھاتی رہیں گی.... (خطبات حکیم الاسلام)

کامیابی کا فطری طریقہ

جس کام کے کرنے کا جو طریقہ صحیح ہے......اس سے کام کیا جائے...... جب ایسا ہوگا تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیاب نہ ہو...... عادۃ اللہ یہی ہے...... کہ جب صحیح طریقہ سے کوئی کام کیا جاتا ہے......تو کامیابی ہو جاتی ہے...... جب دروازہ سے داخل ہوگا تو گھر نہیں پہنچے گا......تو اور کہاں پہنچے گا....

اس قاعدہ میں دنیاوی کاروبار......اور اخروی کام سب داخل ہو گئے......جس کام کو بھی کرو اس کے کرنے کا صحیح طریقہ سیکھو...... کسی بھی کام کے کرنے سے پہلے اس کا صحیح علم حاصل کرو...... جب علم صحیح اس کے حاصل کرنے کا ہوگا......وہ کام صحیح صحیح انجام پاوے گا چاہے...... دنیوی کام ہو یا اخروی کام ہو.... (خطبات مسیح الامت)

نجات کے تین طریقے

ایک حدیث پاک میں نجات کے تین طریقے ارشاد فرمائے گئے......۱....اپنی زبان کی حفاظت رکھے......۲....اپنے گھر سے بدون ضرورت شدیدہ نہ نکلے اس کا گھر اس کیلئے وسیع ہونے کا مفہوم یہی ہے......۳....اپنی خطاؤں پر روتا رہے...... حدیث پاک یہ ہے....

"وعن عقبة بن عامر رضی الله تعالی عنه لقبت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقلت ماالنجا ة فقال املک علیک لسانک ولیسع بیتک وابک علی خطیئتک" (احمد و ترمذی) (مجالس ابرار)

حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ

غزوہ احد میں جب مسلمانوں کی تھوڑی سی اجتہادی لغزش کی بناء پر جنگ کا پانسہ تبدیل ہوا.... کفار بزعم خود نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے لئے ایک بارگی حملہ آور ہوئے تو چند جان نثار صحابہؓ ایسے بھی تھے جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنے ہوئے تھے جس طرف سے بھی تیر وتلوار کا حملہ ہوتا وہ اپنے جسموں پر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے.... خاص طور پر حضرت شماس رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو کردار ادا کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے ہوئے جس انداز سے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی وہ رہتی دنیا تک کے جوانوں کے لئے بہت اہم سبق ہے....

جس وقت غزوۂ احد میں چار اطراف سے کفار تیر وسنان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور تھے.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرف بھی (دائیں.... بائیں) نظر فرماتے.... انہیں حضرت شماس ہی نظر آتے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کررہے ہیں اور اپنی جان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کررہے ہیں.... حتیٰ کہ وہ زخم پر زخم کھاتے کھاتے نڈھال ہو گئے.... جان میں معمولی رمق باقی رہی.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جائے گئے.... جہاں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی تیمارداری کرتی رہیں.... مگر ان کی قربانی اللہ رب العزت کے ہاں قبول ہو چکی تھی.... اس کا انعام ابھی فوری ملنے والا تھا چنانچہ مدینہ میں بغیر کچھ کھائے پئے شہادت کے رتبہ پر فائز ہو گئے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احد کے شہداء کے ساتھ انہی خون آلود کپڑوں میں دفنایا....

کسی انسان کی خوش قسمتی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود گواہی دیں کہ فلاں نے میری خاطر جان دی.... حضرت شماس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''**ماوجدت لشماس شبھا الا الجنة**'' کہ شماس کے لئے سوائے ڈھال کے اور کوئی تشبیہ نہیں پاتا....

اور یہ حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ کا دین کی خاطر پہلا کارنامہ تھا بلکہ اس سے

پہلے نہ صرف وہ غزوۂ بدر میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھاتے رہے بلکہ اس سے پہلے انہوں نے ایمان قبول کر کے اپنے آپ کو کفار و منافقین کی اذیت کا نشانہ بنالیا کیونکہ جس وقت وہ مسلمان ہوئے تھے اس وقت مسلمان ہونا بھی بڑی ہمت و جرات کی بات تھی....

اور آخر میں جنت کی طرف جانے والوں کے قافلہ میں شریک ہو کر دائمی راحت پا گئے....

رضی اللہ عنہ وارضاہ.... (ضرب مومن) (روشن ستارے) (شہدائے اسلام)

صبر کی انواع اور اقسام

صبر کی دو نوع ہیں....۱....صبر بدنی....۲....صبر نفسی....

ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں....۱....اختیاری....۲....اضطراری.... گویا کہ کل چار اقسام ہو گئیں....

۱....بدنی اختیاری....۲....بدنی اضطراری....۳....نفسی اختیاری....۴....نفسی اضطراری....

بدنی اختیاری....اعمال شاقہ کا کرنا....

بدنی اضطراری....کسی کے مارنے پر صبر کرنا....

نفسی اختیاری....جس چیز کو شریعت مستحسن نہ سمجھے اس سے اپنے نفس کو روکنا....

نفسی اضطراری....اپنے نفس پر صبر کرنا اپنے محبوب کے گم ہونیکی وجہ سے اس طور پر کہ اگر یہ صبر نہ کرتا تو جزع فزع اور اپنا گریبان اور چہرہ وغیرہ نوچتا لیکن صبر کر کے کوئی کام نہیں کیا.... (اعمال دل)

ہدیہ قبول کرنے کی شرط

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے.... بعض فرماتے ہیں کہ سلطان کا ہدیہ یا تحفہ وغیرہ قبول کرنا جائز ہے.... جب تک کہ اسکے متعلق مال حرام میں سے ہونے کا یقین نہ ہو اور بعض حضرات بالکل منع فرماتے ہیں.... (بستان العارفین)

شوگر کا علاج

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ؀ (سورۃ)

جس کو شوگر کی بیماری ہو وہ اس دعا کو ۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھے.... ان شاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہو گا....

امام طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ سے حجاج بن یوسف کی ملاقات

امام طاؤس بن کیسانؒ کہتے ہیں ایک سال میں مکۃ المکرّمہ میں مقیم تھا.... مشہور زمانہ امیر حجاج بن یوسف حج ادا کرنے مکۃ المکرّمہ آیا اور حرم شریف میں بیٹھ کر اپنے کارندے کو یہ پیام دیکر میرے ہاں روانہ کیا کہ امیر المومنین حجاج بن یوسف آپ کو طلب کرتے ہیں....

میں نے اس کی طلبی قبول کی اور اسکے پاس آ گیا.... حجاج نے میرا اکرام کیا اور اپنے قریب بٹھالیا اور ایک شاہی تکیہ بھی پیش کیا تا کہ میں اس کا سہارا لوں پھر اس نے چند مسائل دریافت کئے جس کو جاننا چاہتا تھا....

اس درمیان ایک حاجی لبیک اللھم لبیک کہتا ہوا قریب سے گزرا جس کی آواز میں کچھ ایسا ارتعاش وسوز تھا کہ سننے والوں کے دل پھٹے جا رہے تھے....

حجاج نے اپنے آدمی سے کہا ذرا اس حاجی کو لے آؤ؟

جب وہ آیا تو پوچھا تم کون ہو؟

حاجی نے کہا.... میں ایک مسلمان ہوں....

حجاج نے کہا میرا یہ مطلب نہیں میں جانتا ہوں کہ تم مسلمان ہو لیکن یہ بتاؤ تم کس ملک کے ہو؟

حاجی نے کہا.... ملک یمن کا باشندہ ہوں....

حجاج نے جب یہ سنا تو پوچھا تمہارے ملک کے حاکم کا کیا حال ہے؟

(ملک یمن کا یہ حاکم حجاج بن یوسف کا چھوٹا بھائی محمد بن یوسف تھا جس کو حجاج نے حاکم یمن بنایا تھا)

حاجی نے کہا.... وہ تروتازہ.... فربہ.... جسم.... خوش لباس نوجوان آدمی ہے....

حجاج نے کہا.... میرا سوال اس کی صحت کے بارے میں نہیں ہے میں اس کے عادات واطوار معلوم کرنا چاہتا ہوں؟

حاجی نے کہا.... وہ نہایت ظلم وزیادتی کرنے والا.... بندۂ نفس.... اپنے خالق کا ناشکرا فسق وفجور کا شیدا انسان ہے.... اس کو اپنی رعایا سے کیا تعلق اپنا عیش ولطف ہی مقصود ہے....

حجاج اپنے ہم نشینوں اور حاجیوں کے ہجوم میں حرم شریف کے اندر اپنے بھائی کا یہ

مکروہ تذکرہ سن کر سخت نادم ہوا اور اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا....

پھر سنبھل کر کہا اے شخص تیری یہ جرأت کیونکر ہوئی کہ تو میری موجودگی میں علی الاعلان اس کی برائی بیان کرے.... جب کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ میرا عزیز بھائی.... پسندیدہ شخصیت و باعزت حاکم بھی ہے؟

حاجی نے برجستہ جواب دیا.... وہ آپ کے یہاں اتنا باعزت نہیں جیسا کہ میں اپنے اس رب کے سامنے باعزت ہوں .... جبکہ میں اس کے باعزت گھر کا طواف کر رہا ہوں اور اس کی ندا پر **لبیک اللھم لبیک** کہہ رہا ہوں اور فریضۂ حج ادا کر رہا ہوں....

یہ تلخ و تند کلام سن کر حجاج خاموش ہو گیا اور وہ حاجی ہجوم میں داخل ہو گیا....

امام طاؤس بن کیسان کہتے ہیں کہ اس کی یہ حوصلہ مندی اور بے خوفی دیکھ کر میں نے دل میں کہا کہ یہ کوئی غیر معمولی انسان ہے اس کا تعارف لینا چاہئے تیزی سے میں اس کے پیچھے گیا.... دیکھا کہ وہ غلاف کعبہ تھامے اپنا چہرہ اس کو لگائے یہ کلمات کہہ رہا ہے....

اللھم بک اعوذ وبجنا بک الوذ ....

ترجمہ:.... اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی جناب میں حفاظت بھی....

اس طرح وہ کچھ دعائیں پڑھ کر حاجیوں کے ہجوم میں نظروں سے غائب ہو گیا.... مجھ کو اس کا شدید احساس ہوا کہ اس سے ملاقات نہ ہو سکی اور امید بھی نہ رہی کہ پھر ملاقات ہو گی .... عجیب بات ہے کہ وہ عرفہ کی رات ہجوم میں پھر نظر آیا.... میں اس کے قریب پہنچ گیا وہ دعا میں مشغول تھا.... اس کے یہ کلمات میں نے سنے....

اللہ! اگر آپ میرے حج اور میرے عمرے اور میری بیت اللہ حاضری کو قبول نہ فرمائیں تو میری زحمت و مشقت کے اجر سے مجھ کو محروم نہ فرما....''

یہ کہہ کر وہ شخص پھر ہجوم میں غائب ہو گیا اور میں ہاتھ ملتا رہ گیا.... (تذکرۃ التابعین)

غفلت کا علاج

وَاَهْدِيَکَ اِلٰى رَبِّکَ فَتَخْشٰى ○ (سورۃ النازعات:۱۹)

جو سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہو یا برے افعال میں پڑ گیا ہو یا اللہ کی طرف سے غافل ہو گیا ہو اس آیت کو روزانہ ۱۰۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے اسے پلائے....

ناقدری نعمت

کس قدر عبرتناک واقعہ ہے...... کہ ناعاقبت اندیش...... اور نام نہاد مسلمان...... اپنے دین کی خوبیوں...... اور صلاح وفلاح کی ناقدری کرتے ہوئے...... کفار ومشرکین کے ظاہری عیش وعشرت کے ساز وسامان کی طرف مائل ہوتے ہیں...... لیکن ذرا ان کی اندرونی زندگی کا بھی تو جائزہ لیجئے...... کہ امریکہ اور انگلینڈ والوں کی زندگی کیسی ہے؟...... ان کی زندگی میں نہ حیا ہے...... نہ غیرت...... نہ شرافت ہے...... نہ انسانیت...... ناپاک جانوروں سے بدتر...... قابل نفرت زندگی ہے.... (ارشادات عارفی)

بواسیر کا علاج

شاہ اسحاق صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ...... بڑے بزرگوں میں سے ہیں.... آپ کو بواسیر کا مرض تھا...... ایک شخص نے ان سے عرض کیا کہ آپ نماز تو پڑھتے ہی ہیں...... اگر آپ وتر کی تین رکعات میں...... سورہ اذا جاء سے سورہ اخلاص تک...... علی الترتیب تینوں رکعتوں میں پڑھ لیا کریں...... تو ان شاء اللہ بواسیر کی شکایت نہ ہوگی.... (ارشادات مفتی اعظم)

محبت.... محنت.... عظمت اور متابعت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت...... عظمت اور متابعت...... تینوں کا ہونا ضروری ہے...... محض محبت ہو کہ آدمی دعویٰ کرے کہ...... عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں...... مگر اطاعت نہ کرے تو وہ محبت ناتمام ہے...... محبت کی علامت یہ ہے کہ اطاعت کرے...... اطاعت دلیل اور دعویٰ محبت ہے...... جب دعوائے محبت...... کے ساتھ ساتھ دلیل محبت یعنی اطاعت بھی ہو...... تو تب کہا جائے گا کہ بے شک یہ محبت ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

امر بالمعروف

امر بالمعروف کا مطلب یہ ہے...... کہ خیر خواہی کے ساتھ کسی کو بات کہنا...... ورنہ اگر خیر خواہی نہ ہو تو کبر ہے.... (ارشادات عارفی)

مثالی خواتین کی تین صفات

موجودہ دور میں ہر اقسام خواہ وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہو.... مرد ہو یا عورت.... اپنے کردار پر مطمئن ہے وہ اپنے کردار کو مثالی کردار اور اپنے عمل کو مثالی عمل اور اپنے آپ کو مثالی مسلمان تصور کرتا ہے.... لیکن کوئی بھی مسلمان اسی وقت ہی مثالی ہوسکتا ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں بھی مثالی ہو صرف اپنے خیال سے یا دو چار افراد کے کہہ دینے سے خود مثالی تصور کرنا بجا نہیں ہے جیسے ایک مرتبہ کسی بادشادہ نے ایک حجام کی تعریف کر دی کہ اس کو بہت عمدہ حجامت بنانی آتی ہے...... جب حجام کی بیوی کو پتہ چلا کہ بادشاہ نے میرے شوہر کی حجامت پر تعریف کی ہے تو اس کو کوئی خوشی نہ ہوئی وہ کہنے لگی کہ بات تو جب تھی کہ جب دو چار حجام مل کر یہ تعریف کرتے.... اس لئے کہ بادشاہ اس فن سے واقف نہیں اسے کیا معلوم کہ حجامت کیسی ہوتی ہے فن کی باریکی کو تو صاحب فن ہی سمجھ سکتا ہے جیسے کسی مصور نے تصور بنائی کہ جیسے پرندہ ٹہنی پر بیٹھا ہے اور پھر دیگر مصوروں کو بلوا کر پوچھا کہ میرے فن کی غلطی نکالیں تو کوئی بھی اس کی کمزوری اور غلطی نہ پکڑ سکا سب نے ہی اس کے فن کو سراہا لیکن ایک بوڑھا مصور کہنے لگا کہ اس تصویر میں غلطی یہ ہے کہ ٹہنی جھکی ہوئی نہیں کیونکہ جب پرندہ ٹہنی پر بیٹھتا ہے تو وہ کچھ جھک جاتی ہے پس مثالی مسلمان بھی وہی ہوسکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے اصولوں پر پورا اترے اس وقت ہم چندان اوصاف کو ذکر کرنا چاہتے ہیں جو مثالی خواتین میں ہونا ضروری ہیں چنانچہ فرمان خداوندی ہے....

"ان الذین یرمون المحصنت الغافلات المؤمنت لعنوا فی الدنیا والاخرۃ"

یعنی وہ لوگ دنیا وآخرت میں ملعون ہیں جو تہمت لگاتے ہیں ایسی عورتوں پر جو پاکباز ہیں اور دنیوی بکھیڑوں سے ناواقف ہیں اور ایمان والیاں ہیں اس آیت میں تین صفات کا ذکر آیا ہے....

1...... عورت کا پاکدامن ہونا یہ صفت اگرچہ مردوں کیلئے بھی ضروری ہے اور عورتوں کیلئے بھی ضروری ہے لیکن مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ صفت عورتوں کیلئے ذکر کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی مسلمان مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں....

2...... دوسری صفت بیان فرمائی کہ وہ (دنیاوی اُمور میں) غافل ہوتی ہیں اس سے

ان لوگوں کی بھی تردید ہو جاتی ہے جو عورت کیلئے دنیوی امور میں مہارت اور دخل اندازی کو ضروری سمجھتے ہیں عورت کو مرد کے شانہ بشانہ چلنے اور کام کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور جو خواتین دنیوی دھندوں میں دخل نہیں دیتیں ان کو برا سمجھتے ہیں اور وہ عورتیں بھی غور کریں جو اپنے لئے سیاست....ملازمت وغیرہ کو ضروری سمجھتی ہیں پس اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کا دنیوی امور سے غافل ہونا اچھی بات ہے اور عنداللہ پسندیدہ صفت ہے....

3......تیسری صفت ایمان کی ہے....ایمان تو نیکوں کی قبولیت کیلئے بنیادی چیز ہے اگر کسی میں ایمان نہیں تو اس کی کوئی بھی نیکی قابل قبول نہیں اس لئے سب سے پہلے مسلمان کا اپنے عقائد کو درست کرنا ضروری ہے چنانچہ عقائد کی تفصیلات دینی کتابوں میں دیکھ لینی چاہئیں جیسا کہ بہشتی زیور وغیرہ کہ خدانخواستہ اگر عقیدے میں تھوڑی سی بھی گڑبڑ ہوئی تو نہ نماز کام آئے گی نہ روزہ وحج زکوٰۃ اور دیگر عبادات کام آئیں گی....خلاصہ یہ کہ مثالی خواتین کیلئے مذکورہ تینوں صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے....(پرسکون گھر)

اپنا نظام الاوقات بنائیے

۱-مدرسے سے چھٹی کے بعد بجائے گھومنے کے سیدھے گھر جانا چاہیے.... ہاں اگر راستے میں کسی نماز کا وقت ہو جائے اور خدشہ ہو کہ گھر جانے سے جماعت فوت ہوگی تو پہلے جماعت کی نماز مسجد میں ادا کریں پھر گھر روانہ ہو جائیں....

۲-گھر میں ہمیشہ دُعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں....

۳-باآواز بلند سلام کریں....

۴-سامان وکتب اِدھر اُدھر نہ ڈالیں بلکہ محفوظ جگہ پر رکھیں تا کہ چھوٹے بچے خراب نہ کرسکیں....

۵-اپنے مسلمان بھائیوں کی اصلاح کے لیے دوستوں کے ساتھ عصر کے بعد جا کر نیکی کی دعوت کی ترتیب بنائیں....

۶-نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد عشاء تک یکسوئی اور توجہ سے سبق یاد فرمائیں....

۷-عشاء کی نماز باجماعت ادا کریں اور جو سبق رہ گیا ہو اسے مکمل کر لیں....

۸-تعلیمی معاملات سے فراغت کے بعد کھانا کھائیں....

۹-مختصر چہل قدمی کریں اور جلد سو جائیں....

۱۰-ہو سکے تو تہجد میں اُٹھنے کی کوشش کریں ورنہ فجر باجماعت ضرور ادا کریں....

۱۱-مدرسے روانہ ہونے سے قبل تیاری اچھی طرح کر لیں.... کتابیں اور دیگر سامان بھی صحیح طور پر دیکھ لیں....

۱۲-مدرسے روانہ ہوتے وقت والدین کو سلام کر کے اور دُعائیں لے کر جائیں....

۱۳-چھٹی والے دن پچھلے اسباق دہرالیں اور گھریلو معاملات پر بھی توجہ دیں....

ہمارا ایک ایک منٹ ہیرے موتی اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے.... ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے بہت ضروری ہے کہ ہم ہر وقت حصول علم.... عمل اور اس کے دوسروں تک پہنچانے میں مشغول رہیں....(وقت ایک عظیم نعمت)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحتیں

حضرت نمران بن مخمر ابوالحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ لشکر میں چلے جا رہے تھے فرمانے لگے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو تو خوب اجلا اور سفید کر رہے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کر رہے ہیں یعنی دین کا نقصان کر کے دنیا اور ظاہری شان وشوکت حاصل کر رہے ہیں.... غور سے سنو! بہت سے لوگ دیکھنے میں تو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنے نفس کی بے عزتی کرنے والے ہوتے ہیں.... پرانے گناہوں کو نئی نیکیوں کے ذریعے سے ختم کرو.... اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کر لے جس سے زمین آسمان کے درمیان کا خلا بھر جائے اور پھر وہ ایک نیکی کر لے تو یہ نیکی ان سب گناہوں پر غالب آ جائے گی....(عند ابن السمعانی کذا فی الکنز ۸/۲۳۶)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن کے دل کی مثال چڑیا جیسی ہے جو ہر دن نہ معلوم کتنی مرتبہ ادھر ادھر پلٹتا رہتا ہے....(اس لئے آدمی مشورہ کے تابع ہو کر چلے)(حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

قریب بشرک ایک نئی تعبیر

مسلمان خود دعاء چھوڑ کر بزرگوں سے کہتا ہے...... آپ دعاء کریں...... اور جوان سے کہا جاتا ہے کہ بھائی...... آپ خود بھی تو زبان سے دعاء اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں...... تو کہتے ہیں اجی ہماری کیا دعاء...... اس کے معنی یہ ہیں گویا مؤمن یوں کہہ رہا ہے...... کہ اللہ تعالیٰ میری نہیں سنتے.... العیاذ باللہ...... اس کے یہ معنی نکلے یا نہیں نکلے کہ آپ اللہ کے آدمی ہیں...... آپ کی سنتے ہیں.... ہماری نہیں سنتے تو یہ شرک کے قریب پہنچ گیا...... اگرچہ مشرک نہیں ہوا...... یہ نئی تعبیر ہے کہ مشرک تو نہیں ہے مگر...... قریب بشرک ہو گیا.... (خطبات مسیح الامت)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا اہتمام تقویٰ

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ ٹرین کا جب میل ہوتا تھا...... تو دوسری ٹرین کی طرف دیکھتے بھی نہ تھے کہ...... کہیں کسی ڈبے میں...... کسی بے پردہ عورت پر نظر نہ پڑ جائے...... اللہ اکبر کیا تقویٰ تھا....

حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے پاکیزہ قلب کیلئے...... جب حکم صادر فرمایا گیا کہ...... اے علی رضی اللہ عنہ اچانک نظر کے بعد دوسری نظر پھر نہ کرنا...... کیونکہ پہلی تو اچانک ہونے سے معاف ہے مگر دوسری...... جو قصد وارادہ سے ہوگی وہ حرام ہے...... آج کل وہ لوگ اس روایت سے سبق حاصل کریں...... جو کہتے ہیں کہ ہمارا دل صاف اور پاک ہے...... ہم بری نیت سے نہیں دیکھتے ہیں.... یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ اپنے کو مقدس سمجھنے کا در پردہ دعویٰ ہے یا پھر جہل مرکب اور نفس کے دام میں ہیں.... (مجالس ابرار)

کام کی ابتداء

جب بھی کوئی نیک کام کرو...... کوئی عبادت کرو...... احادیث پڑھو...... تو پہلے اسی طرح قلب کی طہارت حاصل کرو...... کہ یا اللہ! ہمارے اندر جتنی کثافتیں ہیں...... ہمارے تخیل میں...... ہمارے تصور میں...... ہماری استعداد میں جتنی کثافتیں ہیں...... ہم سب کی صفائی چاہتے ہیں.... "استغفر اللہ رب اغفرو ارحم و انت خیر الراحمین" (ارشادات عارفی)

شہوت سے شکست نہ کھاؤ

جس کے نفس نے اس کو حرام لذت کی طرف کھینچا اور اس کی طرف رغبت نے اسے نتائج میں غور کرنے سے روک لیا جبکہ اس نے عقل کی یہ پکار بھی سنی کہ وہ کہہ رہی ہے کہ

''تیرا برا ہو! ایسا نہ کر کیونکہ پھر تو بلندی سے محروم کر دیا جائے گا.... پستی میں گر جائے گا اور تجھ سے کہہ دیا جائے گا کہ جسے تو نے اختیار کر لیا ہے اسی میں پڑا رہ!

لیکن اس کی خواہش نفسانی نے اسے اپنی طرف متوجہ کیے رکھا اور جو کچھ اس سے کہا جا رہا تھا اس کی طرف اس نے توجہ نہیں کی تو وہ ہمیشہ پستی ہی میں گرتا رہے گا....

اور اس کی مثال اس کتے جیسے ہوگی جس کی مثل مشہور ہے کہ ایک کتے نے شیر سے درخواست کی کہ اے درندوں کے بادشاہ! میرا نام اچھا نہیں ہے اس کو بدل کر دوسرا نام رکھ دیجئے.... شیر نے کہا تمہارے اندر خیانت کا مرض ہے اس لیے اس کے سوا کوئی اور نام بہتر نہ ہوگا.... کتے نے کہا میرا تجربہ کر لیجئے؟ شیر نے اسے گوشت کا ایک ٹکڑا دیا اور کہا کہ کل تک اس کو حفاظت سے رکھو جب تک میں تمہارے لیے دوسرا نام سوچ رہا ہوں....

(دوسرے وقت) جب کتے کو بھوک لگی تو گوشت کی طرف دیکھا اور صبر کر گیا لیکن پھر جب خواہش نفس کا غلبہ ہوا تو اس نے سوچا کہ بھلا میرے نام میں کیا خرابی ہے؟ ''کلب'' تو بہت اچھا نام ہے.... یہ سوچا اور گوشت کھا گیا....

یہی مثال پست حوصلہ شخص کی ہے کہ تھوڑے مرتبہ پر قناعت کر لیتا ہے اور بعد میں حاصل ہونے والے فضائل پر فوری خواہشات کو ترجیح دے دیتا ہے.... لہٰذا جب خواہشات کی آتش بھڑکے تو اللہ سے ڈرو اور اس کی فکر کرو کہ کیسے اس کو بجھایا جائے کیونکہ بعض لغزشیں ہلاکت کے کنویں میں گرا دیتی ہیں.... بعض نشانات مٹتے نہیں ہیں اور کسی مرتبہ کو چھوڑ دینے والا اس کی تلافی نہیں کر پاتا.... پس فتنہ کے اسباب سے بہت دور رہو کیونکہ اس کے قریب ہونا آزمائش ہے اور ایسے شخص کے محفوظ رہنے کی کوئی توقع نہیں ہوتی....

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر.... اور کنیت ابوعمرو ہے.... والد کا نام فہیرہ ہے....

آپ طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخیافی بھائی اور قبیلہ ازد کے ایک فرد تھے.... آپ بھی ان عظیم الشان ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے ابتدائی ایام میں ہی دعوت حق قبول کی....

غلامانہ بے بسی کے ساتھ جب اسلام کا اعلان بھی کردیا تو سخت سے سخت اذیتوں اور مصیبتوں کا آنا تو اس ماحول میں یقینی تھا.... چنانچہ آپ سخت اذیتیں برداشت کیں....

بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست کرم نے غلامی کی قید سے نجات دلائی....

آپ ان ستر قراء میں سے ایک ہیں جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴ھ میں بیر معونہ کی تبلیغ وتعلیم پر مامور فرمایا تھا.... رعل وذکوان کے قبائل نے غداری کی اور اس تمام جماعت کو شہید کردیا....

اس جماعت میں سے صرف حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ زندہ گرفتار ہوئے تو عامر بن طفیل نے حضرت عامر کی لاش کی طرف اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہے.... انہوں نے بتایا یہ عامر بن فہیرہ ہیں.... اس نے کہا میں نے انہیں قتل ہونے کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھالئے گئے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے درمیان فرق معلق نظر آئے اور پھر زمین پر رکھ دئے گئے....

آپ کے جسم میں جس وقت جبار بن سلمی کا نیزہ پار ہوا تو آپ کی زبان سے بے ساختہ نکلا....

''خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ (کاروان جنت)

منصب رح کا فیصلہ

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ہدیہ وغیرہ قبول کرنے کی دو صورتیں ہیں.... اگر حاکم کا اکثر مال رشوت اور ناجائز ذرائع کا ہے تو اس کا ہدیہ یا تحفہ وغیرہ قبول کرنا جائز نہیں.... الا یہ کہ وہ صراحت کردے کہ حلال مال بھیج رہا ہوں اور اگر اس کا اکثر مال حلال میراث یا تجارت وغیرہ کا ہے.... تو پھر قبول کرنے میں مضائقہ نہیں جب تک کہ یہ یقین نہ ہوجائے کہ یہ بھیجا ہوا مال حرام ہے یا شبہ والا ہے البتہ افضل یہ ہے کہ نہ ہی قبول کرے خواہ کیسا بھی ہو.... (بستان العارفین)

جب تھیلی دریا میں ڈال دی گئی

صبح صبح کشتی میں شور اٹھا کہ میں لٹ گیا...... میں تباہ ہو گیا......

لوگوں نے کہا...... خیر تو ہے؟...... کیا بات ہوئی کچھ بتاؤ تو سہی؟......

مگر وہ آدمی بس چلائے جا رہا تھا...... ایک ہی رٹ لگی تھی کہ میں لٹ گیا...... کشتی کے سبھی مسافر ایک جگہ جمع ہو گئے...... ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ کیا بات ہے؟...... کسی کو کچھ معلوم ہوتا تو بتاتا کہ کیا بات ہے؟......

کشتی بہت بڑی تھی...... اتنے مرد عورتوں میں ایک طرف بڑے عالم فاضل اللہ کے بندے بھی بیٹھے تھے...... شور کی آوازیں انہوں نے بھی سنیں...... رونے پیٹنے والے کو سمجھا بجھا کر جب بات پوچھی گئی تو اس نے کہا...... غریب مسافر ہوں...... ایک تھیلی میں زندگی بھر کا سرمایہ میں نے چھپا رکھا تھا کسی ظالم نے وہ تھیلی چرا لی...... سب کو یہ سن کر بہت افسوس ہوا......

پوچھنے والوں نے یہ پوچھا کہ کتنا مال تھا تھیلی میں؟......

اس نے بتایا...... ہزار اشرفیاں تھیں...... ایک ہزار اشرفیاں بہت بڑی رقم ہوتی ہے...... جس نے سنا اسے افسوس ہوا...... کچھ لوگ مل کر مشورہ کرنے لگے...... کشتی کے مالک کو بلایا...... سارا ماجرا اسے کہہ سنایا...... اس نے کہا کہ اگر تھیلی کشتی میں ہے...... تو پتا چل جائے گا...... میں سب مسافروں کی تلاشی لیتا ہوں......

آناً فاناً یہ خبر سارے کشتی میں پھیل گئی...... جہاز میں مرد...... بوڑھے...... عورتیں اور بچے بھی تھے...... کڑی نگرانی میں تمام مسافروں کی تلاش ہوئی...... مگر کسی کے پاس سے گم شدہ تھیلی نہ نکلی......

اب لوگ اس شخص پر الٹ پڑے...... طرح طرح کی باتیں ہوئیں اور ہوتے ہوتے سب کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص جھوٹا تھا......

جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے......

سب اسے برا بھلا کہہ کر اپنی جگہ جا بیٹھے......

جھوٹا سٹپٹا کر اپنی جگہ آ بیٹھا...... جب تک سفر جاری رہا...... مسافر اسے پھٹکارتے رہے......

اصل میں ہوا یہ تھا کہ جب سفر شروع ہوا تو یہ جھوٹا پھرتا پھراتا کشتی میں گشت کرتا اس عالم فاضل اللہ کے بندے کے پاس بھی پہنچا تھا اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے اسے معلوم ہو گیا کہ ان اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کے پاس ایک تھیلی میں ہزار اشرفیاں ہیں......

اب اس فریبی کا ہر لمحہ یہ فکر کھانے لگی کہ کسی طرح ہزار اشرفیوں کی تھیلی اڑا لے...... جب کوئی اور تدبیر نہ بن پائی تو اس نے یہ کھیل کھیلا کہ سب شریف لوگ پریشان ہو گئے...... تمام مسافروں کو تلاشی دینا پڑی...... تلاشی ان عالم کی بھی ہوئی...... لیکن کسی کے پاس سے وہ تھیلی نہ نکلی......

جب دریا کا سفر ختم ہوا اور کشتی کنارے لگی...... تمام مسافر اتر گئے تو اس جھوٹے نے علیحدگی میں اللہ کے نیک بندے سے پوچھا......

کیا آپ نے مجھ سے جھوٹ کہا تھا کہ آپ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں ہیں؟......

انہوں نے کہا...... نہیں میں نے جھوٹ نہیں کہا تھا...... میرے پاس واقعی ایک ہزار اشرفیاں تھیں

اس نے پوچھا...... پھر وہ تھیلی کہاں گئی؟

انہوں نے جواب دیا...... جب تو نے اپنی تھیلی گم ہو جانے کا ڈھونگ رچایا تو میں سمجھ گیا کہ تو نے میری تھیلی ہتھیانے کے لئے یہ سب کھیل کھیلا ہے...... تھیلی میرے پاس سے نکلتی تو سب کو یقین ہو جاتا کہ میں چور ہوں...... اس لئے میں نے چپکے سے وہ تھیلی دریا میں ڈال دی......

جھوٹے نے کہا...... ہزار اشرفیاں آپ نے دریا میں ڈال دیں؟

جواب ملا...... ہاں...... اس نے کہا...... تب تو آپ کا بڑا نقصان ہوا......

جواب ملا...... نیکی کا بدلہ برائی سے دینے والے ظالم دوست! میرے نزدیک اہمیت دولت کی نہیں لوگوں کے اس اعتماد کی ہے...... جو حدیث نبوی کی خدمت کے لئے مجھے برقرار رکھنا ضروری ہے...... اگر میں خائن مشہور ہو جاؤں تو میری بیان کردہ حدیثوں پر کون اعتماد کرے گا......

اب آپ یہ بھی سن لیں...... یہ بزرگ کون تھے...... یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے...... جن کی بخاری شریف دنیا بھر میں مستند مانی جاتی ہے...... (یادگار ملاقاتیں)

ایک مفید مشورہ

حج فرض والوں کو تو حج کے واسطے جانا ہی چاہیے..... وہاں مرد وزن کا اختلاط بڑا سخت ہوگیا ہے..... حنفیہ کے نزدیک تو ایسے اختلاط کے ساتھ نماز ہی نہیں ہوتی..... ہم لوگ دوسرے آئمہ کے فتوؤں کے مطابق جواز کا فتویٰ دیتے ہیں..... جس آدمی کے ذمہ حج نہیں ..... وہ تو بس عمرہ ہی کرلے..... تو اچھا ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

نبوت کا احسان عظیم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے..... دائیں ہاتھ میں..... اللہ تعالیٰ کی چمکتی ہوئی کتاب تھی..... اور بائیں ہاتھ میں قلب نبوت تھا..... جس میں اخلاق کی روشنی بھری ہوئی تھی.... کتاب اللہ کے اندر الوہیت کا جلال بھرا ہوا تھا..... اگر فقط کتاب اللہ سامنے آتی..... پیغمبر نہ آتے تو الوہیت کا جلال مخلوق کو بھسم کردیتا..... مجال نہ تھی کہ کوئی اس کو سمجھ سکے..... اس روشنی کو قلب نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اتارا گیا..... تو نبوت کی عبدیت کے ساتھ..... جب الوہیت کا نور اس پر فائز ہوا تو ٹھنڈی روشنی پیدا ہوئی.... جس کو انسان سہہ سکیں.... (خطبات حکیم الاسلام)

ذکر و شغل کسی دنیوی غرض سے نہ ہونا چاہیے

ذکر و شغل کرنا کسی امید دنیوی پر نہ ہو..... بلکہ رضاء الٰہی کے لیے ہو..... کسی اور نیت سے نہ ہو کہ مال بڑھے..... اور زیادہ ہوجائے..... قرضہ ادا ہوجائے..... مقدمہ میں کامیاب ہوجائے..... بیماری گھر سے نکل جائے..... غریبی گھر سے نکل جائے..... ٹوٹا نکل جائے..... دنیوی کوئی غرض نہ ہو..... ''کل مطیع للہ''..... میں لفظ للہ بتارہا ہے کہ کوئی دنیوی غرض نہ ہو..... حتیٰ کہ اس سے بھی خالی الذہن ہو کہ کیا ملے گا..... اور کتنا ملے گا اور کب ملے گا..... دنیا میں ملے گا یا آخرت میں ملے گا..... اس تمام سے خالی الذہن ہو کر بس تم تفویض کرو..... نبیوں کی طرح کہ انہوں نے ہمیشہ تفویض سے کام لیا ہے..... ''وافوض امری الی اللّٰہ'' میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں.... (خطبات مسیح الامت)

امام شافعی رحمہ اللہ سے ہارون الرشید کی ملاقات

امام شافعیؒ نے طلب علم کیلئے ایک طویل سفر کیا ہے جس کا مستقل سفر نامہ ان کے بعض تلامذہ نے ضبط کیا ہے.... اس سفر کے سلسلہ میں بغداد بھی تشریف لے گئے تھے.... آپ فرماتے ہیں کہ میں جس وقت بغداد داخل ہوا تو قدم رکھتے ہی ایک غلام میرے ساتھ ہولیا اور نہایت تہذیب ومتانت کے ساتھ مجھ سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

میں نے کہا ''محمد'' ''غلام نے والد کا نام دریافت کیا تو میں نے کہا ''شافعی'' غلام سے یہ سن کر کہا.... آپ مطلبی ہیں.... میں نے کہا کہ ''ہاں'' غلام نے یہ سب سوال وجواب ایک تختی پر لکھ لئے جو اس کے آستین میں تھی اور اس کے بعد مجھے چھوڑ دیا.... میں بغداد کی ایک مسجد میں جا کر ٹھہر گیا اور اس فکر میں تھا کہ غلام نے یہ تحقیق کیوں کی.... اور اس کا اثر کیا مرتب ہوتا ہے یہاں تک کہ جب آدھی رات گزر گئی تو مسجد کے دروازے پر زور سے دستک دی گئی جس سے سب اہل مسجد مرغوب ہو گئے.... دروازہ کھولا گیا تو کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک ایک آدمی کے چہرے کو غور سے دیکھتے پھرنے لگے.... یہاں تک کہ وہ میرے پاس آئے میں نے کہا فکر نہ کرو جس کو تم ڈھونڈتے ہو وہ میں ہوں.... انہوں نے کہا کہ امیر المومنین (ہارون الرشید) نے آپ کو یاد فرمایا ہے.... میں فوراً بلا کسی پس وپیش کے اٹھ کے ساتھ ہولیا....

میں نے امیر المومنین کو دیکھا تو سنت کے موافق سلام کیا.... امیر المومنین نے میرے طرز سلام کو پسند کیا اور محسوس کیا کہ درباری لوگ جو تکلفات میں سلام کرتے ہیں وہ خطا ہیں .... سلام مسنون یہی ہے.... مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا **تزعم انک من بنی ھاشم** (تم یہ زعم رکھتے ہو کہ میں بنی ہاشم میں سے) میں نے کہا امیر المومنین آپ لفظ زعم استعمال نہ کریں کیونکہ یہ لفظ قرآن میں جس جگہ آیا ہے سب جگہ زعم باطل کے لئے آیا ہے.... امیر المومنین نے اس قول سے رجوع کر کے تزعم کے بجائے تقول کا لفظ استعمال کیا.... تب میں نے جواب دیا کہ ہاں.... امیر المومنین نے میرا نسب نامہ پوچھا.... میں نے اپنا پورا نسب نامہ سنا دیا جو حضرت آدم علیہ السلام تک مجھے محفوظ تھا.... امیر المومنین نے کہا کہ اتنی فصاحت و بلاغت صرف بنی عبدالمطلب ہی میں ہوسکتی ہے.... اس کے بعد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو

عہدہ قضا سپرد کر دوں اور اس کے عوض اپنی تمام سلطنت اور ذاتی جائیدادوں کا نصف حصہ آپ کو دوں ....سب پر آپ کا اور میرا حکم قرار دہ شرطوں کے مطابق چلے گا اور حکم کا مآخذ قرآن وحدیث اور اجماع امت ہوگا.... میں نے کہا امیر المومنین ....اگر آپ یہ چاہیں کہ اس تمام مال وضال اور سلطنت وحکومت کے عوض میں محکمہ قضا کا صرف اتنا کام کر دیا کروں کہ صبح کو اس کا دروازہ کھول دوں اور شام کو بند کر دوں تو میں قیامت تک اس کے لئے بھی تیار نہ ہوں گا.... ہارون الرشید یہ جواب سن کر رونے لگے کہ اچھا.... آپ ہمارا کچھ ہدیہ قبول فرمائیں گے .... میں نے عرض کیا کہ مضائقہ نہیں ....لیکن نقد ہونا چاہئے ....وعدے نہ ہوں ....امیر المومنین نے میرے لئے ایک ہزار درہم کا حکم جاری فرمایا اور میں نے اسی مجلس میں اس پر قبضہ کرلیا.... جب دربار میں واپس آیا تو وہاں کے حشم وخدم نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ اپنے انعام میں سے کچھ ہمیں بھی انعام دیجئے چونکہ مجھ سے سوال کیا گیا تھا تو میری مروت نے اس سے کم پر قناعت نہ کی کہ جتنے آدمی بھی تھے سب پر کل مال برابر تقسیم کرلیا اور اس میں ایک حصہ اپنا بھی اس قدر رکھا جتنا کہ ہر شخص کے حصہ میں آیا تھا....(ماخوذ از کشکول)

بے فکری کا موٹاپا

مجھے ایک لطیفہ یاد آیا کہ میں اپنے لڑکپن میں شہر میرٹھ میں ایک مسجد میں بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا اور میرے قریب ہی ایک اور مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ ذرا موٹے تھے وہاں ایک شخص رجب علی تھے وہ ان مولوی صاحب سے اکثر مزاح کیا کرتے تھے اس وقت بھی وہ آئے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم اس قدر دبلے کیوں ہو رہے ہو.... میں نے ظریفانہ کہا کہ بھائی حدیث میں آیا ہے: ان اللّٰہ یبغض الحبر السمین.... اس واسطے میں دبلا ہوں اور مجھ کو خیال نہ رہا کہ یہاں مولوی صاحب موٹے بیٹھے ہوئے تھے.... رجب علی ان مولوی صاحب کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں کہ مولوی صاحب آپ سنتے ہیں اس وقت مجھے تنبہ ہوا ہے کہ یہ بھی بیٹھے ہیں تو میں بہت شرمندہ ہوا اور میں نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جو کھا کھا کر بے فکری میں موٹا ہو کہنے لگے کہ جناب آپ جو مطلب چاہیں بیان کریں باقی حدیث مولوی صاحب پر صادق آ ہی گئی....(امثال عبرت)

کیا آپ کی زوجہ آپ کی خادمہ ہے؟

اسلامی تعلیمات میں حقوق کی بہت اہمیت ہے....آج کل ہمارے معاشرے میں اسی کے اندر زیادہ کوتاہی ہورہی ہے....ان میں سے ایک کوتاہی بیوی کے معاملے میں ظلم کرنا ہے....''بیویوں کو باندیوں کی طرح اپنا محکوم بنا کر رکھنا چاہتے ہیں....اسلئے ذرا بھی خلاف طبیعت بات برداشت نہیں کرتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل واقعات سے آپ اندازہ فرمائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی کس قدر دل جوئی اور ناز برداری فرماتے تھے....

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہوتو مجھے پتہ چل جاتا ہے....اور جب ناراض ہوتی ہوتو بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے....حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب راضی ہوتی ہوتو کہتی ہو **لا ورب محمد** (رب محمد کی قسم) اور جب ناراض ہوتی ہوتو کہتی ہو **لا ورب ابراھیم** (رب ابراہیم کی قسم) تو حضرت عائشہؓ نے اس کو تسلیم کیا اور کہنے لگیں کہ اس وقت بھی آپکا نام چھوڑتی ہوں مگر دل میں تو آپ ہی بسے ہوئے ہوتے ہیں....

واقعہ افک کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ اگر تم سے گناہ ہوگیا ہوتو اقرار کرلو....اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے....اس کے بعد وحی آئی حضرت عائشہؓ کی برات کو کھول کھول کر بیان کردیا اور سورۃ نور کے دو رکوع نازل ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خوشی ہوئی....حضرت عائشہؓ کو فرمایا کہ تمہاری برات میں قرآن نازل ہوگیا ہے....حضرت عائشہؓ بہت خوش ہوئیں....انکی والدہ نے ان سے فرمایا....اٹھو! اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو....انہوں نے عرض کیا میں تو اپنے خالق و مالک کا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ تم سب مجھ پر شک کرنے لگے تھے....

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ بیوی کبھی شوہر سے ناز میں اگر ناراض ہوجائے تو ایسا جرم نہیں جس کو شوہر بُرا منائے بلکہ اس کی دل جوئی کرنی چاہئے....

اور ہمارے معاشرے میں جتنے بھی گھریلو ناچاقیوں کے واقعات رونما ہوتے ہیں ان میں سے اکثر صرف میاں بیوی کے ایک دوسرے کے مزاج کی رعایت نہ کرنے سے ہوتے ہیں لہٰذا انسان صحیح معنی میں دیندار مثالی شوہر جبھی بن سکتا ہے.... جب وہ اپنی رفیقہ حیات کی طرف پیش آنے والے خلاف طبیعت اقوال وافعال سے درگزر کرتا رہے.... اور بیوی کی دین داری کا تقاضا بھی یہی ہے.... کہ وہ اپنے خاوند کے مزاج کی ہر چیز مثلاً کھانے پینے لباس گفتگو وغیرہ سب میں رعایت رکھے.... تاکہ صحیح رفیقہ حیات ثابت ہو.... (پرسکون گھر)

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ احکام القرآن لکھ رہے تھے اسی اثناء میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے استاذ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اسی دوران وہ وقت آیا جو تصنیف کا تھا تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس وقت تصنیف کا معمول ہے اگر اجازت ہو تو کچھ کام کروں تاکہ ناغہ نہ ہو.... پھر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور چند لکیریں لکھیں.... دل نہیں لگا تو پھر واپس آ گئے لیکن بہر حال ناغہ نہ ہونے دیا.... (وقت ایک عظیم نعمت)

غار کی تین راتوں کے دوران بکریاں وہاں لے جانا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت پر روانہ ہوئے تو تین راتیں غار میں رہے اور عامر بن فہیرہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام تھا وہ آپ کی بکریاں چراتے ہوئے رات کو ان کے پاس جاتے تھے صبح کو دوسرے چرواہوں کے ساتھ چراگاہوں میں جاتے اور شام کو ان کے ساتھ واپس آتے ہوئے ان سے پیچھے پیچھے چلتے رہے.... جب اندھیرا ہو جاتا تو اپنی بکریاں ان کی طرف موڑ لیتے اور چرواہے سمجھتے کہ عامر بن فہیرہ ہمارے ساتھ آ رہے ہیں.... (شہدائے اسلام)

دین کے منکرات سے حفاظت

اگر ہمارے گھروں میں کوئی بچہ خبر دیتا ہے...... کہ بستر پر فلاں بھیہ نے جوتا رکھ دیا یا دیوار پر لکیر بنادی...... یا چائے کی پیالی میں مکھی گرگئی...... تو ہم سب کو فکر ہو جاتی ہے...... حالانکہ چاء میں کمی تو نہیں ہوئی...... اضافہ ہی تو ہوا...... پیروں پر ورم ہے اضافہ ہوا...... مگر ڈاکٹر کے پاس بھاگے جارہے ہیں...... معلوم ہوا کہ ہر اضافہ اور ہر ترقی آپ پسند نہیں کرتے...... اسی طرح اگر مچھر دانی میں دو...... تین مچھر گھس گئے تو بغیر انکو نکالے چین نہیں...... نیند ہی نہیں آسکتی...... جب تک انکو نکال نہ لیں گے...... حالانکہ یہ مچھر دو...... تین عدد کتنا خون پی لیتے...... ایک رتی یا ایک ماشہ پی لیتے...... پھر وہ بھی آرام سے سوتے آپ بھی آرام سے سوتے...... لیکن دو تین قطرہ خون دینا گوارا نہیں.... دوستو سوچنے کی بات ہے کہ ہمارے گھروں میں اگر منکرات داخل ہو جائیں...... خلاف شریعت گھر میں چیزیں داخل ہوتی جارہی ہیں ہمیں کوئی فکر نہیں...... ہمارے بچے انگریزی بال رکھیں ہمارے بچے جاندار کی تصویریں لائیں...... ان کی فکر کیوں نہیں...... گھر میں سانپ بچھو آجائے...... تو فوراً نکالنے کی فکر ہوگی...... ان کے نکالنے والوں کو بلائیں گے...... اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہمارے گھر میں آئیں...... تو ان منکرات کو دور کرنے کیلئے کیا ہم کو اتنی بھی فکر ہے...... جتنی گھروں سے مچھروں اور مکھیوں کے نکالنے کی فکر ہوتی ہے...... منکر کے معنی اجنبی کے ہیں...... جب دنیا کی اجنبی چیزوں سے سکون چھن جاتا ہے...... تو دین کے منکرات سے سکون کیسے باقی رہ سکتا ہے...... انگلی میں کانٹا گھس گیا چین چھن گیا...... اجنبی چیز داخل ہوگئی آنکھ میں...... گرد و غبار آگیا کھٹک اور درد شروع ہو گیا...... لیکن اگر سرمہ لگالیا اور چین میں اضافہ ہو رہا ہے...... کیونکہ سرمہ آنکھ کیلئے اجنبی نہیں آنکھ سے سرمہ کو مناسبت ہے...... اسی طرح روحانی بیماریاں ہیں...... مثلاً حسد...... غضب...... کبر ان اخلاق رذیلہ کے آتے ہی سکون چھن جاتا ہے.... (مجالس ابرار)

وقت کا استعمال

وقت کو کسی نہ کسی کام میں لگاؤ...... خواہ وہ کام دنیا کا ہو...... یا دین کا.... (ارشادات مفتی اعظم)

نفس کی سرمستی حجاب ہوتی ہے

گنہگار کو اگر عین گناہ کی حالت میں اللہ سے غفلت نہ ہوتی تب تو وہ دشمن کی مانند ہوتا مگر یہ کہ غفلت نفس اس حال کے سمجھنے سے حجاب بن جاتی ہے اور اسے صرف اپنی خواہش پوری کرنے کی دُھن ہوتی ہے ورنہ اگر اُسے مخالفت خداوندی کا تصور ہوتا تو اس نافرمانی کے نتیجے میں دین ہی سے نکل جاتا لیکن اسے تو صرف اپنی خواہش کی تکمیل پیش نظر ہے.... خدا کی مخالفت محض ضمناً اور تبعاً ہوگئی ہے....

اور عموماً یہ حالت اسی وقت پیش آتی ہے جبکہ آدمی کسی فتنہ (گناہ) کے قریب پہنچتا ہے اور ایسا کم ہوتا ہے کہ آدمی گناہ کے قریب پہنچے اور اس کا ارتکاب نہ کرے....اس لیے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے آتش گیر مادہ کے قریب آگ لے جانا....

پھر یہ بھی ہے کہ اگر عقلمند آدمی اتنا ہوش کر لیتا کہ خواہش ایک لمحہ کے لیے پوری کرے گا لیکن اس پر ساری عمر حسرت اور ندامت باقی رہے گی تو کبھی اس کے قریب نہ جاتا....اگرچہ اس کو ساری دنیا کی دولت دے دی جاتی مگر نفس کی سرمستی خیال و ہوش کے درمیان حجاب ہو جاتی ہے....

آہ! کتنی معصیتیں ہیں جو ایک لمحہ میں ختم ہوگئیں لیکن ان کے نتائج و آثار باقی رہ گئے....کم سے کم ان پر ندامت کی تلخی تو ہمیشہ ہی باقی رہتی ہے....

گناہوں سے بچنے کا سب سے بہتر راستہ یہ ہے کہ نہ اس کے اسباب کو چھیڑے اور نہ اس کے قریب جائے جس نے اسے سمجھ لیا اور ان سے بچنے کا خوب اہتمام کیا وہ سلامتی کے بہت قریب ہے۔ (مجالس جوزیہ)

حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی شہادت

عوف بن حارث نے عرض کیا....

یارسول اللہ پروردگار کو بندہ کی کیا چیز ہنساتی ہے یعنی خوش کرتی ہے....

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا....بندہ کا برہنہ ہو کر خدا کے دشمن کے خون سے اپنے ہاتھ کو رنگ دینا....عوفؓ نے یہ سنتے ہی زرہ اتار کر پھینک دی اور تلوار لے کر قتال شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ.... (حوالہ بالا) (شہدائے اسلام)

صبر نہ کرنے پر آزمائش

ا.... جلد بازی کرنے سے صبر کے فضائل سے محروم ہوجاتا ہے لقوله تعالیٰ خلق الانسان من عجل.... انسان کو چاہئے کہ وہ صبر کرے اور اس کے ثمرہ کی امید رکھے اگر چہ کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو.... ۲.... غصہ صبر کے منافی ہے اسی وجہ سے حضرت یونس علیہ السلام غصے کی وجہ سے اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا.... اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے....

۳.... نا امیدی صبر کے منافی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو نا امیدی سے منع کیا جیسا کہ اللہ کا فرمان ''ولا تایسوا من روح الله'' ہے.... (اعمال دل)

ماؤں کا احسان

آج ساری امت کے سر اپنے عظیم محسنوں کے احسانات کے آگے جھکے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی محنت و قربانیوں سے یہ دین کی امانت ہم تک پہنچائی ہے.... ان میں مفسرین بھی ہیں محدثین بھی ہیں.... فقہاء و متکلمین بھی ہیں اور مجاہدین و مبلغین بھی.... انہی کے احسانات کے نتیجہ میں ہم اور آپ اس سرزمین پر مسلمان کہلاتے ہیں اور کلمہ طیبہ ''لا اله الا االله محمد رسول الله'' پڑھنے والے ہیں.... ان کے تذکرے پڑھ کر ان کی عظمت شان اور جلالت قدر کا سکہ دل میں بٹھاتے ہیں لیکن بہت کم لوگوں کی نظر اس طرف جاتی ہے کہ یہ جلالت قدر اور عظمت شان جو ان بزرگوں کو حاصل ہوئی اس میں ان خاموش ماؤں کا کتنا بڑا کردار ہے، جس کی گود میں ایک عظیم الشان جلیل القدر شخصیت نے پرورش پائی ہے.... اگر دیکھا جائے تو جتنا عظیم کام اس امت میں ان محسنوں نے انجام دیا ہے اس کا سہرا بکثرت ان ماؤں کے نامہ اعمال میں ہوگا جنہوں نے ایسی اولاد کی پرورش کی.... (پردہ ضرور کرونگی)

خوف سے نجات کا وظیفہ

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○ (سورۃ الزخرف:۶۸)

ترجمہ: اے بندے نہیں خوف ہوگا آج کے دن تمہارے اوپر اور نہیں تم غمگین ہوگے....

اگر کسی کو کسی سے خوف ہو یا اس کی کوئی پیشی ہو تو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

مراقبہ اصلاح

روزانہ صبح کو نماز کے بعد یا تہجد کے بعد تھوڑی دیر کے لیے گوشہ نشینی میں بیٹھ کر ......اپنے رب سے اس طرح عرض معروض کریں ...... کہ اے اللہ! ...... میں آپ کا بندہ ضعیف و ناتواں ہوں ...... آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مرحومہ کا ناچیز فرد ہوں...... نفس و شیطان میرے ساتھ لگے ہیں...... معاشرہ گناہ آلود ہے ...... میں اگر گناہوں سے بچنا بھی چاہوں...... تو اس پر قادر نہیں.... آپ میرے رب اور قادر مطلق ہیں ...... آپ مجھے اور میرے اہل وعیال کو آج کے دن تمام گناہوں سے بچا لیجئے ...... اور مجھ پر اپنا فضل فرمائیے...... جی بھر کر اللہ تعالیٰ سے اسی طرح عرض کریں...... اور شام کو اپنے تمام اعمال و اشغال کا سرسری جائزہ لے کر...... جن گناہوں سے اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی ہے...... اس انعام پر اللہ کا دل سے شکریہ ادا کریں...... اور اگر کسی گناہ میں ابتلاء ہو گیا ہے ...... تو اس سے توبہ و استغفار کرلیں ...... روزانہ اس پر عمل کرتے رہیں ...... ان شاء اللہ گناہوں سے حفاظت بھی ہوگی...... اور روزانہ توبہ واستغفار سے کھاتہ بھی صاف ہوتا رہے گا...... فرمایا کہ میں اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں ...... کہ اگر اس رات میں موت آ گئی...... تو ان شاء اللہ شہادت کی موت ہوگی.... (ارشادات عارفی)

نصب العین کی وضاحت

اگر نصب العین اور نظریہ صحیح اور موجب اطمینان و تسلی ہو...... تو ہر اقدام پر کیف اور پرسکون ہوتا ہے ...... اور انسان خود مطمئن ہو کر دوسروں کو بھی مطمئن کر سکتا ہے ...... اس لئے اگر ہم اپنا نصب العین وہی قائم کرلیں ...... جو قرن اول کا تھا...... یعنی قانون الٰہی کی ترویج ...... اقتدار حق کی اشاعت اور اعزاز نظام دین ...... تو ہمارے ہر دعویٰ میں معنی بھی پیدا ہو جائیں گے ...... اور ہمارا ہر اقدام ذاتی مفاد کی تہمت سے پاک ہو کر دنیا کے نزدیک قابل قبول بھی ہو جائے گا ...... نیز کامیابی کی منزل بھی قریب سے قریب تر ہو جائے گی.... (خطبات حکیم الاسلام)

حاکم وقت کی اطاعت واجب ہے

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رعایا کے ذمہ حاکم وقت کی اطاعت واجب ہے جب تک کہ وہ معصیت کا حکم نہ دے اور جب معصیت کا حکم دے تو اس کی اطاعت جائز نہیں ہے اور اس کے خلاف بغاوت کرنا بھی جائز نہیں.... ہاں اگر وہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور اس سے بچنے کیلئے ایسا کریں تو ٹھیک ہے اور حاکم وقت کی اطاعت کا وجوب قرآن میں مذکور ہے.... ارشاد باری ہے .... اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور اپنے حاکم اور امیر کا) بعض مفسرین نے اولی الامر کی تفسیر امرا اور احکام کے ساتھ کی ہے....

حضرت انس بن مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ سنو اور کہا مانو اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام ہی کو امیر بنا دیا جائے....

حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے امیر کی کوئی ناپسند بات دیکھے تو صبر کرے (یعنی بیعت نہ توڑے) کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی جدا ہوا اور مر گیا تو اس کی یہ موت جاہلیت کی موت ہوگی....

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو جب یزید بن معاویہ کی خلافت کی خبر پہنچی تو فرمایا اگر یہ خیر ہے تو ہم راضی ہیں اور شر ہے تو ہم صبر کرینگے.... بعض صحابہ کا مقولہ ہے جب حکام رعایا میں عدل کرتے ہیں تو انہیں اجر ملتا ہے اور رعایا کو شکر لازم ہے اور اگر ظلم کرنے لگیں تو انہیں پر وبال ہوگا اور عوام کو صبر کرنا چاہیے.... اور اگر وہ ہمیں معصیت کا حکم دینے لگیں تو ان کی فرماں برداری جائز نہیں ہے....

اطاعت اور فرمانبرداری جائز امور میں ہی ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو....

حضرت ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ مسلمان پر امیر کا حکم سننا اور ماننا لازم ہے پسند ہو یا ناپسند ہو.... جب تک کہ وہ معصیت کا حکم نہیں دیتا

اور معصیت کا حکم سننے کے لائق ہے نہ ماننے کے....

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر فرمایا... ایک دن ناراض ہو کر امیر نے آگ جلائی اور تمام کو اس میں داخل ہونے کا حکم دیا بعض حضرات اطاعت امیر کے جذبہ میں اس کیلئے تیار ہو گئے.... اور بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے یہ سب کچھ کیا ہے لہٰذا ہم اس میں داخل نہیں ہوں گے.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ داخل ہو جاتے تو کبھی بھی آگ سے باہر نہ نکلتے خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی فرمانبرداری نہیں.... طاعت اور فرمانبرداری تو جائز امور میں ہی ہوتی ہے.... (بستان العارفین)

جامع دعائیں جن کے الفاظ کم اور معنی زیادہ ہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا.... ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کوئی ایسی جامع دعا نہ بتا دوں جس میں یہ سب کچھ آ جائے؟ تم یہ دعا مانگا کرو....

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"....

ترجمہ:... "اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور ان تمام چیزوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے.... اور (ہمیں مقصود تک) پہنچانا (تیرے فضل سے) تیرے ہی ذمہ ہے.... برائیوں سے بچنے کی طاقت اور نیکیاں کرنے کی قوت تیری توفیق سے ہی ملتی ہے...." (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

ایک شخص کی خلیفہ ہارون رشید کے درویش بیٹے سے ملاقات

خلیفہ ہارون رشید کا ایک لڑکا تھا وہ زاہدوں اور درویشوں کی صحبت میں بہت رہتا تھا....

ابو عامر بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی محبت میں اس نے گھر کے شاہی آرام کو چھوڑ کر زاہدانہ زندگی بسر کرنا شروع کر دی.... میرے گھر کی ایک دیوار منہدم ہوگئی تھی.... میں اسے بنوانے کے ارادے سے مزدوروں کی تلاش میں نکلا.... دیکھا کہ مزدور کی ہیئت میں ایک خوبصورت جوان لڑکا ہے.... اس کے سامنے ایک زنبیل ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے.... میں نے اس سے کہا لڑکے کچھ کام کرو گے؟

اس نے جواب دیا.... کیوں نہیں میں نے کہا کہ گارے مٹی کا کام کرنا ہوگا.... کہا ٹھیک ہے لیکن ایک درہم اور ایک دانگ لوں گا اور نماز کے وقت اپنی نماز پڑھوں گا....

میں نے کہا منظور ہے چلئے.... میں اسے لے کر آیا اور کام میں لگا کر چلا گیا جب مغرب کا وقت آیا تو آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے دس آدمیوں کے برابر کام کیا ہے.... میں اسے بجائے ایک درہم اور ایک دانگ کے دو درہم پورے دینے لگا.... اس نے کہا اے ابو عامر! میں اس کو کیا کروں گا؟

اور لینے سے صاف انکار کر دیا.... دوسرے دن میں پھر اس کی تلاش میں بازار گیا.... لوگوں نے کہا کہ وہ صرف ہفتہ کے دن مزدوری کرتا ہے....

جب ہفتہ کا دن آیا تو اس کی تلاش میں بازار آیا.... دیکھا اسی حالت میں موجود ہے .... میں نے اس سے سلام کیا اور کام کے لئے اس سے کہا.... اس نے اسی طرح کی شرطیں کیں.... میں سب قبول کر کے اسے لے آیا اور اسے کام پر لگا دیا اور دور بیٹھ کر دیکھتا رہا.... کہ یہ کس طرح اس قدر جلدی اتنا کام کر لیتا ہے اور میں ایسے موقع پر بیٹھا کہ میں اس کو دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھے.... دیکھتا کیا ہوں کہ اس نے ہاتھ میں گارا لیا اور اسے دیوار پر تھوپا اور اس کے بعد پتھر خود بخود ایک دوسرے سے ملتے چلے جاتے ہیں.... میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ خدا رسیدہ شخص ہے اور ایسے لوگوں کی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعانت اور مدد ہوا کرتی ہے....

تیسرے ہفتہ کو پھر میں بازار آیا.... معلوم ہوا کہ وہ تین دن سے ایک ویرانہ میں بیمار پڑا ہے اور موت اس کے قریب ہے میں اس جگہ پہنچا دیکھا کہ وہاں لق ودق میدان میں بے کس و بے بس وہ جوان پڑا ہے میں نے جا کر سلام کیا اور دیکھا تو سر کے نیچے ایک اینٹ کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے.... میں نے مکرر پھر سلام کیا تو آنکھ کھولی اور مجھے پہچانا.... میں نے اس کا سر لے کر اپنی گود میں رکھ لیا....

وہ مجھے کہنے لگا یہ میری زنبیل اور تہبند لو.... یہ گورکن کو دینا.... یہ قرآن اور انگشتری جناب امیر المومنین ہارون رشید کے پاس پہنچا دینا.... دیکھو یہ خیال رکھنا کہ تم اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہنا کہ یہ میرے پاس تمہاری ایک امانت ہے.... جو ایک مسافر مسکین لڑکے نے سپرد کی ہے....

اور امیر المومنین سے یہ بھی کہنا کہ دیکھو بیدار رہو.... اس غفلت اور دھوکہ میں تمہاری موت نہ آ جائے.... یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ طائر روح قفس جسدی سے پرواز کر گیا....

اس وقت میں نے جانا کہ یہ خلیفہ کا جگر گوشہ ہے.... میں نے اس کی سب وصیتوں کو پورا کیا....

ابو عامر کہتے ہیں کہ اس رات جب میں سویا.... دیکھتا کیا ہوں کہ ایک نور کا قبہ ہے اور اس پر ایک نور کا ابر ہے.... ناگاہ ابر پھٹا اور اس میں سے وہ لڑکا یہ کہتا ہوا نکلا....

''اے ابو عامر! حق تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے.... تم نے خوب میری وصیتوں کو پورا کیا''

میں نے پوچھا بیٹا تم پر کیا گزری؟

''کہا اپنے پروردگار.... رحیم و کریم کے پاس ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہے اور مجھے ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی کے دل پر ان کا خیال تک گزرا اور حق تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ جو بندہ دنیا کی نجاستوں سے ایسا نکل آئے گا جیسا کہ تو نکلا ہے تو اسے ایسی ہی نعمتیں دوں گا جیسے تجھے دی ہیں.... (یادگار ملاقاتیں)

نوح علیہ السلام کا صبر

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی جس کی وجہ سے چند لوگ ایمان لائے.... اتنی مدت میں ان کو ایذا اور مذاق بنایا گیا ان کو جنوں جادوگر گمراہ ایسے القابات سے نوازا گیا لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے ان باتوں پر صبر کیا رب تعالیٰ کا فرمان ''لئن لم تنتہ ینوح لتکونن من المرجومین'' (الشعراء) (اعمال دل)

صرف لغت دیکھ کر تفسیر کرنا جائز نہیں

صرف لغت دیکھ کر قرآن پاک کی تفسیر کرنا...... ہرگز جائز نہیں ہے...... جب تک کہ مفسرین سے جو تفسیر منقول ہے...... اس کو نہ اختیار کیا جائے...... اسی لیے کتنا ہی اردو پڑھا ہوا...... یا انگریزی پڑھا ہوا...... ہو یا فارسی پڑھا ہوا ہو قرآن مجید کا ترجمہ بلا استاد عالم کے پڑھنا جائز نہیں...... اگرچہ ترجمہ اردو ہی میں ہو...... اور کیسی ہی عمدہ اردو پڑھا ہوا ہو...... ادیب کامل اور مولوی کامل کا امتحان دیئے ہوئے ہو...... اگر ایسا کرے گا گمراہ ہو جائے گا...... یہ گمراہی کی بات ہے.... (خطبات مسیح الامت)

تحقیر مسلم حرام ہے

عاصی سے نفرت حرام...... اور معاصی سے نفرت واجب ہے...... حضرت حکیم الامتؒ کا ارشاد ہے کہ...... کسی بڑے عالم کیلئے بھی جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر سمجھے...... مخاطب کو اپنے سے محترم سمجھتے ہوئے منکرات پر روک ٹوک کرنا چاہئے...... فتاویٰ عالمگیری میں جزیہ موجود ہے...... کہ اگر کسی مسلمان نے مثلاً نماز غلط پڑھی اور امید ہے...... کہ وہ ہماری بات قبول کرلے گا تو اس کو سمجھانا واجب ہے...... عالم کو اپنے کو عالم سمجھنا تو جائز ہے...... مگر افضل سمجھنا کسی مسلمان سے اس کے لئے حرام ہے...... کہ ابھی خاتمہ کا پتہ نہیں...... اس کی مثال ایسی ہے کہ منزل حسن خاتمہ تک مثلاً سو سیڑھیاں ہیں...... ایک پانچویں پر ہے...... کوئی پچاسویں پر...... کوئی نوے سیڑھی سے آگے...... اکیانوے سیڑھی پر قدم رکھے ہوئے ہے...... تو اکیانوے سیڑھی پر جو ہے اس کو پانچویں سیڑھی والے سے اپنے کو کیسے افضل سمجھنا جائز ہوگا...... اگر اکیانوے والا گر جائے...... تو ہڈی پسلی سب ٹوٹ جائے اور پانچویں والا بخیریت پوری منزل طے کرلے تو کیا ہوگا...... پس اس مثال سے یہ بات نہایت واضح ہوگئی....

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند   اے بسا خر لنگ بمنزل رفت

ترجمہ.... اے لوگو بسا اوقات تیز رو گھوڑا تھک کر بیٹھ گیا...... اور لنگڑاتا گدھا...... ہمیشہ چلتے چلتے منزل تک پہنچ گیا.... (مجالس ابرار)

بیٹی کو نصیحتیں

اے میری بیٹی یاد رکھو!

1......تمہاری خوشی تمہارے شوہر کی خوشی سے وابستہ ہے.....تم میں سے ہر کوئی دوسرے کی سعادت یا شقاوت کا سبب بن سکتا ہے.....لہٰذا اپنے اور شوہر کے درمیان کسی بھی نفرت کی بات کو پیدا نہ ہونے دینا.....کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک بات سے کئی نفرتیں جنم لیں.....بالآخر معاملہ ہاتھ سے نکل جائے.....

2......اپنی استطاعت کے مطابق شوہر کی بات ماننا.....اس کے ساتھ استہزاء و مذاق نہ کرنا.....بے ہودہ باتوں سے بچنا.....زیادہ غصے میں نہ آیا کرنا کیونکہ یہ طلاق کی چابی ہے..... زیادہ ناراض نہ ہوا کرنا کیونکہ اس سے بغض پیدا ہوتا ہے.....

3......اپنی صحت کا خیال رکھنا اور نقصان دہ کریمیں اور پاؤڈر مل کر اپنے چہرے کی تروتازگی اور رونق ختم نہ کرنا.....

4......جس کام کا بوجھ تمہیں اٹھانا ہے اسے بھرپور ہمت وطاقت سے اٹھانا اور یہ بات ذہن میں رکھنا کہ باہر کے معاملات شوہر کے ذمے ہیں لیکن گھر کے امور کی صرف تم جواب دہ ہو.....

5......اپنے گھریلو امور میں نظم وضبط پیدا کرو اور کسی کو اپنے رازوں سے آگاہ نہ کرو.....

6......شوہر کے خطوط بغیر اجازت کے نہ کھولو وہ جو کچھ تمہیں نہیں بتانا چاہتا.....اس کے دریافت کرنے میں اصرار نہ کرو.....

7......شوہر کے ساتھ تمہارے اختلاف کی جو وجہیں ہو سکتی ہیں.....ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھو اور کسی دوسرے کو اس کے متعلق نہ بتاؤ.....

8......یہ بات اچھی طرح یاد رکھو کہ ہر مہربان شوہر یہ چاہتا ہے کہ میری بیوی اتنی سمجھدار.....سلیقہ مند اور باذوق ہو کہ وہ تمام باتوں کو خود ہی نمٹا لے اور گھر میں پیش آنے والی ہر چھوٹی بڑی بات کا شکوہ شکایت میرے پاس نہ لائے..... مجھے بار بار باتیں سنا کر پریشان

نہ کرے بلکہ ان باتوں کو اپنے سینہ میں دفن رکھے.....

9......اگر میں تمہارے پاس متعدد دفعہ ملنے آؤں مگر ہر دفعہ تم سے ملاقات نہ ہو تو مجھے کتنا دکھ ہوگا؟ لیکن اگر میں آ کر تمہیں اپنے کاموں میں مشغول اور فکر مند پاؤں تو مجھے انتہائی زیادہ خوشی اور سرور حاصل ہوگا کیونکہ میری تمنا اور چاہت بھی یہی ہے.....

10......میری ان نصیحتوں کو پلے باندھ لو اور کم از کم ہر مہینہ میں ان کا ایک دفعہ ضرور مطالعہ کیا کرو..... اب خیریت اور سلامتی کے ساتھ رخصت ہو جاؤ... میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں.... (پرسکون گھر)

عبدالمغنی مقدسی کا نظام اوقات

حافظ عبدالمغنی مقدسی علیہ الرحمۃ کی سوانح ''تذکرۃ الحفاظ'' میں ہے کہ آپ ۵۴۱ھ میں اس دنیا میں تشریف لائے اور ۶۰۰ھ میں سفر آخرت فرمایا.....

امام محدث الاسلام.... تقی الدین ابومحمد عبدالمغنی بن عبدالواحد مقدسی جماعیلی ثم دمشقی صالحی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب التصانیف بزرگ ہیں.... نقل کتاب.... تصنیف وتالیف.... بیان حدیث اور اللہ کی عبادت میں ہر وقت لگے رہتے تھے اور اسی حالت میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا....

آپ کے شاگرد رشید ضیاء المقدسی نے کہا کہ وہ (حافظ عبدالمغنی مقدسی) اپنا وقت بالکل ضائع نہیں کرتے تھے.....ان کا یہ معمول تھا کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد قرآن کریم اور بسا اوقات حدیث شریف کا درس دیتے..... پھر وضو فرماتے اور ظہر سے کچھ پہلے تک تین سو رکعات نماز دا کرتے..... پھر تھوڑا سو جاتے اور پھر نماز ظہر ادا فرماتے.....اس کے بعد مغرب تک سماعت حدیث اور کتابوں کی نقل میں مشغول رہتے اگر روزہ سے ہوتے تو افطار کرتے.....نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کے بعد آدھی رات یا اور تھوڑی دیر تک سوتے..... پھر وضو کر کے نماز ادا کرتے..... پھر تازہ وضو کر کے قریب الفجر تک نمازیں پڑھا کرتے تھے..... بسا اوقات سات مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ وضو کرتے اور فرماتے: ''نماز میرے دل کو خوش رکھتی ہے..... جب تک میرے اعضاء تر و تازہ ہیں....'' پھر نماز فجر سے پہلے تھوڑا سا سو جایا کرتے..... یہ آپ کی عبادت و ریاضت اور جانفشانی تھی.....تالیفات میں چالیس کتابوں سے زائد چھوڑیں جن میں ''نفائس الغوالی'' وغیرہ ہیں.....(وقت ایک عظیم نعمت)

وہ جن کا امتحان سخت ہے

آزمائشیں لوگوں کے مرتبہ کے اعتبار سے ہوا کرتی ہیں.... چنانچہ تم بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ جو کچھ دین و دنیا انہیں مل چکی ہے اسی پر راضی اور مطمئن ہیں.... یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یا تو صبر کے مقامات بلند کا ارادہ نہیں کیا یا یہ کہ انہیں امتحان اور آزمائشوں کی تاب ہی نہیں ہے اس لیے ان کے لیے سہولت کی راہ اختیار کی گئی....

بڑا اور کڑا امتحان تو یہ ہے کہ تمہیں ایسی ہمت بلند سے نوازا جائے جو تمہارے حق میں ورع کامل.... حسن اسلام اور کمالات علم کے حصول سے کم پر راضی نہ ہو.... پھر تمہارے ساتھ ایسا نفس بھی لگا دیا جائے جو مباحات کی رغبت رکھتا ہو اور اس کا دعویٰ یہ ہو کہ مباحات کو اختیار کر کے ہی وہ اپنی فکر مجتمع رکھ سکتا ہے اور اپنے مرض سے شفا پا سکتا ہے.... ایسی صورت میں تمہیں فضائل و کمالات کے حاصل کرنے میں اس علت نفس کی مزاحمت سے دوچار ہونا پڑے گا اور یہ دونوں حالتیں (یعنی ہمت بلند اور نفس کی یہ حالت) بالکل ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لیے کہ دنیا اور آخرت آپس میں سوکن ہیں....

اس لیے اس مقام پر واجبات کی رعایت ضروری ہے.... نیز یہ نفس کو جائز امور میں اتنی گنجائش نہ دے دی جائے کہ کسی واجب تقویٰ سے تجاوز کر جانے کا اندیشہ ہو....

اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ مباحات کے دروازے کا کھولنا کبھی کبھی دین میں بے حد نقصان کا سبب بن جاتا ہے اس لیے پانی کو کھولنے سے پہلے ہی بند خوب مضبوط کرلو اور جنگ سے پہلے ہی ذرہ پہن لو اور جو غلطی کرنے جا رہے ہو اس میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہی اس کے نتائج پر غور کرلو اور جس چیز سے نقصان کا اندیشہ ہو.... اگرچہ یقین نہ ہو اس سے سختی سے احتراز کرو.... (مجالس جوزیہ)

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا شوق جنت

عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اس وقت کچھ کھجوریں تھیں جن کے کھانے میں مشغول تھے.... یکایک جب یہ کلمات طیبات ان کے کان میں پہنچے تو سنتے ہی بول اٹھے کہ واہ واہ.... میرے اور جنت کے مابین فاصلہ ہی کیا رہ گیا ہے مگر صرف اتنا کہ یہ لوگ مجھ کو قتل کر ڈالیں اور کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور تلوار لے کر جہاد شروع کیا اور لڑنا شروع کیا یہاں تک شہید ہو گئے.... رضی اللہ عنہ.... (کاروان جنت) (شہدائے اسلام)

طالب کے معمولات

طالب اپنے لیے اتنے ہی معمولات اختیار کرے..... کہ جن پر دوام ہو سکے..... یعنی مسلسل روزانہ آرام واطمینان کے ساتھ ان پر عمل کر سکے.... (ارشادات عارفی)

ایک وصیت

میں اپنی اولاد..... اہل وعیال..... احباب واصحاب..... اور تمام مسلمانوں کو وصیت کرتا ہوں..... کہ اس زندگی کا ایک ایک لمحہ وہ گوہر نایاب ہے..... جس کی قیمت دنیا و مافیہا نہیں ہوسکتی.... اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا..... اور جنت کی دائمی نعمتیں خریدی جاسکتی ہیں..... اللہ تعالیٰ کی اس بھاری نعمت کو..... اس کی نافرمانیوں میں صرف کرنے سے بچیں..... عمر کی جو مہلت اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہے اس کے ایک ایک منٹ کی قدر کریں.... (ارشادات مفتی اعظم)

صورت فانی سیرت باقی

دانش مند کا کام یہ ہے کہ..... وہ صورت کے سنوارنے کے..... بجائے سیرت کو سنوارے..... اور یہی انسان کی حقیقت ہے..... اور رہ گئی صورت تو وہ چند روزہ بہار ہے..... بڑھاپا آجائے..... یا کچھ غم لگ جائے..... یا کوئی فکر لاحق ہو جائے..... یا کوئی بیماری لگ جائے..... تو سارا رنگ وروپ زائل ہو جاتا ہے..... تو صورت درحقیقت قابل التفات نہیں..... بلکہ اصل چیز سیرت ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

شدت تعلق مع اللہ کا مطالبہ

شدت تعلق مع اللہ کا مطالبہ یہ ہے..... کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق ہو..... کہ کسی مطلوب سے بھی ایسا تعلق نہ ہو..... اپنی جان سے بھی ایسا تعلق نہ ہو..... اور اولاد مال و دولت.... بادشاہت وغیرہ سے بھی ایسا تعلق نہ ہو..... جیسا اللہ تعالیٰ سے ہو.... اس کے مقابل کسی چیز سے بھی ایسا تعلق نہ ہو..... ایمان لانے کے بعد مؤمن سے اللہ تعالیٰ کا یہ مطالبہ ہے..... تو اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ بس میری اطاعت میں لگے رہو..... اور کیا ملے گا اس سے قطع نظر کرلو اس کو تفویض کہتے ہیں..... اس میں بڑی راحت ہے.... (خطبات مسیح الامت)

قابل اعتراض اعمال والے حکام

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین کا کام کبھی فاسق فاجر شخص سے بھی لے لیتے ہیں.... حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے حاکم مقرر فرمائے گا جو تمہیں عذاب دیں گے.... اور اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ میں عذاب دے گا....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ میرے بعد تم پر ایسے حکام بھی مقرر ہونگے جن کے عمل قابل اعتراض ہونگے.... اور تمہیں ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کا انہیں کچھ علم نہ ہوگا.... ایسے لوگوں کی اطاعت جائز نہیں....

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حجاج کے مظالم کی شکایت کیلئے حاضر ہوئے .... فرمانے لگے صبر کرو کیونکہ جو زمانہ تم دیکھ رہے ہو بعد والا زمانہ اس سے بھی بدتر ہوگا.... میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہے....

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قرآن فہمی

جب صحابہ کرامؓ نے روم پر حملہ کیا ہے تو وہاں کے عیسائیوں نے کہا کہ تم بھی اہل کتاب ہو اور ہم بھی اہل کتاب ہیں تو ہم میں تم میں ایسا زیادہ اختلاف نہیں ہے.... بہتر یہ ہے کہ اول تم مجوس فارس سے لڑو کہ وہ مشرک ہیں.... واقعی ہم تو شاید اس سوال کا جواب نہ دے سکتے لیکن صحابہ کرامؓ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ ہم کو حکم ہے: قاتلوا الذین یلونکم من الکفار اور تم ان کی نسبت نزدیک ہو.... وجہ یہ ہے کہ ان کے قلب میں قرآن بسا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا ہامان ارمنی سے کہ تیرے فرش سے خدا کا فرش افضل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے سے ہے اور آج تک چلا آتا ہے نہ دھونا پڑتا ہے نہ کچھ بلکہ اور ناپاکی کو بھی پاک کر دیتا ہے....

یہ وہ فرش ہے کہ حضرت بشر حافیؒ نے جب سنا کہ "والارض فرشنھا...... تو جوتا نکال کر پھینک دیا کہ خدا کے فرش پر جوتا لے کر نہ چلنا چاہیے.... آخر تمام چرند پرند کو حکم ہوگیا کہ جہاں جہاں بشر حافی جائیں وہاں بیٹ نہ گرنے پائے.... (امثال عبرت)

حج کی سواریاں

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں تفسیر کبیر کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں سفر میں پیدل تشریف لے جارہے تھے ایک آدمی انہیں ملا جو سوار تھا....اس نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور! کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ حج کے لئے جارہا ہوں....اس شخص نے کہا کہ میں بھی حج کے لئے جارہا ہوں....پھر اس شخص نے کہا کہ آپ نے اتنا بڑا سفر اختیار کیا اور پیدل سفر فرمارہے ہیں؟ کوئی سواری بھی آپ کے پاس نہیں......! حالانکہ سفرِ حج کے باب میں قرآن کریم میں ہے ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ لوگوں پر حج بیت اللہ لازم ہے لیکن اس شخص پر جو استطاعت رکھتا ہو اور فقہا لکھتے ہیں کہ آنے جانے کی سواری کا نظم ہو اور گھر والوں کو اتنے دنوں کا نان ونفقہ دے سکے اتنا طویل سفر ہے اور آپ کے پاس کوئی سواری نہیں دیکھتا ہوں......! حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس الحمدللہ! بہت سی سواریاں ہیں....اس نے کہا کہ میں تو کوئی سواری نہیں دیکھتا ہوں....فرمایا کہ کیوں نہیں؟ سنو! میں بتاؤں اپنی سواری؟

میں جب سفر حج کے لئے نکلا ہوں راستہ میں مجھے کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو میں صبر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں.....جب نعمت پیش آتی ہے تو شکر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں ....طبیعت کے خلاف کوئی بات پیش آتی ہے تو تسلیم ورضا کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں.... رنج وغم کی کیفیت ہوتی ہے تو اناللہ کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں....

نفس وشیطان مزاحمت کرتے ہیں اور طاعت کی طرف طبیعت نہیں چلتی اور مادیت سے طبیعت نہیں ہٹتی تو حوقلہ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں....

اگر گناہ ہو جاتا ہے تو استغفار کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں....

جب کسی کی عظمت سامنے آتی ہے تو اللہ اکبر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں....

جب طبیعت کا میلان کسی اور شئی کی طرف ہوتا ہے تو خدا کی تنزیہ اور سبحان اللہ کی

سواری پر سوار ہو جاتا ہوں....

غرض یہ کہ مختلف سواریاں میرے پاس ہیں حسب حال اور حسب موقع میں ان سواریوں کو اختیار کرتا ہوں.... عارف تھے.... دل جلے تھے.... صاحب سلسلہ شیخ ہیں..... بہت بڑے شخص ہیں .... مشائخ چشتیہ میں بھی آپ کا نام آتا ہے .... غیر معمولی شخص ہیں .... بادشاہت چھوڑ کر آپ نے ولایت اختیار کی) اس شخص کو بڑا تاثر ہوا.... اس نے معذرت کی اور معافی چاہی کہ حضرت! معاف فرمائیں.... صحیح معنی میں سوار آپ ہی ہیں اس لئے کہ اگر میری سواری کے پیر ٹوٹ جائیں تو میں بالکل نہتا اور بے بس ہو جاؤں گا.... مولیٰ نے آپ کو وہ سواریاں عطا فرمائی ہیں کہ جن کے لئے کوئی رکاوٹ ہی نہیں ہمیں اتنی اعلیٰ قسم کی سواریاں نصیب نہیں ہیں اس لئے کہ ہم ان حقائق سے غافل ہیں.... (فیض ابرار جلد پنجم)

اکابر کے عجیب حالات

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے جس طرح باقی سب حالات نرالے تھے اسی طرح صحت وامراض کا مسئلہ بھی عجیب ہے کہ سر مبارک پر سردیوں میں بھی گرمی رہتی تھی اور کوئی کپڑا وغیرہ استعمال نہیں کر سکتے اور پاؤں اور ٹانگوں میں گرمیوں میں بھی سردی لگتی تھی گرمیوں میں گرم کمبل ٹانگوں پر رہتا تھا.... عورتوں کو بیعت یا تلقین وغیرہ پردے کے پیچھے بٹھا کر اس کے محرم کے واسطے سے کرواتے تھے گرمی میں ایک دفعہ ایک بے پردہ عورت اپنی دردناک حالت سنانے کیلئے سامنے ظاہر ہوگئی تو حضرت نے فوراً ٹانگوں والا کمبل چہرہ پر ڈال لیا.... وہ کچھ دیر تک بات سناتی رہی حضرت اسی طرح گرمی برداشت کرتے رہے.... (حکایات اسلاف)

بھٹکے ہوئے کی اصلاح کا عمل

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (سورۃ)

ترجمہ: پس جو کوئی کہ ارادہ کرے اللہ ہدایت دینے کا.... اس کو کھول دیتا ہے اس کا سینہ اسلام کیلئے....

جو راہ سے بھٹک گیا وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

والد کا بیٹی کے نام نصیحت آموز خط

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت مولانا اسعد مدنی رحمہ اللہ نے اپنی پریشان حال بیٹی کے نام درج ذیل خط لکھا تھا جسے ہر خاتون عمل کی نیت سے تین بار پڑھ لے تو ان شاء اللہ گھر جنت بن سکتا ہے.....

عزیزہ بیٹی! اللہ تم کو دارین میں بامراد خوش وخرم رکھے آمین

بیٹی! یہ دنیا چندروزہ ہے اس لئے اس کی کسی خواہش کی خاطر آخرت کی اصلی ہمیشہ کی زندگی کو برباد کرنا سخت دھوکہ اور اپنے سے دشمنی ہے.... تم اب اپنی زندگی کی خود ذمہ دار ہو، ہم بوڑھے ہو گئے ہیں کسی کے ماں باپ ہمیشہ ساتھ نہیں دیا کرتے.... اس لئے اب ہر بات کے بھلے بُرے کو سوچ سمجھ کر کرنا.... دراصل چاہنے والا نفع ونقصان کا جاننے والا اور سب سے بڑا خیر خواہ اللہ ہے تمہارا خاندانی ورثہ دولت و بادشاہت نہیں بلکہ دین داری اور تعلق باللہ ہے.... اس لئے کسی وجہ سے اگر دولت جاتی رہے تو جانے دینا..... دنیا کی کوئی عظیم سے عظیم چیز نہ تمہارے لئے قابل فخر ہو سکتی ہے اور نہ ہی کام آسکتی ہے.... تم ایسی جگہ اور خاندان میں جا رہی ہو کہ وہاں ہر قریب و بعید تمہارے ہر کام اور ہر حرکت اور ہر چیز کو غور سے دیکھے گا اور اگر تم نے کوئی کام یا بات اپنے دادا (حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ) کے طریقے کے خلاف کی تو انکو رسوا کرو گی اور خود بھی ذلیل ہو گی.... لباس میں فیشن اور نقل کی بجائے دین داری کا لحاظ اور شرم وحیاء کا پاس ضروری ہے. بہت سے لوگوں سے تعلقات مناسب نہیں ہیں کم سے کم تعلق اور کم سے کم باتیں بہت سی مصیبتوں سے بچاتی ہیں.... تعلقات میں اپنے بڑوں کی مرضی کو سامنے رکھو (جس سے اور جتنا وہ پسند کریں.... وہی مناسب ہے).... ملنے اور آنے والیوں سے خوش اخلاقی خندہ پیشانی اور انکساری سے پیش آنا ہمیشہ اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھنا دوسرے کتنے ہی خراب ہوں اپنے سے بہتر سمجھنا اگر سسرال کے بڑوں کو اپنا بڑا اور اپنا خیر خواہ سمجھو گی تو ان شاء اللہ کبھی ذلیل نہ ہو گی.... شادی سے پہلے ماں باپ کا درجہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد سب سے بڑا ہوتا ہے مگر شادی کے بعد شوہر کا درجہ ماں باپ سے

بڑھا ہوا ہوتا ہے.... اس کی مرضی کے خلاف چلنا بہت بُری عادت ہے اس کو قریب مت آنے دینا خود کام کر لو خدمت کرو سب تمہارے محتاج ہوں گے اور دلوں میں عزت ہوگی آرام طلبی .... کاہلی اور خدمت لینے کی خوگر بنو گی تو لوگوں کی نظروں سے گر جاؤ گی....

گھر کی ہر چیز پر نگرانی رکھو کوئی چیز ضائع نہ ہو کسی چیز سے بے پرواہی نہ برتو گھر اور گھر کی چیز کو برابر صاف ستھرا اور اپنی جگہ پر رکھنا.... جو چیز جس جگہ سے اٹھاؤ کام ہوتے ہی اسے اپنی جگہ پر رکھنے کا اہتمام کرنا.... مصالحوں.... چائے.... اچار وغیرہ سے لو.... تو کام ہوتے ہی بند کر کے اس کی جگہ پر رکھو کسی چیز کو کُھلا اور بے جگہ مت چھوڑنا.... کپڑوں اور دوسری چیزوں کی اپنی جگہ ہونی چاہیے تاکہ جس چیز کی ضرورت ہو.... وقت پر مل جائے.... نماز کو ٹھیک وقت پر صحیح اور اطمینان سے دل لگا کر پڑھنے کی عادت ڈالو.... ناشکری اور غیبت عورتوں کی بدترین عادت ہے.... اس سے بچنے کی کوشش کرو.... فقط والسلام اسعد غفرلہ

رات کو جب نیند نہ آئے یا گھبرا جائے تو کیا کہے؟

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ رات کو کچھ ڈراؤنی چیزیں دیکھتے ہیں جن کی وجہ سے وہ رات کو تہجد کی نماز نہیں پڑھ سکتے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد بن ولید! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب تم ان کو تین مرتبہ پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری یہ تکلیف دور کر دیں گے.... حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ضرور سکھائیں میں نے آپ کو اپنی یہ تکلیف اسی لئے تو بتائی ہے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہا کرو....

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ" "میں اللہ کے غصہ اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وساوس سے اور شیاطین کے میرے پاس آنے سے اس کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں.... (حیات الصحابہ جلد۳)

اصلاح ظاہر کی اہمیت

کیوں صاحب اگر امام صاحب...... نماز کے وقت اپنے حجرے سے محراب مسجد کی طرف اپنے کپڑے اتارے ہوئے آئیں...... تو آپ آنے دیں گے...... یہ سمجھیں گے کہ عقل میں فتور آ گیا...... حالانکہ امام صاحب کہہ رہے ہیں...... بھائی ہم کو نماز پڑھانے دو...... مجھے نماز کے مسائل اور سورتیں یاد ہیں...... میرا باطن بالکل ٹھیک ہے...... صرف ظاہر کی خرابی سے آپ لوگ کیوں گھبرا گئے...... آپ انکی ایک بات نہ سنیں گے...... اور سیدھے مسجد سے نکال کر دماغ کے ڈاکٹر یا پاگل خانے لے جائیں گے....

کیوں بھائی...... ظاہر کی خرابی سے آپ کو باطن کی خرابی پر یقین آ گیا...... اور دین کے معاملہ میں ہماری ظاہری وضع قطع...... ظاہری صورت...... حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے خلاف ہو...... تو یہاں ہماری باطنی خرابی اور ایمان کی خرابی پر یقین کیوں نہیں ہوتا اور اس کی اصلاح کی فکر کیوں نہیں ہوتی...... ایسے شخص کو دین کے ڈاکٹروں...... یعنی اولیاء ومشائخ کرام کے پاس کیوں نہیں لے جائے.... (مجالس ابرار)

تلافی مافات

اگر کبھی بہت ہی ضرورت مشغولیت کی وجہ سے اپنے مقررہ اوقات...... میں مقررہ معمولات پورے نہ ہوں...... تو جب بھی وقت مل جائے ان کو پورا کر لیا جائے...... یہ خیال نہ کیا جائے...... کہ چونکہ وقت پر یہ کام نہ ہوسکا تو بس چھوڑ دیا جائے...... طالب وسالک کے لیے یہ بہت ہی نقصان دہ ہوتا ہے.... (ارشادات عارفی)

دین کی سمجھ

کسی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا...... سب سے زیادہ نفع دینے والا ادب کون سا ہے......؟ فرمایا دین کی سمجھ حاصل کرنا...... اور دنیا سے بے رغبتی کرنا...... یہی دین کی ساری فہم ہے...... اور یہ کہ اللہ کی رضا معلوم کرے...... اس کی ناپسند باتوں سے بچے...... قرآن وحدیث سب کا خلاصہ یہی ہے...... کہ دین کی سمجھ مل جائے.... (ارشادات مفتی اعظم)

نظام الاوقات

شب و روز کے اوقات کے لیے ایک نظام عمل متعین کرنے... آنے والے وقت کے لیے ایک محسوس پروگرام بنانے اور زندگی کے تمام اوقات کے لیے کاموں کی ترتیب و تشکیل کے عمل کو نظام الاوقات کہا جاتا ہے.... ہر انسان کے ذمہ مختلف کاموں اور امور کی ادائیگی ہوتی ہے.... ان کاموں سے عہدہ برآں ہونے کی آسان.... سہل اور بہترین صورت یہی ہے کہ انسان پہلے سے ایک نظام عمل کو تشکیل دے اور اس پر پابندی سے عمل پیرا ہو.... اوقات کا یہ نظام بناتے ہوئے کاموں کی تقدیم و تاخیر کی ترتیب میں وقت اور کام دونوں کی نوعیت اور کیفیت کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ کونسا عمل کس وقت زیادہ بہتر طریقہ سے ادا ہو سکتا ہے اور کون سا وقت کس کام کے لیے سازگار ماحول فراہم کرتا ہے. جو کام زیادہ نشاط.... طبیعت میں تازگی اور ذہن دماغ کی توجہ کا تقاضا کرتا ہو اس کی ادائیگی کے لیے وقت کا انتخاب بھی ایسا ہونا چاہیے جب انسان کی طبیعت میں تازگی اور نشاط ہو.... مثلاً صبح کے وقت انسان کی قوتوں اور صلاحیتوں کی فضا پر تازگی اور رعنائی چھائی ہوتی ہے.... یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لیے اوقات صبح میں برکت کی دعا فرمائی ہے.... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

اَللّٰهُمَّ بارک لاُمتی فی بکورها

''اے اللہ! میری اُمت کے لیے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما....''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس صبح کے وقت تشریف لے گئے.... آپ لیٹی آرام فرما رہی تھیں.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جگاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یا بنیّة قومی اشهدی رزق ربک ولا تکونی من الغافلین فان اللّٰه عزوجل یقسم ارزاق النّاس مابین طلوع الفجر الی طلوع الشمس.

''بیٹی اُٹھیے.... اپنے رب کے رزق کی تقسیم کے وقت حاضر رہیے اور غفلت والوں سے نہ بنیے کیونکہ اللہ جل شانہ طلوع فجر اور طلوع صبح کے درمیان لوگوں کا رزق تقسیم کرتا ہے....''

چونکہ صبح کا وقت انسان کا طبعی نشاط کا بابرکت وقت ہوتا ہے اس لیے اس میں تقرر بھی

ایسے کام کا ہونا چاہیے جو اس نوعیت کا مقتضی ہو.... اسی طرح شب و روز کی دیگر اوقات کے لیے بھی کاموں کے انتخاب میں وقت اور کام دونوں کی کیفیت.... نوعیت اور فطری ماحول اور مزاج کو پیش نظر رکھنا چاہیے.... زندگی کو نظام الاوقات کا پابند بنانے سے جہاں اور بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب پہلے سے ایک پروگرام طے ہوگا اور آنے والے وقت کے لیے ایک نظام عمل مقرر ہوگا تو اس وقت کی آمد پر انسان کی توجہ از خود اس کام کی ادائیگی کی طرف مبذول ہوگی اور یوں تردد اور سوچنے میں ضیاع کا شکار نہیں ہوگا.... کہا جاتا ہے وقت ایک ظالم خونریز کی مانند ہے.... دانا وہی ہے جو اس کو پکڑ کر قابو میں کر لے لیکن اس کی چوٹی پیچھے کے بجائے آگے کی جانب ہے اس لیے اس کو قابو کرنے میں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے جو پیش بین ہو اور آنے والے وقت کے بچاؤ کے لیے اس نے پیشگی تدبیر کر رکھی ہو.... مولانا محمد حسین آزاد اپنی مشہور کتاب ''نیرنگ خیال'' میں ''وقت'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''وقت ایک پیراہن کہن سال کی تصویر ہے.... اس کے بازوؤں میں پریوں کی طرح پرواز کرنے لگے ہیں کہ گویا ہوا میں اڑا چلا جاتا ہے.... ایک ہاتھ میں شیشہ ساعت ہے کہ جس سے اہل علم کو اپنے گزرنے کا انداز دکھایا جاتا ہے اور ایک ہاتھ میں درانتی ہے کہ لوگوں کی کشت اُمید یا رشتہ عمر کاٹا جاتا ہے یا ظالم خونریز ہے کہ جو دانا ہے اسے پکڑ کر قابو میں کر لیتے ہیں لیکن اوروں کی چوٹیاں پیچھے ہوتی ہیں اس کی چوٹی آگے رکھی ہے.... اس میں نکتہ یہ ہے کہ جو وقت گزر گیا وہ قابو میں نہیں آ سکتا ہاں جو پیش بین ہو وہ پہلے ہی سے روک لیں....'' (نیرنگ خیال.... صفحہ ۱۱)

اس پیش بینی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے سبب ہر کام اپنے مقررہ وقت میں پوری دلجمعی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے ورنہ عموماً ہوتا یہ ہے کہ جب انسان کے ذمہ بہت سے کام ہوں اور ان کے لیے اوقات کا نظام مقرر نہ ہو تو ایک کام کی ادائیگی کے وقت دل دوسرے کاموں میں اٹکا رہتا ہے اور یوں انسان کی طبیعت ایک انجانی سی اُلجھن کا شکار رہتی ہے....

تاریخ میں جتنی علمی شخصیات گزری ہیں جنہوں نے عظیم تصنیفی کارنامے انجام دیئے ہیں ان کی پابندی نظام الاوقات ضرب المثل ہے اور یہی ان کے کارناموں کا بنیادی راز ہے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

اپنا قیمتی وقت نفیس علوم میں لگاؤ

طالب علم کے لیے مناسب یہ ہے کہ حفظ و مذاکرہ کا پورا اہتمام رکھے اس لیے اگر سارا وقت اسی میں صرف ہو تو بہتر ہے لیکن بدن ایک سواری ہے اور سواری کو مسلسل چلاتے رہنے میں سفر کے رُک جانے کا اندیشہ ہے....

اور چونکہ قویٰ تھک جایا کرتے ہیں اس لیے انہیں تجدید نشاط کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ لکھنا... مطالعہ کرنا اور تصنیف بھی ضروری ہے لیکن علوم کو حفظ کرنا زیادہ اہم ہے اس لیے اوقات کو دونوں پر تقسیم کرنا ضروری ہے.... پس مناسب یہ ہے کہ یاد کرنا تو صبح و شام کے اوقات میں ہو اور باقی اوقات کو لکھنے... مطالعہ کرنے اور بدن کی راحت اور اس کے حقوق حاصل کرنے کے درمیان تقسیم کرلیا جائے....

پھر یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ وقت کے ان شرکاء کے درمیان بے انصافی ہو کیونکہ جب ان میں سے کوئی ایک اپنے حق سے زیادہ وقت لے لے گا تو دوسرے کا حق مارا جائے گا اور اس کا غلط اثر ظاہر ہوگا (یہ تنبیہ اس وجہ سے کی گئی کہ) نفس مذاکرہ و تکرار سے گھبراتا اور لکھنے.... مطالعہ کرنے اور تصنیف کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے کیونکہ یہ مشاغل اس پر آسان بھی ہوتے ہیں اور خواہش کے مطابق بھی....

آدمی اپنی سواری کو بیکار بھی نہ چھوڑے اور اتنا بوجھ بھی نہ ڈالے جو اس کے بس سے باہر ہو....

اور عدل و انصاف ہی سے مقاصد کا حصول ممکن ہے....

اور جو شخص جادہ مستقیم سے ہٹا اس کی راہ طویل ہوئی....

اور جس نے ایک منزل کی مدت میں کئی منزلیں طے کر ڈالیں اندیشہ ہے کہ اس سے وہ مقصد ہی فوت ہو جائے جس کے لیے اس نے محنت کی ہے.... باوجودیکہ انسان کو تحریص و ترغیب کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ محنت کے مقابلے میں کاہلی اس کو زیادہ دامن گیر ہوتی ہے....

بہر کیف! طلب علم میں اہم علوم کا اہتمام ضروری ہے کیونکہ مثلاً ایک حدیث کے طالب علم نے اس حدیث "مَنْ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ" (جو جمعہ کی نماز میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہو اسے غسل کرلینا چاہیے) کو بیس سندوں کے ساتھ یاد کیا.... حالانکہ حدیث تو ایک سند سے بھی

ثابت ہو ہی چکی تھی تو اس مشغولیت نے اس آداب غسل کی معرفت سے غافل کر دیا....

زندگی تھوڑی ہے اور اس سے قیمتی ہے کہ اس کا ایک سانس بھی ضائع کیا جائے....

اور صحیح فیصلوں کی طرف رہنمائی کے لیے عقل ہی کافی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق سے....(مجالس جوزیہ)

حضرت خارجہ بن زید ابی زہیر رضی اللہ عنہ

نام ونسب:....خارجہ نام ہے....خزرج کے خاندان اغر سے ہیں....نسب نامہ یہ ہے....
خارجہ ابن زید ابی زہیر بن مالک بن امراء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر....رئیس قبیلہ اور کبار صحابہ میں تھے....

اسلام: عقبہ میں بیعت کی....

غزوات اور عام حالات: ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدینہ آ کر انہی کے ہاں قیام کیا تھا....اور انہی سے مواخاۃ ہوئی....

بدر میں شریک تھے اور امیہ بن خلف کو کئی آدمیوں کے ساتھ مل کر مارا تھا....امیہ کے بیٹے صفوان نے اپنے باپ کے قاتلوں کو تاڑ لیا تھا.... چنانچہ دوسرے سال جب غزوۂ احد واقع ہوا تو اس کو ان لوگوں کے قتل کی فکر ہوئی....

شہادت:....حضرت خارجہؓ نہایت بہادری سے لڑے اور دس سے اوپر نیزوں کے زخم کھا کے زمین پر گر گئے....صفوان نے ان کو شناخت کر کے ناک....کان اور دیگر اعضاء کاٹے اور کہا کہ اب میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا....میرے باپ کے عوض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے بہادر کام آئے....

ان کے بھتیجے سعد بن ربیعؓ بھی اس معرکہ میں داد شجاعت دے کر شہید ہوئے تھے....
چچا بھتیجے دونوں ایک قبر میں دفن کئے گئے.... (سیر الصحابہ)

منکر وملحد کی اصلاح کیلئے وظیفہ

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ (سورۃ الزمر: ۳۷)

ترجمہ: اور جس کو ہدایت دے اللہ پس نہیں اس کو گمراہ کرنے والا....

کوئی شخص خدا کی طرف سے پھر گیا ہو اس کو یہ آیت پڑھ کر دم کر کے پلائیں....

ابراہیم علیہ السلام کا صبر

ابراہیم علیہ السلام نے ایک موحد کے ہونے کی حیثیت سے صبر کیا پہلے ان کو آگ میں ڈالا گیا آگ میں جانے کے بعد آپ صرف یہ دعا پڑھتے ''حسبی اللہ ونعم الوکیل'' پھر بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا پھر اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری لی بیٹے کو لٹایا اور اللہ کے حکم کی تعمیل کی.....اس پر آپ علیہ السلام نے صبر فرمایا.....

بچہ جب چھوٹا تھا تو وادی ذی زرع میں چھوڑ دینے کا حکم آیا آپ علیہ السلام نے ان کو بے سروسامانی کی حالت میں چٹیل میدان میں اکیلے چھوڑ دیا جب یہ جانے لگے تو ان کی بیوی نے کہا ہمیں کس کے حوالے کر کے جا رہے ہو فرمایا اللہ کے پھر بیوی خاموش ہو گئیں.....اس کے بعد وہ شام لوٹے اللہ نے پھر حضرت اسحاق علیہ السلام دیئے.....(اعمال دل)

قابل ملامت آدمی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی جھگڑا پیش کیا اور دوران گفتگو کہنے لگا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ..... آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمت ہار جانے والے بندہ کو ملامت کرتے ہیں اپنی حجت اور دلیل کی پوری قوت استعمال کرو پھر حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل کہو.....(بستان العارفین)

عورت اپنے رب کے زیادہ قریب کب ہوتی ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''عورت پردے کے اندر رہنے کے قابل ہے.....جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان.....اس کو تاکتا ہے اور عورت اللہ کی رحمت کے قریب تر اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر میں ہوتی ہے.....(مشکوۃ)

سر درد کا وظیفہ

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ (سورۃ الواقعہ:۱۹)

ترجمہ: نہیں سر میں درد ہو گا اس سے اور نہیں وہ اس میں بہکیں گے.....

سر درد کیلئے یہ دعا پڑھیں جس کے سر میں درد ہو وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر اس دعا کو پڑھ کر دم کریں.....(قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت عبداللہ بن مبارک کی اپنے شاگردوں سے آخری ملاقات

استاذ المحدثین حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حدیث پاک پڑھنے والے ہزاروں طلبا ہوتے تھے.... "مکبر" جیسے نماز میں آگے تکبیر کہتے ہیں.... اسی طرح لوگ ان سے حدیث پاک آگے نقل کرتے تھے.... ایک مجمع میں "ان مکبرین" کی تعداد گیارہ سو تھی.... مجمع کا اندازہ آپ خود لگالیں.... ایک مجمع میں دواتوں کو گنا گیا تو اس مجمع میں چالیس ہزار دواتیں تھیں.... اتنے بڑے مجمع میں وہ حدیث پاک کا درس دیا کرتے تھے.... جب ان کے آخری لمحات آئے.... بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور کیفیت بدل رہی تھی.... اسی اثناء میں اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ مجھے اٹھا کر نیچے زمین پر لٹادو.... شاگرد حیران تھے کہ اب کیا کریں؟

اس وقت چپس کے فرش نہیں ہوتے تھے.... فقط مٹی ہوتی تھی.... پھر فرمایا مجھے اٹھاؤ اور زمین پر لٹادو.... شاگردوں نے حکم کی تعمیل کی اور مٹی پر لٹادیا.... انہوں نے دیکھا کہ وقت کے اتنے بڑے شیخ اپنے رخسار کو زمین پر ملنے لگے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! تو عبداللہ کے بڑھاپے پر رحم فرما.... میرے دوستو! جن کی زندگی حدیث پاک کی خدمت میں گزری.... جب وہ اپنے آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح عاجزی کرتے تھے تو ہمیں بھی عاجزی وانکساری کرنی چاہئے.... (یادگار ملاقاتیں)

نماز جمعہ کی تاکید کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا جو آدمی مدینہ سے ایک میل دور رہتا ہے اور جمعہ کا دن آجاتا ہے اور وہ جمعہ پڑھنے نہیں آتا تو اللہ اس کے دل پر مہر لگادے گا پھر دوسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا جو آدمی مدینہ سے دو میل دور رہتا ہے اور جمعہ کا دن آجاتا ہے اور وہ جمعہ پڑھنے نہیں آتا اللہ اس کے دل پر مہر لگادے گا پھر تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا جو آدمی مدینہ سے تین میل دور رہتا ہے اور جمعہ کا دن آجاتا ہے اور وہ جمعہ پڑھنے نہیں آتا اللہ اس کے دل پر مہر لگادے گا.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

صحابہ ہر تنقید سے بالاتر

سارے صحابہ متقین ...... عادل اور پاکباز ہیں ...... اور ہماری ہر تنقید سے بالاتر ہیں ...... ہماری ہر حالت سے اونچے ہیں ...... ہمارا فرض ہوگا کہ ان کو سامنے رکھ کر اپنے ایمان اور اپنے اعمال کو پرکھیں ...... اگر ان کے اعمال اور ایمان کے مطابق ہو جائے ...... تو ہمارا ایمان اور ہمارے اعمال درست ہیں ...... ورنہ غلط ہیں ...... اس لئے کہ علم کی روایت بھی انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے ...... اور عمل کی روایت بھی انہوں نے ہی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے .... (خطبات حکیم الاسلام)

طریق اطمینان وہی ہے

ہر شخص اس دنیا میں اطمینان کا طالب ہے ...... کوئی ایسا نہیں جو اطمینان نہ چاہتا ہو ...... اب ایک صورت تو یہ تھی ...... کہ اپنی عقل سے اطمینان حاصل کرنے کا طریقہ سوچتا ...... اور ایک یہ کہ احکم الحاکمین نے ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی بتلا دیا ...... ظاہر ہے کہ اگر اپنی عقل سے سوچتے ...... تو اطمینان حاصل کرنے کا صحیح باب نہ ملتا ...... اسی لیے جن لوگوں نے اپنی عقل سے اطمینان حاصل کرنے کا طریقہ سوچا ...... ان کی منتہیٰ بادشاہت ہے ...... وہ یہ سمجھے کہ بادشاہت میں پورا اطمینان حاصل ہے .... بھلا بادشاہ اور چین؟ ...... اس کو چین ہو ہی نہیں سکتی ...... اور یہ ایک موٹی سی بات ہے ...... کیونکہ ہر وقت اس کو یہ فکر لگی ہوئی ہے ...... کہ کہیں میرے ملک پر کوئی حملہ نہ کردے ...... کہیں کوئی وزیر اندرونی بغاوت نہ کردے ...... کہیں مجھے کوئی قتل نہ کردے ...... وغیرہ (خطبات مسیح الامت)

متکبرین کی وضع سے بچنے کی ضرورت

ٹخنہ ڈھانکنے سے منع فرمایا گیا ...... کیونکہ یہ متکبرین کی نشانی ہے ...... حکمت یہاں کیا ہے ...... کہ اگر تم متکبرین کی صورت کی نقل بھی کرو گے ...... تو متکبرین کی حقیقت بھی تمہارے اندر منتقل ہو جائے گی ...... جیسے "صلوا کمارئیتمونی" میں ہے ...... کہ صورت کی نقل کرو تو حقیقت کا عکس بھی اترے گا .... (مجالس ابرار)

خاوند کی خوشنودی کا اجر

اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ غور سے سن اور سمجھ اور جن عورتوں نے تجھ کو بھیجا ہے....ان کو بتادے کہ عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اس کی خوشنودی کو ڈھونڈنا اور اس پر عمل کرنا ان سب چیزوں کے ثواب کے برابر ہے.... یہ جواب سن کر اسماء رضی اللہ عنہا نہایت خوش ہوتی ہوئی واپس ہو گئیں....(اسد الغابہ)

فائدہ....عورتوں کا اپنے خاوندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور ان کی خدمت کرنا اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا بہت ہی قیمتی چیز ہے مگر عورتیں اس سے بہت ہی غافل ہیں.... صحابہ کرامؓ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کو سجدہ کرتے ہیں....آپ اس کے مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں.... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کا حکم کرتا تو عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں....ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت ایسی حالت میں مرے کہ خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں جائیگی....(پرسکون گھر)

کشادگی رزق کا عمل

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.... وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ.... اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ.... قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۝ (سورۃ الطلاق:۲-۳)

ترجمہ: اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کر دیتا ہے اس کیلئے نکلنے کا راستہ اور رزق دیتا ہے اس کو جہاں سے نہیں گمان ہوتا اور جو کوئی بھروسہ کرتا ہے اللہ پر پس وہ کافی ہے اس کو بے شک اللہ پہنچنے والا ہے اپنے ارادے کو تحقیق مقرر کیا ہے اللہ نے ہر ایک چیز کو اندازہ سے....

اس دعا کی ایک تسبیح پڑھ کر ایک تسبیح "ولاحول ولاقوۃ الا باللہ" کی پڑھ کر رزق کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ کیلئے رزق کے دروازے ایسی جگہ سے کھول دے گا جہاں سے آپ کو نشان وگمان بھی نہ ہوگا....(قرآنی مستجاب دعائیں)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

اس گوشے کو بھی ملاحظہ کیجئے کہ ان کے ہاں وقت کی کیا اہمیت تھی.... وقت کو کس طرح بچاتے.... مہمانوں کی آمد یا بے کار و بے مشغلہ افراد کے آنے کے وقت آپ کا طریقہ کیا رہا ہے.... اپنی معروف کتاب ''صید الخاطر'' کی جلد اول اور صفحہ ۴۶.... ۲۰۱ اور جلد دوم کے صفحہ ۳۱۸.... ۳۱۹ اور تیسری جلد کے ص ۶۱۶ میں فرماتے ہیں:

''انسان کو چاہیے کہ اپنے وقت کی قدر و قیمت کو پہچانے.... ایک لمحہ کو بھی بے کار ضائع نہ کرے بلکہ ہر لحظہ کو ذریعہ ثواب بنائے.... البتہ اس میں اپنی نیت کو فساد سے بچائے اور ہر قول و عمل میں نیت کو صاف اور خالص رکھے....''

جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''نیة المؤمن خیر من عمله'' (مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے)

سلف صالحین اپنے ہر لمحے کی حفاظت کرتے.... فضول گوئی سے بچاتے چنانچہ مشہور تابعی حضرت عامر بن عبد قیس جو عابد و زاہد تھے سے کسی نے کہا مجھ سے بات کیجئے تو فرمایا ''سورج کو روکو''

میں اکثر لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وقت کو عجیب انداز سے برباد کرتے ہیں.... رات اگر لمبی ہو جائے تو فضول گوئی یا بے فائدہ قصے کہانیوں اور ناولوں کو پڑھنے میں وقت صرف کرتے ہیں اور رات کو تاہ ہو جائے تو رات نیند میں اور دن کو تفریح گاہوں اور بازاروں میں ضائع کرتے ہیں.... وقت ضائع کرنے والوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو ایک کشتی میں سوار محو گفتگو ہوں اور کشتی ان کو انجان مقام کی طرف لے جا رہی ہو اور یہ اپنے انجام سے بے خبر ہیں.... بہت کم لوگ ایسے ہیں جو وقت کی قدر و قیمت اور اپنے وجود کے مقصد کا ادراک رکھتے ہیں.... عمر بڑا قیمتی سرمایہ ہے.... ہاتھ سے نکلنے سے پہلے کام لو اور اس کو قیمتی بناؤ....

بے کاروں کی صحبت سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں.... اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ میرے ساتھ بھی عام وقت ضائع کرنے والوں کی طرح معاملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کو زیارت یا خدمت کا نام دے دیتے ہیں اور پاس بیٹھنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور بیٹھ کر بے مقصد باتوں میں لگ جاتے ہیں.... درمیان میں غیبت بھی شروع ہو جاتی ہے.... یہ

ہمارے زمانے کے اکثر لوگوں کا طریقہ ہے.... خصوصاً عام خوشیوں اور عیدین کے موقعوں پر ایک دوسرے کے پاس جاتے ہیں.... صرف مبارک باد دینے اور سلام عرض کرنے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ایسی گفتگو بھی چھیڑ دیتے ہیں جس سے وقت برباد ہوتا ہے.... جب میں نے دیکھا کہ وقت قیمتی ترین سرمایہ ہے.... اس کو نیکی میں صرف کرنا فرض ہے تو اس کو ضائع کرنے کو ناگوار سمجھا اور لوگوں کے مذکورہ طریقے سے پہلوتہی کی بلکہ ان کے ساتھ بین بین رہا کیونکہ مکمل انقطاع بھی ممکن نہ تھا.... مکمل ان کا ساتھ دینا بھی غلطی سے خالی نہ تھا تو ملاقاتوں کو کم سے کم کرنے کی کوشش کر کے وقت بچانے کی تدبیر کی.... پھر ایسا کام ڈھونڈ نکالا جو بات چیت کے درمیان بھی چلتا رہا تاکہ وقت کم سے کم خرچ ہو.... مثلاً یہ طریقہ نکالا کہ کسی کی آمد کے وقت کاغذ کاٹ کر لکھنے کے لیے درست کرنا اور قلم تراش کر صحیح کرنا اور وہ کام جو بات چیت کرتے ہوئے بھی انجام دیا جاسکتا ہے کرنے لگا جس کے لیے فکر.... حضور قلب کی ضرورت نہیں ہوتی.... میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر لوگ مقصد زندگی ہی سے غافل ہیں.... زندگی کا مطلب ہی نہیں سمجھتے.... ان میں بعض ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراوانی سے نوازا ہے.... کمائی کی انہیں ضرورت نہیں.... وہ اپنے اوقات کو بازاروں میں آنے جانے میں ضائع کرتے ہیں جس کی وجہ سے منکرات میں بھی مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض لوگ فضول کھیلوں میں قیمتی وقت کو بے دردی سے ضائع کرتے ہیں یا فضول قصے کہانیوں اور قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ کی بے فائدہ بحث میں ضائع کرتے ہیں.... اس سے میں نے یہ سمجھا کہ وقت کی قدر و قیمت کی پہچان کی دولت اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو عطا نہیں فرمائی.... یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے.... کم ہی لوگ اس کو غنیمت سمجھتے ہیں.... "وَمَا يُلَقَّاهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ" اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمر کے اوقات کی قدر و قیمت پہچاننے اور اس کو غنیمت جاننے کی توفیق مرحمت فرمادے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

موسیٰ علیہ السلام کا صبر

موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم اور فرعون کی قوم نے کتنی ایذائیں پہنچائیں لیکن آپ علیہ السلام نے ان دونوں قوموں کو دعوت دیتے اور ان کی باتوں پر صبر کرتے.... حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انکی ہلاکت کردی.... (اعمال دل)

حادثات کسوٹی ہیں

کس قدر پاکیزہ ہے وہ ذات جو اپنے بندوں کو ان کے وطن سے دور کر کے اور اسباب کے سامنے جھکا کر ان کا صبر آزماتی ہے اور آزمائش کے زمانہ میں ان کے جوہر کو ظاہر کرتی ہے....

وہ دیکھو! حضرت آدم علیہ السلام کو کہ ابھی ملائکہ انہیں سجدہ کر رہے تھے اور کچھ ہی مدت کے بعد جنت سے نکالے جا رہے ہیں....

وہ دیکھو! حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم سے مار کھاتے ہوئے بیہوش ہو ہو جاتے ہیں پھر کچھ ہی دنوں بعد کشتی میں بیٹھ کر نجات پا رہے ہیں اور ان کے دشمن ہلاک ہو رہے ہیں....

وہ دیکھو! حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جا رہے ہیں اور چند لمحے بعد سلامتی کے ساتھ نکالے جا رہے ہیں....

وہ دیکھو! حضرت ذبیح اللہ (اسماعیل علیہ السلام) کو کہ اللہ کے حکم کے سامنے جھک کر (ذبح کے لیے) لٹائے جا رہے ہیں پھر بچا لیے جا رہے ہیں اور مدح باقی رہ جاتی ہے....

وہ دیکھو! حضرت یعقوب علیہ السلام کی نگاہ حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں ختم ہوگئی ہے پھر وصال کے ذریعے واپس بھی آ گئی ہے....وہ دیکھو! حضرت موسیٰ کلیم اللہ بکریاں چرا رہے ہیں پھر ترقی کر کے خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف پا رہے ہیں....

اور وہ دیکھو! ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کل تک یتیم کہا جا رہا تھا....عجیب عجیب حالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الٹ پلٹ رہے تھے جو کبھی دشمنوں سے پہنچتے تھے اور کبھی فقر کے مکاید سے....لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو جبل حراء سے بھی زیادہ ثابت قدم ہیں....

پھر دیکھو! فتح مکہ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حاصل ہو رہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے بادشاہوں اور حکمرانوں تک اپنا لایا ہوا دین پہنچا رہے ہیں....

پھر دیکھو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جانے والا مہمان آ جاتا ہے اور شدت کرب سے پکار رہے ہیں "واکرباہ!" ہائے تکلیف کی شدت....

پس جس نے دنیا کے سمندر میں غور کیا اور یہ معلوم کر لیا کہ موجیں آپس میں کس طرح ملتی ہیں اور زمانہ کے دھکوں پر کیسے صبر کیا جاتا ہے....وہ کسی بلاء و مصیبت کے نزول سے گھبرائے گا نہیں اور کسی دنیوی راحت پر زیادہ مسرور نہیں ہوگا....(مجالس جوزیہ)

بے قصور مظلوم کیلئے قرآنی عمل

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ○ (سورۃ البروج:۱۲)

ترجمہ: تحقیق تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے.....

اگر کسی کا ظلم تمہارے اوپر بہت ہو رہا ہو.....مظلوم اس کے ظلم سے عاجز آ گیا ہو اور وہ بے قصور ہو وہ یہ دعا روزانہ ۱۰۱ دفعہ پڑھ کر آسمان پر پھونکیں.....(قرآنی مستجاب دُعائیں)

جنگ صفین میں شہادت

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی خلافت راشدہ کے زیر سایہ گزاری.....جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے.....حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ان کے معاون و مددگار رہے لڑائیوں میں ان کا ساتھ دیا بلکہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لشکر کے بڑے لوگوں میں سے تھے.....آپ کے ساتھ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور یہ بنوخطمہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے اور جنگ صفین میں شہید ہوئے.....

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں بھی شریک ہوئے لیکن نہ انہوں نے تلوار نیام سے نکالی اور نہ کسی سے لڑے اور جب یہ جنگ صفین میں شریک ہوئے تو فرمایا ''میں اس وقت تک کسی سے نہیں لڑوں گا جب تک عمار بن یاسر کو قتل نہیں کر دیا جاتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا''.....

جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی.....پھر معرکہ آرائی کے قریب ہوئے.....لڑتے رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کرتے ہوئے زمین پر گر گئے اور یہ ۳۷ ہجری کا واقعہ ہے.....اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا.....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گواہیوں والے یعنی حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا..."جس کے حق میں خزیمہ گواہی دے دے وہ اس کے لئے کافی ہے"..... (سیر الصحابہ)

عیسیٰ علیہ السلام کا صبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل نے جھوٹے الزام لگائے حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا حکم دیا اور انکو سولی پر لٹکایا پھر بھی انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکو اٹھالیا..... (اعمال دل)

کام کرنے کا طریقہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے...... اللہ تعالیٰ نے تصنیف...... وتالیف کا جو غیر معمولی کام لیا...... ظاہری اسباب میں اس کا ایک سبب یہ بھی تھا...... کہ آپ اس استقصا کی فکر کرنے کے بجائے...... جتنی مفید بات جس وقت زیر قلم آ گئی...... اسے مزید کے انتظار میں نہیں ٹلایا...... بلکہ اسے لکھ کر شائع فرما دیا...... تکمیل اور اضافے بعد میں بھی ہو سکتے ہیں...... لیکن جو بات مفید ہو...... اسے استقصا کے انتظار میں ٹلانے سے ضروری بات بھی رہ جاتی ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

علم بنیادی ضرورت

اسلام کی بنیاد علم پر ہے...... اس لئے پہلی اور فوری ضرورت یہ ہے...... کہ دینی علوم کو اس قدر عام اور سہل الحصول بنا دیا جائے...... کہ کوئی بھی دین سے ناآشنا نہ رہے...... ضروری نہیں کہ...... ہر شخص کو بھرپور معلومات ہونی چاہئیں...... اگر کوئی کسی معاملے کے بارے میں علم نہیں رکھتا ہے...... تو وہ اہل علم سے رجوع کرے...... اور درپیش معاملے میں ان سے رہنمائی حاصل کرے...'' ...... ''اب ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں لگن پیدا کی جائے...... کہ وہ دینی علوم سیکھیں...... جب دلوں میں یہ لگن پیدا ہو جائے گی تو وہ یقیناً عالمان دین سے رجوع کریں گے...... جب وہ دینی تقاضوں سے آگاہی حاصل کر لیں گے...... تو اس کا اطلاق اپنی عملی زندگی پر بھی کرنے کے قابل ہو جائیں گے...... اس طرح ماحول اور معاشرے میں خود بخود اصلاح کے رجحانات پیدا ہوں گے...... اور یہی رجحانات فلاحی برگ و بار لائیں گے.... (خطبات حکیم الاسلام)

علم غیر نافع لائق تحصیل نہیں

جو علم نفع نہ دے وہ حاصل کرنے کے قابل نہیں...... بلکہ لائق اعراض ہے اسی لیے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب علم کے سلسلہ میں درخواست ذات باری تعالیٰ سے جو دعا کی...... ایک تو اس جملہ کے ساتھ ''اللّٰھم انی اسئلک علمًا نافعًا'' اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع کی درخواست کرتا ہوں...... نافع کی قید لگا دی...... جس سے معلوم ہو گیا کہ جو علم نافع نہ ہو وہ لائق تحصیل نہیں.... (خطبات مسیح الامت)

تمیم داری کے بھائی کا دجال کو دیکھنا

فاطمہؓ بنت قیس کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات عشاء کی نماز کیلئے دیر سے تشریف لائے ارشاد فرمایا کہ تمیم داری مجھے ایک قصہ سنا رہا تھا.... اس وجہ سے دیر ہوگئی وہ قصہ یہ تھا کہ اس کا چچازاد بھائی سمندر کے سفر پر گیا اور وہ کسی جزیرہ میں پہنچ گیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک محل ہے جس میں ایک آدمی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے.... اور اپنے لمبے بالوں کو گھسیٹ رہا ہے.... اس نے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا میں دجال ہوں.... کیا ابھی رسول اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا.... اس نے کہا ہوگیا ہے پھر اس نے پوچھا تو کیا لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کی ہے یا نافرمانی اس نے کہا اطاعت قبول کی ہے وہ بولا کہ یہ ان کے حق میں تو خیر ہے مگر میرے لئے شر ہے.... (بستان العارفین)

دین کی مشقت باعث پریشانی نہیں

میں یہ نہیں کہتا کہ عمل کرنے سے ہر تعب سے نجات ہوتی ہے مگر پریشانی سے ضرور نجات ہوتی ہے اور اصل کلفت یہی ہے اور اگر پریشانی نہیں تو خود تعب و مشقت میں بالذات کوئی کلفت نہیں.... اسی پر حکایت یاد آئی کہ مولوی غلام محمد صاحب جو میرے دوست ہیں وہ ایک رئیس کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے اور نماز بھی پانچوں وقت پڑھواتے تو ان لڑکوں کی ماں کوستی تھی کہ اس مولوی نے میرے بچوں کو زکام میں مبتلا کر دیا صبح کو وضو کراتا ہے صاحب ایسی مشقت تو دین میں ہوتی ہے....

مولانا فضل الرحمٰن صاحبؒ سے ایک شخص نے آ کر پوچھا کہ ایک عورت کا شوہر گم ہوگیا ہے.... مولوی صاحب نے فرمایا کہ مرد کی نوے برس کی عمر تک انتظار کرو.... کہنے لگا کہ جناب! اس میں تو بڑا حرج ہے اور دین میں حرج ہے نہیں.... مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی اگر یہ حرج ہے تو جہاد بھی حرج ہے.... سو حرج کے یہ معنی نہیں.... حرج کہتے ہیں پریشانی اور الجھن کو.... سو اسلام میں یہ معنی نہیں ہاں تعب و مشقت ہے تو کیا دنیا کے کاموں میں تعب و مشقت نہیں ہے.... (امثال عبرت)

شاگرد کی باکمال استاد سے ملاقات

ابوذریعہ رحمہ اللہ ایک محدث گزرے ہیں.... ان کی محفل میں ایک شاگرد آیا کرتا تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی.... ایک دن محفل ذرا لمبی ہوگئی تو اس کو گھر جانے میں دیر ہوگئی.... جب وہ رات دیر سے گھر پہنچا تو بیوی الجھ پڑی کہ میں انتظار میں تھی تم نے آنے میں کیوں دیر کی؟

اس نے سمجھایا کہ وقت ضائع نہیں کر رہا تھا میں تو حضرت کے پاس تھا.... وہ کچھ زیادہ غصے میں تھی.... غصے میں کہہ بیٹھی کہ تیرے حضرت کو کچھ نہیں آتا.... تجھے کیا آئے گا.... استاد کے بارے میں بات سن کے یہ نوجوان بھڑک اٹھا....

جب بیوی نے یہ کہا کہ تیرے استاد کو کچھ نہیں آتا.... تجھے کیا آئے گا تو یہ سن کر نوجوان کو بھی غصہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر میرے استاد کو ایک لاکھ احادیث یاد نہ ہوں تو تجھے میری طرف سے تین طلاق ہیں....

صبح اٹھ کر دماغ ذرا ٹھنڈا ہوا تو سوچنے لگے کہ میں نے تو بہت بڑی بے وقوفی کی.... بیوی نے خاوند سے پوچھا کہ میری طلاق مشروط تھی.... اب بتائیں کہ یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں.... اس نے کہا کہ یہ تو استاد صاحب سے پوچھنا پڑے گا.... اس نے کہا کہ جائیں پتہ کر کے آئیں.... چنانچہ یہ نوجوان اپنے استاد کے پاس پہنچا اور کہا کہ رات یہ واقعہ پیش آیا.... اب آپ بتائیے کہ نکاح سلامت رہا یا طلاق واقع ہوچکی ہے.... ان کے استاد یہ بات سن کر مسکرائے اور فرمانے لگے کہ جاؤ تم میاں بیوی والی زندگی گزارو.... کیونکہ ایک لاکھ احادیث مجھے اس طرح یاد ہیں جس طرح لوگوں کو سورہ فاتحہ یاد ہوتی ہے.... سبحان اللہ! یہ قوت حافظہ کی برکت تھی اور علم کی برکت تھی جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر دی تھی.... (یادگار ملاقاتیں)

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کا نسخہ

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

اگر آپ کو اپنی بیوی سے اختلاف ہے.... آپس میں محبت نہیں ہے تو اس آیت کو ننانوے دفعہ کسی مٹھائی پر تین دن پڑھ کر دم کریں اور دونوں کھائیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

گھر جنت کیسے بنتا ہے

آج کل اکثر شکایت رہتی ہے کہ گھر میں ناچاقی اور فساد رہتا ہے اگر آپ اپنے گھر کو جنت بنانا چاہتے ہیں تو درج ذیل مضمون کو بار بار عمل کی نیت سے پڑھئے... اگر ہم ان باتوں پر سنت کی نیت سے عمل کریں تو ثواب علیحدہ ہوگا اور ان شاء اللہ آپ کا گھر جنت کا نمونہ بن جائے گا... اس کے علاوہ کتاب ''اصلاح دل'' اور ''تحفہ زوجین'' کا مطالعہ رکھیں اور کسی مستند بزرگ سے دونوں میاں بیوی اپنا باقاعدہ اصلاحی رابطہ رکھیں تو سونے پر سہاگہ کا مصداق ہوگا...

جو خاوند اپنی بیوی کا دل پیار سے نہیں جیت سکا وہ سختی سے ہرگز نہیں جیت سکتا... دوسرے الفاظ میں جو عورت اپنے خاوند کو پیار سے اپنا نہ بنا سکی وہ تلوار اپنی بدزبانی سے بھی اپنے خاوند کو اپنا نہیں بنا سکے گی... کئی مرتبہ عورتیں سوچتی ہیں کہ میں اپنے بھائی کو کہوں گی وہ میرے خاوند کو ڈانٹے گا... میں اپنے ابو کو بتاؤں گی وہ میرے خاوند کو سیدھا کر دیں گے... ایسی عورتیں انتہائی بے وقوف ہوتی ہیں بلکہ پرلے درجے کی بے وقوف ہوتی ہیں... یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کے بھائی اور آپ کے باپ ڈانٹیں گے اور آپ کا خاوند ٹھیک ہو جائے گا... یہ تیسرے بندے کے درمیان میں آنے سے ہمیشہ فاصلے بڑھ جاتے ہیں... جب آپ نے اپنے اور خاوند کے معاملے میں اپنے ماں باپ کو ڈال دیا تو آپ نے تیسرے بندے کو درمیان میں ڈال کر خود فاصلہ کر لیا... تو جب آپ خود اپنے اور اپنے میاں کے درمیان فاصلہ کر چکیں تو اب یہ قرب کیسے ہوگا؟ اس لئے اپنے گھر کی باتیں اپنے گھر میں سمٹی جاتی ہیں... لہٰذا یاد رکھئے... اپنا گھونسلہ اپنا کچا ہو یا پکا خاوند کے گھر میں اگر آپ فاقہ سے بھی وقت گزاریں گی تو اللہ رب العزت کے یہاں درجے اور رتبے پائیں گی اپنے والد کے گھر کی آسانیوں اور ناز و نعمت کو یاد نہ کرنا... ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ بیٹیاں ماں باپ ہی کے گھر میں رہتی رہیں... بالآخر ان کو اپنا گھر بسانا ہوتا ہے... اللہ کی طرف سے جو زندگی کی ترتیب ہے اسی کو اپنانا ہوتا ہے تو اس لئے اگر خاوند کے گھر میں رزق کی تنگی ہے یا خاوند کی عادتوں میں سے کوئی عادت خراب ہے تو صبر و تحمل کے ساتھ اس کی اصلاح کے بارے میں فکرمند رہیں... سوچ سمجھ کر ایسی باتیں کریں... خدمت کے ذریعے خاوند کا دل جیت لیں... تب آپ جو بھی کہیں گی خاوند مان لے گا... (پرسکون گھر)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نظام الاوقات کے پابند تھے ہر کام کا وقت مقرر تھا اور ایک ایک لمحہ کو تول تول کر خرچ کرتے تھے یہاں تک لکھنے کے دوران قلم پر قط رکھنے کی ضرورت پیش آتی تو اتنی دیر بیکار نہ گزارتے اس وقفے میں زبان سے ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتے تھے.... (ابن حجر العسقلانی للدکتور شاکر بحوالہ الجواہر والدرر.... ص ۲۳۳.... جہان دیدہ.... ص ۱۵۵)

(ف) وقت کی اس قدر دانی ہی کی برکت تھی اللہ نے ان سے وہ کام لیا کہ آج اگر ان کی تصانیف کو کوئی شخص صرف نقل ہی کرنا چاہے شاید وہ عمر بھر وہ نقل بھی نہ ہو سکیں اور تصانیف بھی کوئی عامیانہ نہیں ایسی محققانہ کہ جو بات قلم سے نکلی وہ سند بن گئی بلکہ حدیث کے معاملے میں تو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا محض سکوت (یعنی کسی حدیث کو بیان کر کے اس پر بلا تبصرہ گزر جانا) بھی فتح الباری اور تلخیص میں بہت سے علماء کے نزدیک حجت قرار دیا گیا....

فائدہ: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: طلبہ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہے اور اس دور میں سہل پسندی اور کاہلی سے کام لے کر اپنی عمر کے قیمتی حصے کو برباد کر دیتے ہیں.... یاد رکھو! ایک، ایک لمحہ آپ کا قیمتی ہے اس کو یوں ہی نہ گزارو.... (مجالس مفتی اعظم ص ۶۳۱)

خاندانی نظام کی تباہی

جو لوگ یورپ اور امریکہ دیکھ کر آئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ صبح کے بعد گھر کو تالا لگ جاتا ہے، شوہر اپنی ملازمت میں مشغول ہوتا ہے اسے اپنی بیوی کا پتہ نہیں، بیوی کو شوہر کا پتہ نہیں، بیٹے کو باپ کا اور باپ کو بیٹے کا پتہ نہیں.... اس طرح کی زندگی بنالی کہ خاندان کا شیرازہ بکھر گیا.... یہ کبھی نہیں سوچا کہ بچے کو بڑے فعال ادارے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ماں کی گود کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو گیا ہے.... اگر موازنہ کیا جائے کہ جتنی پیداوار انہوں نے عورت کو باہر نکال کر حاصل کی ہے اس کے مقابلے میں جو کچھ کھویا یعنی خاندانی نظام، یہ اس کے مقابلے میں بہت بڑا نقصان ہے.... (پردہ ضرور کرونگی)

شہوت کا غلبہ

گنہگاروں کے حالات میں میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ نافرمانی کے ارادے سے گناہ نہیں کرتے وہ تو بس اپنی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اور تبعاً نافرمانی ہو جاتی ہے....

میں نے پھر سوچا کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی معلوم ہونے کے باوجود اس پر اقدام کیسے کر لیتے ہیں تو یہ سمجھ میں آیا کہ اس کے بے انتہا کرم اور بے پایاں فضل پر نگاہ رکھنے کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے.... اگر اس کی عظمت اور ہیبت پر نظر کرتے تو کبھی اس کی نافرمانی کی ہمت نہ کرتے کیونکہ ایسی ذات سے بہت ڈرنا چاہیے جس کے لیے مخلوق پر موت مسلط کر دینا اسی طرح جانوروں کو ذبح کے لیے گرا دینا.... بچوں کو مبتلاء مرض کر دینا.... عالم کو تنگدست اور جاہل کو مالدار بنا دینا ایک معمولی اور روزمرہ کا کام ہے....

پھر جس کی یہ شان ہو تو گناہ کی طرف قدم بڑھانے والے کو اس سے بہت ڈرنا چاہیے.... خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ.... "اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے...."

گناہوں سے بچنے کے لیے اسباب رجاء پر نظر رکھنے کے مقابلے میں اسباب خوف پر نگاہ رکھنا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ ڈرنے والا احتیاط کا پہلو اختیار کرتا ہے اور امیدوار شخص طمع کی رسی تھامے رہتا ہے جبکہ معاملہ کبھی امید کے خلاف ہو جاتا ہے.... (مجالس جوزیہ)

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ

☆ ...قدیم الاسلام اور فضلاء صحابہ میں سے تھے....

☆ ...اللہ کی راہ میں حبشہ ہجرت فرمائی....

☆ ..آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا فرمائی کہ اے اللہ سلمہؓ بن ہشام کو نجات عطا فرما....

☆ ...زید بن حارثہؓ کے ساتھ سریہ موتہ میں شریک ہوئے....

☆ ....ملک شام میں ۱۴ ہجری میں شہید ہوئے....

ایک قول کے مطابق اس سے سلمہ بن ہشام ولید بن ولید اور عیاش بن ابی ربیعہ مراد ہیں کہ مکہ سے ہجرت کر کے نکلے مگر مشرکین انہیں واپس لے آئے اور انہیں سزائیں دیں دوبارہ پھر نکلے اور ان سے لڑائی کی بعض بچ نکلے اور بعض شہید ہوئے.... (شہدائے اسلام)

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی ایذائیں دی گئیں ان کو مجنون.... جادوگر.... جھوٹا.... خیانت دار اور سب سے بڑی چیز کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق المصدوق ہونے کے باوجود ان پر جھوٹ کی تہمت لگاتے اور عاقل مند آدمی پر سب سے سخت چیز ناگوار یہ ہوتی ہے کہ اس کو مجنون کہا جائے اور امین پر سب سے سخت ناپسندیدہ چیز یہ ہوتی ہے کہ اس کو خائن کہا جائے اور مومن پر سب سے ناپسندیدہ چیز یہ ہے کہ اس کو ساحر مجنون کہا جائے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل الخلق ہیں اور سب سے زیادہ صادق ہیں....

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہر سے باہر نکالا گیا اور طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذائیں دی گئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لہولہان کر دیا لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے بددعا نہیں فرمائی بلکہ ہدایت کی دعا فرمائی....(اعمال دل)

دجال کی پیدائش کے بارے میں اختلاف

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے دجال کے بارے میں مختلف قول ہیں.... بعض فرماتے ہین کہ وہ محبوس ہے اور قیامت کے قریب ظاہر ہوگا....اور بعض کہتے ہیں کہ ابھی پیدا نہیں ہوا اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیگا.... بے شمار یہودی اس کی اتباع کرلیں گے.... وہ شہر شہر گھومے گا....اور بہت سے لوگ اس کے فتنہ کا شکار ہو جائینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور اسے بیت المقدس میں باب لد پر قتل کریں گے اور اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا....

ایک بچے کی خلیفہ معتصم سے ملاقات

معتصم باللہ خاقان کے پاس اس کی عبادت کو گئے اور فتح بن خاقان ابھی بچے تھے تو معتصم نے ان کو کہا امیر المؤمنین کا (میرا) گھر اچھا ہے یا تمہارے والد کا.... بچے نے جواب دیا امیر المؤمنین ہمارے والد کے گھر ہوں تو والد کا گھر ہی اچھا ہے.... پھر اپنے ہاتھ میں امیر نے نگینہ دکھایا اور پوچھا اس سے بہتر کوئی دیکھا ہے بچے نے کہا ہاں وہ ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے.... (کتاب الاذکیاء)

عورت کا کردار

آج بچے کو تنقید کی ضرورت نہیں بلکہ نمونہ کی ضرورت ہے بچے کے لئے بہترین کردار کے نمونہ کی ضرورت ہے تا کہ اس کی کردار سازی اچھی طرح سے ہو سکے ماں باپ کو چاہئے کہ وہ بچے کے سامنے ایسا کردار پیش کریں تا کہ وہ بھی اچھی خوبیاں اپنے اندر جذب کر سکے خالی باتیں بچے کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتیں.... بچہ جو عملی طور پر دیکھتا ہے وہ اپنا لیتا ہے اس لئے آئندہ نسل کو باکردار بنانے کیلئے پہلے والدین اپنے آپ کو باکردار بنا لیں.... ہر عظیم انسان کے پیچھے کسی باکردار عورت کا ہاتھ ہوتا.... چاہے وہ عورت کسی بھی روپ میں ہو حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا ہاتھ تھا.... جو ابتدائے وحی کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتی تھیں.... حضرت عمرؓ کے پیچھے ان کی بہن کا ہاتھ تھا جو ان کے ایمان لانے کا سبب بنی تھیں.... حضرت عکرمہؓ کے ایمان کے پیچھے ان کی بیوی کا ہاتھ تھا.... حضرت خواجہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ان کی ماں کا ہاتھ تھا جس نے انہیں وصیت کی تھی کہ بیٹا کچھ بھی ہو جائے جھوٹ نہیں بولنا.... حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے بھی ان کی ماں کا ہاتھ تھا جو ہمیشہ انہیں باوضو ہو کر دودھ پلاتی تھیں.... حضرت خواہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ان کی ماں کا ہاتھ تھا انہوں نے یہ پلان بنا رکھا تھا کہ میں اپنے بیٹے کو اللہ پر اعتماد اور محبت سکھا دوں گی تو سارا دین آسان ہو جائے گا....

حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ جب ابھی طالب علم تھے تو ان کی والدہ محترمہ نے انہیں ایک خط میں لکھا کہ میں آپ کے لئے یوں دعاء مانگتی ہو....

سدا سے ترے مجھ پر انعام ہیں ہیں انعام بھی اور اکرام ہیں
جو مانگا دیا....اور دیا بے طلب پھری میں ترے در سے محروم کب
تھی جو کچھ مجھے فکر سب دور کی میں لائی جو حاجت وہ منظور کی
ترے فضل کی کچھ نہیں انتہا جو آیا ترے در پہ وہ خوش ہوا
تری شان رحمت سے ہے یہ بعید پھرے در سے تیری کوئی ناامید

کرم کر میرے حال پر بھی — کریم کہ ہے نام تیرا غفور و رحیم
مری سعی و کوشش نہ برباد کر — ترے در پہ آئی ہوں امداد کر
دعاء جلدی میری یہ ہو مستجاب — علی ہو تیرے فضل سے کامیاب
وہ ہو کامیابی جو ہو باسند — ہو ایسی سند جو کہ ہو مستند
نہ ہو فکر کوئی نہ رنج و تعب — تمنائیں برآئیں میری یہ سب
خطاؤں پہ ان کے نہ کر تو نظر — یہ بندے ہیں تیرے تو ہی رحم کر
جہاں میں سدا دونوں پھولیں پھلیں — سدا یہ شریعت پہ قائم رہیں
یہ سب بہن بھائی رہیں شاد کام — جہاں میں ہو اقبال ان کا غلام
خزاں میں جو ہے آج فصل بہار — یہ سب فضل تیرا ہے پروردگار
یہ فضل بہاری رہے تاحیات ہو — بہتر کی بہتر حیات اور ممات

(پرسکون گھر)

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں داخل ہوئے جو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور جانشین تھے.... تحصیل علم میں مولانا عبدالرحمٰن کو اتنا انہماک تھا کہ زمانہ طالب علمی میں اگر کوئی ہم عمر یا عزیز دہلی ملاقات کے لیے جاتا تو اس سے السلام علیکم یا سرسری ملاقات کے بعد صاف طور پر فرمادیتے کہ اس سے زیادہ فرصت نہیں.... جب اللہ تعالیٰ بامراد ملائے گا اس وقت ملیں گے.... (حکایات الاسلاف)

حاتم الزاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چار کی قدر چار ہی جانتے ہیں....
جوانی کی قدر صرف بوڑھے جانتے ہیں....
عافیت کی قدر صرف مصیبت والے جانتے ہیں....
صحت کی قدر مریضوں کے سوا کوئی نہیں جانتا....
زندگی کی قدر مُردے ہی جانتے ہیں.... (وقت ایک عظیم نعمت)

استغناء عالم کیلئے تکمیل دین ہے

میں نے بہت سے امراء کو دیکھا ہے کہ علماء سے خدمت لیتے ہیں اور تھوڑی سی زکوٰۃ دے کر انہیں ذلیل سمجھتے ہیں.... چنانچہ اگر کسی کے ہاں ختم قرآن وغیرہ کی کوئی تقریب ہوتی ہے تو اسے تلاش ہوتی ہے کہ فلاں صاحب نہیں آئے؟ اور اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو پوچھتا ہے فلاں صاحب نہیں دکھائی دیئے؟

حالانکہ اس کا سارا احسان ایک شے حقیر ہے جسے اس جیسے کے منہ پر مار دینا چاہیے....

افسوس کہ علماء بھی اپنی ضروریات کا بہانہ بنا کر اس ذلت پر راضی ہو گئے ہیں.... لیکن میرا خیال ہے کہ یہ علماء کی اپنے فرض منصبی یعنی علم کی حفاظت سے ناواقفیت ہے جس کا علاج دو تدبیروں سے ممکن ہے....

(۱) ایک تو تھوڑے پر قناعت ہے.... جیسا کہ کہا گیا ہے: **من رضی بالخل والبقل لم یستعبدہ احد**.... ''جس نے سرکہ اور ترکاری پر اکتفاء کر لیا اسے کوئی غلام نہیں بنا سکتا....''

(۲) دوسری تدبیر یہ ہے کہ جو اوقات علم کی خدمت میں لگ رہے ہیں ان میں سے تھوڑا وقت کسب مال میں خرچ ہو کیونکہ یہ عزت علم کا سبب بنے گا....

اور یہ صورت طلب علم میں پورے وقت لگانے سے بہتر ہے جبکہ اس میں ذلت کا احتمال ہو....

اور جو بھی اس پہلو پر غور کرے گا جسے میں نے ذکر کیا اور اس کو غیرت کا علم پاس بھی ہوگا وہ اپنی روزی میں کفایت شعاری اور اپنے اندوختہ کی حفاظت کرے گا یا بقدر کفایت کمانے کی کوشش کرے گا.... اور جس کو ان چیزوں سے غیرت نہیں ہے اسے علم کی صرف صورت میسر ہے حقیقت نہیں.... (مجالس جوزیہ)

اولاد کی شادی کے لئے عمل

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا....وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا (سورۃ الفرقان:۵۴)

جس کے بیٹے یا بیٹی کا عقد نہ ہوتا ہو تو وہ اس مراد کیلئے ۲۱ دن تک ۳۱۳ دفعہ پڑھے....
(قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا جذبہ شہادت

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا مشہور شاعرہ ہیں....اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ مدینہ آ کر مسلمان ہوئیں....ابن اثیرؒ کہتے ہیں کہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ کسی عورت نے ان سے بہتر شعر نہیں کہے....نہ ان سے پہلے نہ ان کے بعد....حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ۱۶ھ میں قادسیہ کی لڑائی ہوئی جس میں خنساءؓ اپنے چاروں بیٹوں سمیت شریک ہوئیں....

لڑکوں کو ایک دن پہلے بہت نصیحت کی اور لڑائی کی شرکت پر بہت ابھارا کہنے لگیں کہ میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے ہو اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی....

اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو اسی طرح ایک باپ کی اولاد ہو....میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا....نہ میں نے تمہاری شرافت پر کوئی دھبہ لگایا نہ تمہارے نسب کو میں نے خراب کیا....تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کے لئے کافروں سے لڑائی میں کیا کیا ثواب رکھا ہے....تمہیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فنا ہونے والی زندگی سے کہیں بہتر ہے اللہ جل شانہ کا پاک ارشاد ہے....

یآ یھا الذین امنوا اصبروا و صابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (النساء ۴: ۲۰۰)

''اے ایمان والو! تکالیف پر صبر کرو (اور کفار کے مقابلہ میں) صبر کرو اور مقابلہ کے لئے تیار رہو تا کہ پورے کامیاب ہو....'' (بیان القرآن)

لہٰذا کل صبح کو جب تم صحیح و سالم اٹھو تو بہت ہوشیاری سے لڑائی میں شریک ہو اور اللہ تعالیٰ سے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد مانگتے ہوئے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زوروں پر آ گئی اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے تو اس کی گرم آگ میں گھس جانا اور کافروں کے سردار کا مقابلہ کرنا....ان شاء اللہ جنت میں اکرام کے ساتھ کامیاب ہو کر رہو گے....

چنانچہ جب صبح کو لڑائی زوروں پر ہوئی تو چاروں لڑکوں میں سے ایک ایک نمبروار آگے بڑھتا تھا اور اپنی ماں کی نصیحت کو اشعار میں پڑھ کر امنگ پیدا کرتا تھا اور جب شہید ہو جاتا تھا تو اسی طرح دوسرا بڑھتا تھا اور شہید ہونے تک لڑتا رہتا تھا بالآخر چاروں شہید ہوئے

اور جب ماں کو چاروں کی شہادت کی خبر ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے ان کی شہادت سے مجھے شرف بخشا.... مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس کی رحمت کے سایہ میں ان چاروں کے ساتھ میں بھی رہوں گی.... (اسد الغابہ)

ایسی بھی اللہ کی بندی مائیں ہوتی ہیں جو چاروں جوان بیٹوں کو لڑائی کی تیزی اور زور میں گھس جانے کی ترغیب دیں اور جب چاروں شہید ہو جائیں اور ایک ہی وقت میں سب کام آ جائیں تو اللہ کا شکر ادا کریں.... (حکایات صحابہ) (شہدائے اسلام)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا صبر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مصائب پر صبر کیا.... مثلاً حضرت بلال رضی اللہ عنہ.... سمیہ رضی اللہ عنہا.... صہیب رضی اللہ عنہ.... عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ.... ان صحابہ کو تپتی ہوئی دھوپ میں لٹایا گیا اور طرح طرح کے عذاب دیئے گئے اور ایک صحابی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ہیں جن کو قید میں ڈالا گیا قتل کر کے سولی پر لٹکایا گیا جن کے بارے میں شاعر نے یوں ذکر کیا....

ولست ابالی حین أقتل مسلما   علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

اسی طرح وہ عورت جس کا بھائی.... باپ.... اس کا شوہر جنگ احد میں شہید ہو گئے اس پر اس عورت نے صبر کیا اور کہا کہ وہ دین کی سربلندی اور دین کی مدد کرتے وقت شہید ہو گئے.... (اعمال دل)

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

حضرت مجاہدؒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا کسی جانور کی تصویر ہو.... تصویر کا سر کاٹ دینا چاہئے یا بچھانے کی چیز تو فرش پر بچھا لے.... روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس پر مورتیاں بنی ہوئی تھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جہاں کتا یا تصویر ہو.... یا تو ان کے سر کاٹ دو (مٹا دو) یا اس پردہ کو فرش پر بچھا لو.... فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارا ابھی اسی پر عمل ہے کہ تصویر دار کپڑا بچھا لینے میں کوئی حرج نہیں....

حضرت عطا اور عکرمہ فرماتے ہیں کہ تصویروں کی ممانعت اس وقت ہے کہ اچھے انداز میں سیدھی کھڑی یا لٹک رہی ہوں اگر نیچے پامال ہو رہی ہیں تو حرج نہیں.... (بستان العارفین)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کے آخری لمحات

''ان کے انتقال کا بھی عجیب واقعہ ہے....ابوجعفر تستری کہتے ہیں کہ ہم امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کی جان کنی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ابوحاتم....محمد بن مسلم.... منذر بن شاذان اور علماء کی ایک جماعت وہاں موجود تھی ان لوگوں کو تلقین میت کی حدیث کا خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے....

لقنوا امواتا کم لا اله الا الله (اپنے مردوں کو لا اله الا الله کی تلقین کیا کرو) مگر ابوزرعہ شرمارہے تھے اور ان کو تلقین کی ہمت نہ ہورہی تھی....آخر سب نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین کی حدیث کا مذاکرہ کرنا چاہئے .... چنانچہ محمد بن مسلم نے ابتدا کی حدثنا الضحا حاک بن مخلد عن عبدالحمید بن جعفر اور اتنا کہہ کر رک گئے باقی حضرات نے بھی خاموشی اختیار کی....اس پر ابوزرعہ نے اسی جان کنی کے عالم میں روایت کرنا شروع کیا اور اپنی سند بیان کرنے کے بعد متن اپنی حدیث پر پہنچے....

من کان آخر کلامه لا اله الا الله اتنا کہہ پائے تھے کہ طاہر روحِ قفس عنصری سے عالم قدسی کی طرف پرواز کر گیا.... پوری حدیث یوں ہے''من کان آخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة (یعنی جس کی زبان سے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا....) (جواہر پارے)

خواتین کیلئے خوشخبریاں

اسلام دین فطرت ہے، جس نے مردوزن کے حقوق وفرائض کی ایسی تقسیم فرمائی کہ زندگی کا سفر پرسکون ماحول میں بسر ہوسکے.... اسلام نے عورت پر اسلام نے قدم قدم پر اجروثواب کے جووعدے فرمائے ہیں.... ذیل میں دیئے جاتے ہیں.... جنہیں صرف نیت کی درستگی سے بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے.... یہی وجہ ہے کہ بزرگ فرماتے ہیں کہ عورت بہت جلد ولیہ بن سکتی ہے.... اس مضمون کا مرکزی خیال مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کے افادات سے لیا گیا ہے....

اسلام نے عورت پر روزی کمانے کا کسی بھی حالت میں بوجھ نہیں ڈالا ہاں یہ کہ کوئی سخت مجبوری ہو دیکھئے اگر بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ پرورش کرے.... اگر بہن ہے تو بھائی پر اس کی ذمہ داری ہے اگر بیوی ہے تو خاوند نان ونفقہ کا ذمہ دار ہے.... اگر ماں ہے تو یہ اولاد کا فرض ہے کہ وہ ماں کی ہر طرح سے خدمت بجالائیں.... عورت گھر کی ملکہ بن کر رہے بچوں کی تربیت کرے اور خانگی معاملات سنبھالے تو اسلام نے عورت کو آسان ترین زندگی بخشی....

گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا گویا اللہ کی رحمت کا دروازہ کھلنے کے مترادف ہے اگر دو بیٹیاں ہوگئیں تو پرورش کرنیوالا باپ جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا قریب ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں....

شادی کے بعد عورت اللہ کی عبادت کے ساتھ خاوند کی اطاعت بھی کرتی ہے تو اس کے اجروثواب میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے.... سنئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ کنواری عورت ایک نماز پڑھے تو ایک ہی نماز کا ثواب ملے گا لیکن شادی کے بعد ہر نماز کی ادائیگی پر 21 نمازوں کا ثواب ملے گا.... اس طرح بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں اٹھائی جانے والی ہر مشقت پر بے شمار اجروثواب کا وعدہ ہے اگر بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے اور دردیں محسوس ہورہی ہیں تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ ہر دفعہ عورت کو جو درد محسوس ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک عربی النسل غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں.... بچہ کی پیدائش کے دوران اگر عورت فوت ہوگئی تو روز محشر شہداء کی قطار میں کھڑی کی جائے گی....

اسی طرح بچے کی دینی تربیت کے ہر ہر مرحلہ پر اجر وثواب ہے کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جو بچہ اپنی زندگی میں سب سے پہلے اپنی زبان سے اللہ کا لفظ نکالتا ہے تو اس کے والدین کے پچھلے گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں اگر بیٹا یا بیٹی حافظ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے.... جس کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہوگی.... لوگ حیران ہو کر پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ انبیاء بھی نہیں شہداء بھی نہیں بلکہ یہ وہ خوش نصیب والدین ہیں.... جنہوں نے اپنے بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرایا تھا.... تو آپ نے دیکھا کہ شریعت نے خواتین کو کس طرح قدم قدم پر اجر وثواب مل رہے ہیں.... (پرسکون گھر)

آداب وقت

حق تعالیٰ کی طرف سے ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور اس نے اس اپنے کلام پاک میں وقت اور وعدے کی پابندی کی تاکید فرمائی ہے.... اہل مغرب وقت کے جس قدر پابند ہیں اہل مشرق اس معاملہ میں اس قدر آزاد ہیں ان کے نزدیک وقت کی کوئی قدر.... اہمیت اور قیمت نہیں.... حالانکہ دنیا میں ہر چیز کا نعم البدل مل سکتا ہے مگر وقت کا نہیں جو لمحہ گزر جائے وہ کسی قیمت پر واپس نہیں لایا جا سکتا.... اس کی قیمت کا صحیح اندازہ اس وقت لگے گا جب عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کے لیے آئے گا اور وہ ایک ثانیہ کے لیے بھی مہلت نہ دے گا.... خواہ اس کے قدموں پر کل کائنات کی دولت کا ڈھیر لگا دیا جائے....

اس لیے انسان پر وقت کی پابندی لازمی ہے.... گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے اوقات مقرر ہیں جس طرح وہ سفر کے لیے بروقت اسٹیشن پر پہنچ جاتا ہے.... اس طرح جس جس عبادت کا وقت مقرر ہے اس کے لیے بروقت اہتمام کرے اور عین وقت پر ادا کرے جیسے نماز کہ اس کا وقت مقررہ پر ادا کرنے کے لیے جس قدر اہتمام کرے گا اس سے زائد ثواب و درجات حاصل کرے گا.... عبادات کا زیور پہنائے.... دین کی پابندی سکھائے.... سنت کا عطر لگائے.... صبر و رضا اور توکل وتقویٰ کا سنگار کرائے.... حسن اخلاق سے مالا مال کرے.... علم وعمل کا سرمایہ دے اور شرم وحیاء کا پردہ کرائے.... (اسلامی اخلاق وآداب)

حدود کے قریب نہ جانا

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے فتنہ کے قریب جانے سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں دیکھا.... کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ فتنہ کے قریب جانے والا اس میں پڑ نہ جائے اور جو بھی کسی حد کے قریب پھٹکا اندیشہ ہے کہ اس میں جا پڑے گا....

ایک عقل مند کا قول ہے کہ ایک مرتبہ مجھے ایک ایسی لذت کی چیز پر قدرت ہوئی جو بظاہر حرام معلوم ہوتی تھی لیکن اس کے مباح ہونے کا بھی احتمال تھا.... میں نے اس کے ترک کے لیے نفس سے مجاہدہ کیا تو اس نے کہا چونکہ تم قادر نہیں ہو اس لیے چھوڑ رہے ہو اس کے قریب تو چلو جب اس پر قابو پا جانا تب چھوڑ دینا اس وقت تم حقیقتاً تارک بنو گے میں نے ایسا ہی کیا اور اس پر قابو پا کر اُسے چھوڑ دیا.... پھر دوسری مرتبہ بھی ایک ایسی ہی تاویل کر لی جس سے جواز کا پہلو نکلتا تھا.... اگرچہ دوسرے پہلو کا بھی احتمال تھا لیکن جب میں نے اس کی موافقت کر لی تو میرے دل میں اس اندیشے سے ظلمت پیدا ہوگئی کہ کہیں حرام نہ رہا ہو تب میں نے سمجھا کہ کبھی وہ مجھ پر رخصت اور تاویل کے بہانے سے غالب آتا ہے اور کبھی میں اس پر مجاہدہ سے غالب آجاتا ہوں....

اور جب میں رخصت کو اختیار کرتا ہوں تو اس سے مطمئن نہیں ہو پاتا.... سوچتا ہوں کہیں وہ حرام نہ ہو پھر جلدی اس فعل کا اثر دل میں محسوس بھی ہو جاتا ہے.... پھر چونکہ نفس کی تاویلات پر اطمینان نہیں ہوا اس لیے میں نے سوچا کہ اس کام کی طمع کا دل سے خاتمہ ہی کر دینا چاہیے.... اس باب میں غور کرنے کے بعد اس کے سوا اور کوئی بات نہیں سمجھ میں آئی کہ نفس سے صاف صاف کہہ دیا جائے کہ مان لیا کہ یہ کام قطعی طور پر مباح ہے لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں.... اب میں یہ کام بالکل نہ کروں گا.... اس قسم اور اس عہد کے بعد اس کی طمع ختم ہوگئی اور نفس کو اس جیسے عمل سے باز رکھنے کی سب سے بہتر تدبیر ہے بھی یہی کیونکہ اس کی تاویل میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ قسم کو توڑنے اور کفارہ کے ادا کرنے پر مجبور کر دے....

لہٰذا سب سے عمدہ اور بہتر صورت یہی ہے کہ فتنہ کے اسباب ہی کو ختم کر دیا جائے اور جب جائز رخصتیں ناجائز امور تک پہنچانے لگ جائیں تو بہتر یہی ہے کہ رخصتوں کو ترک کر دیا جائے اور توفیق اللہ ہی دیتا ہے.... (مجالس جوزیہ)

حضرت حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ

ابوسعید حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج کے خاندان سے ہیں....سلسلہ نسب یہ ہے حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر (مبذول) بن مالک بن نجار....

ہجرت سے قبل اسلام لائے....حضرت صہیب رومیؓ سے جو راہ خدا میں سخت سے سخت مصیبتوں کا مقابلہ کر چکے....اخوت قائم ہوئی....غزوۂ بدر میں شریک تھے....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روحاء نام ایک مقام پر پہنچے تھے کہ چوٹ آ گئی....اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ واپس کر دیا اور غنیمت واجر میں شامل فرمایا....

غزوۂ احد میں جبکہ تمام لوگ منتشر ہو گئے تھے....حارث نے نہایت پامردی سے داد شجاعت دی اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تمام سامان ان کو دیدیا....ان کے علاوہ اس غزوۂ میں اور کسی مسلمان کو کسی کافر کا سامان نہیں دیا....

اسی معرکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث سے پوچھا کہ تم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو دیکھا ہے؟ بولے پہاڑ کی طرف مشرکین کے نرغے میں تھے....میں نے چاہا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑ گئی تو اس طرف چلا آیا....ارشاد ہوا ان کو فرشتے بچا رہے ہیں....حارث حضرت عبدالرحمٰن عوف کے پاس گئے....دیکھا تو ان کے سامنے سات آدمی پچھڑے پڑے ہوئے ہیں....پوچھا....یہ سب تم ہی نے مارے ہیں؟ بولے ارطاط اور فلاں فلاں کو تو میں نے قتل کیا ہے....باقی ان لوگوں کے قاتل مجھ کو نظر نہیں آئے....حارث نے کہا....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل صحیح فرمایا تھا....

بیر معونہ کے معرکہ میں عمرو بن امیہ کے ساتھ کسی درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ چیلیں اور دوسرے پرندے نظر آئے.... یہ عمرو کو ساتھ لے کر اسی سمت چلے....دیکھا تو مسلمانوں کی لاشیں خاک وخون میں غلطاں ہیں....عمرو سے کہا بولو! کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا....

یہ تو ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں....کہا تو پھر کیا دیکھتے ہیں اور عمروؓ کو ساتھ لے کر کفار کی طرف بڑھے انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ کر دی جو بدن میں ہر جگہ پیوست ہو گئے اور حارث کی روح مطہر نے داعی اجل کو لبیک کہا....دوسرے ساتھی اسیر ہو گئے....

اولاد:....دو بیٹے یادگار چھوڑے....سعد اور ابوجہم....یہ دونوں صحابی تھے....(سیر صحابہ)

عروہ بن زبیر التابعی رحمہ اللہ کا صبر

عروہ بن زبیر افضل تابعین میں سے تھے ان کا ایک بیٹا جس کا نام محمد تھا لوگوں کے نزدیک اسکا بڑا مرتبہ تھا.... ایک دفعہ ان کا بیٹا خوبصورت کپڑے پہن کر ولید کے پاس آئے.... ولید نے کہا کہ یہی قریش کا لڑا ہے جس نے اپنی برکت کیلئے دعانہیں فرمائی اور ولید کے ساتھی کہنے لگے اس کو بدنظری پڑگئی.... یہ اس مجلس سے اٹھے اور جانوروں کے باڑے میں چلے گئے.... وہاں جانوروں نے انکو روند کر مارڈالا وہاں عروہ کا ایک آدمی تھا اس نے سوچا کہ یہ بات عروۃ کو بتانی چاہئے لیکن وہاں ولید کے لوگوں نے کہا کہ اس کے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کردو آرے کے ساتھ.... تا کہ وہ یہ بات نہ بتا سکے اس کو کاٹا گیا جب یہ ہوش میں آیا تو اس نے کہا اے اللہ میں حرام کے ارتکاب کیلئے نہیں آیا اور نہ گناہ کا ارادہ کیا جس سے تو راضی نہ ہو پھر اس کو غسل دیا گیا.... پھر کفن دفن کیا.... اس کے جنازہ میں عروہ بھی تھے.... جب وہ واپسی ہوئے تو دیکھا کہ بیٹا نہیں ہے تو فرمانے لگے "لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا".... اس وقت موجود لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو شک تھا کہ ان کی عقل زائل ہو جائے گی لیکن ان کو اس مصیبت کا کوئی اثر نہ ہوا اور ہم نے ان کے صبر کو دیکھا.... (ابن جوزی صفۃ الصفوۃ) (اعمال دل)

مقروض کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے

حضرت عائشہؓ کے متعلق آتا ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں کسی نے کہا آپ قرض کیوں لیتی ہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایسے مقروضوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جو اپنے قرضہ کو ادا کرنے کا قصد رکھتا ہو تو میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد میرے شامل حال ہو.... (بستان العارفین)

دشمن سے حفاظت و بے خوفی کا عمل

اِنَّ اللّٰہَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ (سورۃ الحج:۳۸)

اگر کسی شخص کو ہر وقت دشمن سے خوف رہتا ہو یا اس کی دشمنی بڑھتی جارہی ہو تو دشمن سے حفاظت کیلئے اس آیت کو ۱۱ دفعہ روزانہ پڑھئے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایک بزرگ کی ملاقات

ایک دن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خاندانی بزرگ اسحاق بن حنبل ان سے ملنے جیل میں گئے.... انہوں نے امام صاحب کو سمجھایا: ''احمد! آپ کے تمام ساتھی ہتھیار ڈال چکے ہیں وہ ''خلق قرآن'' کے مسئلہ میں اپنے مؤقف سے دستبردار ہو گئے ہیں آپ کے علاوہ سب لوگ جیل سے رہا ہو چکے ہیں ان حالات میں آپ بھی عنداللہ معذور ہیں....

بس آپ بھی اپنے نظریات کو خیر باد کہہ دیں تا کہ آپ کی رہائی بھی عمل میں آ سکے....''

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت متانت کے ساتھ جواب دیا:

''اگر اہل علم ہی تقیہ اختیار کرنے لگ جائیں تو استقامت کون دکھائے گا.... جاہل لوگ تو معذور ہیں.... اس لئے کہ وہ حقائق سے بے خبر ہیں.... یہ صرف اہل علم کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ جاہل لوگوں کو حقیقت سے آگاہ کریں.... اگر وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں تو حق وصداقت کی راہوں کا کیسے پتہ چل سکے گا....'' (یادگار ملاقاتیں)

کردار کی عظمت

کردار بظاہر چھوٹی سی اور بے قیمت چیز لگتی ہے مگر اس کردار کے ذریعے دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز خریدی جاسکتی ہے.... لوگ تلوار کا مقابلہ کر سکتے ہیں مگر کردار کا مقابلہ نہیں کر سکتے.... آج یورپ کے لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا تھا ان سے یہ سوال ہے کہ مکی دور میں تو کوئی تلوار نہیں چلی تھی پھر اتنے لوگوں کو کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع کر دیا تھا جو کہ جان کی بازی لگانے کے لئے بھی تیار ہو جاتے تھے.... اچھی طرح جان لیں کہ وہ کردار کی تلوار تھی جس نے لوگوں کے سینوں کو نور ایمان سے منور کر دیا اور لوگ دیوانہ وار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اکٹھے ہوتے تھے.... (پرسکون گھر)

برائے حفاظت سرطان وطاعون

یَامَلِکُ.... یَا قُدُّوْسُ.... یَا سَلَامُ

ہر شخص کو چاہئے کہ سرطان یا طاعون یا پھوڑے پھنسی کی بیماری سے بچنے کیلئے اس دعا کو صبح وشام گیارہ مرتبہ پڑھیں.... ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام العلماء حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب پڑھا کرتا تھا جہاں کھانا مقرر تھا.... آتے جاتے راستہ میں ایک مجذوب ہوا کرتے.... ایک دن وہ بولے: ''مولوی! روزانہ اس راستے تو کہاں جایا کرتا ہے.... کوئی دوسرا راستہ نہیں؟''

میں نے عرض کیا ''کھانا لینے جایا کرتا ہوں.... دوسرا راستہ چونکہ بازار سے ہو کر گزرتا ہے اور وہاں ہر قسم کی اشیاء پر نظر پڑ سکتی ہے اس لیے اس راہ سے آتا جاتا ہوں....''

مجذوب کہنے لگے: شاید تجھے معاشی تنگی اور خرچ کی تکلیف ہے.... میں تجھے سونا بنانے کا نسخہ بتاتا ہوں.... کسی وقت میرے پاس آ جانا....

فرماتے تھے.... اس وقت تو حاضری کا اقرار کر آیا مگر پڑھنے لکھنے میں انہماک کی وجہ سے بعد میں یاد ہی نہیں رہا.... دوسرے دن مجذوب نے پھر یاددہانی کی.... میں نے کہا پڑھنے سے فرصت نہیں.... جمعہ کے دن کوئی وقت نکال کر آؤں گا.... جمعہ آیا تو مطالعہ میں مشغولیت کی وجہ سے یاد نہیں رہا....

مجذوب پھر ملے.... کہا کہ تم حسب وعدہ نہیں آئے.... میں نے بھولنے کا عذر کیا اور آئندہ جمعہ کا وعدہ کیا لیکن مطالعہ میں مصروفیت کی وجہ سے جمعہ سے جمعہ کے دن یاد ہی نہیں رہتا تھا.... اس طرح کئی جمعے گزر گئے....

آخر ایک جمعہ کو وہ مجذوب خود میرے پاس آئے اور درگاہ شاہ نظام الدین کی طرف لے جا کر ایک قسم کی گھاس مجھے دکھائی.... ساتھ ساتھ ان مقامات کی بھی نشاندہی کی جہاں یہ گھاس اُگتی ہے.... پھر وہ گھاس توڑ کر لائے اور مجھے طریقہ بتانے کی غرض سے میرے سامنے اس سے سونا بنایا.... پھر سونا مجھے دے کر کہنے لگے.... یہ بیچ کر اپنے کام میں لائیں....
تاہم مجھے کتاب کے مطالعہ سے اتنی فرصت بھی نہ تھی کہ سونا بازار جا کر بیچوں.... مجذوب نے ایک دن خود جا کر وہ سونا بیچا اور رقم لا کر مجھے دی.... (آپ بیتی ج ۶ ص ۸۱)

☆......تذکرۃ الرشید میں ہے کہ دہلی میں بزمانہ طالب علمی جتنا بھی آپ کو قیام کرنا پڑا اس کی مدت کو دیکھئے کہ بمشکل چار سال ہوتی ہے اور ان کی استعداد کو ملاحظہ فرمایئے جس کا مخالفین کو بھی اعتراف کیے بغیر کوئی چارہ نہیں.....بہت ہی تعجب ہوتا ہے کہ اتنے تھوڑے ایام میں آپ کو یہ سمندر کیوں کر پلایا گیا اس میں شک نہیں کہ آپ اعلیٰ درجہ کے ذکی اور مغلق مضمون کو جلد سمجھنے والے طالب علم تھے اور اس کے ساتھ ہی شوقین اور محنتی اس شب و روز کے چوبیس گھنٹوں میں شاید سات آٹھ گھنٹہ بمشکل سونے کھانے اور دیگر ضروریات شرعیہ اور طبعیہ میں خرچ ہوتے ہوں گے اور اس کے علاوہ سارا وقت ایسی حالت میں گزرتا تھا کہ کتاب نظر کے سامنے ہے اور خیال مضمون کی تہ میں ڈوبا جاتا ہے.....

فائدہ: حضرت علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لڑکے کے لیے ایک نصیحت نامہ "لَفْتَةُ الْكَبِدِ فِيْ نَصِيْحَةِ الْوَلَدِ" کے نام سے لکھا.....وقت کی اہمیت اور عمر عزیز کی قدر و منزلت کے سلسلے میں وہ اس میں لکھتے ہیں:

بیٹے! زندگی کے دن چند گھنٹوں اور چند گھڑیوں سے عبارت ہیں.....زندگی کا ہر سانس گنجینہ ایزدی ہے.....ایک ایک سانس کی قدر کیجئے کہ کہیں بغیر فائدہ کے نہ گزرے تاکہ کل قیامت میں زندگی کا دفینہ خالی پا کر ندامت کے آنسو بہانے نہ پڑیں.....ایک ایک لمحہ کا حساب کریں کہ کہاں صرف ہو رہا ہے اور اس کوشش میں رہیں کہ ہر گھڑی کسی مفید کام میں صرف ہو..... بیکار زندگی گزارنے سے بچیں اور کام کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ آگے چل کر آپ وہ کچھ پاسکیں جو آپ کے لیے باعث مسرت ہو.....(قیمة الزمن عندالعلماء ص ۶۲)

حفاظت دشمن

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ط (سورۃ الرعد: ۱۱)

ترجمہ: اس کے واسطے چوکیدار ہیں آگے سے اور پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے.....

اگر کسی کو کسی دشمن سے کوئی خطرہ ہو یا خوف ہو وہ روزانہ اس آیت کو ۷ دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر اپنے گھر پر اپنے مال پر پھونکے ان شاء اللہ حفاظت ہوگی.....(قرآنی مستجاب دعائیں)

اظہارِ باطن میں اعتدال

سمجھ دار آدمی کو چاہیے کہ جب اپنے متعلق طاقت و ہمت کا اندازہ لگالے تب عزیموں پر عمل کے لیے قدم بڑھائے.... بعض عزیموں پر مخلوق سے چھپا کر پہلے تجربہ کرلے کیونکہ اس کا اندیشہ ہے کہ وہ ایسے مقام پر دیکھ لیا جائے جس پر وہ جما نہیں رہ سکا اور لوٹ آیا.... لہٰذا رُسوا ہوگا....

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے زاہدوں کا ذکر سن کر اپنے عمدہ کپڑے پھینک دیئے.... معمولی لباس پہن لیے اور ساری مخلوق سے الگ ہوکر گوشہ میں بیٹھ رہا اور اس کے دل پر موت اور آخرت کی یاد کا غلبہ بھی ہوگیا.... لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد طبیعت نے ان چیزوں کا مطالبہ شروع کردیا جن کا وہ عادی تھا....

ایسے وقت میں کچھ لوگ تو ایک دم میں بے حد آزادی کی طرف لوٹ جاتے ہیں جیسے بیماری سے اُٹھنے والا مریض جو کمزور و نحیف ہو غذائیں استعمال کرنا چاہتا ہے اور کچھ لوگوں کا حال متوسط رہتا ہے تو وہ کبھی اِدھر ہوتے ہیں اور کبھی اُدھر....

لہٰذا سمجھ دار وہی ہے جو متوسط درجہ کا لباس اختیار کرکے لوگوں سے اپنا حال چھپائے رکھتا ہے نہ اپنے کو نیکوں کی جماعت سے نکالتا ہے اور نہ ہی اہل فاقہ کی جماعت میں داخل کرتا ہے اور اگر عزیمت پختہ ہوتی ہے تو اپنی کوٹھری ہی میں بقدر قوت عمل کرلیتا ہے اور اپنا حال چھپائے رکھنے کے لیے جمال و زینت کا لباس بھی چھوڑ دیتا ہے.... مخلوق کے سامنے کچھ ظاہر نہیں کرتا اس طرح وہ ریاء سے دور رہتا ہے اور رسوائی سے محفوظ....

ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر قصر اَمل اور یاد آخرت کا ایسا غلبہ ہوگیا کہ انہوں نے علمی کتابیں دفن کرادیں حالانکہ یہ فعل میرے نزدیک بڑی غلطی ہے.... اگرچہ یہ اکابر کی ایک جماعت سے منقول ہے.... چنانچہ میں نے اپنے ایک استاذ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ''سب نے غلطی کی''!

لیکن میں نے تاویل کی ہے کہ ان کی کتابوں میں ضعیف روایتیں بھی تھیں جن میں وہ تمیز نہ کرسکے.... جیسا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا اسی نیت سے کتابیں دفن کرانے کا قصہ منقول

ہے یا انہوں نے ان کے اندر اپنی رائے سے کچھ باتیں لکھ لی تھیں پھر ان کو یہ گوارہ نہ ہوا کہ ان کی کوئی بات لی جائے.... اس طرح یہ واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس نیت سے مصاحف جلوادینے کی قبیل سے ہوگیا تا کہ غیر مجمع علیہ مصاحف سے کوئی چیز نہ حاصل کی جائے....

مگر یہ تاویل علماء کے حق میں صحیح ہے.... رہا احمد بن ابی الحواری اور ابن سبا وغیرہما کا اپنے لکھے ہوئے نسخوں کو دھو کر مٹا دینا تو یہ سخت کوتاہی ہے....

پس ایسے کام سے بہت بچو جس سے شریعت روکتی ہے اور ایسے کام سے بھی جسے عزیمت سمجھا جا رہا ہو لیکن وہ درحقیقت خطا ہو اور ان احوال کے اظہار سے بھی احتراز کرو جن پر تم پوری طرح قادر نہ ہو کیونکہ ممکن ہے کہ الٹے پاؤں واپس ہو جاؤ....

اور اپنے اوپر ان اعمال کو لازم کرو جن کی طاقت رکھتے ہو.... جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے.... (مجالس جوزیہ)

حکام کے وظائف وتحائف قبول کرنا

۱.... حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ سلطان کے پاس حلال وحرام دونوں طرح کا مال آتا ہے تجھے جو دے لے لیا کرو کہ وہ حلال ہی سے دیتا ہے....

۲.... حضرت عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بلا طلب جو کچھ ملے لے لینا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جو اسے عطا ہوا ہے....

۳.... امام اعمشؒ کہتے ہیں کہ ابراہیمؒ حکام سے ہدیہ وغیرہ قبول کرنے میں حرج نہیں سمجھتے تھے....

۴.... حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ مختار بن عبید کے ہدایا حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آتے اور یہ دونوں حضرات قبول فرما لیتے تھے....

۵.... حضرت حسن بصری بھی امراء کے ہدیے قبول کر لیتے تھے.... ﴿محمد بن حسن امام ابوحنیفہؒ سے اور وہ حمادؒ سے نقل کرتے ہیں کہ﴾.... ابراہیم نخعیؒ اور ذرالہمدانی زہیر بن عبداللہ ازدی کے پاس اپنا وظیفہ وصول کرنے گئے تھے اور یہ زہیر ان دونوں حلوان کا حاکم تھا.... امام محمد فرماتے ہیں ہم بھی اسی کے قائل ہیں جب تک کسی شے کے خاص طور پر حرام ہونیکا یقین نہ ہو جائے اور امام اعظم کا بھی یہی قول ہے.... (بستان العارفین)

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

ان کا تعلق اس گھرانے سے ہے جس گھرانے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت کی بارش ہو.... اے اہل بیت! تم پر اللہ کی برکتیں نازل ہوں....''

ان کی ماں ام عمارہ رضی اللہ عنہا وہ خاتون تھیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے دفاع اسلام کی خاطر تلوار اٹھائی.... یہاں تک کہ وہ خاتون مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے کی کوشش میں بھی لگی رہیں....

ان کے بھائی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ وہ بہادر اور جانباز ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنالیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والا ہر تیر اپنے سینے پر روک کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے.... یہ وہی عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں.... جو مسیلمہ کذاب کے قتل میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے....

یہ قصہ اس وقت کا ہے جس وقت اسلام کو عروج حاصل ہو رہا تھا اور دین اسلام دور دور تک پھیلتا ہی جا رہا تھا.... ہاں جس وقت ہوذہ بن علی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا کہ اگر آپ مجھے حکومت میں شامل کر لیں تو میں آپ کی پیروی کروں گا.... جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رد فرما دیا.... اس کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب اس کا جانشین ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یوں خط لکھا....

''خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام''

''مجھے آپ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے.... اس لئے آدھا ملک ہمارے لئے ہونا چاہئے اور آدھا قریش کے لئے.... مگر قریش کی قوم زیادتی کرنے والی ہے....''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب لکھوایا:

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام''

''سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے! زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام اللہ سے ڈرنے والوں ہی کے لئے ہے.... (مکتوبات نبوی ص ۲۲۴)

یہ خط لے کر جب مسیلمہ کذاب کے پاس حضرت حبیب بن زید بن عاصم خزرجی رضی

اللہ عنہ پہنچے تو اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کو آزمانے کا موقع مل گیا....

اللہ تعالیٰ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ پر کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرمائے اور امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر دے! کہ وہ نہ صرف آزمائش پر پورے اترے بلکہ رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ چھوڑ گئے اور اہل باطل کو دین حق کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے کا موقع فراہم کیا....

آپ بھی سنئے اور اپنی زندگی کا جائزہ لیجئے....

آج خلاف معمول مسیلمہ کی مجلس میں لوگوں کی کثرت تھی کیونکہ آج عوام الناس کو بھی حاضر ہونے کی اجازت تھی تا کہ وہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کی اہانت کو دیکھ کر مسیلمہ کے قہقہے میں شامل ہو سکیں اور مسیلمہ کے حکم پر داد دے سکیں....

جب مجلس میں سب لوگ جمع ہو گئے تو مسیلمہ کے حکم سے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کو بیڑیوں میں جکڑ کے حاضر کیا گیا مگر جس شخص نے دشمن خدا سے آنکھ ملانے والی ماں کا دودھ پیا....وہ کہاں دبنے والا تھا....سینہ تان کر کھڑے ہو گئے....

مسیلمہ نے پوچھا! کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کا رسول ہے؟

تو فرمایا جی ہاں....اور جب کہا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

تو فرمایا میں بہرا ہوں....میں نہیں سنتا....

بھلا....مسیلمہ جو وقت کا حاکم تھا اپنے درباریوں اور عوام کے سامنے اہانت آمیز مذاق کہاں برداشت کر سکتا تھا....جلاد سامنے حاضر تھا کہا....اس کے جسم کا ایک حصہ کاٹ دو ....پھر وہی سوال و جواب ہوئے پھر یہ سلسلہ چلا....

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے جسم سے ایک ایک حصہ کٹ کٹ کر گر رہا تھا اور زمین پر پھڑ پھڑا رہا تھا مگر ان کی قوت ایمانی اور عشق رسول کے اندر کوئی جنبش نہ ہوئی اور ثابت قدمی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اثبات اور مسیلمہ کی تکذیب کرتے رہے یہاں تک کہ اسی حالت میں وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے....

اور تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہونے والوں کو عظیم پیغام دے گئے....

حالانکہ ایسے وقت میں کلمہ کفر کہنے کی اجازت بھی تھی مگر مصلحت کے تمام دروازے بند کر کے رب کے پاس حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی....(روشن ستارے)

ایک شخص کی خلیفہ ولید بن عبد الملک سے ملاقات

قبیلہ بنو عبس کا ایک وفد دار الخلافہ (دمشق) آیا اس میں ایک صاحب نابینا تھے.... خلیفہ نے ان کے اعزاز و اکرام کے بعد ان نابینا صاحب سے پوچھا آپ کی دونوں آنکھیں کیونکر ضائع ہوئیں؟

کہنے لگے امیر المومنین میں اپنے قبیلہ بنو عبس کا امیر ترین فرد تھا میرے ہاں مال و دولت کے علاوہ اولاد کی بھی کثرت تھی اور اللہ نے عزت و شان بھی بخشی تھی میرا قیام قبیلے کی سرسبز وادی میں تھا.... ہم نہایت آسائش و مسرتوں میں اپنی زندگی گزار رہے تھے ہمیں کسی بات کا اندیشہ نہ تھا.... دکھ درد.... رنج و غم کو ہم بھول گئے تھے.... ایک رات ایسی طوفانی بارش ہوئی کہ وادی جل تھل ہو گئی پھر کچھ دیر بعد پانی کا سیلاب ٹوٹ پڑا.... دیکھتے ہی دیکھتے ہمارا مال و متاع.... عالیشان مکان.... بیوی بچے سب طوفان کی نذر ہو گئے میں کسی طرح بچ گیا....

سیلاب ختم ہونے کے بعد مجھ کو صرف اپنا ایک شیر خوار بچہ زندہ ملا اور ایک اونٹ جو اونچے مقام پر پناہ لئے ہوئے تھا.... میں نے اپنے بچے کو درخت کے نیچے لٹا دیا اور اونٹ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا.... اونٹ جو خوفزدہ تھا بھاگ پڑا میں اس کے پیچھے دوڑا ہی تھا کہ بچہ کی ایک بھیانک چیخ سنی پلٹ کر دیکھا ایک بھیڑیا بچے کا سر اپنے منہ میں لے چکا ہے اور اسکو چبا رہا تھا میں تیزی سے بچے کی طرف آیا لیکن بھیڑیا اپنا کام تمام کر چکا تھا.... انا للہ و انا الیہ راجعون

پھر اونٹ کی طرف آیا.... اونٹ خوف و ہراس میں پاگل ہو چکا تھا قریب ہوتے ہی اس نے ایک زبردست لات ماری میری پیشانی پھٹ گئی اور آنکھیں ضائع ہو گئیں....

امیر المومنین بس ایک ہی رات میں اپنے بیوی بچوں .... مال و متاع .... صحت و بصارت سب سے محروم ہو گیا....

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (القرآن)

خلیفہ ولید بن عبد الملک کی آنکھیں اس واقعہ سے پرنم ہو گئیں اپنے خادم سے کہا ان نابینا شیخ کو ہمارے عزیز مہمان عروہ بن الزبیرؒ کے ہاں لے جاؤ اور یہ قصہ خود ان کو سنوا دو.... خلیفہ کا یہ مقصد تھا کہ حضرت عروہ بن الزبیرؒ کو ایسے واقعات سننے سے تسلی ہو گی اور ان کا غم ہلکا ہو گا....

نابینا صاحب نے اپنی داستان سنائی حضرت عروہ بن الزبیرؒ نے بوڑھے نابینا کی کہانی سنی اور دعا دی اور اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس نے نابینا جیسی حالت سے دوچار نہ کیا....

فلک الحمد یا ربنا .... (تذکرۃ التابعین)

گھر کو جنت بنایئے

گھر وہی جنت کا نمونہ پیش کر سکتا ہے، جس کی مالکہ سگھڑ اور سلیقہ شعار ہو گی....لا پرواہ اور سست قسم کی عورتیں گھر کو دوزخ سے بھی بدتر بنا دیتی ہیں....خود بھی گندگی کے ڈھیر میں پڑی رہتی ہیں اور اپنے خاوند اور بچوں کو گندگی میں گزارا رہنے پر مجبور کرتی ہیں.... یاد رکھیں ایسی زندگی....زندگی نہیں بلکہ سزا ہوتی ہے....اپنے ذہن کو فرسودہ خیالات سے آزاد کر دو....گھر کو جنت کا نمونہ بناؤ....

فارسی کے مشہور بزرگ شیخ سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے....اگر مجھے کہا جائے کہ افلاس اور بیوی کے بدلے قارون کا خزانہ لے لو اور بیوی کے بغیر رہو تو میں کبھی منظور نہ کروں....اس کا مطلب ہے کہ بیوی کے بغیر زندگی کا تصور ایسا ہی ہے جیسے روح کے بغیر زندہ جسم کا تصور....صادق بیوی وہی ہے جو نمائشی سامان کی طرح اپنے آپ کو نمائشی کھلونا نہیں بناتی....وہ بے جا فیشن کی دلدادہ نہیں ہوتی....اچھی بیوی دولت مند ہونے کے باوجود سادہ مزاج ہوتی ہے....اس کا دل وسیع اور پاک صاف ہوتا ہے.... مخلص بیوی کبھی خاوند کو اس بات پر مجبور نہیں کرے گی میرے لئے عمدہ سواری کا بندوبست کر دیا کوئی اعلیٰ درجے کا مکان لے کر دو.... وہ سادہ لباس پہن کر گزارہ کرے گی....وہ ایک چھوٹے مکان میں رہنا پسند کرے گی....خاوند گھر آئے گا تو وہ ایسے لہجے میں خوش آمدید کہے گی کہ مفلسی کو بالکل بھول جائے گی....وہ مہمانوں کی طرح خاوند کی خاطر تواضع کرے گی....

اگر کسی عورت میں یہ ملکہ اور لیاقت نہ ہو کہ وہ اپنے گھر کو خوش وخرم.... روشن و چمکدار....خاوند کے آرام کیلئے صاف ستھرا بنا سکے....جس میں داخل ہو کر بیرونی دنیا کی تکالیف ومصائب سے اسے چین مل جائے تو اس خاوند کا خدا ہی حافظ ہوتا ہے جس کی وہ بیوی ہو....وہ بے چارا گھر ہوتے ہوئے بھی بے خانماں ہوتا ہے....

ہر بیوی کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خاوند صرف اپنے لئے کمائی نہیں کرتا....اس کے ساتھ اس کی بیوی اور بچوں کا نصیب بھی ہوتا ہے....وہ ہمیشہ یہی سوچتا ہے کہ اپنی بیوی اور بچوں کا معیار زندگی کیونکر بلند کرے....لہٰذا ایک اچھی بیوی کو یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ وہ خاوند کو جتنا خوش رکھے گی اتنا ہی وہ ترقی کے راستے پر گامزن ہوگا....فکر و پریشانی انسان کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے اور جس شخص کو گھریلو اطمینان حاصل نہ ہو وہ اپنے کام سے کبھی مخلص نہیں ہو سکتا....اپنے گھر کو جنت بنایئے....ایسی جنت جہاں آپ کا خاوند اور بچے خوش وخرم زندگی کے پر لطف لمحات دیکھ سکیں....ایک اچھی بیوی ہی اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے....(پرسکون گھر)

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جب میں دیوبند میں طالب علم تھا تو ایک روز میں نے فجر کی نماز ایک چھوٹی کچی عمارت کی مسجد میں پڑھی جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی.... نماز کے بعد میں نے اپنی چادر اسی کچے فرش پر بچھادی اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کردی.... جمعہ کی نماز تک ایک ہی نشست میں ایک ہی ہیئت پر چھبیس (۲۶) پارے پڑھ لیے اور چونکہ جمعہ کی نماز کے لیے کسی دوسری مسجد میں جانا ضروری تھا اس لیے پورا نہ کرسکا ورنہ پورا قرآن ختم کرلیتا.... (عشاق قرآن کے ایمان آفروز واقعات ص ۱۷۸)

فائدہ: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تلاوت کلام پاک میں اس قدر انہماک پیدا کرو کہ تلاوت کرتے وقت یہ کیفیت ہو کہ گویا میں نہیں پڑھ رہا.... اللہ تعالیٰ مجھ سے پڑھوا رہا ہے جیسے گراموفون کے اندر سے آواز نکل رہی ہے لیکن وہ آواز گراموفون کی نہیں کسی آدمی کی ہے.... اسی طرح تلاوت کا حال بن جائے.... (مجالس علم وذکر ج ۲ ص ۵۰)

☆ ..... حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اوقات بہت قیمتی ہیں.... زندگی کا جو وقت مل گیا ہے اس کی قدر پہچاننی چاہیے.... حدیث میں آیا ہے:

فَلْیَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ من نفسہٖ لِنفسہٖ ومن حیاتِہٖ لِمَوْتِہٖ وَمِنْ شَبَابِہٖ لکبیرہٖ ومن دنیاہ لآخرتہ....

"بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی ذات میں سے اپنے لیے اور اپنی زندگی میں سے اپنی موت کے لیے اور اپنی جوانی میں سے اپنے بڑھاپے کے لیے اور اپنی دنیا میں سے اپنی آخرت کے لیے توشہ لے لے...."

تیرا ہر سانس نخل موسوی ہے　　　یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

(صحبت با اولیاء: ص ۹۷)

☆ ..... حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنے کاموں کے لیے اوقات مقرر کرو اس کے درمیان چھوٹے بڑے کسی کی پرواہ نہ ہونی چاہیے بعض لوگ اخلاق کا عذر کرتے ہیں کہ اگر کوئی آجائے تو اخلاق برتنا چاہیے.... میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اگر اس وقت قضاء حاجت کی ضرورت پیش آجائے تو کیا اس کا عذر نہ کرو گے؟

کیسے گلے رقیب کے کیا طعن اقرباء　(وقت ایک عظیم نعمت)

بلند ہمت اور پست حوصلہ میں فرق

سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ تمہیں عالی ہمتی سے نوازا جائے پھر اس کے مقتضی پر عمل سے رکاوٹیں پیدا کر دی جائیں کیونکہ تمہاری ہمت کی تاثیر یہ ہوگی کہ مخلوق کے احسانات کو گراں سمجھتے ہوئے ان کے عطیوں کے قبول کرنے سے نفرت ہو لیکن وہ تمہیں فقر میں مبتلا کر دے تا کہ تم ان سے قبول کرو.... تمہارا مزاج لطیف بناتا ہے اس طرح کہ تم وہی غذائیں استعمال کر سکو جن کا حصول سہل ہو اور ان کے لیے زائد خرچ کی ضرورت ہو لیکن وہ تمہاری روزی کم کر دیتا ہے.... تمہاری ہمت خوبرو خوبصورت عورتوں سے متعلق کر دیتا ہے اور فقر میں مبتلا کر کے ان کے حاصل کرنے کا راستہ بند کر دیتا ہے.... علوم کو تمہارا محبوب بنا دیتا ہے اور تمہارے جسم کو اس کے مطالعہ و تکرار کے لیے اور اس کو یاد رکھنے کے لیے قوی نہیں کرتا بلکہ تمہیں اتنے مال سے محروم بھی رکھتا ہے، جس سے تم کتابیں خرید سکو.... تمہارے شوق کو عارفین و زہاد کے درجات حاصل کرنے کے لیے ترقی دیتا ہے اور اسی کے ساتھ ارباب دنیا سے اختلاط کے اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے اور یہ سب کھلی آزمائشیں ہیں....

ہاں! پست حوصلہ شخص جسے مخلوق سے مانگنے سے نفرت نہیں ہوتی.... بیوی بدلنے کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا.... تھوڑے علم پر قناعت کیے رہتا ہے.... عارفین کے احوال حاصل کرنے کا شوق نہیں رکھتا.... ایسے شخص کے لیے کسی حالت کا نہ ہونا تکلیف دہ نہیں ہوتا کیونکہ جو کچھ وہ پا چکا ہے اسی کو انتہاء سمجھتا ہے اور وہ اس حالت میں ویسے ہی خوش رہتا ہے جیسے بچے سنگریزوں پر خوش ہوتے ہیں ایسے شخص پر دنیا میں قیام کا معاملہ کس قدر آسان ہے....

آزمائش اور مصیبت تو بلند حوصلہ عارف پر ہوتی ہے جس کی ہمت بلند اس کو تمام اضداد کے جمع کرنے کی دعوت دیتی ہے تا کہ کمال کے مراتب بڑھتے رہیں لیکن اس کے قدم کو مقصود تک پہنچنے سے روک دیا جاتا ہے....

''ہائے وہ مقام! جس کے راستہ ہی میں صبر کرنے والوں کا توشہ ختم ہو جائے....'' (اور وہ پہنچ نہ سکیں) اگر اس مبتلاء آزمائش کو کبھی کبھی غفلت کے حالات نہ پیش آتے جن کی وجہ سے وہ زندہ رہتا ہے تو اس کا ہمیشہ بلند مقامات کو دیکھتے رہنا (اور نہ پہنچ پانا) اس کی بصارت ختم کر دینا اور اس کا مسلسل چلتے رہنا اس کے پاؤں گھس ڈالتا لیکن کبھی بعض مرادوں تک پہنچا کر نصرت و مدد کی جھلک اور کبھی غفلت میں مبتلا کر دینا اس کے لیے زندگی کو آسان کیے ہوئے ہے....

یہ نہایت نادر مضمون ہے جسے کم ہی لوگ سمجھ سکتے ہیں بلکہ اس حقیقت تک وہی لوگ پہنچ سکتے ہیں جن کے اندر ندرت ہو.... (مجالس جوزیہ)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ

ابوعمارہ خزیمہ اور ذوالشہادتین لقب ہے.... سلسلہ نسب یہ ہے.... خزیمہ بن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن عیاں بن عامر بن خطمہ (عبداللہ) بن جشم بن مالک بن اوس.... والدہ کا نام کبشہ بنت اوس تھا اور قبیلہ خزرج کے خاندان ساعدہ سے تھیں....

ہجرت سے پیشتر مشرف باسلام ہوئے اور عمیر بن عدی بن خرشہ کو لے کر اپنے قبیلہ (خطمہ) کے بت توڑے.... (شہدائے اسلام)

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اپنی قوم اوس کے لئے قابل فخر تھے جب وہ قابل تعریف کارناموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے جنہوں نے فضائل و مناقب کا ان کے لئے ایک محل نہیں بلکہ کئی محلات تعمیر کئے.... وہ اپنی مجلسوں میں دوران گفتگو ان فضائل کو اپنے لئے باعث فخر گردانتے تھے....

اس سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج آپس میں ایک دوسرے سے فخر کا اظہار کرنے لگے....

اوس کہنے لگے ہم میں غسیل الملائکہ حنظلہ بن راہب ہے اور ہم میں وہ بھی ہے جس کی لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں اور بھڑوں نے کی اور وہ ہے عاصم بن ثابت بن ابی افلح.... اور ہم میں وہ عظیم ہستی بھی ہے جس کی ایک گواہی دو آدمیوں کے برابر تھی اور وہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم ہے....

قبیلہ خزرج کے افراد نے کہا ہم میں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قرآن حکیم جمع کرنے کی سعادت حاصل کی اور وہ ہیں زید بن ثابت.... ابوزید.... ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم....

بخدا یہ ہے قابل تعریف مقابلہ و فی ذالک فلیتنافس المتنافسون) (المطففین ۲۶)

''جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں''....

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ جو انہوں نے اپنے بارے میں روایت کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر

رہا ہوں میں نے اس کی اطلاع.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے فرمایا....

"ان الروح لاتلقی الروح" "روح روح سے نہیں ملتی"....

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خاطر لیٹ گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا....

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے یوں تو بہت سے فضائل ومناقب ہیں لیکن شہسواری اور بہادری کے میدان میں انہوں نے بہت عمدہ کردار ادا کیا.... انہوں نے روایت حدیث کے آسمان پہ بھی ایک ممتاز عالیشان اور بلند حلقہ بنایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۳۸ احادیث روایت کیں جو صحاح اور سنن کی کتابوں میں جمع کر دی گئیں....

ان سے اس کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ اس کے علاوہ ابوعبداللہ الجدلی.... عمرو بن میمون.... عمرو بن سعد بن ابی وقاص اور دیگر شخصیات نے روایت کرنے کی سعادت حاصل کی.... (شہدائے اسلام)

احمد بن نصر الخزاعی رحمہ اللہ کا واقعہ

احمد بن نصر الخزاعی بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں یہ حق بات کہنے اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر پر عمل پیرا تھے ان کو خلق قرآن کے مسئلے میں وقت کے بادشاہ نے طلب کیا....

بادشاہ کی پولیس نے ان کو قید کر کے بادشاہ کے پاس لے آئے بادشاہ نے ان سے کہا کہ آپ اس بات سے رجوع کر لیں کہ قرآن منزل من اللہ ہے اور اس بات کا اقرار کریں کہ قرآن مخلوق ہے انہوں نے انکار کر دیا.... بادشاہ کی پولیس نے ان کے ساتھ لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا وقت کے قاضی نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ اس کا خون حلال ہے پھر اس قاضی کی بات کی تائید وہاں موجود تمام افراد نے کی لیکن امام احمد بن ابی داؤد نے کہا کہ یہ شیخ کبیر ہے یہ احمد بن نصر پر شفقت فرمانے لگے.... وقت کے خلیفہ نے کہا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے کفر کا دعویٰ کیا پھر خلیفہ نے تلوار لی اور کہا کہ میں اس کافر کا محاسبہ کروں گا.... پھر نصر کی گردن پر تلوار ماری جب ان کو گلے میں رسی ڈال کے کھینچ کر بادشاہ کے پاس لائے گئے ان کا سر مشرق کی جان بغداد میں مدفون ہے.... (رواہ الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد) (اعمال دل)

فقیر کے حساب کا ہلکا ہونا

ان سب باتوں سے قطع نظر فقیر کیلئے یہی ایک فضیلت کافی ہے کہ اس کا حساب آخرت میں بالکل ہلکا پھلکا ہوگا.... کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر سب سے بڑا احسان اللہ تعالیٰ یہ جتلائیں گے کہ میں نے تیرے تذکرہ کو زینت بخشی تھی....(بستان العارفین)

امام شافعی رحمہ اللہ سے ایک شخص کی ملاقات

امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اللہ کو کیسے پہچانا؟

فرمایا میں نے شہتوت کے پتے سے پہچانا....اس طرح کہ شہتوت کا پتہ بکری کھاتی ہے تو مینگنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں.... ہرن کھاتا ہے تو مشک نکلنا شروع ہو جاتا ہے.... ابریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو ریشم نکلنا شروع ہو جاتا ہے....تو ایک پتہ ہے کہیں مینگنی نکلی....کہیں مشک نکلا....کہیں ریشم نکلا.... یہ پتے کی طبیعت کے اوپر کوئی بنانے والا ہے کہ کبھی یہ بنا دیا کبھی وہ بنا دیا میں نے اس حقیر سے پتے سے خدا کے وجود کو سمجھا....اگر آدمی سمجھنا چاہے تو ایک پتے سے خدا کے وجود کو نکال سکتا ہے اور نہ سمجھنا چاہے تو انبیاء علیہم السلام ہزاروں دلیلیں پیش کر دیں رات دن معجزے دکھلائے نہیں سمجھتا....ابوجہل کو نہیں سمجھنا تھا....مرتے دم تک نہیں سمجھا....ابولہب کو نہیں ماننا تھا آخر تک نہ مانا اور مان لیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے....عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے....جس نے مانا تو کوئی صدیق بنا....کوئی فاروق بنا.... جس نے نہیں مانا تو کوئی ابوجہل رہ گیا کوئی ابولہب رہ گیا....معلوم ہوا جب آدمی نہیں ماننے پر آتا تو پیغمبر بھی نہیں منوا سکتے اور ماننے پر آتا ہے تو شہتوت کے پتے سے خدا کی پہچان ہو سکتی ہے....سچ ہے کہ ایں سعادت بزور بازو نیست (یادگار ملاقاتیں)

پریشانی دور کرنے کی قرآنی دُعا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ (سورۃ فاطر:۳۴)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کیلئے ہی ہے جس نے غم کو ہم سے دور کیا بے شک ہمارا رب البتہ بخشنے والا قدردان ہے....(پریشانی کے وقت اس دعا کو پڑھیں اللہ اپنے حکم سے اس پریشانی کو دور کر دے گا)....(قرآنی مستجاب دُعائیں)

اس کے قیدی کو چھوڑ دو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوالعاص بن ربیع ان لوگوں میں تھے جو بدر میں مشرکین کے ساتھ مل کر لڑے تو ابوالعاص کو حضرت عبداللہ بن جبیر بن عمان انصاری رضی اللہ عنہ نے قید کر لیا تو جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو رہا کرانے کیلئے رقم وغیرہ بھیجی تو ابوالعاص نے فدیے کیلئے ان کے بھائی عمرو بن ربیع آئے اور ان کے ہاتھوں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جو ابوالعاص کی بیوی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر تھی اپنا ایک ہار بھیجا جو ان کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد نے شادی کے وقت دیا تھا تو آپ پر رقت طاری ہو گئی اور حضرت خدیجہ کی یاد آ گئی اور حضرت زینب پر بڑا رحم آیا پھر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینب کیلئے اس کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کی چیز بھی واپس کر دو صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ اور انہوں نے ابوالعاص کو بھی رہا کر دیا اور حضرت زینب کا ہار بھی لٹا دیا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے وعدہ لیا کہ وہ زینب کو چھوڑ دیں تا کہ وہ یہاں آ جائیں تو ابوالعاص نے جو وعدہ کیا وہ پورا کر دیا.... (طبقات الکبریٰ)

معتصم کے دور میں امام احمد رحمہ اللہ کو قید کیا جانا

مامون کے بعد اس کا بھائی معتصم باللہ خلیفہ بنا جب امام احمد بغداد پہنچے تو رمضان شریف کا مہینہ تھا آپ کو جیل خانہ میں محبوس کر دیا گیا جہاں آپ تقریباً اٹھارہ مہینے اور بقول بعض کچھ اوپر تیس مہینے مقید رہے.... امام احمد بن حنبل جیل خانہ میں پاؤں میں بیڑیاں پہنے پہنے ہی نماز ادا فرمایا کرتے تھے.... (اعمال دل)

برائے حصول اولاد

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ (سورۃ)

ترجمہ: پس جب ڈھانکا اس کو اٹھالیا اس نے بوجھ ہلکا پس چلی گئی ساتھ اس کے....

جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو.... ۴۱ بار روزانہ اس آیت کو پڑھ کر دودھ پر دم کر کے دونوں آدھا آدھا پئیں.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی....

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو وقت کی قدر و قیمت کا بڑا احساس تھا اور آپ ہر وقت اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مشغول رکھتے تھے اور حتیٰ الامکان کوئی لمحہ فضول جانے نہیں دیتے تھے.... آپ کے لیے سب سے زیادہ تکلیف کی بات یہ تھی کہ آپ کے وقت کا کوئی حصہ ضائع چلا جائے آپ سنت کے مطابق گھر والوں کے ساتھ ضروری اور بسا اوقات تفریحی گفتگو کے لیے بھی وقت نکالتے تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کے دل میں کوئی الارم لگا ہوا ہے جو ایک مخصوص حد تک پہنچنے کے بعد آپ کو کسی اور کام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے.... چنانچہ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے بعد آپ اپنے کام میں مشغول ہو جاتے.... سفر ہو یا حضر.... آپ کا قلم چلتا ہی رہتا.... ریل گاڑی میں تو آپ ایسی روانی سے لکھتے تھے جیسے ہموار زمین پر بیٹھے ہوں اور تحریر میں کوئی خاص بگاڑ بھی عموماً پیدا نہیں ہوتا تھا.... حد یہ ہے کہ احقر نے آپ کو موٹر کار بلکہ رکشہ تک میں بیٹھ کر لکھتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ کار اور رکشہ کے جھٹکوں میں کچھ لکھنا انتہائی دشوار ہوتا ہے مگر آپ ہلکے پھلکے خطوط اس میں بھی لکھ لیتے تھے یہاں تحریر کے طرز میں کچھ تبدیلی پیدا ہوتی لیکن خط پھر بھی آرام سے پڑھ لیا جاتا تھا....

آپ وقت کی وسعت کے لحاظ سے مختلف کاموں کی ایک ترتیب ہمیشہ ذہن میں رکھتے اور جتنا وقت ملتا اس کے لحاظ سے وہ کام کر لیتے جو اتنے وقت میں ممکن ہو مثلاً اگر گھر میں آنے کے بعد کھانے کے انتظار میں چند منٹ مل گئے ہیں تو ان میں ایک خط لکھ لیا یا کسی سے فون پر کوئی مختصر بات کرنی ہو تو وہ کر لی.... گھر کی کوئی چیز بے ترتیب یا بے جگہ ہے تو اسے صحیح جگہ رکھ دیا.... کوئی مختصر سی چیز مرمت طلب پڑی ہے تو اپنے ہاتھ سے اس کی مرمت کر لی.... غرض جہاں آپ کو طویل کاموں کے درمیان کوئی مختصر وقفہ ملا.... آپ نے سوچے ہوئے مختلف کاموں میں سے کوئی کام انجام دے لیا....

ایک روز ہم لوگوں کو وقت کی قدر پہچاننے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ؎

تو بظاہر نا قابل ذکر سی بات لیکن تمہیں نصیحت دلانے کے لیے کہتا ہوں کہ مجھے بے کار وقت گزارنا انتہائی شاق معلوم ہوتا ہے.... انتہا یہ ہے کہ جب میں قضاء حاجت کے لیے بیت الخلاء جاتا ہوں تو وہاں بھی خالی وقت گزارنا مشکل ہوتا ہے.... چنانچہ جتنی دیر بیٹھنا ہوتا ہے.... اتنے اور کوئی کام تو ہو نہیں سکتا.... اگر لوٹا میلا کچیلا ہو تو اسے دھو لیتا ہوں....

مجھے یاد ہے کہ جب حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پہلے پہل ہاتھ کی گھڑی حجاز سے لا کر دی تو ساتھ ہی فرمایا کہ ''یہ گھڑی اس نیت سے اپنے پاس رکھو کہ اس کے ذریعے اوقات نماز کی پابندی کر سکو گے اور وقت کی قدر و قیمت پہچان سکو گے.... میں بھی گھڑی اس لیے اپنے پاس رکھتا ہوں کہ وقت کو تول تول کر خرچ کر سکوں....'' اللہ تعالیٰ انہیں قرب خاص کے مقامات میں ابدی راحتیں عطا فرمائے.... وہ اسی طرح زندگی کے چھوٹے چھوٹے معمولات میں زاویہ نظر درست فرما کر انہیں عبادت بنا دینے کی فکر میں رہتے تھے.... (میرے والد ماجد ۱۵۱)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کوئی اہم بات پیش آئی ہے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کوئی بات نہ فرمائی بلکہ وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے اور میں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں فرماتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آ جائے کہ تم دعا کرو اور میں قبول نہ کروں اور تم سوال کرو اور میں اسے پورا نہ کروں تم اپنے دشمنوں کے خلاف مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں.... بس اتنا ہی بیان فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے....

(حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

جھگڑے سے دور رہنا

زمانے کے تجربات نے مجھے بتلایا کہ حتیٰ الامکان کسی سے دشمنی کا اظہار نہ کرنا چاہیے کیونکہ کبھی اس شخص سے ضرورت پیش آسکتی ہے خواہ وہ کسی درجے کا آدمی ہو....

کبھی انسان تو یہ گمان کرتا ہے کہ اسے ایسے شخص سے ضرورت نہیں پڑسکتی جیسے زمین پر پڑے ہوئے ایسے تنکے سے جس کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا لیکن کتنی حقیر چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی ضرورت پڑ جاتی ہے....اگر حصول نفع کے لیے اس کی ضرورت نہ ہوگی تو دفع ضرر کے لیے اس کی ضرورت ہوسکتی ہے....

خود مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ لطف اور مہربانی کرنے کی ضرورت پیش آئی جن کے ساتھ اس طرح کے معاملے کا مجھے وہم بھی نہ ہوا تھا....

اور یہ سمجھ لو کہ دشمنی کا اظہار کبھی ایسی ایذاء کا سبب ہو جاتا ہے جس کا پہلے سے اندازہ نہیں ہوتا....اس لیے کہ جس سے دشمنی کا اظہار کیا جاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص تلوار سونتے نشانہ کی تاک میں ہو....کسی وقت وہ شخص کوئی مخفی نشانہ دیکھ لیتا ہے....اب خواہ کوئی ذرہ پہن کر اپنے کو چھپائے ہو لیکن دشمن اس نشانہ کو غنیمت سمجھ کر (اس راہ سے حملہ) کر دیتا ہے....

لہٰذا جسے دنیا میں رہنا ہے اس کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ کسی سے دشمنی کا اظہار نہ کرے جس کی وجہ میں نے بیان کی کہ آپس میں لوگوں کو ایک دوسرے سے ضرورت پیش آتی رہتی ہے اور ایک دوسرے پر ایذاء رسانی کی قدرت ہوتی رہتی ہے....

یہ ایک کارآمد بات ہے جس کا فائدہ تجربات زمانہ سے ظاہر ہوگا....(مجالس جوزیہ)

مابین صلح کی دُعا

فَافْتَحْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِىْ وَمَنْ مَّعِىَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورۃ الشعراء:۱۱۸)

ترجمہ: پس کھول دے درمیان میرے اور درمیان ان کے فتح اور نجات دے مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ایمان والوں میں سے....

اگر کسی شخص کا آپس میں جھگڑا ہو گیا ہو وہ اس آیت کو پڑھیں....(قرآنی مستجاب دُعائیں)

سیدنا ذکوان بن عبد قیس انصاری رضی اللہ عنہ

اسعد بن زرارہ (انصاری) کے ہمراہ مکہ شریف عتبہ بن ربیعہ کے پاس گئے.... وہاں پہنچ کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے بارے میں سنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے.... آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی.... قرآن مجید پڑھ کر سنایا بات ان کے دل کو لگی بس کلمہ پڑھ لیا اور عتبہ سے ملے بغیر واپس مدینہ روانہ ہو گئے.... یوں یثرب کی سرزمین میں سب سے پہلے اسلام سے روشناس کرانے والے یہی دو حضرات تھے....

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ میں موجود تھے کچھ عرصہ کے لئے مکہ شریف میں اقامت اختیار کر لی.... ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا تو وہ بھی مدینہ منورہ چلے گئے یوں وہ واحد صحابی ہیں جنہیں.... ''مہاجر انصاری'' ہونے کا اعزاز حاصل ہوا گویا دوہرے ثواب کے مستحق ٹھہرے ہجرت کے بھی نصرت کے بھی....

احد کے روز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دامن کوہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے پوچھا مشرکین کے چیلنج هل من مبارز (ہے کوئی جو ہمارے مقابلے میں نکل آئے؟) کے جواب میں کون نکلے گا؟ تو ذکوان کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنی خدمت پیش کیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا....

من احب ان ینظر الی رجل یطاء بقدمہ غدا خضرۃ الجنۃ فلینظر الی ھذا

(اصابہ ص ۴۸۲ ج ۱) (جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جو کل اپنے پاؤں سے جنت کی ہریالی کو روندتا پھرے گا.... تو وہ اس کو دیکھ لے....)

پھر اسی معرکہ میں انہوں نے جام شہادت نوش فرمایا.... رضی اللہ عنہ وارضاہ

(کاروان جنت)

بچیوں کے رشتہ کا قرآنی عمل

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○ (سورۃ القصص: ۲۴)

ترجمہ: میرا رب تحقیق جو اتارے میرے لئے بہتر ہے میں اس کا فقیر ہوں....

لڑکی کے رشتے کیلئے روزانہ ۱۱۳ بار پڑھیں.... اگر کوئی رزق سے تنگ ہو تو وہ ۱۰۱ مرتبہ صبح کی نماز کے بعد پڑھے.... جس چیز کی طلب ہو اور جائز مراد کیلئے پڑھے ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

خلیفہ کے دربار میں پیشی

معتصم باللہ نے حکم کیا کہ امام احمد کو اس کے سامنے پیش کیا جائے.... پیشی کے آڈر پر بیڑیوں میں اضافہ کر دیا گیا.... امام احمد فرماتے ہیں کہ بیڑیاں اتنی وزنی تھیں کہ میں ان کیساتھ چلنے کی سکت نہ رکھتا تھا تو میں نے ان کا سرا کرتے کی گھنڈی میں باندھ دیا اور ہاتھوں سے بیڑیوں کا وزن اٹھاتے ہوئے چلا جیل کے عملہ کے لوگ میرے لیے ایک سواری لائے جس پر مجھے سوار کر کے شاہی محل لے جایا گیا کئی دفعہ میں بیڑیوں کے وزن کی وجہ سے منہ کے بل گرتے گرتے بچا ان لوگوں نے میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ چھوڑا جو مجھے سواری پر سہارا دیتا.... اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی اور بالآخر ہم معتصم کے محل تک پہنچ گئے مجھے ایک تاریک اور اندھیرے کمرے میں بند کر دیا گیا میں نے وضو کا ارادہ کیا اور اپنا ہاتھ بڑھایا تو ایک برتن ہاتھ لگ گیا جس میں پانی موجود تھا اس سے میں نے وضو کیا اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا مجھے قبلہ کی سمت معلوم نہ تھی مگر صبح کا اجالا ہونے پر معلوم ہوا کہ بحمد اللہ میرا قبلہ درست تھا صبح کو معتصم باللہ کے سامنے میری پیشی ہوئی.... اس کے پاس قاضی ابن ابی داؤد بھی موجود تھا.... (اعمال دل)

قرض ادا کرنیکا ارادہ رکھنا

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سخت ضرورت کے وقت قرض لینے میں کوئی حرج نہیں.... جبکہ ادا کرنے کا ارادہ بھی ہو.... اگر قرض لے رہا ہے اور دل میں ہے کہ ادا نہیں کروں گا تو یہ شخص حرام کھاتا ہے.... (بستان العارفین)

برائے کشادگی رزق

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا.... اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (سورۃ العنکبوت:۶۰)

ترجمہ: اور کتنے چلنے والے ہیں بیچ زمین کے نہیں اٹھائے پھرتے رزق اپنا اللہ رزق دیتا ہے ان کو اور تم کو وہ سننے والا اور جاننے والا ہے....

رزق کی کشادگی کیلئے اٹھتے بیٹھتے اس آیت کو پڑھیں ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام احمد رحمہ اللہ کی خلیفہ سے گفتگو

خلیفہ: نے مجھے دیکھ کر حاضرین مجلس سے کہا.... ''تم تو کہتے تھے کہ وہ شخص نوعمر ہے مگر یہ تو ادھیڑ عمر بوڑھا ہے....'' (جب میں نے قریب پہنچ کر سلام کیا تو مجھ سے معتصم نے کہا) '' قریب ہوجایئے'' (وہ مجھے برابر قریب کرتا رہا حتی کہ میں اس کے بہت نزدیک ہوگیا) پھر کہنے لگا ''بیٹھ جایئے'' میں بیٹھ گیا میں بیڑیوں کے وزن سے بوجھل اور لاچار تھا سب حاضرین میری بے چارگی کا تماشا دیکھتے رہے.... تھوڑی دیر تو میں خاموش بیٹھا رہا.... پھر یوں گفتگو ہوئی)

احمد: امیر المومنین! آپ کے ابن العم جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز کی دعوت دی ہے؟

خلیفہ: '' لا الہ الا اللہ اور کلمہ توحید کی گواہی کی دعوت دی ہے....''

احمد: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (پھر میں نے خلیفہ کے سامنے وفد عبدالقیس کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی.... اور میں نے کہا یہ وہ چیز ہے جس کی جانب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی ہے.... اور اس کے بعد ابن ابی داؤد نے خلیفہ سے.... چپکے سے کوئی بات کی مگر میں اس کو سمجھ نہ سکا....)

خلیفہ: '' اگر آپ میرے پیش رو خلیفہ کے قبضے میں نہ ہوتے تو میں آپ کو کچھ نہ کہتا....''

(پھر کہا اے عبدالرحمٰن (بن اسحاق) کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ ان کی سزا اٹھا دو)

احمد: اللہ اکبر! یہ تو مسلمانوں پر بہت کشادگی اور آسانی و راحت کا موجب بن جاتا (مگر اے کاش! ایسا نہ ہوسکا) (اعمال دل)

آزادی کا نعرہ عزت یا ذلت؟

آج کل کی عورت اس دھوکہ میں ہے کہ باہر نکل کر میرا اعزاز بڑھ گیا ہے میری عزت بڑھ گئی ہے میری شہرت میں اضافہ ہوگیا ہے اور اس کو یہی سوجھایا گیا اور دھوکہ دے کر باہر نکالا گیا اور اب وہ باہر سے اندر آنے میں تذبذب کا شکار ہے.... دھوکہ یہ دیا گیا ہے کہ تم باہر نکلو اور مرد جتنے اعزازات حاصل کررہے ہیں یہ سب تم حاصل کرو! تم بھی سربراہ حکومت بنو! تم بھی بڑے بڑے کام کرو جیسے کہ دوسرے مرد کررہے ہیں لیکن اٹھا کر دیکھ لیں کہ ان کروڑوں خواتین میں جن کو باہر لایا گیا تھا کتنی خواتین صدر بنیں اور کتنی وزیراعظم بنیں انگلیوں پر گنی جانے والی ہیں اور باقی ساری عورتوں کو سڑکوں پر گھسیٹ دیا گیا.... (پردہ ضرور کرونگی)

رونے پر قیامت کو عذاب ہونا یا نہ ہونا

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں علماء نے کلام کیا ہے.... بعض حضرات فرماتے ہیں اہل خانہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے اور دلیل حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباس کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً میت کو اس کے اہل خانہ کی آہ و بکا سے عذاب ہوتا ہے اور بعض اہل علم اس کا انکار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے.... ولاتزروازرۃ وزراخری (کہ کوئی نفس کسی دوسرے کے عمل کا بوجھ نہیں اٹھائیگا)....

۲.... قاسم بن محمد راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کہا کہ کیا عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ بیشک میت کو اس کے اہل خانہ کی آہ و بکا سے عذاب ہوتا ہے ....اور یہی مضمون حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے.... آپ نے ارشاد فرمایا تم ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہو.... وہ جھوٹے نہیں اور نہ ہی ایسا کہا جاسکتا ہے ....تاہم سننے میں خطا ہوسکتی ہے....اور ان کی روایت کردہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس دور میں مرتے وقت لوگ اپنے اہل خانہ کو نوحہ وغیرہ کرنے کا حکم کیا کرتے تھے....اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً ایسی میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے.... کیونکہ وہ ان کو حکم دے کر گیا ہے.... دوسری توجیہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی قبر پر سے گزرے اس کے اہل خانہ وہاں پر رو رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اسکے جانے پر رو رہے ہیں ادھر وہ اپنی قبر میں عذاب دیا جارہا ہے.... راوی نے یہ سمجھا کہ عذاب ان کے رونے کی وجہ سے ہورہا ہے اس کی تائید عروہؓ کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں جب حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کا ذکر ہوا تو ارشاد فرمایا ابوعبدالرحمٰنؓ کو ذہول ہوگیا.... آپ کا ارشاد تو یہ تھا کہ اہل میت اس کے جانے پر روتے ہیں اور وہ اپنے گناہوں کے سبب مبتلاء عذاب ہے.... (بستان العارفین)

خلاصی قرضہ کی دُعا

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (سورۃ البقرہ:۲۶۱)

ترجمہ: اور اللہ دگنا کرتا ہے جس کو چاہے اور کشائش والا جاننے والا ہے....

جس پر قرض ہوگیا ہو اور اترنے کی کوئی صورت نہ ہو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

امام ربیعۃ الرائے رحمہ اللہ

فروخ تابعین میں سے ہیں.... بیوی حاملہ تھی.... کہنے لگے اللہ کے راستہ میں جانے کی آواز لگ رہی ہے.... چلا نہ جاؤں؟

بیوی کہنے لگی میں تو حاملہ ہوں.... میرا کیا بنے گا؟

کہا تو اور تیرا حمل اللہ کے حوالے.... ان کو تیس ہزار درہم دے کر گئے کہ یہ تو خرچہ رکھ اور میں اللہ کے راستے میں جاتا ہوں.... کتنی خزائیں اور بہاریں آئیں اور کتنے دن صبح سے شام میں بدلے.... شام ڈھل کر صبح میں بدلی.... پر فروخ نہ آیا.... دو.... تین.... چار.... پانچ .... دس.... بیس.... پچیس.... ستائیس.... انتیس.... تیس سال گزر گئے.... ایک عورت نے دیوار کے ساتھ جوانی گزار دی.... فروخ لوٹ کے نہ آیا.... تیس سال گزر گئے.... ایک دن ایک بڑے میاں مدینے کی گلیوں میں داخل ہوئے.... پراگندہ شکستہ حال.... بڑھاپے کے آثار اور اپنے گھوڑے پہ چلے آرہے ہیں.... تیس برس میں ایک تو نسل ختم ہو جاتی ہے.... اب یہ پریشان ہیں کوئی مجھے پہچانے گا کہ نہیں پہچانے گا؟

وہ مر گئی یا زندہ ہے؟.... کیا ہوا؟.... گھر وہی ہے کہ بدل گیا؟

انہیں پریشانیوں میں غلطاں و پیچاں گھر کے دروازے پر پہنچے.... پہچانا کہ وہی ہے .... اندر جو داخل ہوئے تو گھوڑے کی آواز.... اپنی آواز ہتھیاروں کی آواز.... بیٹا بیدار ہو گیا .... دیکھا تو ایک بڑے میاں چاندنی چاندنی میں کھڑے ہوئے ہیں.... تو ایک دم جھپٹے اور اس پر لپکے اور گریبان سے پکڑا.... جان کے دشمن.... تجھے شرم نہیں آئی؟

بڑھاپے میں مسلمان کے گھر میں بن اجازت داخل ہوئے ہو؟

ایک دم جھٹکا دیا.... جھنجھوڑا.... وہ ڈر سے گھبرا گئے.... وہ سمجھے کہ شاید میں غلط گھر میں آگیا ہوں.... میرا گھر بک گیا.... کوئی اور اس میں آگیا.... کہنے لگے بیٹا! معاف کرنا.... غلطی ہوگئی.... میں سمجھا میرا ہی گھر ہے.... تو ان کو اور غصہ چڑھ آیا.... کہنے لگے اچھا.... ایک غلطی کی .... اور اب گھر ہونے کا دعویٰ بھی.... چلو.... میں ابھی تجھے قاضی کے پاس لے چلتا ہوں.... تیرے لئے وہ سزا تجویز کرے گا.... اب وہ چڑھ رہے ہیں اور یہ دب رہے ہیں.... ادھر

بڑھاپا....ادھر جوانی....ادھر سفروں نے مار دیا.... ہڈیاں کھوکھلی ہو گئیں اور پھر شک بھی ہے کہ پتہ نہیں میرا گھر ہے یا کسی اور کا؟

اسی کشمکش میں اوپر سے ماں کی آنکھ کھلی....اس نے کھڑکی سے دیکھا تو فروخ کا چہرہ بیوی کی طرف سے اور بیٹے کی پشت بیوی کی طرف...تو تیس سال کے دریچے کھل گئے اور بڑھاپے کی جھریوں میں سے فروخ کا چمکتا چہرہ نظر آنے لگا اور اس کی ایک چیخ نکلی....اے ربیعہ! اور ربیعہ کے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی.... یہ میری ماں کو کیا ہوا؟

دیکھا تو اوپر کھڑی ہو...اے ربیعہ! کیا ہوا اماں؟....کون ہے؟.... پتہ نہیں!

اے ظالم! باپ سے لڑ پڑا...تیرا باپ ہے....جس کیلئے تیری ماں کی جوانی گزر گئی اور اس کی رات دن میں ڈھل گئی.... بال جس کے چاندی بن گئے یہ وہ ہے....تیرا باپ! جس کیلئے میں نے ساری زندگی کاٹ دی....ربیعہ رو دیئے....معافی نامے ہو رہے ہیں .... رات کارگزاری میں گزر گئی....فجر کی اذان پہ اٹھے....کہنے لگے....ربیعہ کہاں ہے؟

کہا وہ تو اذان سے پہلے چلا جاتا ہے....یہ گئے تو نماز ہو چکی تھی....اپنی نماز پڑھی.... روضہ اطہر مسجد سے باہر ہوتا تھا....آ کے صلوۃ والسلام پڑھنے لگے.... پڑھتے پڑھتے جو مسجد کی طرف نظر پڑی تو یوں مجمع بھرا پڑا اور ایک نوجوان حدیث پڑھا رہے ہیں....دور سے دیکھا...نظر کمزور تھی.... پتہ نہ چلا کون ہے؟

ادھر ہی پیچھے بیٹھ گئے اور سننا شروع کر دیا....حدیث پاک کا درس ہو رہا ہے....جب فارغ ہو گئے تو برابر والے سے کہنے لگے: بیٹا یہ کون تھا جو درس دے رہا تھا....

اس نے کہا...آپ جانتے نہیں....آپ مدینے کے نہیں ہیں؟

کہنے لگے....بیٹا میں مدینے کا ہوں....آیا بڑی دیر سے ہوں....

کہا...یہ ربیعہ ہیں....مالک کے استاذ....سفیان ثوری کے استاذ....ابو حنیفہ کے استاذ ....وہ اپنے جوش میں تھا...تو سنتے سنتے کہنے لگے....بیٹا! تو نے یہ نہیں بتایا...بیٹا کس کا ہے؟

کہا....اس کے باپ کا نام فروخ تھا....اللہ کے راستے میں چلا گیا....ان مشقت کی وادیوں میں اسلام نے سفر کیا ہے....(تاریخ بغداد)

خواتین کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم ارشادات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عورتوں کیلئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت و مجبوری (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کیلئے راستوں میں (چلنے کا کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے) (اسوۂ رسول اکرم)

مذکورہ حدیث میں عورتوں کیلئے دو باتوں کی تعلیم دی گئی ہے ایک یہ کہ بغیر ضرورت شدیدہ گھر سے نہ نکلیں دوسری یہ کہ اگر نکلنا ناگزیر ہو تو پھر راستے کے کناروں پر چلیں.... درمیان سڑک لوگوں کے ساتھ مل کر ہرگز نہ چلیں.... آج سے چند سال قبل تک تو یورپ کی عورتیں مردوں کے ساتھ گھل مل کر بھرے بازار میں چلتی تھیں مگر اب تو...... اللہ معاف کرے مسلمان عورتیں بھی ان کی طرح بیبا کی سے بھرے بازار میں گھستی چلی جاتی ہیں بلکہ کئی کئی عورتیں گروپ بنا کر بازار جاتی ہیں اور جب سڑک پر چلتی ہیں تو دائیں بائیں قطار باندھ لیتی ہیں جس کی وجہ سے آدھی سے زیادہ سڑک روک کر چلتی ہیں جس کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو بالخصوص سواری پر چلنے والوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات تو ایسی عورتیں مردوں سے ٹکرا بھی جاتی ہیں مگر جب بھی احساس نہیں ہوتا (اور ایسے مردوں کیلئے جو کہ عورتوں سے ٹکرا جائیں حدیث میں بڑے سخت الفاظ وارد ہوئے ہیں چنانچہ ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کا گارے میں اٹے ہوئے اور بدبودار سڑی ہوئی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے سور سے ٹکرا جانا گوارا ہے اس کے مقابلہ میں کہ اس کے شانے کسی ایسی عورت سے ٹکرا جائیں جو اس کیلئے حلال نہ ہو.... لیکن اگر عورتیں خود بھی بے احتیاطی کریں گی اور مردوں میں گھل مل کر چلیں گی تو اس صورت میں بھی مردوں کے ساتھ گناہ میں برابر کی شریک ہونگی....) یہ عورتیں اپنے اس عمل کی بناء پر بھی اور دوسرے لوگوں کی تکلیف پہنچانے کی بناء پر بھی گنہگار ہوتی ہیں حضرت عمار بن یاسرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہونگے....

1......دیوث 2......مردانی شکل بنانے والی عورتیں

3...... ہمیشہ شراب پینے والا

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ دیوث کون ہے؟ فرمایا جس کو اس کی پرواہ نہیں کہ اس کے گھر والی کے پاس کون آتا جاتا ہے....(اسوۂ رسول اکرم)

مذکورہ روایت سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ جو عورت مردوں کی سی شکل وصورت بنائیگی.... ان جیسے بال اوران جیسا لباس اپنائے گی وہ جنت سے محروم رہے گی اور ایک دوسری روایت میں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو بتایا گیا کہ وہ مردوں جیسا جوتا پہنتی ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردانی وضع قطع بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے....پس جن عورتوں کو بیوٹی پارلر جا کر ہیئر کٹنگ کا یا پھر پینٹ شرٹ کا شوق ہے ان کو مذکورہ روایت میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں جنت سے محرومی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کی مستحق ہورہی ہیں....

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ عورت کا سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے بدن کھولنا درست نہیں (سر کے بال کھولنے پر فرشتوں کی لعنت آتی ہے) اس لئے غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی کھلا نہیں رکھنا چاہئے.... (اسوۂ رسول اکرم)

مگر آج کل ننگے سر گھومنے کا عام رواج ہو گیا ہے....بھلا بتلائیے کہ جو عورتیں ننگے سر گھوم کر فرشتوں کی لعنتیں اپنے سر لیتی ہیں ان کو اس ننگے سر گھومنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ کچھ بھی نہیں نہ دنیا کا نہ آخرت کا....بلکہ دنیا میں فرشتوں کی لعنت حاصل ہوئی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی گرفت ہوگی....

اسی طرح عورت کیلئے اپنی آواز کی حفاظت بھی ضروری ہے کہ غیر محرم کے کان نہ پڑے ضرورت شدیدہ میں بقدر ضرورت غیر محرم سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں الغرض عورت کو چاہئے کہ گھر میں ہو یا باہر پردہ....لباس....وضع قطع اور دیگر امور میں اتباع شریعت کا پورا پورا اہتمام کرے....(پرسکون گھر)

حضرت قاری صدیق صاحب قدس سرہ

فرمایا کہ پوری زمانہ طالب علمی میں ۲۴ گھنٹے میں دو گھنٹہ سے زائد نہیں سوتا تھا.... سر میں شدید درد ہو جاتا تھا اب بھی کبھی ہو جاتا ہے لیکن پہلے کی طرح نہیں ہوتا.... سخت درد کی حالت میں سارا کام کرتا تھا ایک عادت سی بن گئی تھی....

حضرت مولانا قاری صدیق صاحب قدس سرہ نے فرمایا کہ پاکستان کے میرے ایک ساتھی تھے ہم دونوں ایک کمرے میں رہا کرتے تھے اور وہ بڑے صوفی تھے....ایک کمرہ میں رہنے کے باوجود بات چیت بالکل نہ ہوتی تھی اور کسی کو کسی سے کچھ مطلب نہ تھا.... کسی کے پاس اتنا موقع ہی نہ تھا کہ ہر ایک اپنے اپنے کام میں لگا ہوا تھا...اگر کبھی اتفاق سے کوئی بات ہوگئی تو ہوگئی....

ایک مرتبہ حضرت نے اپنے ساتھی کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہم دونوں ساتھ رہتے لیکن ایک بات بھی فضول نہ کرتے وہ اپنے کام میں لگے رہتے میں اپنے کام میں.... ایک مرتبہ میرے ساتھی نے مجھ سے کہا صدیق اگر ہم قسم کھالیں کہ دن بھر میں ایک بات بھی فضول نہیں کرتے تو ان شاء اللہ حانث نہ ہوں گے....

حضرت قاری صدیق صاحب قدس سرہ نے فرمایا کہ میرے استاذ مجھ پر بڑے شفیق اور مہربان تھے.... میری پوری نگرانی رکھتے تھے کہ میں کہاں جارہا ہوں.... راستہ میں کہاں ٹھہرتا ہوں کس سے بات کرتا ہوں اگر ذرا شبہ ہوتا تو فوراً تحقیق فرماتے ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں بیٹھے لکھ رہا تھا.... میرے ایک ساتھی نے ساتھ چلنے اور ٹہلنے پر اصرار کیا میں انکار کرتا رہا لیکن ان کے شدید اصرار کی بناء پر چلا گیا.... دوسرے وقت میرے استاذ نے مجھے بلایا اور فرمایا صدیق اس وقت کہاں جارہے تھے.... میں بہت نادم ہوا اور صاف صاف عرض کردیا کہ حضرت وہی پہلا دن اور وہی آخری دن ہے میں خود نہیں جارہا تھا.... فلاں کے اصرار کی بناء پر چلا گیا.... آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گا.... فرمایا تم صدیق ہو اس لیے سچی سچی بات تم نے کہہ دی.... حضرت نے فرمایا اس کے بعد سے پھر کبھی میں ٹہلنے نہیں گیا کام ہی اس قدر ہوتا تھا کہ اسی سے چھٹی نہ ملتی تھی.... (حیات صدیق)

حضرت قاری صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ ”حضرت مولانا حافظ و قاری عبدالحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ بہت اسباق تھے.... احقر نے جب ان سے سبعہ پڑھنے کی درخواست کی تو فرمایا وقت تو نہیں لیکن تمہارے لیے کوئی صورت نکالوں گا.... دوسرے طلبہ کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اجازت ہو تو ہم بھی شریک ہو جائیں.... اس طرح ایک بڑی جماعت تیار ہو گئی.... حضرت بعد ظہر ہدایہ پڑھاتے تھے طلبہ اپنی اپنی مسجدوں سے نماز پڑھ کر آتے تھے.... فرمایا جو سبعہ پڑھنے والے ہیں میری مسجد میں نماز پڑھ لیا کریں اور نماز کے بعد متصلاً قرأت سبعہ کا سبق ہوگا یہ وقت بڑی مشکل سے نکل سکا تھا.... جب تک ہدایہ کے طلبہ جمع ہوں اس وقت تک ہم لوگوں کا سبق ہوتا تھا.... کچھ دن کے بعد فرمایا کہ سبق کم ہوتا ہے اس لیے بعد عشاء بھی پڑھ لیا کرو.... تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ فرمایا اتنی مقدار میں تو ایک سال میں پورے قرآن شریف کا اجراء نہ ہو سکے گا.... اس لیے تم سب لوگ میرے ہی مکان میں سو جایا کرو اور بعد تہجد سبق پڑھ لیا کرو.... حضرت نے ایک مکان علیحدہ مہمانوں کے لیے تیار کر دیا تھا ہم سب طلبہ اور حضرت مولانا رات میں اسی مکان میں سوتے تھے.... گھڑی میں الارم لگا دیا جاتا تھا.... حضرت مولانا بڑی پابندی کے ساتھ بعد تہجد فجر تک سبق پڑھایا کرتے تھے یہ ساری محنت طلبہ کے ساتھ شفقت ہی کی بناء پر تھی....“

حضرت مولانا نے مدرسہ سے تنخواہ کبھی بھی نہیں لی افسوس آج ایسے اساتذہ کو نگاہیں ترستی ہیں اللہ پاک ان کی قبر کو نور سے بھر دے.... (آمین) (وقت ایک عظیم نعمت)

کثیر المنافع عمل

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (سورۃ)

ترجمہ: اور صبر کرو پس تحقیق اللہ نہیں ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا....

اگر کوئی کسی غم یا پریشانی یا کسی کے ظلم کا شکار ہو یا رزق کی تنگی ہو اس آیت کو کثرت سے پڑھے یا ۳۳ ابار صبح کی نماز کے بعد پڑھے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

ورع وتقویٰ میں احتیاط ہے

میں نے سہولت کے خیال سے ایک مرتبہ ایک ایسا کام کیا جو بعض آئمہ کے نزدیک جائز ہے لیکن اس سے مجھے اپنے دل میں بڑی قساوت کا احساس ہوا اور ایسا لگا جیسے میں بارگاہ حق سے دھتکار دیا گیا ہوں.... بُعد اور دوری کے ساتھ گہری تاریکی محسوس ہوتی تھی....

میرے نفس نے پوچھا یہ کیوں ہے؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ تم نے فقہاء کے اجماع سے خروج نہیں کیا ہے؟

میں نے کہا اے بد بخت نفس! تیرا جواب دو طرح سے ہے.... ایک تو یہ کہ تو نے ایسی تاویل کی ہے جس کا تو خود قائل نہیں ہے کیونکہ اگر تجھ سے کوئی دوسرا یہی بات پوچھتا تو کبھی اس کے جواز کا فتویٰ نہ دیتا....

نفس نے کہا اگر میں اس کے جواز کا منکر ہوتا تو کبھی یہ کام نہ کرتا.... میں نے کہا لیکن دوسروں کے حق میں تو اپنے اس خیال پر راضی نہیں ہے (یعنی دوسروں کے لیے جواز کے قائل نہیں ہو)

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ تجھے اس ظلمت پر خوش ہونا چاہیے تھا کیونکہ اگر تیرے دل میں پہلے سے نور نہ ہوتا تو اس ظلمت کا اثر نہ محسوس ہوتا....

نفس نے کہا مجھے دل کی اس تازہ ظلمت سے وحشت ہو رہی ہے میں نے کہا تو اب ایسے کام کے نہ کرنے کا عزم کر لے اور یہ سمجھ لے کہ جس کام کو تو نے ترک کیا ہے اس کے جواز پر اجماع نہیں ہے اس لیے اس کا ترک کرنا ورع وتقویٰ میں داخل ہے.... (مجالس جوزیہ)

برائے کشادگی رزق

فَهُوَ فِيْ عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○ (سورۃ الحاقہ: ۲۱ تا ۲۴)

ترجمہ: پس وہ پیچ زندگانی میں خوش ہیں.... بلندی والی جنت میں ہیں.... میوے اس کے نزدیک ہیں.... کھاؤ اور پیو اس سبب کے جو کر چکے ہو تم گزرے ہوئے دنوں میں....

رزق کی کشادگی کیلئے صبح کی نماز کے بعد ۳۳ دفعہ پڑھ لیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ

نام ونسب: خلاد نام ہے.... قبیلہ خزرج سے ہیں.... نسب نامہ یہ ہے.... خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارث بن امراء القیس بن مالک اغر بن کعب بن الخزرج بن الحارث ابن الخزرج الاکبر....

اسلام: عقبہ ثانیہ سے قبل مسلمان ہوئے اور بیعت کی.... (شہدائے اسلام)

غزوات اور شہادت: بدر.... احد.... خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے.... قریظہ کی جنگ میں غزوہ کی نیت سے نکلے.... ایک قلعہ کے نیچے کھڑے تھے.... بتانہ نام ایک یہودی عورت نے دیکھ لیا اور اس زور سے پتھر مارا کہ سر پھٹ گیا.... اسی کے صدمہ سے انتقال ہوگیا.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.... ان کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا.... لڑائی ختم ہونے کے بعد جب قبیلہ قریظہ اسیر ہوکر سامنے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ڈھونڈ کر قتل کروادیا.... اس واقعہ میں عورتیں قتل سے محفوظ رہی تھیں....

اولاد:.... دولڑکے چھوڑے اور دونوں صحابی تھے.... ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں.... ابراہیم.... سائب.... (سیر الصحابہ)

پیر سے بھی پردہ فرض ہے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض بے حیاء.... عورتیں پیر سے پردہ نہیں کرتیں اور بعضے مرد بھی اپنی عورتوں کو جلوت وخلوت میں پیر کے سامنے کردیتے ہیں.... ایسا پیر بھی جو اس کو سختی سے منع نہ کرے شیطان ہے اور جو مرد اس پر راضی ہو وہ پکا دیوث ہے.... پیر.... ولی.... استاد سب سے پردہ کرنا فرض ہے.... جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صحابیات سے پردہ فرماتے تھے تو یہ لوگ کس شمار میں ہیں.... (ملفوظات حکیم الامت)

حصول علم کا وظیفہ

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الدخان: ۳۲)

ترجمہ: اور البتہ تحقیق ہم نے پسند کیا ان کو علم پر دونوں جہاں کے عالموں پر....

جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو اور وہ چاہتا ہو کہ وہ عالم بنے وہ اس دعا کو روزانہ پڑھے.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

مناظرہ

خلیفہ: اے عبدالرحمٰن ان سے مناظرہ وتبادلہ خیالات کرو....

عبدالرحمٰن: اے احمد تمہارا قرآن کے بارے میں کیا قول ہے؟ (میں نے کوئی جواب نہ دیا تو معتصم نے کہا اس کو جواب دیجیے)

احمد: تمہارا علم باری تعالیٰ کے بارے میں کیا قول ہے؟ عبدالرحمٰن خاموش رہا تو میں نے کہا.... قرآن اللہ کا علم ہے.... اور جو یہ گمان کرے کہ اللہ کا علم مخلوق یعنی بعد میں پیدا ہوا ہے اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا (عبدالرحمٰن پھر خاموش رہا اور حاضرین مجلس آپس میں کہنے لگے کہ اے امیر المومنین! اس نے آپ کو بھی کافر بنا ڈالا اور ہمیں بھی.... مگر خلیفہ نے اس کی بات کا کوئی خاص نوٹس نہ لیا اور اس پر کان نہ دھرے)

عبدالرحمٰن: اللہ کی ذات تھی اور قرآن نہ تھا....

احمد: کیا اللہ کی ذات تھی اور اس کا علم موجود نہ تھا؟ کوئی عقل کی بات کرو عبدالرحمٰن.... اس تیسری بات پر بھی خاموش رہا.... اس کے بعد حاضرین مجلس کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے....

بعض حاضرین مجلس: کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد نہیں فرمایا اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (اللہ ہر چیز کا خالق ہے....) اور کیا قرآن بھی ایک شئ نہیں؟ (یعنی ہے تو پھر وہ بھی مخلوق ہوا)

احمد: اللہ تعالیٰ نے تو یہ بھی ارشاد فرمایا ہے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ (قوم عاد پر مسلط ھوا ہر چیز کو نیست و نابود کر رہی تھی) تو جس چیز کو اللہ نے باقی موجود رکھنا چاہا اس کو ہوا نے ہلاک نہیں کیا بلکہ وہ مُستثنیٰ ہے اسی طرح مذکورہ بالا آیت میں خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ سے قرآن وغیرہ بعض اشیاء مُستثنیٰ ہیں کہ وہ مخلوق نہیں بلکہ ازلی وقدیم ہیں....

بعض حاضرین مجلس: ارشاد خداوندی ہے مَايَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ (ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی بھی نیا ذکر نہیں آتا مگر وہ........) تو کیا کوئی مُحدَث اورنئی چیز ازلی اور قدیم بھی ہوسکتی ہے؟

احمد: دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے.... صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ (صٓ قسم ہے نصیحت والے قرآن کی) تو قرآن کا نام الذکر ہے الف ولام کے ساتھ اور مذکورہ آیت میں ذکر آیا ہے بغیر الف ولام کے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہاں ذکر سے مراد قرآن کے علاوہ کوئی

اور ذکر ہے مثلاً ذِکْرُالرَّسُوْل یا وَعْظُ الرَّسُوْل (اور احتمال ہے کہ مُحدَث سے مراد تنزیلِ قرآن ہو نہ کہ خود قرآن اور تنزیل بلاشبہ محدث اور نئی چیز ہے)

بعض حاضرین مجلس: عمران بن حصین کی حدیث ہے اِنَّ اللہَ خَلَقَ الذِّکْرَ (یقیناً اللہ نے ذکر کو پیدا کیا) یہاں تو ذکر الف ولام کے ساتھ ہے جس سے مراد قرآن ہے....

احمد: یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت یوں ہے.... وَکَتَبَ اللہُ فِی الذِّکْرِ کُلَّ شَیْءٍ (یعنی اللہ نے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی ہے اور قرآن کی کتابت گو بعد میں ہوئی مگر خود کلام اللہ پہلے ہی سے ہے)

بعض حاضرین مجلس: ابن مسعود کی حدیث میں ہے مَاخَلَقَ اللہُ مِنْ جَنَّۃٍ وَّلَا نَارٍ وَّلَاسَمَاءٍ وَّلَااَرْضٍ اَعْظَمَ مِنْ اٰیَۃِالْکُرْسِیِّ (اللہ نے آیۃ الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی جنت نہ جہنم.... آسمان نہ زمین) معلوم ہوا کہ آیۃ الکرسی بھی مخلوق ہے....

احمد: پیدا کرنے کا لفظ جنت وجہنم.... آسمان وزمین کے بارے میں بولا گیا ہے خود آیۃ الکرسی اور قرآن کے بارے میں نہیں بولا گیا ہے.... تو مقصد یہ ہوا کہ اللہ کی صفات کی کوئی حد نہیں اور ان کے مقابلے میں مخلوقات محدود ہیں.... اور صفات خداوندی میں سے بھی بعض بعض چیزیں مثلاً آیۃ الکرسی وغیرہ مزید خصوصیات کی حامل ہیں....

بعض حاضرین مجلس: خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے.... یَاھَنْتَاہُ تَقَرَّبْ اِلَی اللہِ بِمَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّکَ لَنْ تَتَقَرَّبَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ کَلَامِہٖ (ارے! جن جن ذریعوں سے تم طاقت رکھتے ہو ضرور اللہ کا قرب حاصل کرتے رہو مگر کسی بھی ایسی چیز سے تم ہرگز اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہو جو اسے اس کے کلام سے بڑھ کر زیادہ محبوب ہو.... یعنی قرب خداوندی کا سب سے بڑا اور محبوب ترین ذریعہ کلام پاک ہے.... اس سے بڑھ کر ہرگز کوئی بھی ذریعہ نہیں ہے)

احمد: دیکھو! یہ ہوئی نا کوئی بات!

ابن ابی داؤد: اے امیر المومنین! واللہ یہ شخص گمراہ.... گمراہ کنندہ اور بدعتی ہے اور یہاں آپ کے سامنے قضات اور فقہاء حضرات موجود ہیں ان سے مسئلہ پوچھ لیجئے....

خلیفہ: قضات وفقہاء کو مخاطب کرتے ہوئے.... آپ لوگ ان کے بارہ میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے وہی جواب دیا جو ابن ابی داؤد نے کہا تھا.... (اعمال دل)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحبزادہ کی وفات پر رونا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیمؓ کی جب وفات ہوئی تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے ہمیں رونے سے منع نہیں کیا ہوا ارشاد فرمایا میں نے تمہیں حماقت اور گناہ کی دو آوازوں سے منع کیا ہے....

ایک راگنی کی آواز کہ وہ لہو ولعب اور شیطانی ترنم ہے اور دوسری چہرہ نوچنا.... گریبان چاک کرنا اور شیطانی واویلا کرنا....لیکن جو تم دیکھ رہے ہو یہ تو رحمت ہے جسے اللہ رحیم لوگوں کے قلوب میں پیدا فرماتے ہیں....

پھر فرمایا دل غمگین ہے آنکھیں آنسو بہاتی ہیں مگر ہم ایسی بات نہیں کریں گے جو ہمارے رب کو ناراض کردے....(بستان العارفین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کے فائدہ دینے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ یوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گی....اللہ کی قسم! میری رشتہ داری دنیا اور آخرت میں جڑی ہوئی ہے دونوں جگہ فائدہ دے گی اور اے لوگو! میں تم سے پہلے (تمہاری ضروریات کا خیال کرنے کے لئے) آگے جا رہا ہوں اور قیامت کے دن حوض (کوثر) پر ملوں گا....

کچھ لوگ (وہاں) کہیں گے یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں یعنی آپ کا رشتہ دار ہوں....میں کہوں گا نسب کو تو میں نے پہچان لیا لیکن تم نے میرے بعد بہت سے نئے کام ایجاد کئے اور الٹے پاؤں کفر میں واپس چلے گئے....(ایمان وعمل کے بغیر میری رشتہ داری کام نہیں دیتی اور ایمان وعمل کے ساتھ خوب کام دیتی ہے) (حیاۃ الصحابہ جلد ۲)

ایک عجیب صابر وشاکر شخص

مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر مصائب وتکالیف پر بہت صبر کرنے والے تھے ...
صبر واستقامت کے پیکر تھے ....ایک مرتبہ ولید بن یزید سے ملنے دمشق روانہ ہوئے تو راستے
میں چوٹ لگ کر پاؤں زخمی ہو گیا....درد کی شدت سے چلنا دوبھر ہو گیا....سخت تکلیف کے
باوجود ہمت نہیں ہاری اور دمشق پہنچ گئے ....ولید نے فوراً طبیبوں کو بلوا بھیجا....انہوں نے
زخم کا بغور جائزہ لینے کے بعد پاؤں کاٹنے کی رائے پر اتفاق کیا....حضرت عروہ کو جب اس
کی اطلاع کی گئی تو انہوں نے منظور کر لیا مگر پاؤں کاٹنے سے پہلے بے ہوشی کے لئے نشہ آور
دوا کے استعمال سے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ میں کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے غفلت میں نہیں
گزار سکتا.... چنانچہ اسی حالت میں آرہ گرم کر کے ان کا پاؤں کاٹ دیا گیا اور انہوں نے
کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہ کیا....پھر اپنا کٹا ہوا پاؤں سامنے رکھ کر فرمایا....''کیا غم ہے اگر
مجھے ایک عضو کے بارے میں آزمائش میں ڈال کر باقی اعضاء کے سلسلے میں امتحان سے بچا
لیا گیا ہے''ابھی وہ اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ انہیں خبر ملی''ان کا ایک بیٹا چھت سے گر کر انتقال
کر گیا ہے''انہوں نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھی....

اور فرمایا ''اللہ تیرا شکر ہے کہ تُو نے ایک جان لی اور کئی جانوں کو سلامت رکھا''
(کیونکہ باقی بیٹے سلامت تھے)....

اس واقعہ کے بعد ولید کے پاس قبیلہ عبس کے کچھ لوگ آئے جن میں ایک بوڑھا اور
آنکھوں سے اندھا شخص بھی تھا....ولید نے اس سے اس کا حال پوچھا اور اس کی بینائی کے
ختم ہونے کا سبب دریافت کیا تو وہ بتانے لگا:''میں اپنے اہل وعیال اور تمام مال واسباب
لئے ایک قافلے کے ساتھ سفر میں نکلا....اہل قافلہ میں سے شاید ہی کسی کے پاس اتنا مال ہو
جتنا میرے پاس تھا....ہم نے ایک پہاڑ کے دامن میں رات گزارنے کے لئے پڑاؤ ڈالا
....آدھی رات کے وقت جب سب میٹھی نیند سو رہے تھے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اچانک
سیلاب آ گیا جو انسان....حیوان....مال واسباب سب کچھ بہا لے گیا....میرے اہل وعیال
مال واسباب میں سے سوائے ایک اونٹ اور میرے ایک چھوٹے بچے کے علاوہ کچھ نہ بچا

.... میں ابھی اس ناگہانی آفت سے سنبھلنے بھی نہ پایا کہ میرا اونٹ بھاگ گیا۔ میں اس کے پیچھے گیا تو یکدم بچے کے چیخنے چلانے نے قدموں کو روک لیا.... الٹے پاؤں واپس بچے کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بھیڑیئے نے میرے معصوم لخت جگر کو اپنے خونی جبڑوں میں دبوچا ہوا ہے اور وہ معصوم اس کے بے رحم جبڑوں میں زندگی کی بازی ہار چکا ہے ..... یہ دلخراش منظر دیکھنے کے بعد میں پھر اس اونٹ کے پیچھے ہولیا جب اس کے قریب پہنچا تو اس نے مجھے دولتی دے ماری جس کی وجہ سے میری بینائی چلی گئی.... اس طرح میں مال و عیال کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا....''

اس کی یہ داستان غم سن کر ولید کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور اس نے کہا.... ''جاؤ عروہ ابن زبیر سے کہہ دو تمہیں صبر وشکر مبارک! اس لئے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تم سے زیادہ غموں اور مصیبتوں کے مارے ہیں'' (المستطرف)

میں دے کے غم جاناں کیوں عشرت دنیا لوں ۔۔۔ غم زیست کا حاصل ہے اس غم سے مفر کیوں ہو

(یادگار ملاقاتیں)

پتھر سے وزنی چیز

لقمان حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے بڑے سے بڑا بھاری پتھر اور لوہا اٹھایا ہے.... مگر قرض سے زیادہ وزنی چیز میں نے کوئی نہیں اٹھائی....

بے پردگی بے غیرتی کا دروازہ ہے

جس طرح زنا تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام علماء اور تمام عقلاء کے نزدیک ایک نہایت شنیع اور قبیح خصلت ہے اسی طرح دیوثیت بھی ایک نہایت شرمناک خصلت ہے اور زنا سے بڑھ کر قبیح ہے پس مخالفین پردہ کے نزدیک جب ان کی بیوی اور بیٹی کا دوسروں کے ساتھ پھرنا جائز ہوگیا تو گویا ان کے نزدیک دیوثیت بھی جائز ہوگئی کہ باوجود اس علم اور خبر کے ان کی رگ حمیت جوش میں نہیں آتی جس میں ذرا بھی حیاء اور غیرت کا مادہ ہے وہ اس بے حیائی اور بے غیرتی کو کبھی گوارا نہیں کرسکتا کہ اس کی بیوی یا بیٹی کسی کے ساتھ تعلقات قائم کرے اور بے حجابانہ اس سے خلط ملط رکھے.... (پردہ ضرور کرونگی)

حسن بصری رحمہ اللہ کی ایک نوجوان سے ملاقات

حضرت حسن بصریؒ کی ایک شاگردہ تھی جو آپ کے حلقہ درس میں حاضری دیا کرتی تھی ....اس کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا آپ سے اس کا حل پوچھتی ....اس کا ایک ہی نوجوان بیٹا تھا جو گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا وہ حضرت سے بیٹے کے بارے میں پوچھتی کہ حضرت میں کیا کروں؟ حضرتؒ اسے سمجھاتے کہ اسے یوں سمجھاؤ اور یوں سمجھاؤ....وہ بہت سمجھاتی مگر اس نوجوان پر کوئی اثر نہ ہوتا اسی طرح ایک مدت گزر گئی اس کے باوجود وہ گناہوں سے باز نہ آیا ....ماں تو پھر ماں تھی وہ ہر چند دنوں بعد حضرت سے دعاء کی درخواست کرتی رہتی....حضرت بھی بڑا عرصہ دعائیں کرتے رہے.... یہاں تک کہ ان کے دل میں عجیب سی کیفیت پیدا ہوگئی اور حضرت سمجھے کہ اب اس نوجوان کا راہ راست پر آنا مشکل ہے گویا ناامید ہو گئے....

ایک مرتبہ وہ نوجوان بیمار ہوا بیماری بڑھتی چلی گئی تھی حتی کہ اس کو موت نظر آنے لگی علامات موت دیکھ کر اس نے محسوس کر لیا کہ اب وقت تھوڑا ہے اس نے اپنی ماں کو بلایا اور ماں سے کہا....امی! میرا وقت اب تھوڑا ہے....میں حسن بصریؒ کے پاس نہیں جا سکتا اور آپ مجھے اٹھا کر لے جا نہیں سکتیں اس لئے میرا دل کہتا ہے کہ آپ ان کے پاس جائیں اور عرض کریں کہ وہ یہاں تشریف لا کر مجھے توبہ کا طریقہ بھی بتائیں اور جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ بھی وہی پڑھائیں....

ماں بھاگی بھاگی گئی اور اس نے جا کر حضرت سے کہا کہ آپ میرے گھر چلیں اس وقت حضرت حسن بصری حدیث.... تفسیر یا لوگوں کو مسائل کے جواب دے رہے تھے جب اس نوجوان کی حالت سنی تو سوچا کہ وہ تو ایسا ہی ہے اتنا سمجھاتے رہے مگر اس پر اثر ہی نہ ہوا لہذا فرمایا کہ میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا اس نے توبہ نہیں کرنی اور اس کا جنازہ بھی کسی اور سے پڑھوا لینا ماں یہ سن کر واپس چلی گئی اور بیٹے سے کہا کہ حضرت حسن بصری نہ تیرے پاس آنے کو تیار ہیں اور نہ ہی تیرا جنازہ پڑھانے کو تیار ہیں....

جب نوجوان نے یہ سنا تو اس کے دل پر ایک چوٹ لگی کہ ہائے افسوس میں اتنا برا ہوں کہ بڑے بڑے علماء اور مشائخ بھی مجھ سے بدظن ہیں چنانچہ کہنے لگا امی! اگر حسن بصری

میرا جنازہ پڑھانے کو تیار نہیں تو آپ میری ایک وصیت سن لیں.... ماں نے کہا.... بیٹا کیا وصیت ہے؟ بیٹے نے کہا....امی جب میری وفات ہو جائے تو آپ اپنے دوپٹے کو میرے گلے میں پھندے کی طرح ڈال کر میری لاش کو زمین کے اوپر گھسیٹنا تا کہ دنیا والوں کو پتہ چل جائے کہ جو اللہ کا نافرمان ہوتا ہے اس کا یہی حشر ہوتا ہے امی! شاید میری یہی ذلت اللہ تعالیٰ کو پسند آ جائے اور میری بخشش کر دی جائے ان الفاظ کے کہتے ہی اس کی روح قبض ہو گئی ماں رو رہی تھی کہ بیٹا کیسی وصیت کر کے مرا ہے....

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حسن بصری کھڑے ہیں پوچھا حضرت! کیسے تشریف لائے تو حضرت نے فرمایا.... جب تُو آ گئی تھی تو میں سو گیا تھا جیسے ہی میں سویا تو مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی ....فرمایا....اے حسن! تُو میرا دوست ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور میرے ایک ولی کا جنازہ پڑھانے سے انکار کرتا ہے اسی وقت میری آنکھ کھلی.... میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی دعاء اور توبہ کو قبول کر لیا ہے....(یادگار ملاقاتیں)

بیان کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں میں بیان فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دشمن کے لشکر سے ڈرا رہے ہوں اور فرما رہے ہوں کہ دشمن کا لشکر تم پر صبح حملہ کرنے والا ہے شام کو حملہ کرنے والا ہے پھر شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر ارشاد فرماتے مجھے اور قیامت کو اس طرح ملا کر بھیجا گیا ہے پھر فرماتے سب سے بہترین سیرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو نئے ایجاد کئے گئے ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو مر جائے اور مال چھوڑ کر جائے تو وہ مال اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرضہ یا چھوٹے بچے چھوڑ کر جائے جنہیں سنبھالنے والا کوئی نہ ہو تو وہ میرے ذمہ ہیں وہ قرضہ میں ادا کروں گا اور ان بچوں کو میں سنبھالوں گا....(حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

خواتین کیلئے خوشخبریاں

بارگاہ نبوت میں خواتین کی قاصدہ

اسماء بنت یزید انصاری صحابیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں مسلمان عورتوں کی طرف سے بطور قاصد کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں..... بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل شانہ..... نے مرد اور عورت دونوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا.... اس لئے ہم عورتوں کی جماعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی اور اللہ پر ایمان لائی لیکن ہم عورتوں کی جماعت مکانوں میں گھری رہتی ہے اور مردوں کی خواہشیں ہم سے پوری کی جاتی ہیں..... ہم ان کی اولاد کو پیٹ میں اٹھائے رہتی ہیں اور ان سب باتوں کے باوجود مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں ہم سے بڑھے رہتے ہیں..... جمعہ میں شریک ہوتے ہیں جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں..... جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں..... بیماروں کی عیادت کرتے ہیں..... جنازوں میں شرکت کرتے ہیں..... حج پر حج کرتے رہتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر جہاد کرتے رہتے ہیں اور جب وہ حج کیلئے یا عمرہ کیلئے یا جہاد کیلئے جاتے ہیں تو ہم عورتیں ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں ان کے لئے کپڑا بنتی ہیں..... ان کی اولاد کو پالتی ہیں..... کیا ہم ثواب میں ان کی شریک نہیں..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے دین کے بارے میں اس عورت سے بہتر سوال کرنے والی کوئی سنی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو خیال بھی نہ تھا کہ عورت بھی ایسا سوال کر سکتی ہے..... (پرسکون گھر)

شرک وبدعت سے حفاظت

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (سورۃ یونس:۱۰۶)

ترجمہ: اور نہ پکارو سوائے اللہ کے جو نہیں نفع دیتا اور نہیں نقصان دیتا.....

شرک اور بدعت سے بچنے کیلئے یہ دعا پڑھیں..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

نظام الاوقات

لمحے کو زندگی کے لیے کم نہ جانئے		لمحہ گزر گیا تو سمجھئے صدی گئی
ایک پل کو رُکنے سے دور ہوگئی منزل		صرف ہم نہیں چلتے راستے بھی چلتے ہیں

طلبہ کو چاہیے کہ رات دن کے اوقات کا نظام بنائیں لیکن بہت افسوس ہوتا ہے کہ طلبہ کا اکثر وقت ضائع ہوتا ہے.... اگر غور سے دیکھا جائے تو عام طور پر مدارس میں تعلیمی وقت چھ سات گھنٹے ہوتے ہیں اور بعد المغرب اور بعد العشاء ایک ایک گھنٹہ تکرار وغیرہ کے لیے اس طرح یہ آٹھ نو گھنٹے ہوئے اور سونے میں چھ گھنٹے اور نمازوں کے لیے دو گھنٹے ایک گھنٹہ شام کو تفریح کے لیے اس اعتبار سے اٹھارہ گھنٹے ہوئے تو باقی چھ سات گھنٹے فضول بات اور لغو باتوں میں گزر جاتے ہیں.... لہٰذا ان اوقات کو تحصیل علم میں ہی لگانا چاہیے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

صوفیاء کی ایک غلطی

حلاج صوفی کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ سخت گرمی میں سورج کے سامنے بیٹھا کرتے تھے اور ان کے بدن سے پسینہ بہتا رہتا تھا.... ایک عقلمند کا اُدھر سے گزر ہوا اس نے کہا اے احمق! یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے قوت کا مظاہرہ ہے....

کتنی اچھی بات کہی اس عقلمند نے کیونکہ شریعت کے احکام اغراض کی طبیعت کے خلاف ہی تو ہیں.... کبھی انہی پر عمل کرنے والا صبر سے عاجز ہوجاتا ہے پھر وہ بڑا نادان اور احمق ہے جو اپنی قوت کا مظاہرہ کرنے لگے یا اللہ تعالیٰ سے ابتلاء کا سوال کرنے لگے.... جیسا کہ اسی بیوقوف نے کہا کہ ''آپ جیسے چاہیں مجھے آزمالیں....'' (مجالس جوزیہ)

دردِزہ کیلئے دُعا

اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ ط اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ○ (سورۃ الحج ۷۰)

ترجمہ: تحقیق یہ کتاب میں ہے.... تحقیق یہ اللہ پر آسان ہے....

اگر کسی عورت کو حمل ہو اور اس سے وہ دن برداشت نہ ہوں اور ہر کام کی آسانی کیلئے اور حافظ لوگوں کو اس آیت کو پڑھ کر دم کر کے پلائیں.... ان شاء اللہ فائدہ ہوگا.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

وہ سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ جنہوں نے اسلام دشمنی میں روسائے قریش کے کندھوں کے ساتھ اپنا کندھا ملایا تھا.... جنہوں نے خداداد خطابت کی صلاحیت.... جادو بیانی کا ملکہ.... شعر و شاعری کا درک.... قبیلہ میں اپنا اثر و رسوخ.... خاندانی شرافت.... ذاتی وجاہت.... موہوب مال و دولت سب کچھ اسلام کے خلاف جھونک دیا....

جن کے دل میں اسلام سے ایسی نفرت تھی کہ اپنے لخت جگر اور اپنے ہی ہاتھ پلے ہوئے عبداللہ اور ابوجندل نے اسلام قبول کیا تو ان کو بھی قید کر کے بیڑیاں ڈال دیں اور اتنی سختی سے بیڑیاں ڈالیں کہ ٹخنوں اور پنڈلیوں سے خون رسنے لگا....

ہاں! وہی سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ جنہوں نے صلح حدیبیہ کے وقت "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھنے پر اعتراض کیا تھا جن کو "محمد رسول اللہ" لکھنے سے انکار تھا.... جو صلح کے وقت اپنی ایک طرفہ شرائط پر عمل کروانا چاہتے تھے اور اس پر بضد تھے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی درخواست پر بھی کچھ رعایت کرنے والے نہ تھے....

جی ہاں! وہی سہیل جن کے اسلام کے خلاف شعلہ نوائی اور زور خطابت کی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی کہ یارسول اللہ! اگر اجازت ہو تو سہیل کے سامنے کے دو دانت توڑ دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو.... ممکن ہے ایک وقت وہ تمہیں خوش کر دیں....

وہ سہیل جو فتح مکہ تک تمام غزوات میں دشمنان اسلام کی طرف سے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے میدان جنگ میں ڈٹے رہے.... جو کفر کی بناء پر قید ہوئے حتیٰ کہ فتح مکہ کے روز بھی انہوں نے مزاحمت کی....

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ جہاندیدہ.... معاملہ فہم.... حکمت اور عقل و دانش کے حامل تھے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سانحہ ارتحال پر جب حضرت عتاب رضی اللہ عنہ جو مکہ

مکرمہ کے عامل (گورنر) تھے شدت غم سے نڈھال ہوکر اطراف مکہ چلے گئے تو یہی ان کو ڈھونڈ کر لائے اور انہیں سنبھالا دیا.... پھر جب حضرت عتاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں اپنے اندر قوت گویائی نہیں پاتا....تو مسجد الحرام میں موجود لوگوں کو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی خطبہ دیا جیسا خطبہ مسجد نبوی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا....

جب کئی روز تک عتاب رضی اللہ عنہ مکہ کی ذمہ داری نبھانے سے عاجز رہے تو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ ہی نے فرائض انجام دیئے....

پھر حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کو اس کا بھی شدت سے احساس تھا کہ میں نے اسلام کے خلاف لڑائیاں لڑیں....اب اس کی تلافی کرنی چاہئے تو اس تلافی کے لئے انہوں نے قسم کھائی کہ اتنی لڑائی کفار کے خلاف لڑوں گا جتنی مسلمانوں کے خلاف لڑی اور اتنے مال راہ خدا میں وقف کروں گا جتنا کفر کے راستے میں صرف کیا....

چنانچہ ایک لڑکی اور پوتی کے سوا پورے گھرانے کو لے کر شام کے جہاد میں شامل ہو گئے....اور سب کو راہ خدا میں لگا دیا....وہیں خود نے بھی جام شہادت نوش کیا....

(رضی اللہ عنہ وارضاہ) (روشن ستارے)

اس حالت میں بھی روزہ پورا کیا اور نماز ادا کی

جب امام احمد بن حنبلؒ کو خلیفہ کے شاہی دربار سے اسحاق بن ابراہیم کے گھر میں نیم مردہ ہونے کی حالت میں اٹھا کر لایا گیا....تو ان لوگوں نے روزہ کھولنے کے لیے آپ کے سامنے ستو پیش کیا مگر آپ نے روزہ کھولنے سے انکار کر دیا اور شام تک روزہ پورا کیا....نماز ظہر کا وقت آیا تو ان کے ساتھ نماز ادا فرمائی....

قاضی ابن سماعہ کہنے لگا کہ آپ نے اپنے زخموں سے خون بہنے کی حالت میں نماز ادا کر لی؟ فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اس حالت میں نماز ادا فرمائی جب کہ آپ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا....اس پر قاضی ابن سماعہ خاموش ولا جواب ہو گیا....(اعمال دل)

اللہ تعالیٰ کی معیت

محمد بن علیؒ کے متعلق آیا ہے کہ وہ قرض حاصل کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ کے پاس فلاں فلاں مال ہے پھر بھی آپ قرض لیتے ہیں فرمایا حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ادائے قرض تک مقروض کے ساتھ ہوتے ہیں مجھے پسند ہے کہ اس بہانے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کروں.... (بستان العارفین)

یزیدؒ بن حبیب مصر کے گورنر کے سامنے

حضرت یزیدؒ بن حبیب بنو مروان کے اس دور میں ہوئے جب امراء وسلاطین تقویٰ اور پرہیز گاری سے بہت دور ہو چکے تھے....ان کو خدا کا خوف مطلق نہیں رہا تھا....اس کی جگہ امراء وخلفاء میں ظلم وزیادتی نے لے لی تھی....اپنے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کا خون بہانے میں بھی ان کو کوئی دریغ نہ ہوتا تھا....حضرت یزید بن حبیب رحمہ اللہ علیہ ایسے بے خوف مرد مجاہد تھے کہ وہ امراء وسلاطین کی اس روش سے بالکل خوفزدہ نہیں ہوتے تھے بڑے سے بڑے حاکم کے سامنے اور بے روک ٹوک اظہار حق کر دیتے تھے....

حضرت یزیدؒ بن حبیب علم کا بڑا وقار قائم رکھتے تھے....کسی امیر کے آستانے پر جانا گوارہ نہیں تھا....جن کو کوئی ضرورت ہوتی تھی اس کو اپنے یہاں بلاتے تھے ایک مرتبہ ایک سردار ریان بن عبدالعزیز نے آپ سے کچھ معلومات کرنے کے لئے بلا بھیجا....آپ نے جواب میں کہلا بھیجا ''تم خود میرے پاس آ جاؤ میرے پاس تمہارا آنا تمہارے لئے زینت اور میرا تمہارے پاس جانا تمہارے لئے عیب ہے....''ایک مرتبہ یزیدؒ بن حبیب بیمار پڑے تو مصر کا گورنر حوثرہ بن سہیل ان کی عیادت کو آیا بات چیت کے دروان حوثرہ نے پوچھا ''کیوں ابورجاء! جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو کیا اس سے نماز ہو سکتی ہے؟ اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟''

یہ سوال سن کر حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حوثرہ کی طرف سے منہ پھیر کر جواب دیا واہ! واہ! کیا خوب....جو لوگ اللہ کے بے گناہ بندوں کا خون بہانے میں دریغ نہ کرتے ہوں وہ مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق سوال کرتے ہیں''....(تذکرۃ الحفاظ)

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی اسلام دوستی

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلیل القدر صحابیات میں سے ہیں ان کی دینداری اور اسلام دوستی کے عجیب وغریب واقعات بیان کئے گئے ہیں جن میں سے ایک دو واقعات خواتین کی تعلیم وتبلیغ کیلئے ذکر کئے جارہے ہیں....

پہلا واقعہ ان کے نکاح کے متعلق ہے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا قبل از نکاح اسلام قبول کر چکی تھیں جبکہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہنوز حلقہ اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے....انہوں نے حالت کفر میں ہی ان کو شادی کا پیغام دیا....جواب میں ام سلیم نے کہلوایا کہ اے ابوطلحہ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ تم نے ایک ایسی لکڑی کو معبود بنا رکھا ہے جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی غلام نے گھڑا ہے؟ کہنے لگے کہ معلوم ہے....ام سلیم نے کہا کہ کیا تمہیں ایسی لکڑی کو معبود بناتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ تم جیسے آدمی کا پیغام رد تو نہیں کیا جا سکتا مگر میں اسلام قبول کر چکی ہوں اور تم تا حال کفر پر ہو اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو بس میرے لیے یہی مہر کافی ہے....

ابوطلحہ کہنے لگے کہ تم اس مرتبہ کی عورت ہو کہ اس کا یہ مہر نہیں ہو سکتا تو پھر میرا کیا مہر ہو گا؟ ام سلیم نے سوال کیا....تمہارا مہر سونا چاندی ہو گا ابوطلحہ نے جواب دیا....ام سلیم نے کہا کہ مجھے نہ سونا پسند ہے نہ چاندی....بس اسلام پسند ہے چنانچہ حضرت ابوطلحہ کے دل میں بھی اسلام کی اہمیت پیدا ہو گئی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کو آتے دیکھا تو فرمایا ابوطلحہ اس حال میں آ رہے ہیں کہ ان کی آنکھوں کے درمیان اسلام کا نور چمک رہا ہے چنانچہ ابوطلحہ نے اسلام قبول کر لیا اس کے بعد ان کا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح بھی ہو گیا....

اور دوسرا واقعہ جو بہت زیادہ مشہور بھی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کا بیٹا بیمار ہوا....ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس دوران کہیں تشریف لے گئے چنانچہ ان کے شام کو آنے سے قبل ہی صاحبزادہ انتقال کر چکا تھا....حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر کپڑا ڈالا اور جس کمرے میں انتقال ہوا نعش کو اسی میں رہنے دیا اور خود آ کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے کھانا تیار

کرنے لگیں اور اس روز ان کے شوہر روزے سے تھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کو پریشان کرنا پسند نہ کیا اس لئے اپنے غم پر بھی قابو پایا اور شوہر پر بھی بیٹے کے فوت ہونے کو ظاہر نہ ہونے دیا.... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ شام کے وقت بچے کو دیکھنے کیلئے کوٹھڑی کی طرف جانے لگے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ بہت اچھی حالت میں ہے اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں تو حضرت ابوطلحہ واپس آ گئے اور مطمئن ہو کر افطار کرنے لگے.... ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کیلئے حسب معمول سنگھار بھی کیا اور گھر کی فضاء پر ذرا بھی اثر نہ ہونے دیا اور رات ہنستے کھیلتے گزری.... تہجد کے وقت حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر سے کہا کہ ابوطلحہ فلاں قبیلے کے لوگ عجیب ہیں انہوں نے اپنے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریۃً مانگی انہوں نے دے دی مگر یہ اس کو اپنی سمجھ کر بیٹھ گئے واپس ہی نہیں کرتے وہ مانگتے ہیں تو یہ اس پر ناراض ہوتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے بہت برا کیا یہ تو انصاف کے صریح خلاف ہے اس پر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کا بیٹا بھی اللہ نے آپ کو عاریۃً دیا تھا اب اس نے واپس لے لیا اور ہمیں صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں.... ابو طلحہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر حیران رہ گئے اور جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی کہ ام سلیم نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی.... **بارک اللہ لکما فی لیلتکما** اللہ تمہاری رات میں برکت دے....

فائدہ: حضرت ام سلیم کے مذکورہ واقعات سے ان کی دین میں پختگی اور اسلام دوستی بالکل نمایاں ہو رہی ہے چنانچہ پھر اسی کا ثمرہ ہے کہ ان کو صادق صدوق پیغمبر نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت عظمیٰ سے بھی نوازا ہے چنانچہ بروایت حضرت جابرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ میں نے خود کو دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک میری نظر (ابوطلحہ کی بیوی) رمیصا پر پڑی (جو کہ ام سلیم کا نام ہے) اگر آج بھی خواتین اپنے اندر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جیسے دین میں پختگی اور اپنے شوہر کی راحت کا خیال کرنے والی بن جائیں تو ان شاء اللہ حضرت ام سلیم کے پڑوس میں جنت کے محلات ان کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں.... (پرسکون گھر)

وقت بڑی تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے

جتنا بھی وقت ہے اس کی قدر کرلیں...وقت بڑی تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے...صبح شام...صبح شام...کچھ پتہ نہیں چلتا...نیا سال شروع ہوتا ہے کہ فوراً پورا بھی ہوجاتا ہے...اب تو وقت گزرتے ہوئے کچھ دیر نہیں لگتی...ایک وقت آئے گا آپ فارغ ہوں گے جوانی بھی ختم ہوجائے گی...ایک وقت آئے گا کہ موت کا فرشتہ عزرائیل آئے گا یہ کہتے ہوئے کہ چلئے وقت ختم ہوچکا ہے اور پھر ہوا یہ کہ:

لائی حیات آئے' قضا لے چلی چلے　　　اپنی خوشی نہ آئے' نہ اپنی خوشی چلے

حدیث میں بھی آیا ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی تو اس وقت سال مہینوں کی طرح...مہینہ ہفتہ کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح گزر جائے گا...اس لیے جو وقت طلب علم کے لیے ملا ہے اسے غنیمت جانئے اور اس کی پوری حفاظت کیجئے...ہر آنے والا دن ہماری زندگی کا ایک دن کم کرتا ہے لیکن کتنے طلبہ ہیں جو اس حقیقت پر نظر رکھتے ہوں...ایک شعر تو بہت مشہور ہے مگر ہے بڑا معنی خیز اور حقیقت آفریں...

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے　　　عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مفہوم کو اپنے شعر میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ ادا فرمایا ہے...وہ فرماتے ہیں:

ہو رہی عمر مثل برف کم　　　رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

ایک برف کا تاجر تھا اور وہ رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا...اے خریدارو! جلدی آ کر خریدو اگر تم نے دیر کی تو میری پونجی ختم ہوجائے گی اور برف آہستہ آہستہ پگھل جائے گی...پھر ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا...اسی طرح اللہ نے جن طلبہ کو تحصیل علم کے لیے وقت عطا فرمایا ہے انہیں بھی چوکنا اور ہوشیار رہنا چاہیے...اسے سوچنا چاہیے کہ برف کی طرح طالب علمی کی زندگی ہر آن اور ہر لمحہ پگھل رہی ہے...یہاں تک کہ ایک دن یہ طالب علمی کی زندگی ختم ہوجائے گی اس سے پہلے کہ طالب علمی کی زندگی ختم ہو...اسے کام میں لے آنا...کتب بینی...مطالعہ...تکرار و مذاکرہ...اسباق کو یاد کرنا اور اعمال صالحہ سے اپنے وقت کو کامیاب بنانا چاہیے ورنہ اسے عظیم نقصان اور خسران اُٹھانا پڑے گا...اس وقت کو صحیح استعمال کیجئے...خدا کی رضا والا کام کرتے

رہیے....اس طرح آپ حضرات فارغ ہوں گے تو بعد میں دنیا آپ کو یاد کرتی رہے گی....

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: ''میں اس بات کو بہت معیوب سمجھتا ہوں کہ تم میں کوئی لایعنی زندگی بسر کرے....نہ وہ دنیا کے لیے کوئی عمل کرے نہ آخرت کے لیے....''

حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جو زمانہ گزر چکا وہ تو ختم ہو چکا اس کو یاد کرنا عبث ہے اور آئندہ زمانہ کی طرف اُمید رکھنا بس اُمید ہی ہے....تمہارے اختیار میں تو وہی تھوڑا وقت ہے جو اس وقت تم پر گزر رہا ہے....بس اسی کی قدر کرلو....''

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قیمتی جملہ لوح دل پر نقش کر لیجئے کہ ''فرصت عمر نعمت مغتنم ہے'' ضائع کوئی لمحہ نہ ہونا چاہیے....ساری عمر تحصیل کمال یا تکمیل ہی میں بسر ہونا چاہیے....'' (وقت ایک عظیم نعمت)

عافیت کی دعاء

نیک بخت وہ ہے جو اللہ کے سامنے جھک گیا اور عافیت کا سوال کیا کیونکہ کسی کو صرف عافیت ہی نہیں دی جاتی آزمائش اور بلاء بھی ضروری ہے اس لیے سمجھدار آدمی ہمیشہ عافیت کا سوال کرتا ہے تاکہ عام حالات میں عافیت شامل حال رہے....پھر تھوڑی سی بلاء پر صبر آسان ہو....مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس کا یقین رہنا چاہیے کہ صرف پسندیدہ ہی چیزیں پانے کی کوئی سبیل نہیں ہے کیونکہ ہر گھونٹ میں اچھو ہوتا ہے اور ہر لقمہ میں کانٹا....

وکم من یعشق الدنیا قدیمًا　　　ولکن لاسبیل الی الوصالِ

'' کتنے لوگ زمانہ دراز سے دنیا کی محبت میں لگے ہیں لیکن اب تک وصال کی راہ نہیں پیدا ہوئی''

اور واقعہ تو یہ ہے کہ صبر تقدیر ہی پر ہوتا ہے اور عموماً تقدیری فیصلے خواہش نفس کے خلاف ہوتے ہیں....پس سمجھدار وہی ہے جس نے صبر کے سلسلے میں اجر کا وعدہ اور معاملہ کی سہولت دکھلا کر اپنے نفس کی خاطر داری کی تاکہ تکلیف کا زمانہ کسی قسم کی شکایت کے بغیر گزر جائے....پھر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت کا سوال کرتا رہے....رہا قوت کا مظاہرہ کرنے والا تو اس نے اللہ کی ذرا بھی معرفت نہیں پائی....ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس کی شان سے ناواقف ہونے سے اور سوال کرتے ہیں اس کی معرفت کا....بیشک وہ کریم اور دعاء سننے والا ہے....(مجالس جوزیہ)

نوحہ کرنیوالوں پر اللہ کی لعنت ہے

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نوحہ کرنا حرام ہے.... صرف رونے میں حرج نہیں اور صبر بہرحال افضل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب** (صبر کرنیوالوں کو ان کا صلہ بے شمار ہی ملے گا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ نوحہ کرنیوالی اور اس کے آس پاس کے سننے والے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور سب انسانوں کی طرف سے لعنت ہوتی ہے....

کہتے ہیں کہ حسنؓ بن حسنؓ کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی فاطمہ بنت حسینؓ سال بھر تک ان کی قبر پر خیمہ لگائے بشکل اعتکاف بیٹھی رہی.... سال ختم ہونے کو ہوا خیمہ اکھاڑا تو ایک جانب سے ندا سنائی دی.... کیا ان لوگوں نے اپنا گم شدہ پالیا ہے.... اور دوسری جانب سے جواب سنائی دیا کہ نہیں بلکہ مایوس لوٹ رہے ہیں.... (بستان العارفین)

امام مالک رحمہ اللہ خلیفہ وقت کے دربار میں

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس بن سمعان اور ابن ابی ذئب رحمتہ اللہ علیہم وغیرہ علماء اس کی حکومت سے ناراض ہیں.... اس نے ان سب کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نہا دھو کر کفن کے کپڑے پہن کر اور عطر وحنوط وغیرہ مل کر دربار میں پہنچے خلیفہ نے دریافت کیا کہ اس سے ان لوگوں کو کیا شکایات ہیں پھر جب اس نے ابن سمعانؒ اور ابن ابی ذئبؒ کو رخصت کر دیا تو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا.... ''امام صاحب آپ کے کپڑوں سے حنوط کی خوشبو آ رہی ہے آپ نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے یہ تو مردے کو لگائی جاتی ہے....''

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ''آپ کے دربار میں اس وقت بغیر کسی وجہ کے طلبی ہوئی تھی.... اس بات سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کچھ پوچھ تاچھ ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری حق گوئی آپ کو پسند نہ آئے اور آپ میرا سر قلم کرانے کا فیصلہ کرلیں اس لئے میں مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا....''

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے　　　خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے
(اقبالؒ)

گھر کے کاموں پر اجر وثواب

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ.... حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اور عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اور حضرت عائشہؓ کی سوتیلی بہن ہیں.... تقریباً سترہ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوگئی تھیں.... صحیح بخاری میں ان کی طرز زندگی خود ان کی زبانی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے.... جس میں وہ فرماتی ہیں کہ جب میرا نکاح حضرت زبیر سے ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں حضرت زبیر کو کچھ زمین دیدی تھی جو دو میل کے فاصلہ پر تھی میں وہاں سے سر پر کھجور کی گٹھلیاں لایا کرتی تھی ایک مرتبہ اسی طرح آ رہی تھی کہ راستہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اونٹ پر تشریف لا رہے تھے اور انصار کی ایک جماعت ساتھ تھی مجھے دیکھ کر اونٹ ٹھہرایا اور اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تا کہ میں سوار ہو جاؤں.... مجھے مردوں کے ساتھ جاتے ہوئے شرم آئی اور یہ بھی خیال آیا کہ زبیرؓ بہت غیرت مند ہیں ان کو بھی ناگوار ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے انداز سے سمجھ گئے کہ مجھے اس پر بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے تو آپؐ تشریف لے گئے میں نے گھر آ کر زبیرؓ کو سارا قصہ سنایا.... حضرت زبیرؓ نے کہا خدا کی قسم تمہارا سر پر گٹھلیاں لاد کر لانا میرے لئے اس سے زیادہ گراں ہے اس کے بعد میرے والد حضرت ابوبکرؓ نے ایک خادم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا میرے پاس بھیج دیا جس کے بعد گھوڑے کی خدمت سے مجھے خلاصی مل گئی گویا بڑی قید سے آزاد ہوگئی....

فائدہ:.... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ گھریلو کام کاج عورتوں کو کرنا چاہئے کھانا پکانا ہو یا جھاڑو لگانا ہو وغیرہ خصوصاً اگر شوہر کا ہاتھ تنگ ہو اور وہ کسی خادم یا خادمہ کا انتظام نہ کر سکے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اور فاطمہؓ نے کام تقسیم کئے ہوئے تھے باہر کے کام میرے ذمہ اور گھریلو کام فاطمہؓ کے ذمہ تھے.... اور یہ کہ عورتوں کو چاہئے کہ کچھ سینا پرونا بھی سیکھا کریں تا کہ چھوٹے موٹے سلائی کے کام گھر میں ہی نمٹا لیا کریں جیسا کہ حضرت اسماء ڈول کی رسی خود ہی سلائی کیا کرتی تھیں.... اس میں گھر کا بہت سا خرچ بھی بچ جائیگا اور دوسروں کی احتیاج بھی نہ ہو گی.... اور ایک یہ کہ عورتوں کو چاہئے کہ شوہروں کے مزاج کی شناخت کریں اور پھر ان کے مزاج کی رعایت بھی کیا کریں جیسا کہ حضرت اسماء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پر سوار

ہونے سے گھبرائیں کہ ان کے شوہر زبیرؓ بہت غیرت مند ہیں کہیں ان کو ناگوار نہ ہو آپ نے شوہر کے مزاج کی رعایت کر کے مسلمان بہنوں کو سبق سکھلا دیا کہ اچھی بیوی کو ہر جگہ شوہر کے مزاج کی رعایت کرنی چاہئے آج کل شوہر بیوی میں اختلاف کا ایک سبب ایک دوسرے کے مزاج کی رعایت نہ کرنا بھی ہے اس لئے عورتوں کو اس میں کوتاہی نہ کرنا چاہئے تاکہ اختلاف اور رنجش کی نوبت پیش نہ آئے.... اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کوتاہیوں سے محفوظ فرمائیں.... آمین! (پرسکون گھر)

جنت میں محبوب کا قرب ملنا

حدیث میں ایک صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آیا ہے کہ وہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر ہم جنت میں گئے بھی تو ہم کو وہ درجہ تو نصیب نہیں ہوسکتا جو درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا اور جب ہم اس درجہ میں نہ پہنچ سکیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جب آپ کا دیدار نصیب نہ ہوگا تو ہم جنت کو لے کر کیا کریں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر سکوت فرمایا: آخر وحی نازل ہوئی کہ

من یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الّذین انعم اللّٰہ علیھم (الآیہ)

ترجمہ: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو یہی لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے....'' (انبیاء وصدیقین و شہداء) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی فرمائی.... (ایضاء ص ۱۳ اس ۱۱)

دفع غم کا قرآنی عمل

قَالَ اِنَّمَآ اَشۡكُوۡا بَثِّیۡ وَحُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعۡلَمُوۡنَ ○ (سورۃ یوسف: ۸۶)

ترجمہ: کہا تحقیق میں شکوہ کرتا ہوں اپنے غم کا اور بے قراری کا اللہ کی طرف اور میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے....

کسی غم یا پریشانی کے وقت اس آیت کو پڑھیں ان شاء اللہ غم و پریشانی سے نجات مل جائیگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

وعدہ اور وقت

وعدہ خلافی نصف بے ایمانی ہے.... یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی الحسماء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بعثت کے زمانہ سے پہلے ایک چیز خریدی تھی اور بیع کی کچھ قیمت میرے ذمے باقی رہ گئی تھی.... میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا باقی قیمت اسی جگہ لے آؤں گا مگر میں بھول گیا اور تین روز کے بعد آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف رکھتے ہیں....

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھے سخت تکلیف دی.... میں تین روز سے اس جگہ انتظار کررہا ہوں.... مگر آج کل وعدہ ایفائی کی طرف قطعاً دھیان ہی نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے ہمارے معاشرتی نظام سے یقین اور اعتماد مفقود ہو رہا ہے.... کسی سے وعدہ کر کے اسے پورا نہ کرنا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے حالانکہ یہ سخت خسارے کا سودا ہے.... اس سے انسان عندالناس.... بے ایمان.... منافق اور وعدہ خلاف مشہور ہو جاتا ہے.... اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کی نظروں میں گر جاتا ہے جس سے وعدہ خلافی کرتا ہے اس کی تکلیف کا وبال اس پر پڑتا ہے اور بعض اوقات وہ وعدہ ایفائی نہ کرنے کو جواز میں جھوٹ فریب سے کام لے کر ایک مزید گناہ کا مرتکب ہوتا ہے....

اس لیے ہر شخص پر لازم ہے کہ وعدہ کرنے سے قبل اچھی طرح سوچ لے کہ وہ اسے کتنے عرصے میں پورا کر سکے گا.... اس کے بعد وعدہ کرے.... وعدہ کرتے وقت برکت کے لیے ان شاء اللہ کہے کہ یہ سنت ہے.... کام لینے والے کو بار بار آنا اور کبیدہ خاطر نہ ہونا پڑے.... جب وعدہ کر بیٹھے تو اسے ہر قیمت پر پورا کرے اور اگر اس کو پورا کرنے میں کوئی غیر اختیاری رکاوٹ پیدا ہو جائے تو بہتر ہے جس سے وعدہ کیا تھا اسے اس مجبوری کا قبل از وقت آگاہ کر دے تا کہ اسے عین وقت پریشان نہ ہونا پڑے اور اگر وہ چاہے تو اپنا کوئی دوسرا انتظام کر کے اس سے معذرت طلب کرے اور اس تکلیف کے ازالہ کے لیے اس کا کسی نہ کسی طرح دل خوش کر دے تا کہ یہ معاملہ یہیں صاف ہو جائے اور آخرت میں اس کا حساب نہ دینا پڑے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

عذاب برزخ سے متعلق ایک حکایت

سب سے بڑا نادان وہ شخص ہے جس نے ایسی دنیا کو آخرت پر ترجیح دیدی جس کے برے انجام سے مطمئن نہیں ہوا جا سکتا....

ہم نے کتنے بادشاہوں اور دولت مندوں کے متعلق سنا کہ انہوں نے خواہشات نفسانی کے سلسلے میں آزادروی اختیار کی.... حلال وحرام پر نظر نہیں کی پھر موت کے وقت ان لذتوں سے کہیں زیادہ نادم ہونا پڑا اور حسرتوں کی ایسی تلخیاں برداشت کرنا پڑیں جن کا وہ مقابلہ نہ کر سکے درانحالیکہ کسی قسم کی کوئی لذت ان کے پاس نہ تھی.... اگر اتنے ہی پر معاملہ ختم ہو جاتا تو بھی غم کے لیے کافی تھا جبکہ اس کے بعد دائمی سزا بھی ہوگی....

دنیا طبیعت کو محبوب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے.... لہٰذا اس کے طلب کرنے والے اور اس کی مرغوب چیزوں کو ترجیح دینے والے پر نکیر نہیں کرتا البتہ یہ کہوں گا کہ اس کو اپنے طریقہ کسب پر نظر رکھنی چاہیے اور یہ دیکھتا رہے کہ اس کے حصول کا کیا طریقہ ہے؟ تا کہ اس لذت کا انجام ٹھیک رہے ورنہ ایسی لذت میں کوئی خیر نہیں جس کے بعد آگ میں جلنا پڑے....

کیا ایسا شخص عقل مند کہلائے جس سے کہا جائے کہ ایک سال یہ حکومت کر لو پھر تمہیں قتل کر دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں.... معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی عقل مند وہ ہے جو ایک سال نہیں کئی سال مشقت کی تلخیاں برداشت کر لے تا کہ انجام کار ہمیشہ راحت میں رہے....

''ایسی لذت سے کیا فائدہ؟ جس کے بعد سزائیں جھیلنی پڑیں....''

ہم کو بسند متصل دلف ابن ابی دلف کا واقعہ پہنچا انہوں نے بیان کیا کہ اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا چلو حاکم شہر نے بلایا ہے میں اس کے ساتھ چل پڑا وہ مجھے ایک ایسے گھر میں لے گیا جس میں ہر طرف وحشت ہی وحشت تھی.... خوف ہی خوف تھا.... دیواریں سیاہ تھیں اور دروازے اکھڑے ہوئے تھے پھر اس نے مجھے ایک درجہ اوپر چڑھایا اور ایک بالا خانہ میں لے گیا میں نے دیکھا کہ اس کی دیواروں پر آگ کے اثرات ہیں اور زمین پر راکھ کے

اثرات ہیں اور دیکھا کہ میرے والد ننگے بدن اپنا سر گھٹنوں کے درمیان کیے بیٹھے ہیں انہوں نے مجھے تعجب سے دیکھتے ہوئے پوچھا....

ارے دلف تم؟ میں نے کہا جی ہاں! پھر میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

تو انہوں نے یہ پڑھا: **ابلغن اهلنا ولا تُخفِ عنهم مالقينا فی البرزخ الخفاق قدسئلنا عن كل ماقد فعلنا فارحموا وحشتی وما قدالاتی.**

''ہمارے خاندان والوں تک پہنچا دو ان سے کچھ چھپانا نہیں جو کچھ حالات ہمیں برزخ میں پیش آئے ہیں ہم سے پوچھا گیا جو کچھ ہم نے کیا تھا....لہٰذا تم لوگ میری وحشت اور میرے احوال پر ترس کھاؤ....''

پوچھا سمجھ گئے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر یہ شعر پڑھا:

فلوانا اذا متنا تركنا لكان الموت راحة كل حيی....ولكنا اذا متنا بعثنا ونسأل بعده عن كل شيیء....

''اگر مرنے کے بعد ہم چھوڑ دیئے جاتے تو موت زندہ کے لیے راحت کی چیز ہوتی لیکن مرنے کے بعد ہمیں پھر زندہ کیا گیا ہے اور اب ہر چیز کے متعلق پوچھ ہوگی....'' (مجالس جوزیہ)

عفت کا تحفظ

منقول ہے کہ جب آپ کو مار کے لیے کھڑا کیا گیا تو مار کے دوران آپ کی شلوار کی گھنڈی ٹوٹ گئی جس پر آپ کو شلوار کے نیچے گر جانے کا اور اپنی بے پردگی کا ڈر ہوا تو ہونٹ ہلاتے ہوئے اللہ سے یوں دعا کی

يَا غَيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ قَائِمٌ لَّکَ بِحَقٍّ فَلَا تَهْتِکْ لِیْ عَوْرَتِیْ

اے فریاد خواہوں کے فریاد رس! اے تمام جہانوں کے معبود! اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری رضا کے لیے حق پر قائم ہوں تو میری پردہ دری نہ فرمانا.... یہ دعا کرتے ہی آپ کی شلوار اپنی اصل حالت میں لوٹ آئی! (اعمال دل)

زہیر بن قیس البلوی رضی اللہ عنہ

حضرت زہیر قیس البلویؓ کے بیٹے تھے.... ان کی کنیت ابوشداد تھی.... انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کمسن ہونے کی وجہ سے اس وقت جہاد میں حصہ نہ لے سکے.... انہوں نے عمرو بن العاص کی قیادت میں فتح مصر میں حصہ لیا پھر فتح افریقہ میں بھی حصہ لیا.... ۶۲ ھ میں عقبہ بن نافع کی جگہ افریقہ کے والی مقرر ہوئے.... انہوں نے کسیلہ کے خلاف ممس میں فیصلہ کن جنگ کی جس میں وہ مارا گیا اور تونس فتح ہوا اور کسیلہ کی فوج پر ہیبت طاری ہوگئی.... اور بعد کی فتوحات پر اس کا بڑا خوشگوار اثر پڑا....

اس کے بعد زہیر قیروان آئے مگر وہاں ٹھہرے نہیں بلکہ باہر ٹھہرے اور کہنے لگے میں تو صرف جہاد ہی کے لئے نکلا ہوا ہوں اور مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں دنیا کی طرف مائل ہو کر ہلاک نہ ہو جاؤں....

وہ بڑے عابد و زاہد عالم و فاضل اور پارسا شخص تھے.... ان میں شجاعت کی صفت بڑی زیادہ تھی.... انہوں نے عقبہ بن نافع کی قیادت میں بھی جہاد میں حصہ لیا تھا.... انہوں نے ہی عقبہ کے قاتل کسیلہ سے ان کے خون کا بدلہ لیا تھا.... برقہ میں رومیوں کی بڑی تعداد مسلمانوں اور ان کی عورتوں کو قیدی بنا کر کشتیوں میں سوار کر رہی تھی انہوں نے ان سے فریاد کی.... یہ اپنے آدمیوں کے ساتھ ریکی پر تھے.... مگر برداشت نہ کر سکے اور اپنے آدمیوں کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے.... ان کی شہادت کا سن کر عبدالملک کو بہت صدمہ ہوا.... دشمن کے خلاف ان کی یہ کارروائی فوجی نقطہ نظر سے درست نہ تھی کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے موزوں وقت اور مناسب فوج دونوں ضروری ہوتے ہیں مگر انہوں نے دینی غیرت میں یہ قدم اٹھایا....

وہ بڑے دلیر اور بہادر تھے.... دشمن سے بہت قریب رہ کر لڑا کرتے تھے.... شہادت کی تڑپ ہمیشہ ان کو تڑپاتی رہتی تھی.... اپنے ماتحت آدمیوں سے بہت پیار کیا کرتے اور وہ بھی ان سے پیار کرتے تھے اور ایک دوسرے پر باہمی اعتماد کرتے تھے.... انہوں نے میدان جہاد میں جان کی بازی لگا دی مگر تلوار ہاتھ سے نہ چھوڑی.... انہوں نے اپنے عقیدے کی خاطر اپنی جان قربان کر دی.... (جرنیل صحابہ)

برائی اور بے حیائی

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ کہنے لگے اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو فوراً اس پر تلوار چلاؤں.... یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کیا سعد کی غیرت تمہارے لئے تعجب کا باعث ہے.... بخدا میں اس سے کہیں بڑھ کر غیور ہوں.... اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی بڑھ کر غیور ہیں اسی لئے ہر برائی و بے حیائی کو اس نے حرام قرار دیا ہے.... خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ.... اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی معذرت کو پسند رکھنے والا نہیں اسی لئے اس نے بشیر ونذیر مبعوث فرمائے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر مدح کو پسند رکھنے والا نہیں اسی لئے جنت کا وعدہ فرمایا....

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ فرمانے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں جاتی اور نوجوانوں سے خلط ملط کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس مومن آدمی کا ناس کرے جسے غیرت نہیں آتی.... (بستان العارفین)

نیک رفیق سفر کا اکرام

حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اونٹ سواری کے لئے دیا صحرا اور جنگل میں تو ہم میں سے دو سوار ہو جاتے ہیں.... ایک پیچھے سے اونٹ کو چلاتا اور پہاڑوں میں ہم سب ہی اتر جاتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اسوقت پیدل چل رہا تھا.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے رباح! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پیدل چل رہے ہو؟ (کیا بات ہے؟) میں نے کہا میں تو ابھی اترا ہوں اس وقت میرے دونوں ساتھی سوار ہیں.... اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم (آگے چلے گئے اور آپ) کا گزر میرے دونوں ساتھیوں کے پاس سے ہوا جس پر انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور دونوں اس سے اتر گئے.... جب میں ان دونوں کے پاس پہنچا تو دونوں نے کہا تم اس اونٹ پر آ گئے بیٹھ جاؤ اور (مدینہ) واپسی تک تم یوں ہی بیٹھے رہو.... ہم دونوں باری باری سوار ہوتے رہیں گے (تم نے اب پیدل نہیں چلنا) میں نے کہا کیوں؟ ان دونوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ابھی فرما کر گئے ہیں کہ تمہارا ساتھی بہت نیک آدمی ہے تم اس کے ساتھ اچھی طرح رہو.... (اخرجہ الطبرانی)

شاہ مصر کی شاہ مصر کا عجیب خواب

چار نوجوان اتفاق سے مصر کی ایک جامع مسجد میں جمع ہو گئے.... چاروں طالب علم تھے ایک دوسرے سے تعارف ہوا تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی.... چاروں کا نام محمد تھا.... ایک نے اپنا نام محمد بن جریر بتایا.... دوسرے نے محمد بن اسحاق.... تیسرے نے محمد بن مزوری اور چوتھے نے محمد بن ہارون بتایا.... چاروں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا.... ''سبحان اللہ'' ان کا کام بھی ایک ہی تھا اور نام بھی ایک.... تمام دن استاد صاحبان سے حدیث کا علم حاصل کرتے.... شام کو اپنے مکان میں آ کر دن بھر کی یاد کی ہوئی احادیث کو ایک رجسٹر میں لکھ لیتے.... ایک دن ایک نے کہا بھائیو! ہماری جمع شدہ رقم ختم ہو چکی ہے.... کوئی بات نہیں ہم مزدوی کر لیں گے.... دوسرے نے کہا....

مزدوری کرنے پر اعتراض نہیں.... اس طرح ہم احادیث کا علم کس طرح حاصل کریں گے.... تیسرے نے کہا.... ہاں! اس طرح تو ہم تاجر بن جائیں گے.... چوتھے نے کہا تب پھر اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم میں سے صرف ایک مزدوری کرے.... باقی تین علم حاصل کریں.... قرعہ اندازی کر لی جائے.... قرعہ ڈال دیا گیا محمد بن اسحاق کا نام نکلا وہ بولے پہلے میں اپنے رب سے استخارہ کر لوں.... یہ کہہ کر انہوں نے نماز کی نیت باندھ لی.... ایسے میں باہر سے آواز آئی.... کیا وہ یہی گھر ہے؟

کسی نے کہا ہاں یہی ہے.... نشانیاں تو وہی ہیں باہر کی آواز سن کر یہ چونک گئے.... گھبرا گئے.... سارا شہر اس وقت نیند کی آغوش میں تھا پھر یہ کون لوگ تھے جوان کے مکان کے باہر جمع تھے.... ایسے میں دستک ہوئی.... آواز آئی.... السلام علیکم! کیا ہم اندر آ سکتے ہیں.... ہم بادشاہ کے قاصد ہیں.... وہ ایک ساتھ بولے....

وعلیکم السلام! تشریف لائیے.... محمد بن ہارون نے دروازہ کھول دیا.... وہ کئی آدمی تھے.... ان کے ہاتھوں میں روشنی کے لئے قندیلیں تھیں.... چہروں سے سوجھ بوجھ والے لوگ لگ رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا.... آپ میں سے محمد بن جریر کس کا نام ہے.... جی میرا نام ہے.... یہ سن کر اس نے کہا یہ لیجئے پانچ سو دیناروں کی تھیلی پھر اس نے کہا اور آپ میں سے محمد بن نصر کون ہے؟

آنے والوں نے ایک تھیلی انہیں تھما دی.... پھر بولا محمد بن اسحاق کون ہے یہ جو نماز پڑھ رہے ہیں.... محمد بن نصر نے بتایا.... یہ تھیلی ان کی ہے آپ میں سے محمد بن ہارون کون ہیں؟

نام معلوم کر کے ایک تھیلی انہیں دے دی گئی.... اب یہ چاروں حیران ہیں کہ یہ کیا معاملہ ہے آنے والوں میں سے ایک نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے کہا.... مصر کے

بادشاہ احمد بن طولون کل دوپہر اپنے محل میں سو رہے تھے.... انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا وہ ان سے کہہ رہا تھا محمد نام کے چار طالب علم بھوک سے پریشان ہیں اور تو میٹھی نیند سو رہا ہے.... بادشاہ نے اس شخص سے آپ لوگوں کا پتہ نشان پوچھا اور یہ تھیلیاں بطور ہدیہ بھیجی ہیں اور اس نے قسم دے کر کہا ہے کہ جب یہ رقم ختم ہو جائے تو انہیں ضرور اطلاع دی جائے تا کہ وہ مزید رقم ارسال کر سکیں.... بادشاہ کے آدمی تسلیاں دے کر چلے گئے لیکن اس کے بعد یہ چاروں پھر مصر میں نہ ٹھہرے وہاں سے نکل گئے تا کہ دولت کے چکر میں دین کے علم سے محروم نہ ہو جائیں.... (یادگار ملاقاتیں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کنواری لڑکی اپنے پردے میں جتنی شرم و حیا والی ہوتی ہے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ حیا والے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات ناگوار ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اس ناگواری کا صاف پتہ چل جاتا تھا.... (اخرجہ الدینوری کذا فی المنتخب الکنز ۴/۴۱۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر زرد رنگ دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا محسوس ہوا جب وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ اسے یہ کہہ دو کہ وہ یہ زرد رنگ دھو ڈالے تو بہت اچھا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کسی کی کوئی چیز ناگوار ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے منہ پر براہ راست نہ کہا کرتے....

فرض نماز کے بعد کی ایک قرآنی دُعا

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُ وْنَ ؕ
كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (سورۃ النحل:۳۱)

ترجمہ: جنت ہوگی ہمیشگی والی.... وہ داخل ہوں گے اس میں چلتی ہوں گی اس کے نیچے نہریں ان کیلئے اس میں جو کچھ وہ چاہیں گے ہوگا اسی طرح بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو....

ہر فرض کے بعد اس آیت کو پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دُعائیں)

خواتین اور زبان کا استعمال

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے اندر جن بیماریوں میں پائے جانے کی نشاندھی فرمائی ان میں سے ایک بیماری یہ بھی ہے کہ زبان ان کے قابو میں نہیں ہوتی.... حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اے خواتین میں نے اہل جہنم میں سب سے زیادہ تعداد میں تم کو پایا... یعنی جہنم میں مردوں کے مقابلے میں خواتین کی تعداد زیادہ ہے.... خواتین نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تکثرن اللعن و تکفرن العشیر (صحیح بخاری)" تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری بہت کرتی ہو.... اس وجہ سے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ ہے.... دیکھئے اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو باتیں بیان فرمائیں ان دونوں کا تعلق زبان سے ہے.... لعنت کی کثرت اور شوہر کی ناشکری.... معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے اندر جن بیماریوں کی تشخیص فرمائی اس میں زبان کے بے حد استعمال کو بیان فرمایا... کہ یہ خواتین زبان کو غلط استعمال کرتی ہیں... مثلاً کسی کو طعنہ دے دیا کسی کو برا کہہ دیا... کسی کی غیبت کر دی.... کسی کی چغلی کھالی یہ سب اس کے اندر داخل ہیں....

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کیلئے آپؐ کے گھر تشریف لے گئے.... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور آپؐ پر گریہ طاری ہے.... جب میں نے آپکی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپکو کس چیز نے رلایا ہے؟ اور کس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا رو رہے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے شب معراج میں اپنی امت کی عورتوں کو جہنم کے اندر قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا دیکھا اور ان کو جو عذاب ہو رہا تھا.... وہ اتنا شدید اور ہولناک تھا کہ اس عذاب کے تصور سے مجھے رونا آ رہا ہے.... چنانچہ پھر آپ نے چند عورتوں کے عذاب کی تفصیل بیان فرمائی ایک عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنم میں زبان کے بل لٹک رہی تھی (العیاذ باللہ) اور اس کا جرم یہ تھا کہ وہ زبان سے اپنے

شوہر کو تکلیف دیا کرتی تھی.... مذکورہ بالا احادیث معلوم ہونے کے بعد ہم سب مسلمانوں کو اپنی اپنی زبان کی خوب حفاظت کرنی چاہئے خصوصاً خواتین کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ان کے متعلق بہت زیادہ تاکید آئی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں فضول باتوں میں زبان چلانے کی بجائے اپنے ذکر میں استعمال کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں.... آمین! (پرسکون گھر)

کوڑوں کی برسات اور امام احمد رحمہ اللہ کی استقامت

اس پر خلیفہ نے میرے متعلق حکم دیا کہ مجھے شکنجہ کے بیچ میں کھڑا کر دیا جائے اور ایک کرسی لائی گئی جس پر مجھے کھڑا کر دیا گیا... حاضرین میں سے کسی نے آواز دی کہ کرسی کے دو بازوؤں میں سے کسی ایک کو پکڑ لوں مگر میں اس کی بات سمجھ نہ سکا اور میرے ہاتھ یوں ہی چھوٹے کے چھوٹے رہ گئے اور جلادوں کو بلالیا گیا جن کے ہمراہ کوڑے تھے.... ایک ایک جلاد نے باری باری مجھے دو دو کوڑے مارنے شروع کیے اور خلیفہ ہر جلاد کو برابر تلقین کرتا جارہا تھا کہ "ارے! زور سے مار.... اللہ تیرے ہاتھ توڑ دے" (پہلا کوڑا لگا تو امام احمد بن حنبلؒ نے کہا: بِسْمِ اللّٰہِ.... دوسرا لگا تو کہا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ تیسرا کوڑا لگا تو کہا: اَلْقُرْاٰنُ کَلَامُ اللّٰہِ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ یعنی قرآن ازلی کلام الٰہی ہے.... چوتھا لگا تو کہا: قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا آپ فرما دیجیے ہمیں ہرگز کوئی گزند و مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے).... ان جلادوں نے مجھے اتنے درے مارے کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور ہر دفعہ کی مار میں مجھے دیوانگی اور عقل اڑ جانے کا احساس ہوتا تھا.... لیکن پھر جب مار ختم ہو جاتی تو میرے ہوش و حواس بحال ہو جاتے تھے.... معتصم میرے قریب کھڑا ہوا مجھے ان لوگوں کے نظریہ کی دعوت دیتا رہا لیکن میں نے اس کی دعوت پر لبیک نہ کہا.... تیسری مرتبہ کی مار میں میری عقل ماؤف ہوگئی اور مجھے مار کا احساس بالکلیہ ختم ہو گیا.... میری یہ حالت دیکھ کر خلیفہ خوفزدہ اور پریشان سا ہو گیا جس پر اس نے مجھے چھوڑ دیا.... پھر مجھے ہوش اس وقت آیا جب کہ میں نے اپنے آپ کو کسی گھر کے ایک کمرہ میں پایا اور میرے پاؤں سے بیڑیاں کھولی جا چکی تھیں.... یہ ۲۵ رمضان ۲۲۱ھ کا دن تھا.... پھر خلیفہ نے مجھے میرے اہل وعیال میں چلے جانے کی اجازت دے دی.... کل درے جو مجھ کو پڑے تیس سے کچھ اوپر اور بقول بعض ۸۰ تھے.... لیکن مار ایسی سخت کہ کھال اکھیڑ دینے والی....

بلند ہمت طالب علم سے خطاب

لذتیں دو قسم کی ہیں: حسی اور عقلی

حسی لذتوں کا انتہائی مرتبہ اور اعلیٰ درجہ نکاح ہے اور عقلی لذتوں کی غایت و انتہاء علم ہے.... پس دنیا میں جسے یہ دونوں مرتبے حاصل ہو گئے اسے ساری لذتیں حاصل ہو گئیں....

میں طالب لذات کو ان دونوں میں سے اعلیٰ افضل کا راستہ دکھلانا چاہتا ہوں مگر یہ خوب سمجھ لو! کہ ایسے طالب کو جسے اعلیٰ مطلوب سے نوازا جاتا ہے اس کی ایک علامت ہے وہ یہ کہ اسے علو ہمت یعنی بلند ہمتی سے نوازا جاتا ہے اور یہ ہمت بچپن ہی سے پیدا ہو جاتی ہے.... چنانچہ اسے بچپن ہی سے دیکھو گے کہ وہ بڑے بڑے کام پسند کرتا ہے.... حدیث شریف میں مروی ہے کہ حضرت عبدالمطلب کا ایک بستر مقام حجر میں بچھا ہوا تھا.... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچپن میں جب تشریف لاتے تو اسی بستر پر بیٹھتے (جبکہ دوسروں کی ہمت نہ ہوتی تھی) یہ دیکھ کر حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ آگے چل کر میرے اس بیٹے کی ایک بڑی حیثیت ہو گی....

اگر کوئی پوچھے کہ اگر میرے پاس ہمت موجود ہو لیکن میں جس چیز کا طالب ہوں وہ مجھے نہ دی جائے تو کیا تدبیر اختیار کی جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تم ایک راستے سے محروم کر دیئے گئے تو دوسری قسم کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے.... (اس کو حاصل کرو) پھر یہ تو بہت بعید ہے کہ وہ ذات تمہیں ہمت سے نوازے اور تمہاری اعانت نہ کرے.... اپنے حال پر نظر ڈالو ممکن ہے اس نے تمہیں کسی نعمت سے نوازا ہو اور تم نے اس کا شکر ادا نہ کیا ہو یا تم کو کسی خواہش نفسانی میں آزمایا ہو اور تم صبر نہ کر سکے ہو....

یاد رکھو! کہ تم سے بہت سی دنیوی لذتیں اس لیے چھڑا دی جاتی ہیں تاکہ تم علمی لذتوں کو ترجیح دو کیونکہ تم ضعیف و کمزور ہو اس لیے ممکن ہے جمع کی طاقت و قوت نہ رکھتے ہو.... (بس یہ سمجھ لو کہ) وہ ذات تمہاری مصلحتوں کو تم سے زیادہ جاننے والی ہے....

بہرحال! میں تمہارے لیے جس مضمون کو بیان کرنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ وہ نوجوان جو طلب علم کی ابتداء کرنے جا رہا ہے اس کو چاہیے کہ ہر طرح کے علم کا ایک ایک حصہ حاصل

کرلے پھر علم فقہ اہتمام کے ساتھ حاصل کرے.... تاریخ (اسماء الرجال) کی معرفت میں بھی کوتاہی نہ کرے کیونکہ اسی کے ذریعے کاملین کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور اگر فطری فصاحت و بلاغت سے نوازا گیا ہو اور اس کے ساتھ لغت و نحو کی مہارت بھی حاصل کرلے تو گویا اس کی زبان کی تلوار عمدہ سان پر تیز کی گئی ہے....

ان سب کے بعد اگر علم اسے اللہ کی معرفت اور اس کی اطاعت تک پہنچا دے تو اس کے لیے ایسے دروازے کھول دیئے جائیں گے جو دوسروں پر نہیں کھل سکے....

پھر اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ سہولت کے ساتھ اپنے اوقات کا ایک حصہ تجارت اور حصول معاش میں بھی لگائے لیکن خود اس میں نہ لگے بلکہ دوسرے کو نائب اور وکیل بنالے اور اپنے طرز زندگی میں اسراف اور فضول خرچی سے بچتا رہے کیونکہ علمی مشاغل اور اس پر اس طرح عمل کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے درجہ تک پہنچا دے.... یہ چیزیں خود حواس کو قید کرلیتی ہیں اور بعض اوقات اپنے مرتبہ کی لذت بھی اس کو ہر چیز سے مشغول کرلیتی ہے....

''ہائے وہ حالت! جو فتنہ سے محفوظ رہ جاتی ہو....''

اور ایسا شخص اگر نکاح کی طرف رغبت رکھتا ہو تو باندیوں سے کرے کیونکہ آزاد عورتیں عموماً طوق بن جاتی ہیں اور باندیوں سے بھی اس وقت تک عزل کرتا رہے جب تک ان کے اخلاق و عادات اور ان کی دینی حالت کا تجربہ نہ کرلے.... پھر اگر طبیعت آمادہ ہو تو ان ہی سے اولاد حاصل کرے ورنہ ان کا بدلنا آسان ہے.... (بدل کر دوسری لے آوے)

اور اگر حرہ یعنی آزاد عورت سے نکاح کرنا چاہے تو پہلے یہ معلوم کرلے کہ وہ اپنے ساتھ دوسری سوکن کو یا باندی سے ہمبستری کو برداشت کرسکتی ہے یا نہیں؟ اور اس سے صرف یہ نیت رکھے کہ لذت حاصل ہو انزال کی زیادہ کوشش نہ کرے کیونکہ اس سے قوت پر اثر پڑے گا اور وہ اپنے اصل مقصد سے عاجز ہو جائے گا....

یہ حالت حسی اور عقلی لذتوں کی جامع ہے اسے میں نے اشارہ کے طور پر ذکر کیا ہے لیکن ذہین شخص کی فہم اسی سے وہ باتیں بھی سمجھ جائے گی جن کو میں نے ذکر نہیں کیا ہے.... (مجالس جوزیہ)

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ

ان کی شہادت کا قصہ بھی بڑا سبق آموز ہے.... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابھی خلافت کی باگ سنبھالی ہی تھی کہ مرتدین نے ہر طرف سے سر اٹھایا.... جھوٹے مدعیان نبوت نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا.... زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کا فتنہ الگ تھا.... مسلکی انتظام کی پریشانی تھی.... اپنے لوگوں کو بچانے کی ذمہ داری تھی....

ان سب فتنوں میں مسیلمہ کذاب کا فتنہ بہت سخت تھا.... اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا.... لوگ جوق در جوق اس کی تصدیق کر رہے تھے.... ہر طرف اس کا شور تھا.... اس کے فائدہ کی ایک بات اسے یہ بھی حاصل تھی کہ ایک شخص نہار بن عنفوۃ یا عفوہ جو ہجرت کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا.... اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا تھا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی تعلیم حاصل کی تھی.... یہ شخص مسیلمہ کذاب کے دام میں تھا اور دعویٰ اس نے یہ کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت میں شریک کیا ہے اس کی باتوں سے بہت سے لوگ مسیلمہ پر ایمان لائے اور ان سب کے مرتد ہونے کا سبب یہ شخص بنا....

یہ فتنہ روز بروز ترقی کر رہا تھا اس کی سرکوبی کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا اور ان کے پیچھے کمک کے طور پر انصار و مہاجرین کے الگ الگ لشکر بھی بھیجے.... انصار کی جماعت کا علم حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا تو مہاجرین کا علم حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جن کا یہ تذکرہ چل رہا ہے....

انہوں نے واقعی اس اس علم کا حق ادا کر دیا.... صف بندی کے بعد مسیلمہ کذاب کی طرف سے جب ''دعوت مبارزت'' (تنہا مقابلہ جنگ کی دعوت) دی گئی اور دعوت دینے والا وہی نہار بن عنفوۃ تھا تو اس کے مقابلہ کے لئے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ آگے بڑھے.... نہار تجربہ کار اور آزمودہ کار جنگجو تھا مگر حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایمانی حرارت اور دینی جذبہ کے سامنے نہ ٹھہر سکا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس کو واصل جہنم کیا.... اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

متعلق فرمائی تھی.... جس کا واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں بیان فرمایا: "ایک مرتبہ میں چند لوگوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ایک آدمی ہے جس کا ایک دانت جہنم میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا.... پھر ایک وقت آیا کہ اس مجلس کے سارے لوگ مر گئے سوائے میرے اور رجال یعنی نہار کے میں خوفزدہ تھا مبادہ وہ شخص میں نہ ہوں.... یہاں تک کہ نہار مسیلمہ کے ساتھ مل گیا اور اس کی جھوٹی نبوت کی گواہی دی اور یمامہ کے روز حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا"....

اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوئی مسیلمہ کذاب کے لشکر کا حملہ اتنا شدید اور یکبارگی ہوا کہ مسلمانوں کے پاؤں لڑکھڑا گئے اور وہ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کے خیموں تک پہنچ گئے.... اس وقت جن بہادران قوم نے مسلمانوں کو ابھارا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آخر تک خود بھی لڑتے رہے اور مسلمانوں کو ہلاتے رہے ان میں حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی پیش پیش تھے.... انہوں نے مسلمانوں کو جوش دلایا اور خود علم تھام کر آگے بڑھتے رہے اور بآواز بلند اللہ تعالیٰ سے استغفار اور معذرت کرتے رہے.... یا اللہ میں اپنے ساتھیوں کے راہ فرار اختیار کرنے پر معذرت خواہ ہوں اور مسیلمہ اور محکم جو کچھ لے کر آئے ہیں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور دشمنوں کی صف میں گھستے چلے گئے اور اس وقت تک شمشیر زن رہے جب تک اپنی تمنا یعنی شہادت نہ مل گئی....

ان کی شہادت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا غم لاحق ہوا.... فرماتے صبح جب ہوا چلتی ہے تو اس سے زید (رضی اللہ عنہ) کی خوشبو آتی ہے.... جس سے ان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے.... (روشن ستارے)

دیوث کے حق میں بددعا

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں دیوث سے بڑھ کر کوئی شخص برا نہیں....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا یہ منقول ہے.... اللہ تعالیٰ دیوث مرد اور دیوث عورت پر لعنت بھیجتے ہیں دیوث وہ مرد ہے جو اپنی بیوی کی بے حیائی پر راضی ہے.... اور دیوثیہ وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کی بدمعاشی پر راضی ہو.... (بستان العارفین)

حصول علم کا عجیب انداز

اندلس کے علاقے سے چلنے والا ایک مسافر بقی بن مخلد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے حدیث سننے کی غرض سے بغداد کا رخ کرتا ہے.... اگر کوئی تیز رفتار کار پر سفر کر کے اندلس سے بغداد آنا چاہے تو شاید مہینہ بھر میں پہنچ سکے گا مگر وہ علم دین کا شیدائی پیدل پا سفر کرتا ہے..... بغداد پہنچنے کے لئے نہ جانے کتنی راتیں تن تنہا کھلے آسمان کے نیچے گرمی سردی کے بچاؤ کے بغیر گزاری ہوں گی.... سچ ہے کہ

عزائم جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اس دور دراز کے سفر کو طے کرنے کے بعد بغداد پہنچنے پر پتہ چلا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مسئلہ خلق قرآن کے اختلاف کی پاداش میں گھر میں نظر بند ہیں کسی کو ملاقات کی اجازت نہیں.... ذرا سوچئے کہ اس پُر مشقت سفر کر کے آنے والے کے دل پر کیا گزری ہوگی؟

لیکن دل میں سچی تڑپ ہو تو منزل مل ہی جایا کرتی ہے.... بقی بن مخلد روزانہ صبح کے وقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے دروازے پر کپڑا بچھا کر بیٹھ جاتے کہ شاید کسی وقت امام صاحب سے ملاقات ہو جائے تو کم از کم آنے کا مقصد ہی بتلا دوں گا.... ایک دن گھر سے باندی نکلی.... بقی بن مخلد نے اس کو اپنا تعارف کرایا اور آنے کا مقصد بتلا کر کہا کہ ذرا امام صاحب کو میرا پیغام پہنچا دیجئے.... چنانچہ امام صاحب نے پیغام سن کر باندی سے فرمایا کہ کسی طریقے سے اس کو اندر لے آؤ.... آخر اندر پہنچ گئے ملاقات کے بعد امام صاحب نے فرمایا کہ حالات تو آپ نے دیکھ لئے اس لئے کوئی صورت نکالیں کہ آپ کے آنے کا مقصد بھی حاصل ہو جائے اور کسی کو ہماری ملاقات کا علم بھی نہ ہو.... چنانچہ یہ صورت طے ہوئی کہ بقی بن مخلد فقیرانہ بھیس میں روزانہ دروازے پر آ کر بھیک مانگنے کی صدا لگائیں گے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بذات خود بھیک دینے کے بہانے دروازے پر تشریف لائیں گے اور ایک حدیث جلدی سے سنا دیا کریں گے....

چنانچہ اسی صورت پر عمل شروع ہو گیا اور تین سو ساٹھ دن تک وہ طالب علم فقیرانہ لباس میں آ کر ایک ایک حدیث حاصل کرتا رہا اور سال گزرنے کے بعد واپس وطن کی راہ لی.... آج بھی اس راہ علم کے مسافر کی یادگار "مسند بقی بن مخلد دنیا کو علم دین سے سیراب کر رہی ہے اور صاحب کتاب دنیا کی ہر تکلیف سے آزاد ہو کر جنت کی نعمتوں سے ان شاءاللہ لطف اندوز ہو رہے ہوں گے.... (یادگار ملاقاتیں)

شوہر کا ایک حق

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا ان کی زوجہ حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ دستکاری کا کام کرتی تھیں اس لئے اپنے شوہر اور اولاد کی خود کفالت کرتی تھیں....ایک دن اپنے شوہر سے کہنے لگیں کہ تم نے اور تمہاری اولاد نے مجھ کو صدقہ و خیرات سے روک دیا ہے کیونکہ میں جو کچھ کماتی ہوں تم کو کھلا دیتی ہوں بھلا اس میں میرا کیا فائدہ؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ تم اپنے فائدے کی صورت نکال لو مجھ کو تمہارا نقصان منظور نہیں....تو حضرت زینب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا میں دستکاری کرتی ہوں اس سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ شوہر اور بال بچوں پر خرچ ہو جاتا ہے کیونکہ میرے شوہر کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے....اس بناء پر میں محتاجوں کو صدقہ و خیرات نہیں دے سکتی اس حالت میں کیا مجھ کو کوئی ثواب ملتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم کو ان کی خبر گیری کرنا چاہئے.... (صحیح مسلم)

فائدہ:....مذکورہ بالا دونوں واقعوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت کے ساتھ ساتھ بوقت ضرورت اپنا مال بھی شوہر پر خرچ کرے بالخصوص اس وقت جبکہ شوہر نادار اور اپنی بیوی مالدار ہو....اس لئے کہ شوہر کے بیوی پر بہت سارے حقوق ہیں جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اے عورتوں کی جماعت اگر تم اپنے اوپر اپنے شوہروں کے حقوق کو جان لو تو تم ان کے قدموں کے گرد و غبار کو اپنے رخساروں سے صاف کرو....(کتاب الکبائر) تو جس کے اس قدر حقوق ہوں تو اس پر مال خرچ کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہونا چاہئے....(پرسکون گھر)

برائے حصول رزق حلال

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ القصص:۵۷)

ترجمہ: کیا نہیں جگہ دی ہم نے امن والے حرم میں کھنچے چلے آتے ہیں اس کی طرف میوے ہیں ہر چیز کے رزق ہے ہماری طرف سے اور لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے....

حلال رزق کیلئے ۴۱ بار صبح کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں ان شاءاللہ کامیابی ہوگی....

(قرآنی مستجاب دعائیں)

قبولیت دعاء میں تاخیر کیوں ہوتی ہے؟

اپنی غرض اور مقصد برآری میں تیرا الحاح کرنا نہایت قابل تعجب ہے اور جوں جوں اس کی قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے تیرا اصرار بڑھتا جاتا ہے.... حالانکہ تو یہ بھولا رہتا ہے کہ دو میں سے ایک امر کی وجہ سے تو محروم کیا جارہا ہے.... نمبرا یا تو تیری ہی مصلحت کی وجہ سے یہ محرومی ہے کہ بعض مرتبہ فوراً پوری ہوجانے والی چیز مضر ہوجاتی ہے.... نمبر۲ اور یہ تیرے گناہوں کی وجہ سے کیونکہ گناہ گار کی دعاء قبولیت سے دور ہوتی ہے....

لہٰذا قبولیت کے راستے کو گناہوں کے میل سے صاف رکھ! اور اپنی اس غرض پر نظر ڈال جو مانگ رہا ہے کہ آیا وہ تیرے دین کی اصلاح کے لیے ہے یا محض خواہش نفس پوری کرنے کے لیے....

اگر محض خواہش نفس کے لیے ہو تو اس کا یقین کر کہ قبولیت میں تاخیر تیرے ساتھ لطف اور تجھ پر رحمت ہے اور تیری مثال اس مطالبہ میں اس بچے کی سی ہے جو اپنے لیے کسی مضر چیز کا سوال کرے کیونکہ اس کی رعایت یہی ہے کہ اسے نہ دیا جائے اور اگر تیرے دین کی اصلاح کے لیے ہو تو پھر بھی تاخیر ہی میں بسا اوقات مصلحت ہوتی ہے یا تیرے دین کی صلاح قبول نہ کرنے ہی میں ہوتی ہے....

''حاصل یہ کہ تیرے لیے اللہ کی تدبیر خود تیری تدبیر سے بہتر ہے....''

اور کبھی وہ خواہشات سے اس لیے محروم کردیتا ہے تاکہ تیرا صبر آزمائے.... پس تو اس کے سامنے صبر جمیل کا مظاہرہ کر.... جلد ہی (ان شاء اللہ) سہولتیں دیکھے گا....

اور جب تو نے قبولیت واجابت کے راستوں کو گناہوں کے میل سے صاف کرلیا اور قضاوقدر کے فیصلوں پر صبر کرلیا تو یہ سمجھ لے کہ تقدیر کا ہر فیصلہ خواہ عطا کا ہو یا منع کا تیرے لیے بہتر ہی ہوگا.... (مجالس جوزیہ)

بے پردہ عورت کی ہلاکت

جو عورت بالوں کے بل لٹکی ہوئی تھی یہ وہ تھی جو ننگے سر بے پردہ غیر محرم مردوں کے سامنے آیا کرتی تھی (چنانچہ آجکل ننگے سر گھومنے کا فیشن عام ہوگیا ہے) اور باریک دوپٹہ استعمال کرنا کہ جسمیں سے بالوں کی رنگت ظاہر ہو وہ بھی ننگے سر کے حکم میں ہے.... (پردہ ضرور کرونگی)

امام احمد رحمہ اللہ نے سب کو معاف فرما دیا

جب امام احمد بن حنبل اپنے گھر واپس آ گئے تو جراح آ گیا....اور اس نے آپ کے جسم میں سے مردہ گوشت کو کاٹ دیا اور برابر علاج معالجہ کرتا رہا اور امیر بغداد با قاعدہ روزانہ آپ کی حالت کے متعلق استفسار کرتا تھا....وجہ اس کی یہ تھی کہ معتصم نے امام احمد کے ساتھ جو برتاؤ کیا تھا اس پر اسکو بعد میں بہت زیادہ ندامت ہوئی تھی اور وہ برابر اپنے حاکم بغداد سے امام احمد کی حالت دریافت کرتا تھا.... اس لئے حاکم کو لامحالہ آپ کی صحت کی خبر کی فکر رہتی تھی....جب آپ کو صحت و عافیت وتندرستی ہوگئی تو معتصم کو اور تمام مسلمانوں کو اس سے بے حد فرحت وخوشی ہوئی....اور جب رب کریم نے امام احمد کو صحت و عافیت نصیب فرما دی تو ایک مدت تک پھر بھی آپ کے دونوں انگوٹھوں کو سردی کی وجہ سے اذیت اور ٹیس پہنچتی رہی لیکن آپ نے سوائے اہل بدعت کے اپنے سب ایذاء پہنچانے والوں کو معاف فرما دیا اور اس بارے میں یہ آیت تلاوت فرماتے تھے....

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا (اخیر آیت تک) اور فرماتے تھے....

اے احمد! اگر تیری وجہ سے کسی مسلمان کو عذاب دیا جائے گا تو تجھے اس سے کیا نفع اور فائدہ حاصل ہوگا....علاوہ ازیں ارشاد باری ہے **فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ**.... پھر جو شخص معاف کر دے اور باہمی اصلاح کر لے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے....واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں فرماتے ہیں....نیز قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا ''جس آدمی کا اجر اللہ کے ذمہ ہے وہ کھڑا ہو جائے'' اس پر وہی لوگ کھڑے ہوں گے جنہوں نے اپنے مجرموں کو معاف کر دیا تھا اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا....تین باتیں ایسی ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں ایک یہ کہ صدقہ کی وجہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا....دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دینے والے بندے کی عزت زیادہ ہی فرماتے ہیں تیسری یہ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی وپستی اختیار کی اللہ اس کو بلندی عطا فرما دیتے ہیں....(اعمال دل)

حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ

نام ونسب.....سلیط نام....والد کا نام عمرو تھا....نسب نامہ یہ ہے....سلیط بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشی....ماں کا نام خولہ تھا.... نانہالی شجرہ نسب یہ ہے....خولہ بنت عمرو بن حارث بن عمرو بن عبس....

اسلام.....دعوت اسلام کے آغاز میں مکہ میں مشرف با سلام ہوئے اور حبشہ کی ہجرت کا شرف حاصل کیا....پھر مدینہ آئے....

غزوات.....مدینہ آنے کے بعد بدر احد....خندق وغیرہ تمام معرکوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے....

سفارت.....۶ھ میں جب آپ نے آس پاس کے امراء اور سلاطین کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھیجے تو ہوزہ بن علی حنفی کے پاس خط لے جانے کی خدمت سلیط کے سپرد ہوئی....ہوزہ نے بڑی خاطر ومدارت کی اور انعام واکرام اور خلعت سے نوازا اور جواب میں لکھا کہ تم جس چیز کی دعوت دیتے ہو بہت بہتر ہے لیکن میں بھی عرب کا ایک معزز ومقتدر شخص ہوں....اس لئے اگر بعض امور میں مجھے بھی شریک کرلو تو میں تمہاری پیروی کے لئے تیار ہوں....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب سنا تو فرمایا کہ اگر وہ زمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی مانگے تو میں نہیں دے سکتا....

شہادت.....حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں فتنہ ارتداد کی مشہور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اولاد میں تنہا ایک لڑکے سلیط بن سلیط تھے.... (سیر صحابہ)

ہر چیز میں صدقہ

مثل مشہور ہے کہ ہر چیز میں کچھ صدقہ ہوتا ہے اور ریاست وسرداری کا صدقہ سفارش ہے اور کمزور لوگوں سے ہمدردی کرنا ہے....کسی ادیب کا مقولہ ہے کہ جو شخص امراء وحکام کے پاس آمد ورفت رکھتا ہے اور پھر کسی کی سفارش نہیں کرتا وہ مشکوک النسب ہے....(بستان العارفین)

امام زین العابدین رحمہ اللہ سے باندی کی ملاقات

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنین متقین کی خاص صفات و علامات بتلائی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے وہ غصہ کو پی لیتے ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے سید الساداتِ حضرت امام زین العابدینؒ کا ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ ''امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ایک کنیز آپ کو وضو کرا رہی تھی کہ اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر امام زین العابدینؒ کے اوپر گرا.... آپ کے تمام کپڑے بھیگ گئے.... غصہ آنا طبعی امر تھا.... کنیز کو خطرہ ہوا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھی وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (وہ اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں) یہ سنتے ہی آپ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا بالکل خاموش ہو گئے.... اس کے بعد کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (لوگوں کو معاف کرتے ہیں) پڑھ دیا.... آپ نے فرمایا: میں نے تجھے دل سے معاف کر دیا.... پھر اس نے تیسرا جملہ بھی سنا دیا.... وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں) امام زین العابدین رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ جا میں نے تجھے آزاد کر دیا''

(یادگار ملاقاتیں)

شوہر کی فرمانبرداری

شوہر کے ہر جائز حکم کی تعمیل کرنا عورت کیلئے لازم ہے.... کیونکہ اسلام نے بیوی کو حکم دیا کہ شوہر کی اطاعت کرے اور اس کا حکم مانے.... اسے خاوند کے تمام جائز احکام کو ماننا ہو گا.... شوہر کی اجازت کے بغیر عورت نفل عبادت بھی نہیں کر سکتی.... عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ وہ شوہر کو اپنی ذات سے ہر طرح خوش رکھے....

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ بیوی خاوند کا ہر جائز حکم مانے.... بیوی کو اجازت ہے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب کو کسی بھی وقت اور کتنی ہی بار ملے بشرطیکہ شرعی حجات کی پاسداری رہے.... لیکن اگر اس کا شوہر عزیز و اقارب سے ملنے کی مخالفت کرتا ہے تو شریعت کا حکم ہے کہ وہ شوہر کا حکم مانے.... (پرسکون گھر)

اے پریشان حال! سچی توبہ کر

بچو! گناہوں سے بچو! کیونکہ اس کے نتائج برے ہیں....

کتنے گناہ ایسے ہیں جن کے کرنے والے مسلسل پستی میں گرتے رہے....اسی طرح کہ ان کے قدم پھسلتے رہے....ان کا فقر بڑھتا رہا....جو کچھ دنیا فوت ہوئی اس پر حسرت بڑھتی رہی جنہوں نے دنیا پالی تھی ان پر رشک ہوتا رہا اور اگر اپنے کیے گناہ کا بدلہ ملنے لگا یعنی اغراض سے محرومی ہونے لگی تو تقدیر پر اس کا اعتراض نئے نئے عذاب لاتا رہا....

''کس قدر افسوس ہے اس مبتلاء سزا پر! جسے سزا کا احساس نہ ہو اور ہائے وہ سزا! جو اتنی تاخیر سے ملے کہ اس کا سبب بھلا دیا جائے....''

کیا حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نہیں فرماتے تھے کہ میں نے ایک آدمی کو اس کے فقر پر عار دلایا تو چالیس سال کے بعد خود میں فقر میں مبتلا ہو گیا؟ اور کیا حضرت ابن الخلال نہیں فرماتے تھے کہ میں نے ایک خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھ لیا تو چالیس سال کے بعد قرآن شریف بھول گیا....پس اس گرفتار سزا پر سخت افسوس ہے جسے یہ خبر نہیں ہے کہ سب سے بڑی سزا....سزا کا احساس نہ ہونا ہے....

سچی توبہ کرو! ممکن ہے سزا کا ہاتھ رُک جائے اور گناہوں سے خصوصاً خلوت کے گناہوں سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہ کرنا بندے کو اس کی نگاہ سے گرا دیتا ہے....اپنے اور اس کے راز کے تعلقات کو سنوارے رکھو جبکہ اس نے تمہارے ظاہری احوال کو سنوارا ہے....

اے گنہگار! اس کی ستاری سے دھوکہ میں نہ پڑ کیونکہ کبھی وہ تیری ستر تک کھول کر رکھ دیتا ہے اور اس کے حلم و بردباری سے دھوکہ مت کھا کیونکہ کبھی سزا اچانک آ پڑتی ہے....

گناہوں پر قلق اور خدا سے التجا کا اہتمام کر کیونکہ تیرے حق میں یہی نافع ہو سکتا ہے ''حزن و غم کی غذا کھا اور آنسوؤں کا پیالہ پی''

''غم کی کدال سے خواہشات کے دل کا کنواں کھود تا کہ اس سے ایسا پانی نکلے جو تیرے جرم کی نجاست کو دھو دے....'' (مجالس جوزیہ)

اخلاص کی ضرورت

قرآن کریم میں اَحْسَنُ عَمَلاً فرمایا گیا ہے..... اکثر عملاً نہیں فرمایا..... ہر عمل میں حسن عمل کو دیکھا جائے گا..... کثرت عمل کو نہیں دیکھا جائے گا..... اللہ تعالیٰ کے یہاں عمل کے وزن کے اعتبار سے جزا ملے گی..... اعمال میں جس قدر اخلاص ہوگا..... اسی قدر اعمال وزنی ہوں گے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

چار اصلاحی نسخے

علم واخلاق میں کمال پیدا کرنے کا..... ایک طریقہ تو فیض صحبت ہے جہاں یہ میسر نہ ہو تو مایوسی کی بات نہیں..... پھر ایک اور تدبیر ہے..... وہ یہ ہے کہ کسی آدمی سے اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی قائم کرے..... اور معاہدہ کریں کہ ہم اس لئے دوستی کرتے ہیں..... کہ میں تمہارے دین کی حفاظت کروں گا..... اور تم میرے دین کی حفاظت کرنا..... اگر میں نماز میں سستی کروں تو تو مجھے لے جانا..... اور اگر تم نے سستی کی تو میں لے جاؤں گا..... اس دوستی کی وجہ سے ایک دوسرے کی دین کی حفاظت بھی ہو جائے گی اور علم واخلاق میں کمال بھی پیدا ہوگا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

طلبہ کو مطالعہ کس طرح کرنا چاہیے؟

اے طلبہ صاحبان!..... مطالعہ دیکھا کرو تو اس نیت سے دیکھا کرو کہ مجھے صبح پڑھانے جانا ہے..... پڑھنے نہیں جانا ہے، جب یہ نیت ہوگی تو مطالعہ کا طریق کچھ اور ہوگا..... وہ تلاش کرے گا کہ عبارت پہ یہ نمبر چھ کیوں پڑا ہوا ہے..... اس کے اوپر حاشیہ پر نظر گئی تو وہاں بھی نمبر چھ پڑا ہے وہ سوچے گا کہ او ہو اس کے متعلق حاشیہ میں کچھ لکھا ہے..... بس وہ حاشیہ دیکھنا شروع کر دے گا اور ذہن کھلنے اور چلنے لگے گا۔ (خطبات مسیح الامت)

نمائش کی حرمت

۴ چیزیں ہیں..... ضرورت..... آسائش..... آرائش..... نمائش..... ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر ضرر ہو..... ضرورت..... آسائش..... آرائش جائز ہے..... مگر نمائش حرام ہے۔ (مجالس ابرار)

ایک صحابی کی شہادت

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ چلے یہاں تک کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر (مقام) پر پہنچ گئے..... مشرکین بھی آ گئے.... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیش قدمی نہ کرے یہاں تک کہ میں خود اس کے بارے میں کچھ کہوں یا کروں..... پس مشرکین قریب ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس جنت کی طرف اٹھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے....

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سن کر عمیر بن حمام انصاری کہنے لگے یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے کہا واہ واہ.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے واہ.... واہ پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! اس امید کے سواء اور کوئی بات نہیں کہ میں اس جنت میں جانے والوں میں سے ہوں....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم بھی جنت میں جانے والوں میں سے ہو.... پس انہوں نے اپنے ترکش میں سے چند کھجوریں نکالیں ان کو کھانا شروع کر دیا پھر فرمایا میں اپنی یہ چند کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ زندگی تو لمبی ہو گی جو کھجوریں ان کے پاس تھیں ان کو اس نے پھینک دیا پھر ان مشرکین سے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے''....

(مسلم) (روضۃ الصالحین)

مومن کی حاجت روائی

جعفر بن محمدؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ بتایا کہ میرا کوئی بندہ ایک نیکی کرتا ہے جس کی بدولت میں اسے جنت میں داخل کر دیتا ہوں..... عرض کیا یا اللہ وہ کونسی نیکی ہے....

ارشاد ہوا جو شخص کسی مومن کی پریشانی دور کرتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ....

جنت کے خریدار سے ملاقات

امام ابی داؤد رحمہ اللہ بہت بڑے محدث گزرے ہیں....

ان کے واقعات میں لکھا ہے کہ یہ سمندر کے ایک کنارے پر کھڑے تھے اور سمندر میں جہاز ایک آدھ فرلانگ کے فاصلے پر کھڑا تھا چونکہ کنارے پر پانی کم ہوتا تھا وہ جہاز کے لئے کافی نہیں ہوتا تھا اور لوگ کشتیوں میں بیٹھ کے جہاز میں جاتے اور سوار ہوتے....

جہاز میں کسی شخص کو چھینک آئی....اس نے زور سے الحمدللہ کہا تو مسئلہ یہ ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے اسے الحمدللہ کہنا چاہئے اور جس کے کان میں الحمدللہ پڑے وہ جواب میں یرحمک اللہ کہے....اس شخص نے الحمداللہ اس زور سے کہا کہ امام ابوداؤد کے کان میں آواز آئی....اب ان کا جی چاہا کہ میں شریعت کی اس چیز پر عمل کروں اور یرحمک اللہ کہوں تا کہ مجھے ثواب ملے....

تو تین درہم کرائے کی کشتی لی اور اس کشتی میں بیٹھ کر سفر کر کے جہاز میں پہنچے اور یرحمک اللہ.....یہ گویا نیکی کمائی....مؤرخین لکھتے ہیں جس وقت انہوں نے جا کر یرحمک اللہ کہا غیب سے ایک آواز آئی کہنے والا نظر نہیں آتا تھا....آواز یہ آئی کہ:....''اے ابی داؤد! آج آپ نے تین درہم میں جنت خرید لی....'' (یادگار ملاقاتیں)

ایمان اور کفر کی مثال

فرمایا! ایمان ایک آفتاب ہے اگر ہزاروں بدلی کے ٹکڑے اس پر حائل ہوں تب بھی اس کا نور فائض ہو کر رہے گا اور جھلک جھلک کر روشنی پڑے گی اور کفر کی خوش اخلاقی آئینہ کی سی چمک ہے جو بالکل عارضی ہے....

دوسری مثال: اگر ایک گلاب کی شاخیں کسی گملا میں لگا دی جائیں اور اس کے مقابل کاغذ کے ویسے ہی پھول بنا کر رکھ دیئے جائیں تو اگر چہ اس وقت کاغذ کے پھولوں میں زیادہ رونق اور شادابی ہے اصل گلاب کی وہ حالت نہیں لیکن ایک چھینٹا بارش ہو جائے پھر دیکھئے کہ گلاب کیا رنگ لاتا ہے اور کاغذ کے پھول کیسے بدرنگ ہوتے ہیں پس مسلمان اگر چہ دنیا میں کسی حالت میں ہو لیکن قیامت میں جب ابر رحمت برسے گا تو دیکھنا کہ اس کا اصلی رنگ کیسے کچھ نکھرتا ہے اور کافر کی زرق برق حالت پر کیا پانی پڑتا ہے....(امثال عبرت)

شوہر کی اطاعت پر والد کی مغفرت

امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب احیاء العلوم باب نکاح میں مذکور ہے کہ ایک شخص سفر پر گیا.... روانگی سے قبل اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ وہ بالاخانہ سے نہ اترے.... نچلے حصے میں اس عورت کا باپ رہتا تھا.... اتفاقاً وہ بیمار ہوا تو اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اجازت لینے کیلئے آدمی بھیجا کہ وہ نیچے اتر کر اپنے والد کی عیادت کر سکے.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اطاعت کر.... اس کا باپ فوت ہو گیا.... اس نے پھر اترنے کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے.... اس کا باپ دفن بھی کر دیا گیا مگر وہ نہ اتری.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہلا بھیجا کہ تو نے جو اپنے شوہر کی اطاعت کی اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کی مغفرت فرمادی....

عورت کی اپنی خواہش شوہر کی مرضی کے تابع ہے.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو آگاہ کیا ہے کہ ان کے خاوند یا تو ان کی جنت ہیں یا جہنم....

شوہر کی اطاعت عورت کیلئے جنت میں ہمیشگی کی مسرت وشادمانی کی ضمانت ہے اور شوہر کے احکام کی خلاف ورزی اللہ کی ناراضگی کا سبب بن سکتی ہے مسلمان بیوی کو خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے....(پرسکون گھر)

غافل اولاد کی اصلاح کا نسخہ

وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ (سورۃ التوبہ:۱۱۶)

ترجمہ: اور نہیں تمہارے لئے سوائے اللہ کے دوست اور نہ مددگار ہر کام کی مدد کیلئے اسی کو پکارو اور پھر قدرت کا کرشمہ دیکھو....

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.... (سورۃ الانعام:۱۶۲)

ترجمہ: کہہ تحقیق مجھ کو ہدایت دی میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف....

جو اولاد اپنے رب سے اپنے والدین سے غافل ہو اور آپ چاہیں کہ وہ فرمانبردار ہو جائیں تو اس آیت کو کثرت سے پڑھ کر پانی میں دم کر کے پلائیں.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

باطن کی درستگی ہی مقبولیت کی اصل ہے

جب عالم کی نیت درست ہوتی ہے تو وہ تکلفات کی مشقت سے بچ جاتا ہے....

جب کہ بہت سے علماء "لا ادری" (مجھے یہ معلوم نہیں) کہنے سے گھبراتے ہیں اس لیے وہ فتویٰ دے کر اپنے مرتبہ کی حفاظت کرتے ہیں تا کہ یہ نہ کہا جائے کہ انہیں جواب معلوم نہ تھا... اگر چہ انہیں خود اپنے فتویٰ پر یقین واطمینان نہ ہو اور یہ انتہائی بے توفیقی ہے....

چنانچہ امام مالک ابن انس رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آدمی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا.... انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں.... اس نے عرض کیا میں آپ کے پاس بہت لمبا سفر طے کر کے آیا ہوں.... آپ نے فرمایا.... اپنے وطن واپس جاؤ اور وہاں لوگوں سے کہہ دینا میں نے مالک سے یہ مسئلہ پوچھا تھا اور انہوں نے کہہ دیا تھا مجھے معلوم نہیں....

ملاحظہ کیا تم نے اس امام کی دیانت وعقلمندی کو! انہوں نے کلفت سے کیسی راحت پائی اور اللہ عزوجل کے نزدیک بھی محفوظ رہے....

پھر اگر مقصود لوگوں کے نزدیک جاہ اور مرتبہ ہے تو خیال کرنا چاہیے کہ لوگوں کے دل تو دوسروں کے قبضہ میں ہیں.... واللہ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو نماز روزہ کا بڑا اہتمام کرتے تھے.... بکثرت خاموش رہا کرتے تھے اور اپنی ذات اور لباس سے خشوع کا اظہار کرتے تھے لیکن لوگوں کے دل ان سے نفرت کرتے تھے اور دلوں میں ان کا مرتبہ کچھ بھی نہ تھا....

اور ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو لباس فاخرہ پہنا کرتے تھے زیادہ نفل وغیرہ بھی نہیں پڑھتے تھے.... اظہار خشوع بھی نہ کرتے تھے لیکن دل ان کی محبت پر ٹوٹے پڑتے تھے.... میں نے اس کے سبب پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا سبب باطن ہے.... جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کی نمازیں اور ان کے روزے زیادہ نہ تھے ہاں! باطن ان کا بہت اچھا تھا....

لہٰذا جس نے اپنا باطن درست کر لیا اس کے فضل کی خوشبو پھوٹے گی اور لوگوں کے دل اس کی خوشبو سے معطر ہو جائیں گے.... باطن کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو اور اس کا لحاظ رکھو کیونکہ فساد باطن کے ہوتے ہوئے اصلاح ظاہر کچھ مفید نہیں.... (مجالس جوزیہ)

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ چھ اصحاب شوریٰ میں سے اور آٹھ سابقین الی الاسلام میں سے اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں....

☆ جنکے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہؓ نے واجب کرلی (جنت اپنے اوپر)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان مبارک القاب سے نوازا.... طلحہ خیر.... طلحہ فیاض.... طلحہ سخی.... آپ فصیح و بلیغ خوبصورت نوجوان تھے....

☆ جن کی شرافت.... سخاوت.... متانت.... سنجیدگی کی حکایتیں مشہور تھیں اور ان کی ذہانت کے حکیمانہ اقوال بھی مشہور ہیں....

☆ ان سے ۳۸ روایتیں مروی ہیں.... جنگ جمل میں ایک تیر آ کر لگا جس سے شہید ہو گئے اس وقت آپ کی عمر ۶۲ سال تھی.... (مشاہیر عالم)

شیطان کی ناکامی

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاحبزادگان عبداللہ اور صالح کہتے ہیں کہ جب ہمارے والد گرامی کا آخری وقت آیا تو بہت کثرت سے یوں کہنے لگے **لَا بَعْدُ لَا بَعْدُ** یعنی ابھی نہیں ابھی نہیں ہم نے عرض کیا ابا جان! ایسے وقت میں یہ آپ کیا لفظ بول رہے ہیں؟ فرمایا میرے بچو! اس وقت ابلیس گھر کے کونے میں دانتوں میں انگلی دبائے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے اے احمدؒ! تم مجھ سے بچ کر جا رہے ہو.... میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ اے ملعون! ابھی نہیں ابھی نہیں.... یعنی جب تک قفس عنصری سے روح کلمہ توحید پر پرواز نہیں کر جاتی کچھ نہیں کہا جا سکتا.... جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس نے کہا.... اے پروردگار! تیری عزت اور تیری جلالت کی قسم! جب تک آپ کے بندوں کی روحیں ان کے جسموں میں باقی ہیں میں برابر ان کو گمراہ کرتا رہوں گا.... اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میری عزت اور میری جلالت کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی برابر ان کو بخشتا رہوں گا.... (اعمال دل)

عالمگیر رحمہ اللہ کا دشمن کے ساتھ حسن سلوک

عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی جنگ شیواجی سے ہو رہی ہے کہ اس کا راشن ختم ہو گیا۔ اماں سے مشورہ کیا۔ اماں نے کہا عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ کر۔ اس نے کہا وہی تو دشمن ہے۔ کہا دشمن ضرور ہے مگر دین کا پابند ہے۔ مسلمانوں کے دین میں ہے: "المستشار موتمن" (مشکوٰۃ شریف) "مشورہ صحیح دیا جائے۔" اس لئے مشورہ صحیح دے گا۔ چنانچہ مشورہ کیا راشن ختم ہو گیا کیا کروں؟ فرمایا صلح کر لو پھر تیاری کرو۔ جب تیاری ہو جائے اس کے بعد جنگ کرنا۔ کہا کیا آپ صلح کر لیں گے؟ فرمایا ہاں۔ کہا کب تک کے لئے؟ جواب دیا دس برس تک کے لئے اور عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لشکر کو واپسی کا حکم دیا۔ وزیروں نے پوچھا ایسا کیوں؟ فرمایا قرآن شریف میں ہے "الصلح خیر" کہا پھر دس برس کی مہلت کیوں دی؟ جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ پر دس برس کے لئے ہی صلح فرمائی تھی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع ہی میں کامیابی ہے۔

تین چیزیں مجھے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) محبوب ہیں

(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑے پہنانا (۳) قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

جادو کا ایک اور موثر علاج

مٹی کا نیا کوزہ لے کر اس میں یہ آیت مبارکہ لکھیں اور سات دن تک صبح پاک وصاف ہو کر نہار منہ اس کو چاٹیں

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

توفیق کی ناقدری

خبردار! اپنے کسی عمل خیر کی ناقدری نہ کرو کیونکہ دراصل یہ توفیق عمل خیر ادھر سے ہوتی ہے اس لئے توفیق کی ناقدری ہوگی۔ البتہ عمل میں نقص وکوتاہی پر کیونکہ وہ تمہاری طرف سے ہے استغفار کرتے رہو۔ (حضرت عارفیؒ)

لطیفہ جوایک حقیقت ہے

دو بھائیوں میں کسی زمین کے سلسلہ میں تنازع ہوا۔ان میں سے ایک خاصے دیندار تھے انہوں نے پریشان ہوکراورلوگوں کے کہنے سے اپنے دوسرے بھائی پرمقدمہ کردیا۔اور وکیل کے پاس جاکردعویٰ کردیاوکیل نے بڑی مبالغہ آمیزتحریرلکھی (جیسا کہ اُن کا طریقہ کار ہے) یہ تحریرسن کروہ دعویٰ کئے بغیرواپس آ گئے کہ ایسی باتیں تو میں نے نہیں لکھوائیں یہ تو خلاف واقعہ ہیں وکیل صاحب نے کہا کہ حضوران کے بغیرمقدمہ نہیں ہوسکتا یہ سن کرواپس آ گئے۔کچھ عرصہ بعدپھرپریشان ہوکردوبارہ وکیل کے پاس گئے تواس نے سابقہ تحریرکی بنیاد پرمقدمہ دائرکردیا۔اب یہ بھائی وکیل سے اٹھ کرسیدھے اپنے بھائی کے پاس گئے اوراسے کہا کہ اس طرح میں نے مقدمہ کردیاہےاورمیرے کہے بغیروکیل نے مبالغہ آمیزتحریرلکھی ہےلہٰذاتم اس مقدمہ میں کسی اچھے وکیل کوکھڑاکرو۔

اس واقعہ سے حالات کی مجبوری اورخداترسی عیاں ہے۔

کرایہ دارکا تنگ کرنا

کرایہ دارشرارت کررہاہوتو مذکورہ وظیفہ پڑھا جاسکتا ہےتمام مشکلات کے حل کیلئے **حسبنا اللہ و نعم الوکیل** ایک سوگیارہ مرتبہ اول آخر ۱۱ باردرودشریف کے ساتھ پڑھ کردعاکرلیا کرے۔حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ نے اس عمل کی بہت تعریف لکھی ہے۔